عمران سیریز
گرین ڈیتھ
مظہر کلیم
ایم اے

سلیمان کے حریرہ جات کھلایا کریں تاکہ وہ غلطیاں نہ کیا کرے"۔

محترم بشارت علی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بےحد شکریہ۔ جہاں تک غلطیوں کا تعلق ہے تو ہم نے تو ہر طرح سے کوشش کی کہ غلطیاں نہ رہیں اور اس لئے ہر کتاب شائع ہونے سے پہلے اس کی دوبارہ پروف ریڈنگ کی جاتی ہے اور دونوں بار مختلف پروف ریڈر اسے پروف کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود اس میں غلطیاں رہ جاتی ہیں لیکن بعض اوقات یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ پروف میں غلطی نہیں ہوتی لیکن جب کمپیوٹر فائنل پرنٹنگ کرتا ہے تو اس میں خود ہی کوئی غلطی کر دیتا ہے شاید وہ لفظ اسے پسند نہیں آتا اور ابھی تک کمپیوٹر کی میموری کو بہتر بنانے والے حریرہ جات کے نسخے کسی حکیم نے تجویز نہیں کئے اس لئے ایسی غلطیوں کو مجبوری سمجھ کر آپ کو بھی اور ہمیں بھی برداشت کرنا پڑے گا۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے



عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک سائنسی رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا۔ چونکہ آج کل سیکرٹ سروس اور فورسٹارز کے پاس کوئی اہم کام نہ تھا اس لئے عمران ان دنوں پوری دنیا سے آنے والے سائنسی رسائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ ٹیلی فون اٹھوا کر اس نے کچن میں رکھوا دیا تھا اور ساتھ ہی سلیمان کو حکم دے دیا تھا کہ سوائے خاص خاص اور انتہائی ضروری کالوں کے اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے البتہ جب بھی وہ ڈیمانڈ کرے اسے چائے سرو کر دی جائے تاکہ وہ یکسو ہو کر مطالعہ کر سکے لیکن سلیمان نے چائے سپلائی کرنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ چائے سے بھی مطالعے کی یکسوئی میں فرق آ جاتا ہے جس پر عمران کو اس کی منتیں کرنا پڑیں۔ علم و ادب کا مطالعہ نہ ہونے سے پہنچنے والے نقصان کی اہمیت بتانا پڑی تو سلیمان نے ایک فلاسک چائے کا بھر کر اس کی میز پر رکھ دیا اور ساتھ

ہی یہ اعلان کر دیا کہ اب چاہے عمران سارا دن بیٹھا مطالعہ کرتا
رہے اسے مزید چائے نہیں مل سکتی۔ اب یہ دوسری بات تھی کہ
چھوٹے سے فلاسک سے چائے کی صرف دو تین پالیاں ہی برآمد ہو
سکتی تھیں جو کب کی ختم ہو چکی تھیں اور عمران کافی دیر سے چائے کی
طلب محسوس کر رہا تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ اب اگر اس نے چائے
کی ڈیمانڈ کی تو سلیمان نے اماں بی کو فون کر دینا ہے اور پھر چائے تو
ایک طرف اس کا مطالعہ بھی بند ہو جائے گا۔ اس لئے مجبوراً وہ اپنے
آپ پر جبر کئے بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک سلیمان اندر داخل ہوا۔ اس کے
ہاتھ میں فون پیس موجود تھا۔

"کرنل فریدی صاحب کی کال ہے"...... سلیمان نے فون پیس
عمران کے سامنے رکھ کر رسیور عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اب اگر تم نے ڈسٹرب کر ہی دیا ہے تو چائے بھی لے آؤ"۔
عمران نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"میری کرنل صاحب سے پہلے یہی بات ہوئی ہے۔ میں نے
انہیں کہا کہ اگر میں نے آپ کو فون کال کے متعلق بتایا تو انہوں
نے چائے طلب کر لینی ہے جس پر کرنل صاحب نے مجھ سے وعدہ کیا
ہے کہ وہ میری سہولت کے لئے انتہائی جدید چائے بنانے والی فیکٹری
کی مشینری گفٹ کے طور پر بھجوا دیں گے۔ یہ فیکٹری ایسی ہے کہ اس
میں صرف پانی ڈالا جاتا ہے تو چائے بن جاتی ہے اس لئے فی الحال
آپ صبر کیجئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ صبر کرنے



والوں کے ساتھ ہے۔ جب فیکٹری پہنچ جائے گی تو پھر چائے بھی بن
جائے گی"...... سلیمان نے جواب میں پوری تقریر کر ڈالی۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے صرف پانی سے چائے بن جائے۔ کرنل
صاحب نے آخرکار تمہیں الو بنا ہی دیا ہے ناں"...... عمران نے
سلیمان کا مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔ رسیور وہ ہاتھ میں لئے ہوئے تھا۔
اسے معلوم تھا کہ دوسری طرف کرنل فریدی ان کی باتیں سن کر
بے اختیار مسکرا رہا ہو گا۔

"مجھے معلوم ہے جناب کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اب کیا جائے
مفلس و قلاش مالک ہو تو ملازموں کو ایسے ہی دل بہلاوؤں پر یقین
کرنا ہی پڑتا ہے"...... سلیمان نے جواب دیا اور واپس چلا گیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہ۔ پیر و مرشد کا مفلس و قلاش مرید بغیر
چائے کے بھی بولنے پر مجبور ہے"...... عمران نے سلیمان کے جانے
کے بعد رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ تم فکر مت کرو میں نے
سلیمان سے غلط بات نہیں کی۔ ایسی مشین میں اسے بھجوا رہا ہوں
البتہ یہ بات دوسری ہے کہ پہلی بار اس میں چائے، چینی اور دودھ تو
کمپنی کی طرف سے ہی بھیجا جائے گا اور صرف پانی ڈالنا ہو گا باقی رہی
یہ بات کہ بعد میں کیا ہو گا تو اس کی بھی فکر مت کرو۔ میں نے
تمہارے لئے ایک کام تلاش کر لیا ہے۔ اگر تم نے یہ کام کر لیا تو جتنا
چیک تمہارا چیف تمہیں دیتا ہے اس سے بہرحال زیادہ رقم کا چیک

ہو گا"...... دوسری طرف سے کرنل فریدی کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"واہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا میں نے اپنی عاقبت خراب کرنی ہے۔ دنیا کا کیا ہے۔ دنیا تو چند روزہ ہے۔ بہر حال گزر ہی جائے گی اصل مسئلہ تو عاقبت کا ہے۔ اب بھلا میں پیر و مرشد کا کام کر کے اس سے رقم لے لوں تو پھر میری عاقبت کا کیا ہو گا۔ اس لئے آپ بس کام بتائیں پیر و مرشد۔ باقی مجھے میرے حال پر ہی چھوڑ دیں۔ اللہ تعالیٰ کارساز ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری مرضی۔ بہر حال ایک چھوٹا سا کام ہے۔ یورپ کے چھوٹے سے ملک ماڈرڈ کی ایک خاتون مادام ڈیکاکی کے بارے میں اسلامی سیکورٹی کونسل کو کافی عرصہ سے یہ اطلاعات مل رہی ہیں کہ وہ اسلامی بلاک کے خلاف کسی خاص مشن پر کام کر رہی ہے اور اس سلسلے میں وہ مختلف اسلامی ممالک میں بہت تیزی سے آ جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ چار محافظ بھی ہوتے ہیں۔ اب تک وہ جس ملک میں بھی گئی ہے وہاں اس کی انتہائی کڑی نگرانی کی گئی ہے لیکن سوائے سیاحت کے اس نے کچھ نہیں کیا اور نہ ہی وہ اس ملک کے کسی ایسے آدمی سے ملی ہے جس سے کوئی رہنمائی حاصل کی جا سکے۔ اس کے باوجود اس کے بارے میں اطلاعات مل رہی ہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہ اچانک تین چار روز کے لئے نگرانی کرنے والوں کو دھوکہ



دے کر غائب ہو جاتی ہے اور پھر نگرانی کرنے والے بس ٹکریں مارتے رہ جاتے ہیں۔ انہیں یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ وہ کہاں گئی ہے اور اس دوران وہ کس کس سے ملی ہے۔ اس کے محافظ بھی اس کے ساتھ ہی غائب ہو جاتے ہیں۔ ویسے مادام ڈیکاکی ماڈرڈ کے ایک لارڈ کی اکلوتی بیٹی ہے اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے۔ اس کے بارے میں اب تک جو تفصیلات معلوم ہو سکی ہیں اس کے مطابق اس کا کبھی کوئی تعلق اسرائیل، ایکریمیا یا یورپ کی کسی سرکاری یا غیر سرکاری ایسی تنظیم سے نہیں رہا جو مسلم بلاک کے خلاف کام کر سکتی ہو"...... کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لارڈ تو کب کا مر کھپ گیا ہو گا ورنہ تو اس سے بھی معلوم کیا جا سکتا تھا کہ اس نے اپنی بیٹی کی پرورش کن خطوط پر کی ہے۔ متوازی خطوط پر یا غیر متوازی خطوط پر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لارڈ مرا نہیں زندہ ہے لیکن تمہیں تو معلوم ہے کہ یورپ میں ماں باپ اور اولاد کے درمیان کتنا رابطہ ہوتا ہے اس لئے اس سے کچھ پوچھنا بیکار ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"اگر زندہ ہے تب بھی بے چارہ کہاں اس قابل ہو گا کہ ہماری بات سن سکے اور اس کا جواب دے سکے۔ پڑا ہو گا کہیں اولڈ ہوم کے ہسپتال میں سکتے کے عالم میں"...... عمران نے کہا۔

"یہ تم آخر لارڈ کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو۔ وہ ٹھیک ٹھاک اور

صحت مند ہے" ....... کرنل فریدی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کمال ہے۔ یہ مادام ڈیکاکی لارڈ کی اپنی حقیقی بیٹی نہ ہو گی۔ اس نے کسی بوڑھی خاتون سے شادی کی ہو گی اور مادام ڈیکاکی اس بوڑھی عورت کے کسی سابقہ خاوند کی اولاد ہو گی" ....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ۔ اب میں سمجھا۔ تم مادام ڈیکاکی کو بوڑھی کھوسٹ خاتون سمجھ رہے ہو اس لئے لارڈ کے بارے میں تم نے ان خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ایسی بات نہیں ہے۔ مادام ڈیکاکی نوجوان ہے۔ مادام اس لئے کہلاتی ہے کہ لارڈ کی لڑکی ہے" ....... کرنل فریدی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ خدایا تیرا شکر ہے۔ ورنہ میں سمجھا تھا کہ کرنل صاحب نے آخر کار تنگ آکر بوڑھی خاتون منتخب کر لی ہے اور اب مجھے چکر دے کر اس کے بارے میں معلومات کرانا چاہتے ہیں تاکہ اطمینان ہونے کے بعد اس کے لئے رشتہ بھجوایا جا سکے۔ لیکن پیر و مرشد۔ پریوں کا حسب نسب کوئی نہیں پوچھا کرتا۔ پریاں تو بس پریاں ہوتی ہیں" ....... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"پریوں کے لئے شہزادوں کی ضرورت ہوتی ہے اور تم تو بہرحال پرنس ہو۔ چاہے ڈھمپ کے ہی کیوں نہ ہو۔ ہو تو پرنس۔ اب یہ اور بات ہے کہ پرنس ہونے کے باوجود آج تک سیکرٹ سروس کی پری کو نہیں منا سکے۔ اب بھی میری طرف سے اجازت ہے اگر مادام ڈیکاکی مان جائے تو مجھے کارڈ بھجوا دینا۔ بہرحال مادام ڈیکاکی کے بارے



میں اطلاع ملی ہے کہ وہ آج اپنے چار محافظوں کے ساتھ پاکیشیا پہنچ رہی ہے اور اس نے دارالحکومت کے ہوٹل ڈارسن میں کمرے ریزرو کرا لئے ہیں۔ خدا حافظ" ....... کرنل فریدی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"مادام ڈیکاکی۔ ہوٹل ڈارسن" ....... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ....... رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ کرنل فریدی صاحب کا ابھی فون آیا ہے" ....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے مادام ڈیکاکی کے بارے میں ملنے والی تفصیلات بتا دیں۔

"اس کی نگرانی کرنی ہے" ....... بلیک زیرو نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔

"ہاں۔ سیکرٹ سروس کی ڈیوٹی لگا دو کہ وہ اس کی انتہائی سخت نگرانی کریں اور تمہیں ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہیں۔ مادام ڈیکاکی کے اچانک غائب ہونے کا مطلب ہے کہ وہ انتہائی ہوشیار عورت ہے۔ اسے لامحالہ نگرانی کا علم ہو جاتا ہو گا اس لئے ممبرز کو کہہ دینا کہ وہ ہر طرح سے ہوشیار رہ کر نگرانی کریں" ....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔ لیکن نگرانی کے ساتھ ساتھ اگر نہیں یہ ہدایات بھی دے دی جائیں کہ اگر وہ یہاں کی کسی خاص

شخصیت سے ملے تو پھر اس شخصیت کی بھی نگرانی کی جائے تاکہ اصل حالات سامنے آسکیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن ملاقات تو میں نے بھی اس سے کرنی ہے اور تمہارے نزدیک نہ سہی میرے اپنے نزدیک تو میرا شمار بھی خاص شخصیتوں میں ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ تو خاص الخاص شخصیت ہیں۔ وی وی آئی پی ہیں۔ میرا مطلب خاص شخصیتوں یعنی وی آئی پی سے تھا"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"بس بس۔ اب اتنا ہی کافی ہے۔ ورنہ مجھے معلوم ہے کہ جب وی وی آئی پی شخصیت کو انتہائی جان جوکھوں کی جدوجہد کے بعد ایک چھوٹا سا چیک پکڑایا جاتا ہے تو بے چارہ وی وی آئی پی منتیں کرتا مر جاتا ہے لیکن مجال ہے جو چیک پر دو چار صفروں کا بھی اضافہ ہو سکے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"میں نے تو کئی بار آپ کو آفر کی ہے کہ آپ مجھ سے بلینک چیک لے لیا کریں لیکن آپ خود ہی نہیں ملتے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس لئے تو نہیں مانتا کہ جو تھوڑی بہت رقم مل جاتی ہے اس سے بھی محروم نہ ہو جاؤں اور بینک یہ کہہ کر چیک واپس کر دے کہ اس پر تو دستخط ہی نہیں ہیں۔ یہ تو مکمل بلینک ہے"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔



"ٹھیک ہے۔ آپ اس سے ملاقات بے شک کریں۔ سیکرٹ سروس آپ کی نگرانی نہیں کرے گی اور کوئی حکم"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایک محاورہ ہے حکم حاکم مرگ مفاجات۔ اور مفاجات کا مطلب تو ہوتا ہے اچانک۔ یکایک۔ اس طرح اس محاورے کا مطلب ہوا کہ حاکم کا حکم اچانک اور یکایک موت کا باعث بھی بن سکتا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ یہ محاورہ اس طرح ہونا چاہئے کہ حکم حاکم مرگ مفادات۔ یعنی حاکم کا حکم مفادات کی موت کا باعث ہوتا ہے اس لئے یہ الفاظ استعمال نہ کیا کرو کہ اور کوئی حکم۔ ایسا نہ ہو کہ واقعی کسی روز کسی حاکم کو کہہ بیٹھو اور پھر مفادات یا مفاجات ٹائپ کی مرگ سے تمہارا واسطہ پڑ جائے۔ خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا جس پر چائے کے سامان کے ساتھ ساتھ سنیکس کی پلیٹیں موجود تھیں اور عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگ گئیں۔

"کیا۔ کیا مطلب سچ۔ چائے اور اس کے ساتھ سنیکس۔ حیرت ہے۔ کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔ کہیں سورج مغرب سے تو طلوع نہیں ہونے لگ گیا"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی خدمت تو مجھ پر فرض ہے صاحب"...... سلیمان نے

انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور چائے کا سامان ٹرالی سے اٹھا اٹھا کر
عمران کے سامنے میز پر رکھنا شروع کر دیا۔
" یا اللہ تو ہی میرا نگہبان ہے۔ مجھے آثار کچھ اچھے نظر نہیں آ
رہے"...... عمران نے سلیمان کی طرف نظریں اٹھاتے ہوئے بڑے
پرخلوص لہجے میں کہا۔
" ایسی کوئی بات نہیں صاحب۔ آپ کی خدمت سے میں کیسے
منہ موڑ سکتا ہوں۔ آپ حکم کریں تو ایک ہزار بار چائے پیش کی
جائے"...... سلیمان نے اور زیادہ مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
" بیٹھو۔ بیٹھ جاؤ۔ اب اس وقت تک چائے کا گھونٹ میرے
حلق سے نیچے نہیں اترے گا جب تک تمہاری اس خدمت گزاری کا
اصل راز مجھ پر نہیں کھلے گا۔ یہ تو واقعی قرب قیامت کی نشانی
ہے"......عمران نے کہا۔
" صاحب۔ وہ۔ وہ کرنل فریدی صاحب کہہ رہے تھے کہ پریاں
شہزادوں کے لئے ہوتی ہیں"...... سلیمان نے آہستہ سے کہا تو عمران
ایک بار پھر چونک پڑا۔
" ہاں۔ لیکن اس میں تمہاری خدمت گزاری کہاں سے داخل ہو
گئی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" وہ۔ وہ۔ آپ تو پرنس آف ڈھمپ ہیں اور آپ کے حقوق تو
ریزرو ہیں لیکن پرنس کاچان تو کوشش کر سکتا ہے ناں"۔ سلیمان
نے کہا تو عمران بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔



" اوہ۔ تو یہ تھا اصل راز۔ تمہاری خدمت گزاری کا مطلب ہے
کہ تم مادام ڈیکاکی سے ملنا چاہتے ہو۔ بطور پرنس کاچان۔ تو اس میں
میری اجازت کی کیا ضرورت ہے۔ وہ میری پابند تو نہیں ہے کہ مجھ
سے پوچھ کر ملے گی"...... عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔
" تو پھر آپ کی طرف سے اجازت ہے"...... سلیمان نے خوش
ہوتے ہوئے کہا۔
" اجازت کی ضرورت ہی نہیں۔ لیکن تم اس سے مل کر کرو گے
کیا"...... عمران نے چائے کے ساتھ ساتھ سنیکس منہ میں ڈالتے
ہوئے پوچھا۔
" وہی جو پریوں کی کہانیوں کا انجام ہوتا ہے یعنی ان دونوں کی
شادی ہو گئی اور وہ ہنسی خوشی زندگی بسر کرنے لگے "...... سلیمان
نے شرماتے ہوئے جواب دیا۔
" اوہ۔ تو نوبت یہاں تک بھی پہنچ گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ
اماں بی سے بات کرنا پڑے گی"...... عمران نے چائے کا آخری
گھونٹ پی کر پیالی میز پر رکھتے ہوئے کہا۔
" کیا۔ کیا مطلب۔ بڑی بیگم صاحبہ سے کیوں بات کریں گے
آپ"...... سلیمان نے چونک کر پوچھا۔
" تاکہ انہیں بتایا جاسکے ان کے لاڈلے جناب سلیمان صاحب
ایک فرنگن سے شادی کر کے ہنسی خوشی کے دن گزارنا چاہتے ہیں"۔
عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو ایک اور چائے پیش کروں"...... سلیمان نے جلدی سے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلو تم بھی کیا یاد کرو گے۔ اماں بی کو نہیں بتاؤں گا۔ جاؤ اور جا کر کوشش کرو۔ میں تمہارے حق میں دعائے خیر کرتا رہوں گا"۔ عمران نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا۔

"آپ طاہر صاحب کو بھی کہہ دیں۔ ایسا نہ وہ کہ وہ بڑے صاحب کو اطلاع کر دیں۔ وہ تو ان معاملات میں بڑی بیگم صاحبہ سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ انہیں معلوم ہو گیا تو پرنس کاچان پرنس کومر میں تبدیل ہو سکتا ہے"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"چلو یہ بھی وعدہ رہا۔ لیکن ایک شرط ہے کہ تمہیں اپنا سارا قرضہ معاف کرنا پڑے گا۔ ورنہ میں تمہاری پری کو بتا دوں گا کہ تم لوگوں کی گردنوں پر سوار ہو کر قرضے وصول کرتے ہو تو وہ سمجھ جائے گی کہ تم بہت سخت دل آدمی ہو اور پریاں سخت دل آدمیوں سے نفرت کرتی ہیں"...... عمران نے موقع غنیمت سمجھتے ہوئے فوراً ہی قرضے سے چھٹکارے کی کوشش شروع کر دی۔

"جب لارڈ کی جائیداد پر میرا قبضہ ہو جائے گا پھر سوچوں گا۔ فی الحال نہیں"...... سلیمان نے کہا اور تیزی سے ٹرالی دھکیلتا ہوا باہر چلا گیا۔

"ہونہہ۔ تو یہ ارادے ہیں جناب پرنس کے۔ سچ مچ کے پرنس



بننا چاہتے ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے سامنے میز پر پڑا ہوا رسالہ دوبارہ اٹھا لیا۔ ظاہر ہے اب وہ چائے پی کر ذہنی طور پر دوبارہ فریش ہو چکا تھا اس لئے اب مطالعہ شروع کرنے میں کوئی رکاوٹ باقی نہ رہی تھی۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے کرنل فریدی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل فریدی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"جناب۔ بیگم انیس جہاں آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں"۔ دوسری طرف سے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... کرنل فریدی کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سپاٹ ہو گیا تھا۔

"ہیلو بیٹے فریدی۔ میں تمہاری خالہ بول رہی ہوں۔ تم آئے نہیں۔ ہم سب تمہارا انتظار کرتے رہے"...... ایک بوڑھی سی آواز سنائی دی لیکن لہجے میں بے حد کھنک اور وقار تھا۔

"ویری سوری بیگم انیس جہاں۔ آپ نے خواہ مخواہ میرا انتظار کیا۔ میں نے تو آپ کو بتا دیا تھا کہ میرے پاس وقت بے حد کم ہوتا



ہے"...... کرنل فریدی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں احترام بہرحال موجود تھا۔

"اب ایسی بھی کیا بیگانگی بیٹے۔ بڑے طویل عرصے بعد تو تم سے ملاقات ہوئی ہے۔ میرا کیا ہے کسی بھی لمحے بلاوا آ سکتا ہے۔ تم میری بہن کے اکلوتے بیٹے ہو تمہیں دیکھ کر مجھے اپنی مرحومہ بہن یاد آ جاتی ہے اور میرا دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے"...... بیگم انیس جہاں نے کہا۔

"آپ کی محبت سر آنکھوں پر۔ لیکن میری مجبوری ہے کہ میرے پاس وقت نہیں ہوتا۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد ممکن ہو سکے آپ سے ملاقات کر سکوں لیکن کوئی حتمی وعدہ نہیں کر سکتا"۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔ اس کا انداز صاف بتا رہا تھا کہ وہ اسے ٹالنے کی کوشش کر رہا ہے۔

"دیکھو بیٹے۔ آج شام کو تم ضرور آ جاؤ نجانے کیا بات ہے میرا آج تم سے ملنے کے لئے بہت دل کر رہا ہے۔ پھر آج میری بیٹی ماہ لقا بانو بھی گریٹ لینڈ سے آنے والی ہے۔ وہ بھی شام سے پہلے پہنچ جائے گی۔ میں چاہتی ہوں کہ تم بھی اس سے مل لو۔ پھر چاہے جب بھی آنا آج بہرحال ضرور آ جاؤ۔ مجھے یقین ہے کہ تم اپنی خالہ کو انکار نہیں کرو گے"...... بیگم انیس جہاں نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آج شام ضرور حاضر ہو جاؤں گا"...... کرنل فریدی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بہت بہت شکریہ۔ ہم سب آج شام تمہارا شدت سے انتظار

کریں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کرنل فریدی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ساتھ کی دوسری میز پر بیٹھا ہوا کیپٹن حمید اٹھا اور کرنل فریدی کی میز کی طرف بڑھ گیا۔

"خالہ بھانجے میں بڑے راز و نیاز ہو رہے تھے۔ ویسے آپ کو اپنی خالہ کو اس طرح کورا جواب نہیں دینا چاہئے تھا۔ وہ آپ کی حقیقی خالہ ہیں"...... کیپٹن حمید نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"بیگم انیس جہاں کی اکلوتی صاحبزادی ماہ لقا بانو بھی آج گریٹ لینڈ سے آ رہی ہے اور بیگم انیس جہاں آج اس سے ملوانے کے لئے مجھے بلوا رہی ہیں۔ ایسا ہے کہ میری جگہ تم جا کر مل لو اس سے"۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماہ لقا بانو نام ہی بتا رہا ہے کہ وہ صاحبزادی خاصی عمر کی ہوں گی۔ موجودہ دور میں کوئی ایسے نام نہیں رکھتا"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لگتا تو ایسا ہی ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"تو آپ کون سے جوان ہیں۔ آخر اللہ تعالیٰ جوڑ کا خیال تو رکھتا ہی ہے"...... کیپٹن حمید نے جواب دیا۔ ظاہر ہے وہ ایسا موقع کہاں آسانی سے ہاتھ سے جانے دیتا تھا۔

"تمہیں اگر ماہ لقا بانو میں دلچسپی پیدا ہو رہی ہے تو ٹھیک ہے



میں آج ہی خالہ سے بات کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے انکار نہیں کریں گی"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"آپ کو اپنے متعلق خود بات کرنے کی کیا ضرورت ہے میں جو موجود ہوں۔ آپ کی خالہ کو ایسا شیشے میں اتاروں گا کہ وہ خود ہی آپ سے درخواست کر دیں گی کہ بیٹے فریدی میں ایسا چاہتی ہوں کہ لے جاؤ ماہ لقا بانو کو اپنے ساتھ"...... کیپٹن حمید نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری مرضی۔ میں نے تو تمہیں آفر کی تھی لیکن ایک بات بتا دوں کہ اب بھی وقت ہے۔ اگر تم کہو تو میں تمہاری بات آگے چلاؤں۔ پھر مجھے اس بارے میں نہ کہنا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کیسے یہ بات کر سکتا ہوں۔ آخر عمروں میں فرق کی کوئی حد بھی تو ہونی چاہئے۔ اب یہ تو اچھا نہیں لگتا کہ دولہا بیس سال کا ہو اور دلہن ستراسی سال کی"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"او کے۔ تمہاری مرضی۔ وہ تم نے مادام ڈیکاکی کے بارے میں رپورٹ نہیں دی کہ وہ آسلم میں کیا کرتی رہی ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"میں نے آپ کو ہزار بار کہا ہے کہ آپ مادام ڈیکاکی کا کیس مکمل طور پر میرے حوالے کر دیں لیکن آپ مانتے ہی نہیں۔ اگر میں اس سے خود مل لیتا تو اب تک میں آپ کو بتا چکا ہوتا کہ آپ کو جو

رپورٹس ملی ہیں وہ غلط ہیں۔ مادام ڈیکاکی تو بس سیر و سیاحت کی شوقین ہے"۔۔۔۔۔۔ کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو تمہیں اس لئے ذاتی طور پر ملنے سے منع کر دیا تھا کہ جب تک اس کے بارے میں واضح معلومات نہ مل جائیں اگر تم یا میں اس سے ملے اور اگر وہ واقعی کسی بڑے منصوبے کا حصہ ہوئی تو اسے راستے سے ہٹا دیا جائے گا اور ہم اندھیرے میں رہ جائیں گے"۔ کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آرہی کہ اگر وہ واقعی کسی منصوبے پر کام کر رہی ہوتی تو اب تک کچھ نہ کچھ تو معلوم ہو ہی جاتا۔ آپ کو یقیناً جس نے بھی اس کے بارے میں اطلاع دی ہے غلط اطلاع دی ہے"۔۔۔۔۔۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ اطلاع واقعی غلط ہو۔ لیکن تحقیق کر لینے میں کیا حرج ہے۔ اب بہرحال جو کچھ بھی ہے سامنے آجائے گا"۔۔۔۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید بے اختیار چونک پڑا۔

"اب کا کیا مطلب۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔ کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ وہ پاکیشیا پہنچ رہی ہے اور میں نے عمران سے کہہ دیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ اصل بات سامنے لے آئے گا"۔۔۔۔۔۔ کرنل فریدی نے جواب دیا تو کیپٹن حمید نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے کونین کا پورا پیکٹ اس کے حلق میں زبردستی اترا دیا گیا ہو۔



"اس احمق نے کیا کرنا ہے۔ بس اس مادام ڈیکاکی سے گپیں ہانکے گا۔ الٹے سیدھے مذاق کرے گا اور پھر آپ کو رپورٹ دے دے گا"۔۔۔۔۔۔ کیپٹن حمید نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"وہ کام کرنا جانتا ہے کیپٹن حمید۔ بہرحال چھوڑو اور آج شام میرے ساتھ خالہ کے ہاں چلنے کی تیاری کرو۔ آج میں چاہتا ہوں کہ یہ سلسلہ بھی ختم ہی کر آؤں"۔۔۔۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید ایک بار پھر چونک پڑا۔

"ختم کر آؤں۔ کیا مطلب"۔۔۔۔۔۔ کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں انہیں اچھی طرح سمجھا دوں گا کہ وہ آئندہ مجھے فون نہ کیا کریں اور مجھے یقین ہے کہ وہ سمجھ دار خاتون میری بات سمجھ جائیں گی"۔۔۔۔۔۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"ایک صورت میں یہ کام ہو سکتا ہے کہ اگر محترمہ ماہ لقا خاتون نے آپ کو ریجکٹ کر دیا"۔۔۔۔۔۔ کیپٹن حمید نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔ پھر شام کو کرنل فریدی کی لنکن شہر کے نواحی علاقے الباغ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ الباغ شہر سے تقریباً چالیس کلومیٹر دور ایک چھوٹا سا قصبہ تھا اور وہاں بیگم انیس جہاں کی انتہائی شاندار حویلی تھی کیونکہ الباغ کا تقریباً چوتھائی علاقہ ان کے شوہر نواب واصف علی خان کی ملکیت تھا۔ بیگم انیس جہاں کرنل فریدی کی حقیقی خالہ تھیں۔ ان کی شادی نواب واصف علی خان سے

ہوئی تھی جو کرنل فریدی کے دور کے رشتہ دار بھی تھے۔ نواب واصف علی خان کسی خاندانی تنازعہ کی وجہ سے کافرستان میں اپنی جاگیر فروخت کر کے یہاں مستقل طور پر شفٹ ہو گئے تھے اور اس تنازعہ کی وجہ سے انہوں نے خاندان کے ساتھ ہر قسم کا تعلق بھی ختم کر لیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ کرنل فریدی کو بھی ان کے بارے میں کچھ معلوم نہ تھا اور نہ اس نے کبھی کھوج لگایا تھا البتہ کرنل فریدی کو یاد تھا کہ ان کی والدہ کبھی کبھار اپنی بہن انیس جہاں کی بات کیا کرتی تھیں لیکن انہوں نے کبھی ان سے ملنے کی کوشش نہ کی تھی اس لئے کرنل فریدی کو بھی اس بارے میں تفصیلات کا علم نہ تھا۔ یہ تو کرنل فریدی دو تین ہفتے قبل ایک ہوٹل میں گیا تو اس نے وہاں ایک بزرگ خاتون کو لفٹ میں اترتے ہوئے دیکھا تو وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ اس خاتون کی شکل اس کی والدہ محترمہ سے اس قدر ملتی تھی کہ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اس کی والدہ دوبارہ زندہ ہو کر سامنے آ گئی ہو۔ وہ خاتون تو ہوٹل سے باہر چلی گئیں لیکن کرنل فریدی کے ذہن و دل میں بھونچال سا آ گیا تھا اور پھر اس نے جب ہوٹل کی انتظامیہ سے ان کے بارے میں پوچھا تو تب اسے پتہ چلا کہ یہ بیگم انیس جہاں ہیں۔ نواب واصف علی خان مرحوم کی بیوہ اور وہ ہوٹل نواب واصف علی خان کی ملکیت تھا اور اب ان کی بیگم اس کے بورڈ آف گورنرز کی چیئرمین ہیں اور اس کے ساتھ ہی کرنل فریدی کو معلوم ہو گیا کہ بیگم انیس جہاں



الباغ کے علاقے میں اپنی حویلی میں اکیلی ملازموں کے ساتھ رہتی ہیں۔ طویل عرصہ تک ان کی اولاد نہ ہوئی تھی لیکن پھر آخری عمر میں ان کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی جو اس وقت یورپ کی کسی یونیورسٹی میں پڑھتی تھی۔ انیس جہاں اور نواب واصف علی خان کے نام سن کر کرنل فریدی کو سب کچھ یاد آ گیا اور وہ سمجھ گیا کہ بیگم انیس جہاں اس کی حقیقی خالہ ہیں۔ چنانچہ وہ کیپٹن حمید کے ساتھ ان کی حویلی ان سے ملنے چلا گیا اور جب بیگم انیس جہاں کو کرنل فریدی کے بارے میں معلوم ہوا تو وہ بے حد خوش ہوئیں لیکن پھر کرنل فریدی کے لئے مسئلہ بن گیا کیونکہ بیگم انیس جہاں کا اب اصرار رہنے لگا کہ کرنل فریدی روزانہ اس سے ملنے آیا کرے لیکن ظاہر ہے کرنل فریدی جیسا معروف آدمی اپنی خالہ کی یہ خواہش پوری نہیں کر سکتا تھا اس لئے وہ انہیں ٹال جاتا تھا لیکن آج انہوں نے اس انداز میں بات کی تھی کہ کرنل فریدی جانے پر مجبور ہو گیا۔
لنکن تیزی سے آگے بڑھتی ہوئی الباغ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"ویسے آپ کو اپنی خالہ سے مل کر دلی مسرت تو ہوئی ہو گی"۔ سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن حمید نے کہا۔

"ظاہر ہے یہ کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ وہ میری حقیقی خالہ ہیں اور انہیں دیکھ کر مجھے اپنی والدہ یاد آ جاتی ہیں"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور ان کی صاحبزادی ماہ لقا بانو۔ انہیں دیکھ کر آپ کو کون یاد

آئے گا"...... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اپنی چھوٹی بہن جو نوجوانی میں ہی فوت ہو گئی تھی"...... کرنل
فریدی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا تو کیپٹن حمید نے بے اختیار
ہونٹ بھینچ لئے۔ ظاہر ہے اب وہ مزید کوئی بات نہ کر سکتا تھا۔
تھوڑی دیر بعد کار حویلی میں داخل ہو کر بڑے سے پورچ میں جا کر
رک گئی اور کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دونوں نیچے اتر آئے۔ اسی
لمحے ایک ادھیڑ عمر آدمی تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔ یہ بیگم انیس
جہاں کا مینجر تھا۔ مقامی آدمی تھا اس کا نام ابو فضل تھا۔ پہلے اس کا
والد نواب واصف علی خان کا مینجر تھا اور اس کے فوت ہونے پر
ابو فضل ان کے پاس آگیا تھا اور نواب واصف علی خان کی وفات
کے بعد تو ایک لحاظ سے بیگم انیس جہاں کے گھر کا فرد بن گیا تھا۔ وہ
شادی شدہ اور بال بچے دار تھا اور اسی حویلی کے ایک سائیڈ میں بنے
ہوئے کوٹھی نما مکان میں رہائش پذیر تھا۔ بیگم انیس جہاں اس پر
اس قدر اعتماد کرتی تھیں کہ ایک لحاظ سے وہ جاگیر اور بزنس کے سیاہ
و سفید کا مالک بنا ہوا تھا۔ کرنل فریدی کو بھی وہ اچھا، نیک اور
مخلص آدمی لگا تھا اس لئے کرنل فریدی بھی اس سے مل کر بے حد
خوش ہوا تھا۔ ویسے ملاقات کے بعد کرنل فریدی کو معلوم ہوا تھا کہ
ابو فضل کرنل فریدی کو پہلے سے جانتا تھا اور یہ بھی معلوم تھا کہ ان
کی یہاں حیثیت کیا ہے اور اس نے بھی بیگم انیس جہاں کو ان کے
متعلق سب کچھ بتا دیا تھا ورنہ شاید کرنل فریدی انہیں اپنے بارے



میں سرِدست نہ بتاتا۔
"آئیے کرنل صاحب۔ بیگم صاحبہ آپ کا بڑی شدت سے انتظار
کر رہی ہیں۔ اب تک وہ بار بار پوچھتی رہی ہیں"...... ابو فضل نے
مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔
"تم ہی انہیں سمجھا دو ابو فضل کہ میرے کام کی نوعیت ایسی
ہے کہ میں بار بار ملنے کے لئے نہیں آسکتا۔ لیکن خالہ بی بی ضد کرنا
شروع کر دیتی ہیں"...... کرنل فریدی نے اس کے ساتھ اندرونی
طرف چلتے ہوئے کہا تو ابو فضل بے اختیار ہنس پڑا۔
"کرنل صاحب۔ وہ واقعی آپ سے محبت کرتی ہیں۔ ہر وقت تو
ان کے لبوں پر آپ کا اور آپ کی والدہ محترمہ کا ذکر رہتا ہے۔ بہرحال
آپ پریشان نہ ہوں میں کسی وقت مناسب موقع دیکھ کر انہیں سمجھا
دوں گا۔ وہ انتہائی سمجھ دار خاتون ہیں اس لئے یقیناً وہ سمجھ جائیں
گی"...... ابو فضل نے جواب دیا اور کرنل فریدی نے اثبات میں سر
ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ انہیں سٹنگ روم میں بٹھا کر یہ کہہ کر چلا گیا
کہ وہ زنان خانے میں ان کی آمد کی اطلاع دینے جا رہا ہے۔ اس حویلی
کے پیچھے ایک طرف علیحدہ زنان خانہ بنا ہوا تھا اور بیگم انیس جہاں
وہیں رہتی تھیں۔ مہمانوں سے ملنے کے لئے وہ یہاں آجایا کرتی تھیں
لیکن قدیم روایت کے مطابق کسی مرد کو چاہے وہ کتنا ہی قریبی عزیز
کیوں نہ ہو، زنان خانے میں جانے کی اجازت نہ تھی۔ تھوڑی دیر بعد
سٹنگ روم کا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھی خاتون اندر داخل ہوئیں۔

ان کے پیچھے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی تھی اور کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ کیپٹن حمید کی نظریں اس لڑکی پر جمی ہوئی تھیں اور اس کے چہرے پر شرارت کے تاثرات نمایاں تھے۔ کرنل فریدی نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور سر جھکا دیا تو بوڑھی خاتون نے اسے دعائیں دیتے ہوئے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے ان کی صاحبزادی ماہ لقا کو سلام کیا اور پھر کیپٹن حمید نے بھی یہی کارروائی دوہرائی اور پھر وہ دونوں ان کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئے۔

"یہ میری بیٹی ہے ماہ لقا۔ میں نے اسے جب تمہارے متعلق بتایا تو یہ بے حد خوش ہوئی اور اب مجھ سے بھی زیادہ شدت سے تمہارا انتظار کر رہی تھی"....... بیگم انیس جہاں نے مسکراتے ہوئے ساتھ بیٹھی ہوئی نوجوان لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"بہن کو بھائی کی آمد کا انتظار تو رہتا ہی ہے۔ ویسے مجھے بھی ذاتی طور پر چھوٹی بہن سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے۔ اور ماہ لقا۔ یہ میرا اسسٹنٹ ہے کیپٹن حمید"....... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس لئے بھی آپ سے ملاقات کا شوق تھا کہ میں نے آپ کے متعلق بہت کچھ سن رکھا ہے اور خاص طور پر کیپٹن حمید صاحب کے بارے میں تو اس قدر قصے مشہور ہیں کہ سن سن کر حیرت ہوتی تھی"....... ماہ لقا نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی اور کیپٹن



حمید دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"آپ تو یونیورسٹی میں پڑھتی ہیں شاید اور یونیورسٹی میں ہمارا ذکر کیسے پہنچ گیا"....... کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اماں بی اب تک یہی سمجھتی رہی ہیں کہ میں یونیورسٹی میں پڑھتی ہوں حالانکہ مجھے یونیورسٹی چھوڑے ہوئے تین سال ہو گئے ہیں۔ میں گریٹ لینڈ کی سپیشل انٹیلی جنس سے متعلق ہوں۔ وہاں میں نے ایک سال تک انتہائی سخت ٹریننگ کی ہے اس کے بعد مجھے اس شعبے میں ٹرانسفر کیا گیا۔ ٹریننگ کے دوران اور ملازمت کے دوران آپ کا ذکر بطور مثال ہوتا رہتا تھا لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ آپ میرے بھائی ہوں گے۔ مجھے اب آپ پر فخر ہے اور جب میں واپس جا کر اپنے ساتھیوں کو بتاؤں گی تو یقیناً وہ مجھ پر رشک کریں گی"....... ماہ لقا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ شعبہ تو انتہائی جان جوکھوں کا ہے۔ آپ ادھر کیسے آ گئیں"....... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے بچپن سے ہی اس کا شوق تھا۔ ڈیڈی مجھے حوصلہ دیا کرتے تھے۔ پھر میں نے کرمنالوجی میں ماسٹر کیا اور میں یقیناً اس شعبے میں آ کر بے حد خوش ہوئی ہوں"....... ماہ لقا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ایک ملازم ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور اس نے شربت کے گلاس ہر ایک کے سامنے رکھ دیئے اور پھر ٹرالی ایک طرف کھڑی کر کے وہ واپس چلا

گیا۔

"آپ کو کیس وغیرہ بھی ملنے لگے ہیں یا ابھی صرف ٹریننگ ہی کر رہی ہیں"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"نہیں۔ میں سپیشل فارن سیکشن میں شامل ہوں اور فیلڈ میں کام کرتی ہوں۔ دو تین اہم کیسز بھی میں نے نمٹائے ہیں اور آج کل ایک انتہائی اہم کیس پر کام کر رہی ہوں۔ مادام ڈیکا کی کیس پر"۔ ماہ لقا نے جواب دیا تو کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"مادام ڈیکا کی کیس۔ وہ کیا کیس ہے"...... کرنل فریدی نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے بیٹے چھوڑو۔ کن باتوں میں پڑ گئے ہیں۔ کچھ خاندانی باتیں کرو ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم مستقل طور پر یہاں حویلی میں آ جاؤ"۔ بیگم انیس جہاں نے جو اب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھیں اچانک مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"خالہ بی بی۔ میں سرکاری ملازم ہوں اور میری ڈیوٹی اس ٹائپ کی ہے کہ میں یہاں نہیں رہ سکتا۔ ویسے آپ کی اس آفر کا بے حد شکریہ۔ ہاں تو ماہ لقا تم بتا رہی تھی کیس کے بارے میں"۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے پہلے بیگم انیس جہاں کو جواب دیا اور پھر ماہ لقا سے مخاطب ہو گیا۔

"تم بہن بھائی باتیں کرو میں رات کے کھانے کے لئے باورچی کو



ہدایات دے دوں"...... بیگم انیس جہاں نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئیں۔ ان کے اٹھتے ہی کرنل فریدی، کیپٹن حمید اور ماہ لقا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ارے ارے بیٹھو۔ اس تکلف کی ضرورت نہیں ہے"...... بیگم انیس جہاں نے شفقت بھرے لہجے میں کہا اور پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتیں بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔

"کرنل صاحب۔ ویسے تو یہ سرکاری راز ہے لیکن آپ کو بتانے میں بہرحال کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس مادام ڈیکا کا آپ سے تو کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ البتہ آپ مجھے اس بارے میں کوئی مفید مشورہ ضرور دے سکتے ہیں کیونکہ اگر میں نے اس کیس میں کامیابی حاصل کر لی تو ہو سکتا ہے مجھے سپیشل سیکشن کی چیف بنا دیا جائے"۔ ماہ لقا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ بتائیں تو سہی"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ویسے آپ اور بھائی حمید جس طرح مادام ڈیکا کی نام سن کر چونکے ہیں اور آپ کے چہروں پر حیرت ابھری ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس کے بارے میں بہرحال جانتے ہیں"...... ماہ لقا نے کہا تو کرنل فریدی سمجھ گیا کہ ماہ لقا واقعی ذہین اور ہوشیار لڑکی ہے۔

"ہاں۔ ہم نے اس کا نام سنا ہوا ہے لیکن اس انداز میں نہیں۔ اتنا معلوم ہے کہ وہ ماڈرڈ کے لارڈ کی اکلوتی صاحبزادی ہیں اور سیر و سیاحت کی بے حد شوقین ہیں اور معیاری رسالوں میں ان کے

سفرنامے کی دلچسپ رپورٹیں بھی شائع ہوتی رہتی ہیں لیکن چونکہ آپ
نے نام کے ساتھ کیس کا لفظ لگا دیا تھا اس لئے ہم چونکے بھی اور
حیران بھی ہوئے تھے"...... کرنل فریدی نے کہا۔
"پہلی بات تو یہ ہے کہ میں آپ سے عمر میں چھوٹی ہوں اور پھر
آپ کی بہن بھی ہوں اس لئے آپ مجھے آپ کی بجائے تم کہیں گے۔
مجھے اس سے بے حد خوشی ہو گی۔آپ کو معلوم تو ہے کہ میں اپنے
والدین کی اکلوتی اولاد ہوں اور میرا کوئی بھائی نہیں ہے اس لئے آپ
جیسا مشہور معروف بڑا بھائی میرے لئے نعمت سے کم نہیں ہے۔
جہاں تک مادام ڈیکاکی کیس کا تعلق ہے تو گریٹ لینڈ کے سپیشل
سیکشن کے چیف کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ مادام ڈیکاکی کسی انتہائی
خفیہ مذہبی تنظیم کی سرگرم رکن ہے۔یہ تنظیم اپنے کسی خاص مذہبی
مقاصد کی خاطر دنیا بھر میں کوئی پراسرار بیماری پھیلانے کے
منصوبے پر عمل کر رہی ہے۔ایسی پراسرار اور بھیانک بیماری جس
کا کوئی علاج نہیں اور جس سے آناً فاناً لاکھوں کروڑوں افراد ہلاک ہو
سکتے ہیں۔اس اطلاع کے بعد چیف نے یہ کیس میرے سپرد کر دیا۔
میں اپنے طور پر کوشش کر رہی ہوں کہ مادام ڈیکاکی کے بارے میں
پہلے تمام معلومات حاصل کر لوں اس کے بعد اس سلسلے میں ثبوت
حاصل کئے جائیں گے اور اگر کوئی ثبوت مل گیا تو پھر مادام ڈیکاکی کے
خلاف عالمی عدالت میں بھی مقدمہ چلایا جا سکتا ہے"...... ماہ لقا نے
کہا۔



"یہ اطلاع چیف کو کس نے دی ہے کہ مادام ڈیکاکی اس قدر
خوفناک منصوبے پر عمل کر رہی ہے" کرنل فریدی نے پوچھا۔
"چیف کو معلوم ہو گا۔ظاہر ہے کہیں نہ کہیں سے تو اطلاع ملی
ہو گی"...... ماہ لقا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تم نے اب تک مادام ڈیکاکی کے بارے میں کیا معلومات
حاصل کی ہیں"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔
"میں نے اپنے آدمیوں کو ماڈرڈ بھجوایا ہے وہ ایک ہفتے بعد
رپورٹ دیں گے اس لئے میں ایک ہفتے کے لئے والدہ سے ملنے یہاں
آ گئی ہوں۔آپ بتائیں آپ یہاں کیا کر رہے ہیں"...... ماہ لقا نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں اسلامی سیکورٹی کونسل سے منسلک ہوں۔عالم اسلام کے
خلاف ہونے والی سازشوں کو روکنا ہمارے فرائض میں شامل ہے"۔
کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔خاصا وسیع کام ہے"...... ماہ لقا نے کہا۔
"آپ وہاں ماہ لقا کے نام سے ہی کام کرتی ہیں اور کیا یہی لباس
پہنتی ہیں جو اس وقت آپ نے پہنا ہوا ہے"...... اچانک کیپٹن حمید
نے ماہ لقا سے سوال کرتے ہوئے کہا تو ماہ لقا بے اختیار ہنس پڑی۔
"یہ لباس میں وہاں کیسے پہن سکتی ہوں۔یہ لباس تو والدہ کی وجہ
سے پہننا پڑتا ہے۔وہاں میں جیکٹ اور پتلون استعمال کرتی ہوں اور
وہاں میں نے اپنا نام ملیکار رکھا ہوا ہے"...... ماہ لقا نے جواب دیا تو

کیپٹن حمید نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"تمہارے چیف کا کیا نام ہے"...... کرنل فریدی نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ہیرس"...... ماہ لقا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر رات کو ڈنر کرنے کے بعد کرنل فریدی نے ماہ لقا اور بیگم انیس جہاں سے اجازت لی اور دونوں کار میں واپس ہو گئے۔

"ماہ لقا واقعی ماہ لقا ہے"...... کیپٹن حمید نے آہستہ سے کہا تو کرنل فریدی جو کار ڈرائیو کر رہا تھا بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب"...... کرنل فریدی نے چونک کر پوچھا۔

"ماہ لقا کا مطلب ہوتا ہے چاند چہرہ۔ اور ماہ لقا واقعی چاند کی طرح روشن اور خوبصورت ہے"...... کیپٹن حمید نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب تم ٹرین گزار چکے ہو کیپٹن حمید۔ اس وقت میں نے تمہیں کہا تھا لیکن تم نے سمجھا کہ وہ بوڑھی ہو گی"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے کیا معلوم تھا کہ اس قدر بوڑھی بیگم انیس جہاں کی اس قدر نوجوان صاحبزادی ہو گی"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں بتایا تو تھا میں نے بیگم انیس جہاں طویل عرصے تک



بے اولاد رہی تھیں۔ پھر تقریباً بڑھاپے میں اللہ تعالٰی نے انہیں بیٹی سے نوازا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان دونوں کی عمروں میں بے حد فرق ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اب ٹرین واپس سٹیشن پر نہیں آ سکتی"...... چند لمحوں بعد کیپٹن حمید نے کہا۔

"نہیں۔ سوری"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ نے فیصلہ کر لیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر میں بے حد خوش ہوں کہ چلو کسی طرح دیوار چین تو راستے سے ہٹے گی"...... کیپٹن حمید نے جواب دیا تو کرنل فریدی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب"...... کرنل فریدی نے چونک کر پوچھا۔

"پہلا حق تو آپ کا ہے۔ آخر وہ آپ کی کزن ہے"...... کیپٹن حمید نے جواب دیا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ میری چھوٹی بہن ہے اور بس۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں"۔ کرنل فریدی نے اس بار سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو کیپٹن حمید ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا کیونکہ وہ کرنل فریدی کا لہجہ اچھی طرح پہچانتا تھا اور طویل رفاقت کی وجہ سے وہ جانتا تھا کہ جب کرنل فریدی کے لہجے اور انداز میں سرد مہری آ جائے تو اس کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ اس ٹاپک پر وہ اب مزید ایک لفظ بھی پسند نہیں کر سکتا۔

"مادام ڈیکاکی کے بارے میں ماہ لقانے عجیب انکشاف کیا ہے اور ہم اب تک ٹکریں مار رہے ہیں۔ہمیں تو یہ اطلاع نہیں مل سکی کہ مادام ڈیکاکی کا ایسا خوفناک منصوبہ ہے"....... کیپٹن حمید نے کہا۔

"یہ انکشاف ماہ لقانے ذاتی طور پر نہیں کیا بلکہ یہ اطلاع اس کے سیکشن چیف ہیرس کو ملی ہے۔اب ہیرس سے بات کرنا پڑے گی۔ ویسے مادام ڈیکاکی جس انداز میں اسلامی ممالک آجا رہی ہیں اس سے اس بات کو تقویت پہنچ رہی ہے کہ مادام ڈیکاکی کا تعلق کسی جنونی یہودی مذہبی تنظیم سے ہے جو شاید پوری دنیا کے مسلمانوں کا اس انداز میں خاتمے کے بارے میں سوچ رہے ہیں"....... کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور کیپٹن حمید نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر واپس اپنے دفتر پہنچ کر کرنل فریدی نے میز کے پیچھے پڑی ہوئی مخصوص کرسی پر بیٹھ کر سب سے پہلے فون کا رسیور اٹھایا۔اس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کیا آپ کو ہیرس کی رہائش گاہ کا نمبر معلوم ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"اوقات کے فرق کے مطابق گریٹ لینڈ میں اس وقت صبح کے تقریباً نو یا دس بجے ہوں گے اور یہی آفس کے آغاز کا وقت ہے"۔ کرنل فریدی نے جواب دیا اور کیپٹن حمید نے شرمندہ سے انداز میں ہونٹ بھینچ لئے۔



"ہیلو سپیشل سیکورٹی آفس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہیرس سے بات کراؤ۔میں کرنل فریدی بول رہا ہوں"۔ کرنل فریدی نے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ۔یس سر۔بات کراتی ہوں۔ہولڈ آن کریں سر"۔ دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ہیرس بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

"کرنل فریدی بول رہا ہوں اسلامی سیکورٹی آفس سے"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"اوہ۔کرنل فریدی آپ۔کیسے یاد کر لیا آپ نے آج"۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔لہجے میں ہلکا سا بے تکلفانہ پن نمایاں تھا۔

"آپ کے سیکشن میں ملیکا کام کرتی ہیں وہ میری چھوٹی بہن ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ماڈرڈ کی مادام ڈیکاکی کے خلاف کام کر رہی ہے اور مادام ڈیکاکی کے متعلق آپ کو یہ اطلاع ملی ہے کہ وہ کسی مذہبی جنونی تنظیم کے تحت مختلف ملکوں کے لاکھوں لوگوں کو کسی پراسرار بیماری سے ہلاک کرنے کے منصوبے پر عمل کر رہی ہے"....... کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کی یہ اطلاع تو میرے لئے انتہائی حیران کن ہے کہ ملیکا آپ

کی چھوٹی بہن ہے۔ اس نے تو کبھی اس بات کا ذکر ہی نہیں کیا۔ اس لحاظ سے تو میرے سیکشن کے لئے یہ اعزاز کا باعث ہے"...... ہیرس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آج سے پہلے شاید اسے معلوم ہی نہ تھا کہ وہ میری دور کی عزیز کی بیٹی ہے اور آج میں جب عزیزہ کے ہاں گیا تو ملیکا وہاں موجود تھی۔ آج پہلی بار اس سے ملاقات ہوئی ہے اور آج ہی اس نے اس بارے میں مجھے بتایا ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ویسے تو ملیکا نے اپنا کیس اس طرح اوپن کر کے غلطی کی ہے لیکن آپ کی بات دوسری ہے اور اب آپ کو بتانے میں مجھے کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا کہ اطلاع مجھے ماذرڈ کی انٹیلی جنس سے موصول ہوئی ہے۔ انٹیلی جنس کے ایک آفیسر نے جنوبی مذہبی گروپ میں گھس کر اس بارے میں معلومات حاصل کیں اور اس نے انٹیلی جنس چیف کو اطلاع دے دی لیکن پھر شاید اس کے بارے میں اس گروپ کو علم ہو گیا اس لئے وہ افسر اچانک صفحہ ہستی سے غائب ہو گیا۔ اس کی لاش بھی آج تک نہیں ملی اور انٹیلی جنس کے چیف کے بارے میں بھی معلوم ہوا ہے کہ ان پر دو تین بار قاتلانہ حملہ کیا گیا لیکن وہ بچ گئے۔ انہوں نے مجھے یہ بات اس لئے بتائی تھی کہ ہمارا ماذرڈ سے باقاعدہ معاہدہ ہے کہ ہم انٹیلی جنس کے معاملات میں ان کی مدد کریں گے لیکن کل یہ اطلاع ملی ہے کہ ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں چیف بھی ہلاک ہو گئے ہیں"...... ہیرس



نے کہا۔

"ملیکا نے بتایا ہے کہ اس کے آدمی ماذرڈ میں مادام ڈیکا کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہیں لیکن اس معاملے میں تو معلومات دراصل اس جنوبی مذہبی گروپ کے بارے میں حاصل کرنی چاہئے تھیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اس بارے میں ہمارے سیکشن کا ایک اور آدمی اپنے ساتھیوں سمیت کام کر رہا ہے۔ ویسے یہ مذہبی گروپ پورے ماذرڈ میں مشہور ہے۔ اس کے کھلے عام اجتماعات ہوتے ہیں۔ ان کی باقاعدہ عبادت گاہ ہے جس کا مذہبی پیشوا جابی کہلاتا ہے اور اس قدیم مذہب کا نام آرکی ہے لیکن یہ تو وہ باتیں ہیں جو سب جانتے ہیں لیکن درپردہ یہ کیا کرتے ہیں ان کے کون کون سے ممبرز ہیں اس بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہے کیونکہ ان کی تمام کارروائی حد درجہ خفیہ ہوتی ہے اور بظاہر اس کے ممبران کی تعداد چند سو افراد پر مشتمل ہے۔ ان کی واحد نشانی یہ ہے کہ یہ اپنی جیبوں پر سیاہ دائرے کا نشان لگاتے ہیں۔ ان کی عبادت گاہ پر بھی سیاہ دائرے کا بڑا سا نشان موجود ہے اس لئے عام لوگ انہیں بلیک سرکل بھی کہتے ہیں"...... ہیرس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے یہ اطلاع ملی تھی کہ مادام ڈیکا کسی پراسرار نقل و حرکت میں مصروف ہے لیکن اس کا کوئی مقصد اب تک سامنے نہیں آیا تھا۔ آج پہلی بار اس کے مقصد کی قدرے نشاندہی

ہوئی ہے۔ اب میں خود بھی اس سلسلے میں کام کروں گا اور اگر کوئی خاص بات سامنے آئی تو میں اس کی اطلاع دے دوں گا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"او کے۔ شکریہ"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل فریدی نے گڈ بائی کہتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کیا آپ کو اس بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ حالانکہ میرا خیال ہے کہ قدیم اور پراسرار مذاہب پر آپ نے بہت کچھ پڑھ رکھا ہے"۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"یہ قدیم یونانی مذہب ہے۔ میں نے اس بارے میں پڑھا تھا لیکن آج تک یہ سمجھا جاتا رہا ہے کہ یہ مذہب ختم ہو چکا ہے اور اب اس کے پیروکار باقی نہیں رہے لیکن آج جو کچھ معلوم ہوا ہے اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ نہ صرف موجود ہیں بلکہ اس قدر طاقتور بھی ہو چکے ہیں کہ یہ لاکھوں لوگوں کی ہلاکت کی کارروائی بھی کر سکتے ہیں"...... کرنل فریدی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو کیپٹن حمید بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"تیاری کرو۔ کل ہم ماڈرڈ جائیں گے اور وہاں جا کر اس بارے میں مزید تفصیلات میں معلوم کرنا چاہتا ہوں"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا خیال ہے۔ اگر ماہ لقا کو بھی ساتھ لے جایا جائے۔ اس کے



تجربے میں اضافہ ہو گا"...... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسے اپنا تجربہ خود حاصل کرنے دو"...... کرنل فریدی نے خشک لہجے میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اب پتھر میں جونک لگنے کے آثار پیدا ہو گئے ہیں"...... کیپٹن حمید نے شرارت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ بھی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کمرے کے دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی نوجوان اور خوبصورت لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی اور وہ اس کے مطالعے میں مصروف تھی۔ اس نے کتاب بند کر کے سامنے رکھی ہوئی میز پر رکھ دی۔

"یس کم ان"...... لڑکی نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک مسلح نوجوان اندر داخل ہوا۔

"میڈم ہماری نگرانی ہو رہی ہے"...... آنے والے نے مڑ کر پہلے دروازہ بند کیا اور پھر واپس لڑکی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"کون لوگ ہیں"...... لڑکی نے بغیر چونکے یا پریشان ہوئے مسکرا کر پوچھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اس اطلاع پر کوئی حیرت نہ ہوئی ہو۔



"جوابی نگرانی میں ایک کال ٹیپ کی گئی ہے۔ وہ میں لے آیا ہوں"...... آنے والے نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"او کے۔ پہلے نان چیکر کو آن کر دو"...... مادام نے کہا تو مسلح آدمی سر ہلاتا ہوا دیوار میں نصب ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں موجود ایک بیگ اٹھایا۔ اس کی زپ کھول کر اس کے اندر موجود ایک جدید انداز کا بیوٹی بکس نکالا اور پھر بیگ کی زپ بند کر کے اس نے الماری بند کی اور بیوٹی باکس لا کر اس نے مادام کے سامنے میز پر رکھ کر اس کو کھول دیا۔ اس کے بعد اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا جدید ساخت کا بیٹری سے چلنے والا ٹیپ ریکارڈر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی پھر رسیور اٹھانے کی آواز سنائی دی۔

"یس جولیا سپیکنگ"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی تو مادام بے اختیار چونک پڑی۔

"صفدر بول رہا ہوں مس جولیا۔ ہوٹل ڈارسن سے۔ مادام ڈیکا کی سارا دن کمرے میں بند رہی ہیں۔ وہ صرف کھانا کھانے کے لئے محافظوں کے ساتھ ڈائننگ ہال میں آئی اور اس دوران بھی کسی نے ں کے ساتھ کوئی ملاقات نہیں کی۔ ان کا فون بھی ٹیپ کیا جا رہا ہے لیکن صبح سے اب تک ایک کال بھی نہیں آئی اور نہ اس نے خود ی کو کال کیا ہے"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ نگرانی جاری رکھو"...... دوسری طرف سے کہا گیا

اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور آنے والے نے بھی ٹیپ ریکارڈر کا بٹن آف کر دیا۔

" نمبر چیک کیا۔ جہاں فون کیا گیا ہے"...... اس بار مادام نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یس مادام۔ یہ نمبر گولڈن پلازہ کے فلیٹ نمبر ایک سو ایک تیسری منزل کا ہے۔ وہاں کوئی سوئس لڑکی جولیانا فٹزواٹر رہتی ہے۔ اسے اس فلیٹ میں رہتے ہوئے صرف ایک سال ہوا ہے"...... آنے والے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سوئس لڑکی۔ لیکن یہ آدمی تو مقامی ہے جس نے اسے فون کیا ہے"...... مادام نے کہا۔

" یس مادام۔ نہ صرف مقامی ہے بلکہ اس کے دو ساتھی اور بھی ہیں اور وہ بھی مقامی ہیں اور یہ انتہائی ماہرانہ انداز میں نگرانی کر رہے ہیں۔ اگر ہم آر ایکس سیکشن سے کام نہ لے رہے ہوتے تو کبھی بھی یہ نگرانی چیک نہ کر سکتے"...... آنے والے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سپیشل ٹرانسمیٹر نکال کر دو مجھے"...... مادام نے کہا اور آنے والا دوبارہ اٹھا اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر ایک بار پھر بیگ کھولا اور اس کے اندر موجود ایک جدید ساخت کا لائٹر نکالا اور الماری بند کر کے اس نے لائٹر لا کر لڑکی کو دے دیا۔ لڑکی نے لائٹر کو جلایا اور پھر لائٹر کی سائیڈ میں موجود ایک بٹن پریس



کر دیا تو شعلہ مسلسل نکلنے لگا۔ لڑکی نے لائٹر کا نچلا حصہ دوسرے ہاتھ سے گھما کر کھولا تو اس میں سے ایک چھوٹا سا بٹن جو تار کے ساتھ منسلک تھا باہر آ گیا۔

" ہیلو ہیلو۔ مادام ڈیکا کی کالنگ۔ اوور"...... مادام ڈیکا کی نے اس بٹن کو دو انگلیوں میں پکڑ کر زور سے دباتے ہوئے کہا۔

" یس۔ آر ایس ون اٹنڈنگ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد شعلے کے قریب سے ایک مردانہ ہلکی سی آواز سنائی دی۔

" میں پاکیشیا میں ہوں باس۔ یہاں میری اور میرے ساتھیوں کی نگرانی ہو رہی ہے۔ نگرانی کرنے والے تو مقامی ہیں لیکن ان میں سے ایک نے جس کو نگرانی کی رپورٹ دی گئی ہے وہ لڑکی سوئس ہے اور اس کا نام جولیانا فٹزواٹر ہے۔ آپ معلوم کر کے بتائیں کہ یہ سوئس لڑکی کون ہے۔ کیا یہ سوئٹزر لینڈ کی ایجنٹ ہے یا کسی اور علاقے کی۔ اوور"...... مادام ڈیکا کی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" او کے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی شعلہ یکلخت بجھ گیا۔ لڑکی نے بٹن چھوڑا تو وہ تیزی سے واپس لائٹر کے اندر چلا گیا اور لڑکی نے پیچ گھما کر لائٹر کا نچلا حصہ بند کیا اور لائٹر کو بیوٹی باکس کے قریب رکھ دیا۔

" اب ہمارے لئے کیا حکم ہے مادام"...... اطلاع لے آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" بلیو رپورٹ کب تک تیار ہو جائے گی"...... مادام ڈیکا کی نے

چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

" دو روز کے اندر"...... اس نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او کے۔ جیگر کو کہہ دو کہ رپورٹ ہیڈ کوارٹر بھجوا کر صرف کاشن دے گا اس سلسلے میں اسے اور کوئی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہمیں کال کر دے"...... مادام ڈیکاکی نے کہا۔

" پہلے ہی یہ ہدایت دی جا چکی ہے مادام"...... آنے والے نے جواب دیا۔

" او کے۔ جاؤ اور سنو۔ ایسی کوئی حرکت نہیں ہونی چاہئے جس سے اصل معاملے کی بھنک بھی نگرانی کرنے والوں کو مل سکے۔ جب ہیڈ کوارٹر کی کال آئے گی تو پھر ان کے بارے میں حتمی فیصلہ کیا جائے گا"...... مادام ڈیکاکی نے کہا۔

" یس مادام"...... آنے والے نوجوان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

جب وہ کمرے سے باہر چلا گیا تو مادام نے دوبارہ وہی کتاب اٹھائی اور اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد اچانک لائٹر میں سے ایسی آواز سنائی دی جیسے جھینگر بول رہا ہو تو مادام نے چونک کر کتاب بند کر کے میز پر رکھی اور لائٹر اٹھا کر اس کا ڈھکن ہٹایا تو شعلہ نکلنے لگا۔ جسے اس نے بٹن دبا کر مستقل کیا اور پھر نچلے حصے کا ڈھکن ہٹایا تو وہی چھوٹا سا بٹن جو تار سے منسلک تھا باہر آ گیا۔ جھینگر کی آواز اس لائٹر سے ہی نکل رہی تھی۔ مادام ڈیکاکی نے بٹن کو دونوں



انگلیوں میں پکڑ کر دبایا۔

" آر ایس ون کالنگ۔ اوور"...... شعلے کے قریب سے مردانہ آواز سنائی دی۔

" یس مادام ڈیکاکی اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... مادام ڈیکاکی نے آہستہ لیکن مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" مادام ڈیکاکی۔ تم اس وقت شدید خطرے میں ہو۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں ایک سوئس لڑکی جولیانا فٹزواٹر کام کرتی ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی انتہائی خوفناک اور فعال سیکرٹ سروس ہے۔ اس کے لئے ایک مقامی آدمی کام کرتا ہے جس کا نام علی عمران ہے اور وہ پرنس آف ڈھمپ کا کوڈ نام بھی استعمال کرتا ہے۔ بظاہر وہ ایک احمق سا نوجوان ہے اور مزاحیہ باتیں اور حرکتیں کرتا ہے لیکن درحقیقت انتہائی خطرناک قسم کی شخصیت ہے۔ جولیانا فٹزواٹر کے درمیان میں آنے کا مطلب ہے کہ تمہاری نگرانی پاکیشیا سیکرٹ سروس کر رہی ہے اور مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس علی عمران کے تعلقات اسلامی سیکورٹی کونسل کے کرنل فریدی سے بھی ہیں اور یہ بات بھی ہیڈ کوارٹر کے نوٹس میں آ چکی ہے کہ کرنل فریدی اور اس کے آدمی بھی اسلامی ممالک میں تمہاری نگرانی کرتے رہے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہاں پاکیشیا میں تمہاری نگرانی بھی کرنل فریدی کے ایما پر ہو رہی ہو گی۔ ہو سکتا ہے کہ وہ علی عمران تم سے خود بھی ملنے کے لئے آئے۔ تم نے بہرحال ہر لحاظ

سے نارمل رہنا ہے کیونکہ جب تک فائنل مشن کا آغاز نہ ہو جائے کسی کو بھی اصل مشن کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہونا چاہئے۔ اوور"...... آر ایس ون نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور"...... مادام ڈیکا کی نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"بلیو رپورٹ ابھی تک ہیڈ کوارٹر نہیں پہنچی۔ اوور"...... آر ایس ون نے پوچھا۔

"دو روز بعد پہنچ جائے گی۔ اس پر کام ہو رہا ہے۔ اوور"۔ مادام ڈیکا کی نے کہا۔

او کے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی شعلہ بجھ گیا تو مادام نے بٹن سے ہاتھ علیحدہ کیا اور اس کے واپس لائٹر کے اندر جانے پر اس نے اس کا ڈھکن بند کیا اور پھر اس نے سامنے میز پر کھلا پڑا بیوٹی باکس بند کیا اور پھر بیوٹی باکس اور لائٹر اٹھا کر اس نے الماری میں موجود بیگ میں رکھے اور الماری بند کر کے واپس کرسی پر آکر بیٹھ گئی۔ سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اس نے اٹھایا اور اس کے دو نمبر اس نے پریس کر دیئے۔

"یس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"روم نمبر سکس سے مادام ڈیکا کی بول رہی ہوں۔ روم نمبر الیون میں میرا سیکرٹری مارکر موجود ہے اسے کہہ دو کہ وہ مجھ سے بات کرے"...... مادام ڈیکا کی نے رعب دار لہجے میں کہا اور رسیور رکھ



"تو کیا وہ یہاں پاکیشیا میں کھانا کھانے اور چلہ کاٹنے آئے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"لگتا تو ایسا ہی ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اب تو اس سے براہ راست ملنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں"...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے سلیمان"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"صاحب۔ کرنل فریدی کی کال آئی تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ ان سے رابطہ کر لیجئے۔ کوئی ضروری بات کرنا ہے"...... دوسری طرف سے سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے جواب دیا اور کریڈل پریس کر کے اس نے ہاتھ اٹھایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"اسلامی سیکورٹی کونسل آفس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ کرنل فریدی سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کرنل فریدی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد کرنل فریدی کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"حقیر فقیر بے تقصیر ہیچ مداں بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) آپ کا مرید خاص بلکہ خاص الخاص بے بو بے باس مرشد خاص کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے"۔ عمران کی زبان اپنی عادت کے مطابق رواں ہو گئی۔ بلیک زیرو بیٹھا مسکرا رہا تھا۔

"پہلے تو تم پر تقصیر کہہ کر اپنا تعارف کرایا کرتے تھے آج اپنے آپ کو بے تقصیر کہہ رہے ہو۔ یہ انقلاب کیسے آگیا۔ کیا سلیمان نے اپنا قرض معاف کر دیا ہے"...... دوسری طرف سے کرنل فریدی کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"سلیمان اور اپنا قرضہ معاف کر دے۔ یہ تو سورج مغرب سے نکلنے والی بات ہے پیر و مرشد۔ اصل میں اماں بی کے سامنے جب میں نے یہ القاب بولے تو انہوں نے پر تقصیر کا مطلب پوچھ لیا اور جب میں نے انہیں مطلب بتایا کہ گناہوں سے پر۔ تو بس کچھ نہ پوچھئے۔ اس قدر جوتیاں پڑیں کہ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان جوتیوں کے صدقے میری ساری تقصیریں معاف کر دی ہوں گی اس لئے اب



میں اپنے آپ کو بے تقصیر کہتا ہوں"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"جب مرید بے تقصیر ہو جائے تو پھر پیر و مرشد کی ضرورت باقی نہیں رہتی"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو عمران اس کے اس خوبصورت فقرے پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ضرورت کیوں نہیں رہتی۔ پیر و مرشد کی وجہ سے تو میں آئندہ بے تقصیر رہ سکتا ہوں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب جبکہ تمہیں اس کا علاج معلوم ہو گیا ہے تو پھر مجھو مرض مرض نہ رہا۔ بہرحال میں نے تمہیں مادام ڈیکا کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے کہا تھا اس کا کیا ہوا"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو اپنے مسلح ساتھیوں سمیت یہاں کوئی خاص چلہ کاٹنے آئی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ لوگ اپنے کمروں سے باہر نہیں نکل رہے"...... کرنل فریدی نے کہا تو عمران کرنل فریدی کی ذہانت پر دل ہی دل میں داد دینے پر مجبور ہو گیا کہ وہ عمران کے الجھے ہوئے اور الٹے فقرے کا مطلب فوراً سمجھ گیا تھا۔

"اسی لئے تو آپ کو پیر و مرشد کہتا ہوں۔ اب آپ جیسی ذہانت اللہ تعالیٰ ہر ایک کو دے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ہاتھ میں تو بڑا آسان سا نسخہ موجود ہے۔ اماں بی کی

جوتیاں کھا لیا کرو۔ گناہ بھی تازہ بہ تازہ جھڑتے رہیں گے اور ذہن بھی روشن رہے گا"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" اب کیا کرو اماں بی ابھی تک وہی پرانے دور کی بھاری اور مضبوط جوتیاں پہننے کی عادی ہیں۔ ایک ہی جوتی سے چودہ بلکہ چودہ ہزار طبق روشن ہو جاتے ہیں اور صرف یہی ایک کام ہے جس سے وہ تھکتی نہیں ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

" مادام ڈیکا کی کے بارے میں مجھے تازہ ترین معلومات ملی ہیں۔ مادم ڈیکا کی کا تعلق ماڈرڈ کے ایک خفیہ مذہبی جنونی تنظیم سے ہے اور یہ جنونی مذہبی تنظیم پوری دنیا میں کوئی ایسی پراسرار اور ہولناک بیماری پھیلانے کا منصوبہ بنائے ہوئے ہے جس سے لاکھوں کروڑوں افراد بیک وقت ہلاک ہو سکتے ہیں لیکن مادام ڈیکا کی کی زیادہ تر نقل و حرکت مسلم ممالک میں رہی ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس جنونی مذہبی تنظیم کا ٹارگٹ مسلمان ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا اور عمران کے چہرے پر یکلخت انتہائی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

" کیا کوئی یہودی تنظیم ہے"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" نہیں۔ جو کچھ معلومات ملی ہیں اس کے مطابق اس کا تعلق قدیم



یونانی مذہب آرکنی سے ہے جو لازدما کی عبادت کرتے تھے۔ ان کا مخصوص نشان سیاہ دائرہ ہوتا تھا اور اب بھی ان کا خصوصی نشان یہی سیاہ دائرہ ہے۔ ماڈرڈ میں ان کی عبادت گاہ بھی ہے جس پر یہ نشان موجود ہے اور ماڈرڈ کے لوگ انہیں بلیک سرکل کہتے ہیں کیونکہ اس کے ماننے والے جن کی تعداد چند سو بتائی جاتی ہے وہ اپنی جیبوں پر سیاہ دائرے کا ہی نشان لگاتے ہیں لیکن یہ باتیں تو ماڈرڈ کے لوگ بھی جانتے ہیں لیکن ان کی کوئی خفیہ تنظیم بھی ہے جس کی رکن یہ مادام ڈیکا کی بھی ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کس قسم کی بیماری۔ اس بارے میں کچھ پتہ چلا"...... عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ اس مادام ڈیکا کی کی کوئی مصروفیات اب تک سامنے نہیں آئی ہیں۔ یہ اطلاعات بھی گریٹ لینڈ کے سپیشل سیکشن کی ایک رکن ماہ لقا بانو نے بہم پہنچائی ہیں جن کی تصدیق سیکشن کے چیف ہیرس نے کی ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

" گریٹ لینڈ سپیشل سیکشن کی رکن ماہ لقا بانو۔ کیا مطلب۔ یہ تو ایشیائی نام ہے"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

" اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف سوئس ہو سکتی ہے تو گریٹ لینڈ کے سپیشل سیکشن کی رکن کافرستانی کیوں نہیں ہو سکتی"۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"بالکل ہو سکتی ہے۔آپ نے اس کی قومیت بتا کر خود ہی سب کچھ بتا دیا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ آپ نے اسے سپیشل سیکشن میں بھرتی کرایا تھا لیکن نام تو ایسا ہے کہ یہ محترمہ عزارے سنبھالتی رہ جاتی ہوں گی"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے کرنل فریدی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"وہاں اس نے اپنا نام ملیکا رکھا ہوا ہے۔میری حقیقی خالہ بیگم انیس جہاں کی اکلوتی صاحبزادی ہیں۔بیگم انیس جہاں سے اتفاقاً ایک ہوٹل میں ملاقات ہو گئی۔بس باتوں باتوں میں معلوم ہوا کہ وہ میری حقیقی خالہ ہیں اور کافی عرصہ قبل اپنے خاوند کے ساتھ کافرستان سے مستقل طور پر یہاں منتقل ہو گئی تھیں۔ماہ لقا بانو ان کی اکلوتی صاحبزادی ہے۔انہوں نے تو بتایا تھا کہ وہ وہاں گریٹ لینڈ میں کسی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے لیکن کل اس سے ملاقات ہوئی تو پتہ چلا کہ اس نے کرمنالوجی میں ماسٹر ڈگری کر کے سپیشل سیکشن جائن کر لیا ہے"...... کرنل فریدی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر تو کیپٹن حمید نے دو نفل شکرانے کے ادا کئے ہوں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن حمید کسی دوسرے کے لئے قربانی دینے کا قائل ہی نہیں ہے"...... کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے جواب دیا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا کیونکہ کرنل فریدی نے اس کے فقرے کا مطلب سمجھ کر بڑا خوبصورت جواب دیا تھا۔عمران کے اس فقرے کا



مطلب یہ تھا کہ اب جبکہ کرنل فریدی اور ماہ لقا بانو کی شادی کا سکوپ بن گیا ہے تو کیپٹن حمید کے لئے بھی راستہ کھل گیا۔اس لئے وہ اس راستہ کھلنے پر دو نفل شکرانے کے ادا کرے گا لیکن کرنل فریدی نے جواب دیا کہ حمید خود اس کام کے لئے تیار ہے۔وہ کرنل فریدی کے لئے قربانی دینے کا قائل نہیں ہے۔

"یہی تو اس کی حماقت ہے۔اسی لئے تو بے چارہ اب تک تو یوسف بے کارواں پھر رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے تمہیں یہ باتیں اس لئے بتائی ہیں کہ اب تم اس پہلو کو سامنے رکھ کر مادام ڈیکاکی کی نگرانی کراؤ۔میں ماڈرڈ جا رہا ہوں تاکہ اس تنظیم اور اس کے مقاصد کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم کر سکوں۔خدا حافظ"...... کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کرنل فریدی کی اطلاع غلط نہیں ہو سکتی عمران صاحب اور اگر یہ مادام ڈیکاکی اس مشن پر ہے تو یہ تو انتہائی خوفناک بلکہ بھیانک منصوبہ ہے"...... بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایسے جراثیم تو دریافت ہو چکے ہیں جنہیں اگر مخصوص آب و ہوا مل جائے تو وہ ناقابل یقین تیز رفتاری سے بڑھتے اور پھیلتے ہیں اور یہ جراثیم انتہائی قاتل بھی ہوتے ہیں لیکن آج تک جو جراثیم بھی

دریافت ہوئے ہیں وہ صرف مخصوص مصنوعی ماحول میں ہی پل بڑھ سکتے ہیں۔ قدرت کا نظام ایسا ہے کہ عام تازہ ہوا خود ان کے لئے زہر قاتل ثابت ہوتی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن سپر پاورز نے جراثیم بم بھی تو تیار کر رکھے ہیں اور ان جراثیمی بموں سے ان کے دعویٰ کے مطابق وہ بیک وقت لاکھوں افراد کو ہلاک کر سکتے ہیں۔ وہ کیسے ہو سکتا ہوگا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ اس طرح کہ ان بموں میں ایسی گیسز موجود ہوتی ہیں جو وقتی طور پر ایک مخصوص ایریے میں پھیل کر وہ مخصوص ماحول پیدا کر دیتی ہیں جن میں یہ جراثیم بڑھتے اور ہلاکت خیز عمل کرتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ایسے ہی جراثیم بموں کی تیاری میں لگے ہوئے ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ جراثیمی بم اقوام متحدہ کے تحت سپر پاورز نے بھی تلف کر دیئے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ ان جراثیمی بموں میں استعمال ہونے والی مخصوص گیسز کی تیاری پر اتنے اخراجات آتے ہیں کہ سپر پاورز بھی انہیں عام حالات میں نہیں تیار کر سکتیں جبکہ ایک عام تنظیم چاہے وہ کتنی بھی باوسائل کیوں نہ ہو بہرحال اس کی تیاری کر ہی نہیں سکتی اور تیسری بات یہ کہ سپر پاورز نے ان معاملات میں ایسا سائنسی چیکنگ کا نظام بین الاقوامی



سطح پر قائم کر رکھا ہے کہ اب کوئی ملک بھی ان سپر پاورز سمیت جراثیمی بم تیار کر ہی نہیں سکتا کیونکہ سپر پاورز کو بھی یہ خطرہ لاحق ہو گیا تھا ان کی مقابل پاور بھی جراثیمی بم ان کے ملک میں بھی استعمال کر سکتی ہے اس لئے یقیناً یہ تنظیم بہرحال جراثیمی بموں کے آئیڈیئے پر تو کام نہیں کر سکتی البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کوئی ایسے جراثیم دریافت کر لئے ہوں یا اپنی کسی لیبارٹری میں ایسے جراثیم تیار کر لئے ہوں جو عام حالات میں تیزی سے پھیلتے ہوں اور ان سے کوئی ایسی خوفناک بیماری پھیل جاتی ہو جو دیکھتے ہی دیکھتے لاکھوں افراد کو ہلاک کرنے کی طاقت رکھتی ہو لیکن ظاہر ہے ہر ملک کی آب و ہوا ایک دوسرے سے کیمیائی طور پر مختلف ہوتی ہے پھر ہر ملک میں مختلف خطوں کی آب و ہوا بھی ایک دوسرے سے کیمیائی طور پر مختلف ہوتی ہے۔ کہیں آکسیجن کی مقدار کم ہوتی ہے کہیں ہوا میں نمی زیادہ ہوتی ہے۔ کہیں کم ہوتی ہے اسی طرح بے شمار دوسری گیسز بھی ہوا میں موجود ہوتی ہیں اس لئے فرض کیا جو جراثیم میدانی علاقے میں کام کرتے ہوں وہ ضروری نہیں کہ پہاڑی علاقے میں بھی کام کر سکیں۔ اسی طرح جو جراثیم سمندر کے قریبی علاقوں میں کام کر سکیں وہ سمندر سے دور دراز علاقوں میں بھی کام کر سکیں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کی بات واقعی درست ہے لیکن پھر یہ مادام ڈیکا کی اسلامی ملکوں میں کیا کرتی پھر رہی ہیں اور جو کچھ بھی یہ کرتی ہے وہ اس قدر

خفیہ ہوتا ہے کہ اب تک کوئی بھی اس کا پتہ نہیں چلا سکا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی بات تو معلوم کرنی ہے۔ مجھے پہلے اس قدیم مذہب کا مطالعہ کرنا ہو گا۔ ورلڈ انسائیکلو پیڈیا میں اس کے بارے میں تفصیلات موجود ہوں گی۔ میں پہلے اس کا مطالعہ کر لوں پھر اس مادام ڈیکا کی سے بھی ملاقات کروں گا اس کے بعد کوئی صورت حال سامنے آئے گی"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ اسے یا اس کے کسی آدمی کو اغوا کرا لیں۔ اس سے ساری بات سامنے آجائے گی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم پر بھی تنویر کا اثر ہوتا جا رہا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ اس قدر اہم معاملہ مادام ڈیکا کی اور اس کے محافظوں کو تفصیل سے بتایا گیا ہو گا۔ ایسی بات نہیں ہو سکتی البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ان کے ذمہ جو ٹارگٹ لگایا گیا ہو بظاہر اس کا کوئی تعلق اس سارے منصوبے سے نہ ہو لیکن کسی سطح پر وہ اس منصوبے پر کام کرتی ہو"۔ عمران نے کہا۔

"اگر ایسی ہی بات ہے تو پھر آپ اس سے ملاقات کر کے کیا حاصل کر سکیں گے"...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ اس سے کچھ حاصل ہو سکے گا"۔ عمران نے جواب دیا اور اس طرف کو مڑ گیا جدھر لائبریری کا دروازہ تھا۔ پھر



تقریباً دو گھنٹے بعد اس کی کار تیزی سے ہوٹل ڈارسن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی البتہ اس نے دانش منزل سے نکلنے سے پہلے فون پر یہ بات کنفرم کر لی تھی کہ مادام ڈیکا کی اپنے کمرے میں موجود ہے۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار ہوٹل ڈارسن کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑ دی اور اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اتر رہا تھا کہ ایک طرف سے صفدر قدم بڑھاتا ہوا اس کی طرف آتا دکھائی دیا۔

"کیا ہوا۔ کیا چیف نے نکال دیا ہے سروس ہے"...... عمران نے صفدر کے قریب آنے پر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ بات آپ نے کیسے کہہ دی"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"ظاہر ہے اب اسی صورت میں تم پارکنگ بوائے کی ملازمت کر سکتے ہو"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں تو یہاں ڈیوٹی پر ہوں۔ آپ بتائیں آپ کی یہاں آمد کس سلسلے میں ہوئی ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسی ڈیوٹی کی بات تو میں کر رہا ہوں۔ یہ ڈیوٹی دینے کی تمہیں کیا ضرورت پڑ گئی ہے۔ تم میرے پاس آجاتے میں آغا سلیمان پاشا سے کہہ کر تمہیں کچن بوائے لگوا دیتا۔ وہ آل ورلڈ ککس ایسوسی ایشن کا صدر ہے اس لئے کیا اتنا بھی وہ نہ کر سکتا تھا کہ تمہیں ہوٹل

ڈارسن کے کچن میں کام دلوا دیتا۔یہاں لوگوں کی کاروں کی حفاظت
سے تو اچھا تھا کہ تم وہاں پیاز ہی کاٹتے رہتے۔اس طرح رقم بھی ملتی
اور ساتھ ساتھ آنکھیں بھی صاف ہوتی رہتیں"...... عمران نے کہا تو
صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں پارکنگ بوائے کی ڈیوٹی نہیں دے رہا بلکہ مادام ڈیکاکی کی
نگرانی کر رہا ہوں"...... صفدر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار
چونک کر اس طرح صفدر کو اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر دیکھنے لگا
جیسے زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا ہو۔

" مادام کی نگرانی۔ حیرت ہے تو اب اخلاقیات کی گراوٹ یہاں
تک پہنچ چکی ہے"...... عمران نے کہا۔

" اخلاقیات کی گراوٹ۔ کیا مطلب"...... صفدر نے حیران
ہوتے ہوئے کہا۔

" مادام یقیناً کوئی بوڑھی معزز خاتون ہو گی اور بوڑھی معزز خاتون
کی نگرانی کا مطلب ہے کہ تمہیں یا تمہارے باس کو خطرہ ہو گا کہ یہ
بوڑھی معزز خاتون کوئی ایسی حرکت نہ کرے جو اخلاقی طور پر غلط ہو
اس لئے اس نے تمہیں یہاں نگرانی کے لئے بھجوایا ہو گا۔ لیکن صفدر
تم خود سوچو کیا واقعی اخلاقی گراوٹ اس انتہا تک پہنچ گئی ہے کہ
بوڑھی معزز خاتون پر بھی شک کیا جانے لگا ہے"...... عمران نے کہا
تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" ایسی کوئی بات نہیں ہے عمران صاحب۔ پہلی بات تو یہ ہے



کہ مادام ڈیکاکی نوجوان ہے بوڑھی نہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ
نگرانی کسی اخلاقی گراوٹ کی بنا پر نہیں ہو رہی۔ بہرحال آپ بتائیں
کہ آپ کی آمد کس سلسلے میں ہوئی ہے"...... صفدر نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

" مادام ڈیکاکی سے ملاقات کرنے۔ ویسے اب تک یہاں تک پہنچتے
ہوئے میں سارے راستے تمہارے چیف کو دل ہی دل میں کوستا رہا
ہوں کہ اس نے آخر کیا سوچ کر مجھے کسی بوڑھی سے ملاقات کا حکم دیا
ہے۔ کیا اس کا خیال ہے کہ میں اب ذہنی طور پر بوڑھا ہو گیا ہوں
لیکن تم نے یہ بتا کر طبیعت خوش کر دی کہ مادام ڈیکاکی نوجوان
ہے۔ پھر تو تمہارے چیف کو داد دینی چاہئے کہ اس نے ملاقات کے
لئے مجھ جیسے جوان رعنا کا انتخاب کیا ہے اور تم جیسے ذہنی بوڑھوں کو
صرف بیرونی نگرانی تک ہی محدود رکھا ہے"...... عمران نے جواب
دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" لیکن آپ کو ملاقات کا کوئی ایجنڈا تو دیا گیا ہو گا۔ وہ ایجنڈا کیا
ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" واہ۔ تم واقعی بہت عقل مند ہو۔ میرا مطلب ہے کہ واقعی ذہنی
طور پر بوڑھے ہو چکے ہو۔ ایک نوجوان آدمی اور ایک جوان عورت
کی ملاقات کا ایجنڈا پہلے سے تیار ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ تو ملاقات کے
دوران خود بخود ایجنڈا تیار بھی ہوتا ہے اور اس پر مذاکرات بھی ہو
جاتے ہیں"...... عمران نے کہا اور قدم آگے بڑھا دیئے۔

"مجھے تو وہ کوئی گوشہ نشین قسم کی خاتون لگتی ہے اور ایسی عورتیں بڑے چڑچڑے مزاج کی ہوتی ہیں اس لئے آپ ہوشیار رہیئے گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس مشورے کا شکریہ۔ تم فکر نہ کرو۔ چڑچڑا پن بڑھاپے کی ہی صفت ہے جوانی کی نہیں"...... عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم بڑھاتا وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"جی فرمائیے جناب"...... کاؤنٹر پر کھڑی خوبصورت لڑکی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کاش میری یہ قسمت ہوتی کہ آپ جیسی خاتون مجھ سے فرمائش کر سکتی"...... عمران نے جواب دیا تو لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"جی آپ نے کیا فرمایا ہے"...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فرمائش یا تو دوستوں سے کی جاتی ہے یا شوہروں سے۔ اور میرا آپ سے ان دونوں میں سے کوئی رشتہ بھی نہیں ہے"...... عمران نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں نے فرمائش تو نہیں کی۔ صرف اتنا کہا ہے کہ فرمائیے"۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ کا مطلب تھا کہ میں آپ سے فرمائش کروں۔ بے



حد شکریہ خاتون۔ بڑے طویل عرصے بعد آج یہ حسرت پوری ہو رہی ہے کہ آپ جیسی خوبصورت خاتون مجھے فرمائش کرنے کا کہہ رہی ہے۔ آج کا دن تو میری زندگی کا سب سے روشن اور تابناک دن ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور لڑکی کے چہرے پر عجیب سی الجھن کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ عمران کی باتوں سے ذہنی طور پر اس طرح الجھ گئی ہے کہ اسے سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ وہ اب عمران سے کیا کہے۔

"چلیئے فی الحال اتنی فرمائش کر دیتا ہوں کہ میں نے مادام ڈیکا کی سے ملنا ہے۔ آپ ان سے ملاقات کی اجازت لے دیں"...... عمران نے لڑکی کے چہرے پر ابھر آنے والے ذہنی الجھن کے تاثرات دیکھ کر اس کی مشکل آسان کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... لڑکی نے جلدی سے کہا اور کاؤنٹر پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے بول رہی ہوں۔ مادام ڈیکا کی سے بات کرائیں"۔ لڑکی نے کہا۔ وہ شاید ہوٹل کی فون آپریٹر سے بات کر رہی تھی۔

"آپ کا نام جناب"...... لڑکی نے اس طرح چونک کر عمران سے پوچھا جیسے اسے اب خیال آیا ہو کہ اس نے نام تو پوچھا ہی نہیں۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... عمران نے

جواب دیا تو لڑکی کے چہرے پر یکلخت حیرت کے ساتھ ساتھ مرعوبیت کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید وہ عمران کی ڈگریوں سے مرعوب ہو گئی تھی اور حیرت کے تاثرات اس لئے ابھرے تھے کہ اسے عمران کا معصوم اور بھولا بھالا چہرہ دیکھ کر یقین نہ آ رہا تھا کہ یہ ڈاکٹر آف سائنس بھی ہو سکتا ہے۔

"ہیلو مادام۔ میں کاؤنٹر سے بول رہی ہوں۔ ایک صاحب علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کاؤنٹر پر موجود ہیں وہ آپ سے ملاقات کی اجازت چاہتے ہیں"...... لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے جواب سن کر لڑکی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"مادام نے کہا ہے کہ وہ کسی سے اپنے کمرے میں ملاقات پسند نہیں کرتیں۔ وہ خود ابھی ہال میں تشریف لا رہی ہیں اور یہیں آپ سے ملاقات کر لیں گی"...... لڑکی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ نے تو انہیں دیکھا ہوا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں"...... لڑکی نے جواب دیا اور پھر فون آنے پر اس نے فون اٹنڈ کرنا شروع کر دیا۔

"سنا ہے بہت بوڑھی خاتون ہیں"...... عمران نے اس کے رسیور رکھتے ہی کہا تو لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔



"بوڑھی۔ اوہ نہیں۔ آپ نے غلط سنا ہے جناب۔ وہ تو نوجوان ہیں"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو بڑا مسئلہ بن گیا"...... عمران نے یکلخت انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"مسئلہ۔ کیسا مسئلہ"...... لڑکی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے اپنے ساتھ باڈی گارڈ لے آنے چاہئے تھے جبکہ میں تو مادام ڈیکاکی کو بوڑھی سمجھ کر اکیلا آ گیا۔ اوہ۔ اب کیا ہو گا"...... عمران کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"باڈی گارڈز۔ کیوں۔ کیا مطلب"...... لڑکی کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

"اماں بی کا کہنا ہے کہ نوجوان لڑکیوں سے جب میرے جیسا نوجوان اکیلے میں ملاقات کرتا ہے تو شیطانی طاقتیں اثرانداز ہو جاتی ہیں اس لئے ان کا حکم ہے کہ اس وقت میں اپنے باڈی گارڈز کو ساتھ رکھا کروں"...... عمران نے جواب دیا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"لیکن باڈی گارڈز کیا کریں گے"...... لڑکی نے ہنستے ہوئے پوچھا۔ وہ اب واقعی لطف لے رہی تھی۔

"اماں بی نے انہیں ایک خصوصی تحفظ کا تعویذ دیا ہوا ہے جو وہ پہلے میرے گلے میں ڈالیں گے پھر میرے پیچھے کھڑے ہو کر مسلسل دفع شیطان کے لئے پڑھتے رہیں گے"...... عمران نے بڑے معصوم

سے لہجے میں جواب دیا تو لڑکی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"کیا پڑھتے ہیں وہ"...... لڑکی نے کہا۔

"اب مجھے تو نہیں معلوم۔ میں تو ظاہر ہے نوجوان لڑکی سے ملاقات میں مصروف ہوتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو لڑکی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ انتہائی دلچسپ آدمی ہیں"...... لڑکی نے کہا۔

"وہ۔ وہ تعویذ تو اس وقت بھی میرے گلے میں نہیں ہے۔ پھر کیا ہو گا"...... عمران نے اور زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا تو لڑکی چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ اب آپ کو تعویذ کی کیا ضرورت پیش آ گئی"۔ لڑکی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ نے فقرہ ہی ایسا کہا ہے کہ اماں بی کے نزدیک تحفظ کے تعویذ کی ضرورت لاحق ہو گئی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو لڑکی ایک بار پھر ہنس پڑی۔ لیکن اسی لمحے فون کی کال آ گئی اور لڑکی رسیور اٹھا کر باتوں میں مصروف ہو گئی۔ عمران کی نظریں اس دوران لفٹ پر جمی ہوئی تھیں اور پھر جیسے ہی لفٹ کا دروازہ کھلا ایک نوجوان یورپی لڑکی جس کے جسم پر انتہائی قیمتی لباس تھا باہر آئی۔ اس کے پیچھے چار مسلح افراد تھے جو بڑے چوکنے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ لڑکی نے ایک نظر کاؤنٹر کی طرف دیکھا اور پھر آگے بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ایک کونے میں موجود میز پر جا کر محافظوں سمیت بیٹھ



گئی۔

"آپ بے فکر رہیں عمران صاحب۔ آپ کو میرے لئے تحفظ کے تعویذ کی ضرورت نہیں ہے۔ میں شادی شدہ ہوں"...... لڑکی نے رسیور رکھ کر ایک بار پھر عمران سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو آپ کو تحفظ کے تعویذ کی زیادہ ضرورت ہے"۔ عمران نے کہا تو لڑکی چند لمحے خاموش رہی پھر بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس خوبصورت انداز میں تعریف کا بے حد شکریہ"...... لڑکی نے جواب دیا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران نے یہ بات اس لئے کی ہے کہ وہ چونکہ خوبصورت ہے اس لئے لامحالہ لوگ اس کی طرف بڑھیں گے لیکن چونکہ وہ شادی شدہ ہے اس لئے اسے بہرحال ان لوگوں سے تحفظ کی ضرورت ہے۔

"مس۔ مادام ڈیکا کی پوچھ رہی ہیں کہ ان سے ملاقات کے لئے آنے والے علی عمران صاحب کہاں ہیں"...... اسی لمحے ایک ویٹر نے آ کر لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ۔ آ گئی مادام۔ کہاں ہیں"...... لڑکی نے چونک کر کہا تو ویٹر نے اسے میز نمبر بتا دیا۔

"عمران صاحب۔ مادام ادھر کونے کی میز پر موجود ہیں جا کر مل لیجئے"...... لڑکی نے کہا۔

"اوہ۔ ان کے ساتھ تو دو کی بجائے چار باڈی گارڈز ہیں۔ اس کا

مطلب ہے کہ ان کی اماں بی زیادہ محتاط ہیں۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ نہ ہونے سے تو بہتر ہی ہے"...... عمران نے اس میز کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور لڑکی ایک بار پھر ہنس پڑی۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس میز کی طرف بڑھ گیا۔

"مادام ڈیکاکی کی خدمت میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) سلام پیش کرتا ہے"...... عمران نے قریب جا کر سینے پر ہاتھ رکھ کر بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو مادام ڈیکاکی کے چہرے پر یکلخت حیرت کے تاثرات نمودار ہوگئے۔

"اوہ تو آپ ہیں علی عمران۔ میں تو سمجھی تھی کہ کوئی بوڑھے ہوں گے"...... مادام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی ایک خالی کرسی پر اسے بیٹھنے کا اشارہ کر دیا۔

"تو کیا علی عمران بوڑھوں کا نام ہی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ آپ کی ڈگریوں کی وجہ سے میں نے یہی سمجھا تھا۔ ڈاکٹر آف سائنس اور وہ بھی آکسفورڈ یونیورسٹی سے"...... مادام ڈیکاکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب آپ سے کیا چھپانا۔ جس طرح آپ مادام ہیں اسی طرح میں بھی ڈاکٹر آف سائنس ہوں"...... عمران نے پراسرار سے لہجے میں آہستہ سے کہا تو مادام ڈیکاکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں تو واقعی مادام ہوں کیونکہ میرے والد لارڈ ہیں"...... مادام



ڈیکاکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میرا یہ مطلب نہ تھا۔ ہمارے ہاں مادام بوڑھی عورت کو کہتے ہیں اس لئے میں بھی یہی سمجھا تھا کہ آپ بوڑھی خاتون ہوں گی جس طرح آپ نے ڈاکٹر آف سائنس کی وجہ سے مجھے بوڑھا سمجھ لیا تھا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو مادام کے چہرے پر قدرے شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"آئی ایم سوری مسٹر علی عمران۔ آپ سے پہلی ملاقات سے مجھے ایسی باتیں نہیں کرنی چاہیئے تھیں۔ بہرحال فرمایئے آپ کی ملاقات کا کیا مقصد ہے"...... مادام ڈیکاکی نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کے باڈی گارڈز ہیں۔ میرا خیال ہے کہ مناسب یہی ہے کہ آپ انہیں اوپر ان کے کمروں میں بھجوا دیں۔ یہ شریف لوگوں کا ملک ہے یہاں اس طرح کھلے عام آپ کو کسی سے کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سوری۔ یہ یہیں رہیں گے۔ آپ نے جو کچھ کہنا ہے وہ بلا تکلف کہہ دیں۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہوتا اور میں عام لوگوں سے ملاقات پسند بھی نہیں کرتی لیکن چونکہ آپ کے نام کے ساتھ بڑی ڈگریاں تھیں اور میں اہل علم حضرات کی دل سے قدر کرتی ہوں اس لئے میں نے آپ سے ملاقات کے لئے رضامندی دے دی تھی"۔ مادام ڈیکاکی کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا تھا۔

"آپ کا شکریہ کہ آپ نے اس قدر قیمتی وقت دیا۔ میں ان دنوں ایک قدیم یونانی مذہب آرکنی پر کتاب لکھ رہا ہوں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ اس کے بارے میں کافی کچھ جانتی ہیں"...... عمران نے کہا تو مادام کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کس نے بتایا ہے آپ کو"...... مادام ڈیکا کی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماڈرڈ میں اس قدیم مذہب کے پیروکار موجود ہیں۔ وہاں ان کی عبادت گاہ بھی موجود ہے۔ میں نے وہاں ایک ملنے والے کو فون کیا۔ میں دراصل خود وہاں جانا چاہتا تھا لیکن ان صاحب نے مجھے بتایا کہ انہیں اس مذہب کے پیروکار ایک آدمی نے بتایا ہے کہ لارڈ مارکر کی صاحبزادی مادام ڈیکا کی آج کل سیر و سیاحت کے لئے پاکیشیا گئی ہوئی ہیں اور وہ اس مذہب کے بارے میں کافی کچھ جانتی ہیں اس لئے میں ماڈرڈ آنے کی بجائے وہیں ان سے مل کر اس بارے میں معلومات حاصل کر لوں۔ چنانچہ یہاں میں نے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ آپ ہوٹل ڈارسن میں قیام پذیر ہیں۔ چنانچہ میں یہاں حاضر ہو گیا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں آپ کی بات نہیں سمجھ سکی۔ آپ کھل کر بات کریں"...... مادام ڈیکا کی نے کہا۔

"آپ اسلامی سیکورٹی کونسل کے کرنل فریدی کو جانتی ہیں"۔ عمران نے کہا تو مادام ڈیکا کی چونک پڑی لیکن فوراً ہی اس نے اپنے



آپ کو نارمل کر لیا۔

"کرنل فریدی۔ اسلامی سیکورٹی کونسل۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہی ہوں"...... مادام ڈیکا کی نے کہا۔

"فریدی صاحب نے آرکنی مذہب پر ایک کتاب لکھی ہے۔ انہیں قدیم اور متروک مذاہب پر ریسرچ کرنے کا شوق ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے لکھا ہے کہ ماڈرڈ میں آرکنی کی جو عبادت گاہ ہے وہ تو عام ہے لیکن درپردہ آرکنیوں نے ایک انتہائی خفیہ تنظیم بنائی ہوئی ہے جو پوری دنیا میں موجود مسلمانوں کے خلاف کام کر رہی ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ سب غلط ہے۔ فراڈ ہے۔ جھوٹ ہے۔ آرکنی مذہب تو محبت اور امن کا مذہب ہے اس مذہب کی تو بنیادی تعلیم ہی امن اور محبت کی تعلیم ہے۔ نہ ہی آرکنی کسی سے نفرت کرتے ہیں اور نہ کر سکتے ہیں۔ مجھے ان فریدی صاحب سے ملنا پڑے گا۔ آپ کیا کام کرتے ہیں۔ کیا کسی یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں"۔ مادام ڈیکا کی نے کہا۔

"نہیں۔ میں فری لانسر ہوں۔ آپ کے والد کی طرح میرے والد بھی یہاں کے لارڈ ہیں اس لئے آپ کی طرح مجھے بھی کوئی کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا اپنا موڈ ہے کہ میں کیا کرتا ہوں۔ میرے والد یہاں کی سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل بھی ہیں اس لئے کبھی موڈ آ جاتا ہے تو ان کے سپرنٹنڈنٹ کے ساتھ مل کر سراغ رسانی کا کام شروع کر دیتا ہوں۔ کبھی یہاں کی سیکرٹ سروس مجھے

کسی خاص کام کے لئے ہائر کر لیتی ہے۔ کبھی مجھے صحافت کا شوق ہو جاتا ہے اس طرح آج کل قدیم مذاہب پر ریسرچ کا موڈ ہے اور میں نے قدیم مذاہب پر کتاب لکھنے کا پروگرام بنایا ہے۔ میں نے اس سلسلے میں مختلف کتابیں پڑھیں تو مجھے قدیم یونانی مذہب آرکنی کا پتہ چلا۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ اس کے ماننے والے اب بھی ماڈرڈ میں موجود ہیں تو میں نے فیصلہ کر لیا کہ اس بارے میں تازہ ترین معلومات حاصل کر کے اس پر مکمل کتاب لکھوں گا"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" آپ اس بارے میں کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے تو تفصیلی سٹنگ چاہیئے "...... مادام ڈیکاکی نے کہا۔

" آپ کی نوازش ہو گی اگر آپ کوئی وقت دے دیں"۔ عمران نے کہا۔

" اوکے۔ آیئے کمرے میں چلتے ہیں"...... مادام ڈیکاکی نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی عمران کے ساتھ ساتھ مادام کے محافظ بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر عمران مادام کے ساتھ لفٹ کے ذریعے اوپر والی منزل میں ان کے لگژری سوٹ میں پہنچ گیا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... مادام نے پوچھا۔

" سوائے شراب کے باقی ہر چیز"...... عمران نے جواب دیا تو مادام مسکرا دی۔ اس نے رسیور اٹھا کر کافی بھیجنے کا آرڈر دے دیا۔

" ہاں اب آپ پوچھیں۔ کیا پوچھنا چاہتے ہیں"...... مادام نے



کہا۔

" اگر آپ اجازت دیں تو ریسرچ کی باتیں تو بعد میں ہوں گی پہلے آپ سے چند ذاتی سوالات پوچھ لوں"...... عمران نے کہا۔

" پوچھیں"...... مادام نے چونک کر کہا۔

" آپ کا پاکیشیا آنے کا مقصد کیا واقعی سیر و تفریح ہے"۔ عمران نے کہا تو مادام ایک بار پھر چونک پڑی۔

" تو کیا آپ کو اس میں شک ہے اور میں نے یہاں آکر کیا کرنا ہے"...... مادام نے کہا۔

" اس سیر و تفریح میں یہاں کی آب و ہوا کا جائزہ لینا بھی شامل ہے یا نہیں"...... عمران نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو مادام اس بار بری طرح چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن اس نے فوراً ہی اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

" یہ آپ نے بڑی عجیب بات کر دی ہے۔ ظاہر ہے جہاں آدمی جاتا ہے وہاں کی آب و ہوا اور موسم وغیرہ کا تو اسے خود ہی معلوم ہو جاتا ہے"...... مادام نے کہا۔

" پاکیشیا کے حوالے سے یہ عجیب بات نہیں ہے اس لئے کہ دوسرے ملکوں میں تو ایک وقت میں ایک موسم ہوتا ہے لیکن پاکیشیا میں بیک وقت چاروں موسم بھی موجود ہوتے ہیں۔ یہاں ایک خطے میں اگر شدید گرمی پڑ رہی ہوتی ہے تو اسی ملک کے

دوسرے خطے میں برف باری ہو رہی ہوتی ہے۔ اگر ایک خطے میں بارش ہو رہی ہوتی ہے تو دوسرا خطہ صحرا ہوتا ہے۔یہاں موسموں کے علاوہ جغرافیائی لحاظ سے ہر قسم کا خطہ موجود ہے۔ صحرا بھی ہیں، سمندر بھی ہے، سرسبز پہاڑ بھی ہیں، خشک پہاڑ بھی ہیں۔ ایسے علاقے بھی ہیں جہاں مسلسل بارشیں ہوتی ہیں اور ایسے علاقے بھی ہیں جہاں بارشیں ہوتی ہی نہیں اس لئے یہاں آب وہوا علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے۔ میرے پوچھنے کا مطلب تھا کہ آپ سیاحت کے دوران کس قسم کی آب وہوا والے خطے کی سیاحت پسند کرتی ہیں"۔ عمران نے کہا تو مادام کے چہرے پر حیرت کے تاثرات جیسے ثبت سے ہو کر رہ گئے۔

" اوہ۔ اس قدر خوبصورت ملک ہے یہ۔ وری گڈ۔ میں تو یہی سمجھی تھی کہ یہاں ہر طرف ایک ہی آب وہوا ہو گی"....... مادام نے کہا۔

" آپ کو یہ سن کر بھی شاید انتہائی حیرت ہو کہ پاکیشیا میں چند سال پہلے دفاعی نقطہ نظر سے باقاعدہ سروے کرایا گیا تھا کہ اگر کوئی ہمارا دشمن ملک یہاں جراثیم بم فائر کرے تو کیا یہ بم یہاں کامیاب ہو سکتے ہیں اور اس سروے کے مطابق یہ نتیجہ نکلا کہ یہاں جراثیم اور بیماریاں زیادہ سے زیادہ چند کلو میٹر تک پھیل سکتی ہیں کیونکہ اس کے بعد آب وہوا میں فرق پڑ جاتا ہے اور وہ بے اثر ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکیشیا کی آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے کیونکہ یہاں آب و



ہوا میں سینکڑوں لاکھوں افراد کو بیک وقت ہلاک کرنے والی بیماریاں پھیل ہی نہیں سکتیں"....... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ واقعی یہ تو انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔ بہرحال یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔ آپ ہمارے مذہب کے بارے میں بات کریں"۔ مادام نے کہا۔

" آپ کے مذہب کی بنیادی باتیں تو کتابوں میں درج ہیں اس لئے ان کے پوچھنے کی تو ضرورت نہیں۔ آپ صرف یہ بتائیں کہ آپ کے مذہب میں سیاہ دائرے کی کیا اہمیت ہے کیونکہ سیاہ دائرہ آپ کا مذہبی نشان ہے"....... عمران نے کہا تو مادام بے اختیار مسکرا دی۔

" آپ نے انتہائی دانشمندانہ سوال کیا ہے۔ اس سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ واقعی آرکنی مذہب کے بارے میں ریسرچ کر رہے ہیں۔ ہمارے مذہب کا پہلا آدمی یونانی تھا جس کا نام سنونیکا تھا اور سنونیکا کو قدیم یونانی زبان میں سیاہ دائرہ بھی کہتے ہیں۔ تب سے سیاہ دائرہ ہمارا مذہبی نشان بن گیا ہے"....... مادام نے جواب دیا۔

" سنونیکا تو یونان کا ایک علاقہ بھی ہے"....... عمران نے کہا۔

" جی ہاں۔ اس علاقے کا نام بھی اسی آدمی کے نام پر ہے۔ سنونیکا سے پہلے اس علاقے کا نام آرکنی تھا اس لئے ہمارے مذہب کا نام بھی آرکنی ہے۔ ہمارا مذہب اسی علاقے میں پیدا ہوا۔ وہیں بڑھا اور وہیں ختم ہو گیا البتہ چند آرکنی ماڈرڈ میں سیٹل ہو گئے جنہوں نے یہاں اس مذہب کو پھیلایا لیکن ہمارے مذہب کی چند شرائط اس قدر سخت

ہیں کہ عام لوگ ان شرائط کو پورا نہیں کر سکتے اس لئے یہ مذہب زیادہ نہیں پھیلا"....... مادام نے جواب دیا۔

"کس قسم کی شرائط"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"چار بنیادی شرائط ہیں۔ ایک تو یہ کہ صرف وہی شخص آرکنی مذہب میں شامل ہو سکتا ہے جو امیر ہو اور اپنی تمام دولت اور جائیداد غیر مشروط طور پر ہمارے مذہبی پیشوا کے حوالے کر دے۔ اس کے بعد مذہبی کونسل اس کی دولت کا جائزہ لینے کے بعد یہ فیصلہ کرے گی کہ اسے کتنی دولت واپس کی جائے۔کی بھی جائے یا نہیں اور اسے ہر صورت میں مذہبی کونسل کا فیصلہ تسلیم کرنا ہو گا۔ اکثر تو مذہبی کونسل اسے دولت واپس کر دیتی ہے لیکن بعض اوقات ایسا نہیں ہوتا۔ دوسری شرط یہ ہے کہ آرکنی مذہب صرف وہ آدمی یا عورت اختیار کر سکتی ہے جسے کسی نہ کسی علم یا فن میں مہارت ہو اور مذہبی کونسل اس کے اس علم یا فن کو جس طرح چاہے استعمال کر سکتی ہے اسے کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ تیسری شرط یہ ہے کہ آرکنی اپنے جسم پر مذہبی کونسل کو مکمل اختیار دے دے گا کہ جب بھی مذہبی کونسل چاہے گی اس کی آنکھ یا جسم کا کوئی بھی حصہ اس سے لے کر کسی دوسرے کو دے سکتی ہے۔اسے اس پر اعتراض نہ ہو گا اور چوتھی اور آخری شرط یہ ہے کہ آرکنی کو یہ حق حاصل نہیں ہو گا کہ وہ مذہبی کونسل اور مذہبی پیشوا کی مرضی کے بغیر کسی دوسرے سے دوستی یا دشمنی رکھے۔یہ شرائط سخت بھی ہیں اور ان پر انتہائی سختی



سے عمل بھی کیا جاتا ہے اس لئے عام لوگ آرکنی مذہب اختیار نہیں کرتے۔یہی وجہ ہے کہ اس مذہب کے افراد کی تعداد انتہائی محدود ہے"....... مادام نے جواب دیا۔

"لیکن یہ شرائط کتابوں میں تو درج نہیں ہیں"....... عمران نے کہا۔

"یہ شرائط ماڈرڈ میں تیار کی گئی ہیں"....... مادام نے جواب دیا۔

"کیا یہ شرائط آپ پر بھی لاگو ہوتی ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"میں نے یہ بتایا ہے کہ جب غیر مذہب کا آدمی آرکنی مذہب اختیار کرے گا اس پر یہ شرائط لاگو ہوں گی جبکہ آرکنی کی اولاد تو ظاہر ہے ویسے ہی آرکنی ہو گی اس پر تو ویسے ہی یہ شرائط لاگو ہو جاتی ہیں۔ میرے والد آرکنی ہیں اس لئے میں بھی آرکنی ہوں اس لئے میرا سب کچھ مذہبی کونسل کے پاس ہے۔میں نے سیر و سیاحت کی بھی مذہبی کونسل سے باقاعدہ اجازت لی ہوئی ہے"....... مادام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آرکنی مذہب کا دوسرے مذاہب مثلاً عیسائیت، یہودیت اور مسلمانوں کے بارے میں کیا رویہ ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"ہم نہ کسی سے نفرت کرتے ہیں اور نہ کسی سے محبت۔ ہمارے لئے سب غیر آرکنی ہیں اور ہمارے مذہب کے مطابق دوستی اور دشمنی مذہبی کونسل کی اجازت سے ہی ہو سکتی ہے"....... مادام نے کہا۔

"اگر آپ کی مذہبی کونسل یہ فیصلہ کر دے کہ آرکنی کے علاوہ

باقی تمام مذاہب کے افراد کو ہلاک کر دیا جائے تو آپ کا کیا رد عمل ہو گا"...... عمران نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہم اپنی پوری کوشش کریں گے کہ مذہبی کونسل کے حکم پر عمل کریں"...... مادام نے جواب دیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ کی مذہبی کونسل کیسے بنتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" مذہبی کونسل مذہبی پیشوا بناتا ہے اور مذہبی پیشوا صدیوں سے ایک ہی خاندان سے آ رہا ہے۔آج جو مذہبی پیشوا ہے اس کے مرنے کے بعد اس کا بڑا بیٹا خود بخود مذہبی پیشوا بن جائے گا"...... مادام نے جواب دیا۔

" او کے۔آج کے لئے اتنا سبق ہی کافی ہے۔میں نے آپ کا قیمتی وقت لیا۔ اب مجھے اجازت دیں ویسے میری طرف سے اپنے مذہبی پیشوا یا مذہبی کونسل تک یہ پیغام پہنچا دیں کہ باقی مذاہب کے ساتھ تو وہ جو چاہے سلوک کرے لیکن مسلمانوں کے ساتھ دشمنی انہیں مہنگی بھی پڑ سکتی ہے۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر آیا اور پھر تیزی سے لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پارکنگ میں پہنچ چکا تھا۔ صفدر وہاں موجود نہ تھا۔ عمران نے کار نکالی اور اسے تیزی سے چلاتا ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر نکلا اور پھر آگے لے جا کر اس نے اسے ایک سائیڈ روڈ پر موڑا اور ایک طرف روک کر اس نے ڈیش بورڈ کھولا اور اس کے اندر موجود ایک چھوٹا سا باکس نکال



کر اس نے اس باکس کے اوپر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے باکس میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور اس پر ایک چھوٹا سا بلب جل اٹھا۔ عمران نے اس بٹن کے نیچے لگا ہوا ایک اور بٹن پریس کر دیا تو مادام کی آواز سنائی دی۔

" رابرٹ۔ علی عمران کی اس طرح آمد اور اس کی باتوں سے میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ اسے ہمارے مشن کے متعلق کسی نہ کسی حد تک کوئی نہ کوئی کلیو مل گیا ہے"...... مادام کہہ رہی تھی۔

" لیکن ایسا ہونا تو ممکن ہی نہیں ہے مادام"...... ایک دوسری آواز سنائی دی۔

" نہیں یہ شخص حد درجہ شاطر اور چالاک آدمی ہے۔اس نے ایسے ایسے اشارے کئے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے یہ معلوم ہے کہ ہم یہاں کی آب وہوا کا مخصوص تجزیہ کرنے آئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے ایک اہم بات بھی کی ہے کہ پاکیشیا کے ہر علاقے کی آب وہوا علیحدہ ہے جبکہ جیگر جو بلیو رپورٹ تیار کر رہا ہے وہ تو ظاہر ہے کسی ایک علاقے کی ہو گی"...... مادام نے کہا۔

" تو پھر مادام"...... رابرٹ نے پوچھا۔

" تم جا کر سپیشل ٹرانسمیٹر پر جیگر سے کہہ دو کہ وہ جس سے بھی رپورٹ تیار کرا رہا ہے اس سے بات کرے کہ اس بلیو رپورٹ کا دائرہ کار کتنا ہو گا اور اگر یہ دائرہ کار ایک سو کلو میٹر سے کم ہو تو پھر اس کے ساتھ والے خطے کی بھی بلیو رپورٹ تیار کرائے کیونکہ چیف

کا حکم ہے کہ کم از کم سو کلو میٹر کے دائرے کی رپورٹ ہر قیمت پر چاہئے"...... مادام نے کہا۔

"یس مادام"...... رابرٹ کا جواب سنائی دیا اور پھر قدموں کی آواز اور اس کے بعد دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران نے آہستہ سے سرہلا دیا اور پھر وہی پہلے والا بٹن پریس کر دیا۔چند لمحوں بعد باکس میں سے ایک بار پھر ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔اس نے جلدی سے دوسرا بٹن دبایا تو رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"مادام۔ جیگر سے بات ہو گئی ہے۔اس کا کہنا ہے کہ وہ آدمی رات کو اسے گرین کلب میں ملے گا پھر اس سے بات ہو سکتی ہے۔ اس سے کوئی اور رابطہ نہیں"...... رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔جب بھی وہ ملے"...... مادام کی آواز سنائی دی اور پھر ایک بار پھر قدموں کی آواز اور دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران نے باکس کا بٹن آف کیا۔اسے واپس ڈیش بورڈ میں رکھا اور ڈیش بورڈ کو بند کر کے اس نے کار سٹارٹ کی اور پھر آگے بڑھا دی۔اب اس کا رخ اپنے فلیٹ کی طرف تھا۔فلیٹ پہنچ کر عمران نے الماری سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے لا کر میز پر رکھا اور خود کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال



دیتے ہوئے کہا۔

"یس ٹائیگر اٹنڈنگ یو باس۔اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کس جگہ پر ہو اس وقت۔اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"ہوٹل لارڈ کے گیم کلب میں باس۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"گرین کلب کے بارے میں کچھ جانتے ہو۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ بڑا مشہور کلب ہے پلازہ روڈ پر۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"یہ کس ٹائپ کا کلب ہے۔ کون لوگ آتے ہیں یہاں۔اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"اعلیٰ طبقے کا کلب ہے لیکن اس میں صرف ممبرز ہی آ سکتے ہیں اور اس کے ممبرز میں ہر سطح کے لوگ ہیں۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا اس کلب میں جیگر نام کا بھی کوئی آدمی ہے۔اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"اس کلب کے مینجر کا نام جیگر ہے باس۔ وہ یورپ کے کسی ملک کا رہنے والا ہے اور دو سال پہلے اس کلب کا مینجر بنا ہے۔اوور"۔ ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اس جیگر نے آج رات کلب میں کسی آدمی سے ملاقات کرنی ہے۔ مجھے اس آدمی کے بارے میں معلومات چاہئیں۔اوور"۔ عمران نے کہا۔

" جیگر تو مینجر ہے باس۔ اس لئے وہ نجانے روزانہ کتنے افراد سے ملاقات کرتا ہو گا۔ آپ اس آدمی کے بارے میں کوئی کلیو دیں تو پھر اسے چیک کیا جا سکتا ہے۔اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

" جیگر یہ ملاقاتیں اپنے آفس میں کرتا ہے یا ہال میں یا کسی اور کمرے میں۔اوور"...... عمران نے پوچھا۔

" زیادہ تر تو وہ اپنے آفس میں ملاقاتیں کرتا ہے لیکن دوسری جگہوں پر بھی تو ملاقاتیں ہو سکتی ہیں۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" ہمارے مطلوبہ آدمی سے وہ کوئی بلیو رپورٹ تیار کرا رہا ہے اور آج اس نے اس سے پوچھنا ہے کہ یہ بلیو رپورٹ کتنے کلومیٹر دائرے کی ہے۔ اگر یہ سو کلومیٹر سے کم دائرے میں ہوئی تو پھر جیگر اسے کہہ دے گا کہ وہ دوسری بلیو رپورٹ تیار کرے جس کا دائرہ سو کلومیٹر ہو جائے۔اوور"...... عمران نے کہا۔

" باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو اس جیگر سے بھی اس آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

" نہیں۔ جیگر کو تو یہ معلوم ہی نہیں ہونا چاہئے کہ اس آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کی گئی ہیں۔اوور"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس۔ میں ابھی جا کر اس جیگر سے ملاقات کرتا ہوں۔ وہ میرا دوست ہے میں اس کے آفس میں سپیشل ڈکٹا فون نصب کر دوں گا اس طرح اسے معلوم ہی نہ ہو گا اور وہ آدمی بھی چیک ہو جائے گا۔ اس کے بعد اس آدمی کے بارے میں بھی کوائف معلوم کر لئے جائیں گے۔اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مجھے فلیٹ پر فون کر لینا میں وہیں ہوں گا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

ماڈرڈ کے دارالحکومت سپان کی ایک بڑی شاہراہ پر سیاہ کیڈلک کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر مقامی نوجوان تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر کیپٹن حمید بیٹھا ہوا تھا۔ البتہ عقبی سیٹ پر کرنل فریدی کے ساتھ ایک مقامی ادھیڑ عمر معزز آدمی موجود تھا۔

"کرنل فریدی۔ میں اب تک یہ بات نہیں سمجھ سکا کہ آپ آر کنی کے مذہبی پیشوا سے کیوں ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ کیا کوئی ایسی بات ہے جو آپ مجھے بھی نہیں بتانا چاہتے "...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے اچانک کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کرنل ملر۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ اسلامی کونسل پوری دنیا میں موجود مذاہب کے مذہبی پیشواؤں کی ایک عالمی کانفرنس منعقد کرانا چاہتی ہے اور اس سلسلے میں وہ ہر اس مذہبی پیشوا کو بھی



اس کانفرنس میں شامل کرنا چاہتی ہے جس کے پیروکار اس دنیا میں موجود ہوں۔ چاہے ان کی تعداد کتنی بھی کم ہو۔ آر کنی بھی بہرحال ایسا مذہب ہے کہ جس کے پیروکار موجود ہیں اس لئے یہ ڈیوٹی میرے ذمہ لگائی گئی ہے کہ آر کنی کے مذہبی پیشوا سے مل کر انہیں اس کانفرنس میں شمولیت پر رضامند کروں۔ میں نے پہلے آپ سے بات کی اور آپ نے ان سے ملاقات طے کرا دی "...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کرنل فریدی۔ مجھے تسلیم ہے کہ آپ بہت عظیم سیکرٹ ایجنٹ ہیں جبکہ میں آپ کے مقابل کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور یہ آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے مجھے خدمت کا موقع دیا ہے لیکن اس کے باوجود میں بھی ماڈرڈ نیشنل سیکرٹ ایجنسی کا سربراہ ہوں۔ اتنی بات تو میں بھی سمجھ سکتا ہوں کہ ایسی کانفرنسوں میں شرکت کے لئے کسی مذہبی پیشوا کو آمادہ کرنے کا فریضہ آپ جیسے عظیم آدمیوں کے ذمے نہیں لگایا جاتا۔ اس لئے ظاہر ہے اصل بات کچھ اور ہے اور میں تو وہ بات صرف اس لئے پوچھنا چاہتا تھا کہ اگر اس کام کے سلسلے میں میری ایجنسی آپ کی کوئی مدد کر سکے۔ لیکن اگر آپ نہیں بتانا چاہتے تو آپ کی مرضی "...... کرنل ملر نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

" یہ آپ کا حسن ظن ہے کرنل ملر کہ آپ مجھے اس قابل سمجھتے ہیں لیکن واقعی اصل بات وہی ہے جو میں نے بتائی ہے "...... کرنل

فریدی نے جواب دیا تو کرنل ملر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کار خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اب دارالحکومت کا نواحی علاقہ شروع ہو گیا تھا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل اور تیز رفتار ڈرائیونگ کے بعد کار سائیڈ روڈ پر مڑ گئی اور تھوڑی دیر بعد کار ایک وسیع و عریض بند گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ اس گیٹ کی دونوں سائیڈوں میں اونچی دیواریں دور دور تک جا رہی تھیں۔ گیٹ پر سیاہ رنگ کا بڑا سا دائرہ بنا ہوا تھا۔ باہر مشین گنوں سے مسلح دو افراد موجود تھے جن کے سینوں پر بھی سیاہ دائرے بنے ہوئے تھے۔ جیسے ہی کار رکی ایک مسلح آدمی تیزی سے آگے بڑھا۔

"جناب جابی نے ہمیں ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے۔ میں کرنل ملر ہوں اور یہ میرے مہمان کرنل فریدی اور کیپٹن حمید ہیں"۔ کرنل ملر نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے آنے والے سے کہا۔

"یس سر"...... اس نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور تیزی سے مڑ گیا۔ گیٹ کے قریب جا کر اس نے دیوار کے ساتھ ہک شدہ فون پیس اتارا اور اس کے نمبر پریس کر کے بات کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے فون پیس کو دوبارہ دیوار سے ہک کیا اور پھر اپنے ساتھی کو گیٹ کھولنے کا اشارہ کیا۔ اس کے ساتھی نے جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے بھاری اور وسیع و عریض گیٹ میکانکی انداز میں خود بخود کھلتا چلا گیا اور کرنل ملر کے کہنے پر ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی۔ اندر دور دور تک وسیع و عریض لان پھیلے ہوئے تھے اور اس کی سائیڈ میں بڑی سی سڑک تھی۔ کار آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر ایک خوبصورت عمارت کے سامنے جا کر رک گئی۔

"یہ ان کا گیسٹ ہاؤس ہے کرنل۔ آئیے"...... کرنل ملر نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی اثبات میں سر ہلاتا ہوا نیچے اتر آیا۔ کیپٹن حمید بھی کار سے باہر آ گیا۔ اسی لمحے ایک نوجوان جس کے جسم پر کسی بھڑکدار رنگ کے کپڑے کا سوٹ تھا تیزی سے آگے بڑھا۔

"میرا نام راگو ہے جناب۔ میں جابی کا نائب ہوں اور ان کی طرف سے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہتا ہوں"...... اس نوجوان نے سر جھکا کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھ سے تو آپ واقف ہیں مسٹر راگو۔ یہ میرے معزز مہمان ہیں کرنل فریدی اور یہ ان کے نائب ہیں کیپٹن حمید۔ کرنل فریدی کا تعلق اسلامی سیکورٹی کونسل سے ہے"...... کرنل ملر نے راگو سے کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کا تفصیلی تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"تشریف لائیے جناب"...... راگو نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ انہیں ایک خاصے بڑے کمرے میں لے آیا جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"تشریف رکھیے۔ میں جناب جابی کو آپ کی آمد کی اطلاع دیتا ہوں"...... راگو نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے سے باہر نکل گیا۔

کرنل فریدی، کرنل ملر اور کیپٹن حمید خاموشی سے صوفوں پر ب
گئے۔ تھوڑی دیر بعد اندرونی دروازہ کھلا اور راگو اندر داخل ہوا
ایک سائیڈ پر ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے دروازے سے ایک
ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے سر پر ایک عجیب سی ساخت
بہت سے کناروں والی کپڑے کی ٹوپی تھی جس میں سے اس کے
لمبے بال اس کے کاندھوں سے بھی نیچے تک لٹک رہے تھے اور
بالوں میں باقاعدہ پلاٹینم کے بنے ہوئے چھلے ڈالے گئے تھے البتہ ا
کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا۔ اس نے اپنے سینے پر
رنگ کے دائرے کا انتہائی قیمتی ربن لگایا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ
ایک چھڑی تھی جس کی مٹھ بھی پلاٹینم کی بنی ہوئی تھی۔ اس کی
بڑی اور اکڑی ہوئی مونچھیں تھیں اور چہرے پر بے پناہ رعونت
نمایاں نظر آ رہی تھی۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی کرنل ملر اٹھ
کھڑا ہو گیا اور اس کے اٹھتے ہی کرنل فریدی اور کیپٹن حمید بھی ا
کر کھڑے ہو گئے۔

"جابی معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہتا ہے"...... آنے والے
ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ رسم پوری کر رہا ہو۔

"شکریہ جناب۔ یہ معزز مہمان جناب کرنل فریدی ہیں اور یہ
کے نائب کیپٹن حمید۔ جیسا کہ میں نے فون پر بتایا تھا ان کا تع
اسلامی سیکورٹی کونسل سے ہے"...... کرنل ملر نے قدرے مؤد
لہجے میں کہا۔



"آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔ تشریف رکھیئے"...... جابی نے اسی
طرح رعونت بھرے لہجے میں کہا اور پھر ایک طرف رکھی ہوئی اونچی
پشت کی کرسی پر اکڑ کر بیٹھ گیا۔ چھڑی اس نے کرسی کے ساتھ لگا کر
کھڑی کر دی تھی۔

"مجھے ذاتی طور پر آر کئی کے مذہبی پیشوا جناب جابی سے ملاقات کر
کے بے حد خوشی ہوئی ہے۔ ہمارا دین ہمیں دوسرے مذاہب کے
مذہبی پیشواؤں کے احترام کرنے کا حکم دیتا ہے"...... کرنل فریدی
نے مسکراتے ہوئے کہا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔

"بے حد شکریہ۔ آر کئی مذہب بھی صلح، امن اور محبت کا مذہب
ہے"...... جابی نے اس بار قدرے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی
لمحے بیرونی دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی۔
اس کے ہاتھوں میں پلاٹینم کا ٹرے تھا جس میں پلاٹینم کے تین گلاس
موجود تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس کرنل ملر، کرنل فریدی اور
کیپٹن حمید کے سامنے رکھ دیئے۔

"اگر یہ شراب ہے تو ہم معذرت خواہ ہیں کیونکہ مسلمان شراب
نہیں پیا کرتے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"میں مسلمانوں کے اصولوں سے کافی حد تک واقف ہوں اس
لئے یہ شراب نہیں ہے لیمن جوس ہے"...... جابی نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا۔

"شکریہ"...... کرنل فریدی نے کہا اور پھر گلاس اٹھایا اور ایک

گھونٹ لے کر اس نے گلاس واپس رکھ دیا۔ لڑکی ٹرے اٹھائے واپس چلی گئی تھی۔

" اب آپ بتائیں کہ آپ مجھ سے کس لئے ملاقات کرنا چاہتے تھے "...... جابی نے کہا تو کرنل فریدی نے وہی بات دوہرا دی جو اس نے کار میں کرنل ملر کو بتائی تھی۔

" آپ کی دعوت کا بے حد شکریہ۔ لیکن مذہبی اصولوں کے تحت میں اس کانفرنس میں شرکت نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر آپ چاہیں تو آرکنی مذہب کی طرف سے میرا نائب راگو اس کانفرنس میں شرکت کر سکتا ہے۔ کب ہو رہی ہے یہ کانفرنس "...... جابی نے پوچھا۔

" فی الحال وقت اور تاریخ کا تعین نہیں کیا گیا۔ ابھی تو شرکاء سے اجازتیں حاصل کی جا رہی ہیں "...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ اگر آپ راگو کی شرکت پر رضا مند ہوں تو اطلاع کر دیجئے گا۔ راگو شرکت کرے گا "...... جابی نے کہا۔

" ہم چاہتے ہیں کہ آپ بنفس نفیس شرکت کریں "...... کرنل فریدی نے کہا۔

" آئی ایم سوری۔ یہ مذہبی معاملہ ہے اس لئے میں شرکت نہیں کر سکتا اور میں اپنی بات دوہرانے کا بھی عادی نہیں ہوں "...... جابی نے اس بارے پہلے سے زیادہ سرد اور سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مذہبی مجبوری کی وجہ سے اگر آپ شرکت نہیں کر



سکتے تو میں دوبارہ نہیں کہوں گا۔ ہمیں جناب راگو کی شرکت پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن کیا جناب راگو آرکنی مذہب پر وہاں تفصیل سے روشنی ڈال سکیں گے "...... کرنل فریدی نے کہا۔

" ہاں۔ کیوں نہیں۔ لیکن اس کے لئے پہلے آپ کو اسے بریف کرنا ہو گا کیونکہ اس سطح کی کانفرنس میں اس کی شرکت کا یہ پہلا موقع ہے "...... جابی نے جواب دیا۔

" تو پھر جناب راگو کو اجازت دے دیجئے کہ وہ ہم سے تفصیلی ملاقات کر لیں۔ چاہے یہاں کر لیں چاہے ہمارے ہوٹل تشریف لے آئیں "...... کرنل فریدی نے کہا۔

" نہیں۔ راگو مقدس احاطے سے باہر بغیر خصوصی اجازت کے نہیں جا سکتا۔ آپ اس سے یہیں ملاقات کر سکتے ہیں۔ اب ہمیں اجازت۔ کیونکہ اب ہماری خصوصی عبادت کا وقت ہو گیا ہے "۔ جابی نے جواب دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی کرنل ملر، کرنل فریدی اور کیپٹن حمید بھی کھڑے ہو گئے۔

" آپ صاحبان تشریف رکھیں۔ راگو ابھی واپس آکر آپ سے تفصیلی ملاقات کر لے گا "...... جابی نے کہا اور اندرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جب وہ دروازے سے دوسری طرف چلا گیا تو راگو بھی اس کے پیچھے چلا گیا۔

" آپ نے راگو سے کیا معلوم کرنا ہے کرنل فریدی "...... کرنل ملر نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ صرف آرکنی مذہب کے بارے میں چند باتیں کرنی ہیں"...... کرنل فریدی نے جواب دیا اور کرنل ملر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد راگو واپس آیا اور اس بار وہ اسی کرسی پر بیٹھ گیا جس پر پہلے جابی بیٹھا ہوا تھا۔

"مجھے جناب جابی نے اپنے نائب کے طور پر آپ سے ملاقات کا حکم دیا ہے اس لئے مجھے ان کی کرسی پر بیٹھنا پڑا ہے۔ اب فرمائیے آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں"...... راگو نے کہا۔

"اس انداز میں تو کوئی بات نہیں ہو سکتی مسٹر راگو۔ ہم تو بے تکلفانہ ماحول میں آپ سے بات کرنا چاہتے تھے"...... کرنل فریدی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر میری رہائش گاہ میں براہ راست میرے مہمان بننا ہو گا۔ اس وقت آپ جابی کے مہمان ہیں"...... راگو نے جواب دیا۔

"اس کا کیا کوئی خاص طریقہ ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ جب یہاں سے واپس چلے جائیں گے تو آپ جناب جابی کے مہمان نہیں رہیں گے۔ اس کے بعد آپ چاہیں تو براہ راست میری رہائش گاہ پر تشریف لے آئیں پھر آپ براہ راست میرے مہمان ہوں گے"...... راگو نے کہا۔

"تو کیا یہ کام ابھی نہیں ہو سکتا۔ ہم شہر واپس جا کر پھر واپس آ



جاتے ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ میں گیٹ پر محافظوں کو کہہ دوں گا کہ وہ آپ کو مقدس احاطے میں داخلے کی اجازت دے دیں گے پھر میرا ملازم آپ کو یہاں سے براہ راست میری رہائش گاہ پر پہنچا دے گا"...... راگو نے کہا۔

"شکریہ۔ پھر ہم شہر جا کر واپس آ جائیں گے"...... کرنل فریدی نے اٹھتے ہوئے کہا اور راگو بھی سرہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی کرنل ملر اور کیپٹن حمید بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد راگو انہیں کار تک چھوڑنے آیا اور چند لمحوں بعد کار واپس گیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"میرا ڈرائیور آپ کو دوبارہ لے آئے گا یہاں"...... کرنل ملر نے کہا۔

"نہیں کرنل ملر۔ اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ ہمارے پاس کار موجود ہے اور راستہ بھی ہم نے دیکھ لیا ہے اور آپ کی وجہ سے نہ صرف جابی سے ملاقات ہو گئی ہے بلکہ اب راگو سے بھی تفصیلی ملاقات ہو جائے گی"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل ملر نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تقریباً دو گھنٹے بعد کرنل فریدی اور کیپٹن حمید اکیلے کار میں بیٹھے اس طرف کو بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں وہ پہلے ہو آئے تھے۔

"آپ اس راگو سے کیا بات کرنا چاہتے ہیں"...... کیپٹن حمید

نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا کرنل فریدی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ اصل منصوبہ جس پر مادام ڈیکا کی کام کر رہی ہے"۔ کرنل فریدی نے مختصر سا جواب دیا۔

"تو کیا راگو بتا دے گا۔ وہ نائب مذہبی پیشوا ہے"...... کیپٹن حمید نے جواب دیا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم نے شاید راگو کو غور سے نہیں دیکھا"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید بے اختیار اچھل پڑا۔

"غور سے نہیں دیکھا۔ کیا مطلب۔ وہ تو مرد ہے"...... کیپٹن حمید نے بے ساختہ لہجے میں کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"اسی لیئے تو تم نے اسے غور سے نہیں دیکھا۔ اگر وہ عورت ہوتی تو یقیناً تمہیں معلوم ہو جاتا کہ وہ میک اپ میں ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو کیپٹن حمید کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"کہیں اس جابی نے آپ کے ذہن پر کوئی پراسرار اثر تو نہیں ڈال دیا۔ راگو مرد ہو کر کیسے میک اپ میں ہو سکتا ہے۔ میک اپ تو عورتیں کرتی ہیں"...... کیپٹن حمید نے کہا تو کرنل فریدی ایک بار پھر مسکرا دیا۔

"وہ زمانہ اب لد گیا جب میک اپ صرف عورتیں کرتی تھیں"۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔



"تو کیا آپ واقعی اس میک اپ کی بات کر رہے ہیں۔ عورتوں والے میک اپ کی"...... کیپٹن حمید نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے خود ہی عورتوں والے میک اپ کی بات کی ہے"۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"وہ تو میں طنزیہ انداز میں بات کر رہا تھا"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اسی لیئے تو میں نے جواب دیا ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو کیپٹن حمید نے اس طرح ہونٹ بھینچ لیئے جیسے اس نے نہ بولنے کی قسم کھا لی ہو۔

"کیا راگو اصل نہیں ہے"...... چند لمحوں بعد کیپٹن حمید نے کہا۔

"اب اصل راہ پر آئے ہو۔ وہ اصل راگو نہیں ہے۔ راگو کے میک اپ میں ہے اور جہاں تک میں نے دیکھا ہے میرا خیال ہے کہ وہ گریٹ لینڈ کا باشندہ ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو کیپٹن حمید ایک بار پھر چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ بات آپ نے کیسے نوٹ کر لی"...... کیپٹن حمید کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہر ملک کے باشندوں کی چند ایسی خصوصیات ہوتی ہیں جن سے وہ دور سے پہچان لیئے جاتے ہیں۔ گریٹ لینڈ کے باشندوں کی

بھی چند مخصوص عادتیں ہیں۔ مثلاً گریٹ لینڈ کے باشندے جب
تک تعارف نہ ہو جائے دوسرے سے بات نہیں کرتے چاہے انہیں
گھنٹوں خاموش بیٹھنا پڑے۔ اسی طرح گریٹ لینڈ کے باشندوں کی
ایک عادت اور بھی ہے کہ وہ چند لفظوں پر زور دے کر بولتے ہیں
حالانکہ اس کی ضرورت ہی نہیں ہوتی اور راگو نے جو گفتگو کی ہے
اس میں اس نے انہی لفظوں پر زور دے کر بات کی ہے۔ اس سے
میں نے اندازہ لگایا ہے کہ اس کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہو سکتا
ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو کیپٹن حمید نے اثبات میں
سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میں تو چلو بقول آپ کے عورتوں کو غور
سے دیکھتا ہوں لیکن آپ مردوں کو غور سے دیکھنے کے عادی ہیں"۔
کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں کبھی غور سے دیکھا ہے"...... کرنل فریدی نے
کہا تو کیپٹن حمید بے اختیار اچھل پڑا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ میں مرد نہیں ہوں۔ اس لئے آپ نے مجھے
غور سے نہیں دیکھا"...... کیپٹن حمید نے مصنوعی طور پر غصیلے لہجے
میں کہا۔

"میں نے تو صرف تمہاری بات کا جواب دیا ہے۔ نتیجہ اب تم
خود نکال سکتے ہو"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"آپ جب موڈ میں ہوں تو واقعی آپ سے باتوں میں نہیں جیتا جا



سکتا"...... کیپٹن حمید نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے آخرکار
اعتراف کر ہی لیا کیونکہ کرنل فریدی نے بات ہی ایسی کر دی تھی۔
اب اگر کیپٹن حمید اس بات پر اصرار کرتا کہ کرنل فریدی مردوں کو
غور سے دیکھتا ہے تو پھر لامحالہ اسے اپنی بات کا اقرار کرنا پڑتا کہ وہ
مرد نہیں ہے اور اگر وہ خود مرد بنتا ہے تو پھر اسے اپنا فقرہ غلط تسلیم
کرنا پڑتا تھا۔

"اگر راگو واقعی میک اپ میں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ
جابی وغیرہ اور اس کے سارے ساتھی انتہائی احمق ہیں جو اسے اب
تک نہیں پہچان سکے۔ ایسے لوگ بھلا عالمی سطح پر اتنا بڑا منصوبہ بنا
کر کیسے اسے کامیاب کر سکتے ہیں"...... کیپٹن حمید نے چند لمحے
خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"راگو نے انتہائی شاندار انداز میں میک اپ کیا ہوا ہے۔ میں
بھی شاید اس کے میک اپ کو نہ پہچان سکتا لیکن اس سے ایک ایسی
غلطی ہو گئی ہے جو عملی طور پر اس فن کے انتہائی ماہروں سے ہو جاتی
ہے لیکن اسے چیک بھی صرف وہی کر سکتا ہے جو خود اس فن میں
مہارت رکھتا ہو"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کون سی غلطی ہے۔ آپ مجھے تو بتائیں حالانکہ میرا خیال ہے
کہ میک اپ کے فن میں مجھ سے زیادہ ماہر اور کوئی نہیں ہے"۔
کیپٹن حمید نے کہا۔

"تم لیڈیز سائیڈ کے میک اپ کے ماہر ہو۔ میں دوسرے میک

اپ کی بات کر رہا ہوں"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو کیپٹن حمید بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ ایک ہی بات کو بار بار کیوں دوہرا رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ جب سے آپ کی ماہ لقا بانو سے ملاقات ہوئی ہے آپ لیڈیز کا لفظ کچھ زیادہ ہی استعمال کرنے لگ گئے ہیں"...... کیپٹن حمید نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر ایسی بات ہوتی تو میں صرف لیڈی کا لفظ استعمال کرتا۔ لیڈیز کا لفظ تو استعمال نہ کرتا"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک ہی بات ہے۔ بہرحال آپ وہ غلطی بتا رہے تھے"۔ کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کان کے پچھلے حصے کا میک اپ سب سے مشکل ہوتا ہے۔ ایک تو میک اپ کرتے ہوئے وہ حصہ نظر نہیں آتا اور اگر کسی طرح نظر آ بھی جائے تو اس کا گردن کے رنگ کے ساتھ ملانا انتہائی مشکل اور پیچیدہ کام ہوتا ہے اس لئے بعض اوقات اچھے بھلے ماہر اس میں غلطی کر جاتے ہیں۔ راگو نے بھی انتہائی شاندار میک کیا ہوا ہے لیکن جب وہ جاپانی کے واپس جانے کے بعد اس کے پیچھے جانے کے لئے مڑا تو میری نظریں اس کے کان کے پچھلے حصے پر اتفاقیہ پڑ گئیں اس کے ساتھ ہی میرے ذہن میں اس کے مخصوص انداز میں بولنے کی بات بھی ابھر آئی اور میں سمجھ گیا کہ راگو میک اپ میں بھی ہے اور گریٹ



لینڈ کا باشندہ بھی ہے اور میرا اندازہ ہے کہ اس قدر کامیاب میک اپ صرف انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہی کر سکتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس کا تعلق گریٹ لینڈ کے سپیشل سیکشن سے ہو کیونکہ جب میں نے سپیشل سیکشن کے چیف ہیرس سے یہ کہا تھا کہ اصل منصوبے کی بابت معلومات حاصل ہونی چاہئیں جبکہ ماہ لقا بانو کا گروپ آرکنی مذہب کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہے تو ہیرس نے کہا تھا کہ یہ کام اس کا ایک اور گروپ کر رہا ہے"۔ کرنل فریدی نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس لئے آپ نے کرنل ملر کے سامنے کوئی بات نہیں کی تھی"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"ظاہر ہے میں اس کے ہوتے ہوئے اصل بات کیسے کر سکتا تھا۔ وہ بہرحال ماڈرڈ کا رہنے والا ہے۔ اسے تو میں نے صرف ملاقات کے لئے استعمال کیا تھا"...... کرنل فریدی نے جواب دیا اور کیپٹن حمید نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار اس مقدس احاطے کے بڑے پھاٹک کے سامنے پہنچ کر رک گئی تو ایک محافظ قریب آ گیا۔

"نائب مذہبی پیشوا جناب راگو نے ہمیں ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے"...... کرنل فریدی نے محافظ سے کہا۔

"آپ کے نام"...... محافظ نے پوچھا۔

"میرا نام کرنل فریدی ہے اور یہ میرا اسسٹنٹ ہے کیپٹن حمید"...... کرنل فریدی نے باوقار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو

محافظ سرہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ اس نے دوسرے محافظ کے قریب جا کر اسے کچھ کہا تو اس نے جیب سے ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر اس کا بٹن پریس کیا تو بھاری گیٹ میکانکی انداز میں خودبخود کھلتا چلا گیا۔ کیپٹن حمید کار اندر لے گیا اور پھر اسی عمارت کے سامنے جیسے ہی اس نے کار روکی ایک طرف کھڑا ہوا ایک نوجوان تیزی سے ان کے قریب آیا۔

"مجھے جناب راگو نے بھیجا ہے۔ وہ اپنی رہائش گاہ پر آپ سے ملاقات کے منتظر ہیں"...... نوجوان نے قریب آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سائیڈ سیٹ پر بیٹھ جاؤ اور راستہ بتاؤ"...... کرنل فریدی نے کہا تو وہ نوجوان کار کا دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ کرنل فریدی عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر کیپٹن حمید تھا۔ پھر اس نوجوان کے بتانے پر کیپٹن حمید نے کار موڑی اور بائیں ہاتھ لے جا کر وہ نوجوان کے کہنے پر اسے آگے بڑھا لے گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک علیحدہ بنی ہوئی عمارت کے قریب جا کر اس نوجوان نے کار رکوا دی۔

"آئیے تشریف لائیے"...... نوجوان نے نیچے اترتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی اور کیپٹن حمید بھی نیچے اتر آئے اور پھر اس نوجوان کی رہنمائی میں وہ عمارت کے اندر بنی ہوئی راہداری سے گزر کر ایک کمرے میں داخل ہوئے جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔



"تشریف رکھیں۔ میں آپ کی آمد کی اطلاع جناب راگو کو دیتا ہوں"...... نوجوان نے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا جبکہ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد راگو اندر داخل ہوا تو اس کے پیچھے وہی نوجوان تھا۔ اس کے ہاتھ میں پلاٹینم کی ٹرے تھی جس میں پلاٹینم کے ہی دو گلاس تھے۔ راگو کے اندر داخل ہوتے ہی کرنل فریدی اٹھ کھڑا ہوا تو کیپٹن حمید بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تشریف رکھیں"...... راگو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر وہ خود بھی ان کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دوبارہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ انہیں لے آنے والے نوجوان نے ٹرے میں سے ایک ایک گلاس ان دونوں کے سامنے رکھے اور پھر ٹرے اٹھائے واپس چلا گیا۔

"لیجئے یہ وہی جوس ہے جو پہلے آپ نے جناب جابی سے ملاقات کے وقت پیا تھا"...... راگو نے کہا۔

"شکریہ"...... کرنل فریدی نے کہا اور گلاس اٹھا کر اس نے منہ سے لگایا اور ایک گھونٹ لے کر گلاس واپس میز پر رکھ دیا۔

"کیا یہاں کانفیڈنشل باتیں بھی ہو سکتی ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا تو راگو بے اختیار چونک پڑا۔

"کانفیڈنشل۔ کیا مطلب"...... راگو نے چونک کر کہا۔

"گریٹ لینڈ کے سپیشل سیکشن کا انچارج ہیرس میرا ذاتی دوست

ہے اس سلسلے میں بھی باتیں ہو سکتی ہیں"...... کرنل فریدی
جواب دیا تو راگو بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں
انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ آپ نے کیسی باتیں شروع کر دی ہیں"...... راگو
پریشان سے لہجے میں کہا۔

"جناب راگو صاحب اسی لئے تو پوچھ رہا ہوں کہ یہا
کانفیڈنشل باتیں بھی ہو سکتی ہیں یا نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ان باتو
اطلاع جابی تک پہنچ جائے اور پھر وہ اپنے راگو کی تلاش شروع
دیں"...... کرنل فریدی نے آہستہ سے کہا تو راگو نے ایک طو
سانس لیا۔

"آیئے۔ میرے ساتھ آیئے"...... راگو نے کہا تو کرنل فریدی ا
کیپٹن حمید دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"پلیز یہ جوس پی لیجئے ورنہ خواہ مخواہ معاملات مشکوک بھی ہو سک
ہیں"...... راگو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے گلاس اٹھایا اور اسے دو تین سانسوں م
حلق میں انڈیل لیا۔ کیپٹن حمید نے بھی ایسا ہی کیا اور پھر را
انہیں ساتھ لے کر ایک اور کمرے میں آ گیا۔ اس نے کمرے کا درواز
اندر سے بند کیا اور پھر سائیڈ میں دیوار پر لگے ہوئے سوئچ بورڈ
نچلے حصے پر موجود ایک چھوٹے سے بٹن کو پریس کر دیا تو دروازے
سٹیل کی ایک چادر چھت سے اتر کر زمین تک آ گئی۔



"اب یہ کمرہ ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔ اب فرمایئے آپ نے کیسے یہ
ات کر دی کہ جناب جابی اصل راگو کو تلاش کر سکتے ہیں۔ راگو تو
یں ہوں"...... راگو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کسی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا نام کرنل
ریدی ہے اور تم چاہے میک اپ کے فن میں کتنے ہی ماہر ہو جاؤ
یکن کرنل فریدی کی نظروں سے نہیں چھپ سکتے۔ میں تمہیں دیکھتے
ہی سمجھ گیا تھا کہ تم میک اپ میں ہو اور چند مخصوص باتوں کی وجہ
سے میں نے یہ اندازہ بھی لگا لیا تھا کہ تمہارا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے
اور تم جس طرح اس قدر اہم آدمی کی جگہ لے کر ابھی تک نہیں
پہچانے جا سکے اس سے میرا اندازہ تھا کہ تمہارا تعلق گریٹ لینڈ کے
سپیشل سیکشن سے ہے۔ یہاں آنے سے پہلے میری ہیرس سے اس
بارے میں تفصیلی ملاقات ہوئی تھی کیونکہ مادام ڈیکا کی مسلم ممالک
میں پراسرار سرگرمیوں میں مصروف ہے اور ہمارا تعلق اسلامی
سیکورٹی کونسل سے ہے۔ پھر میری ملاقات سپیشل سیکشن کی ملیکا سے
ہوئی۔ وہ میری دور کی عزیزہ بھی ہے۔ اس نے مجھے بتایا کہ ہیرس کو
اطلاع ملی ہے کہ مادام ڈیکا کی جس کا تعلق آر کنی سے ہے کسی ایسے
منصوبے پر کام کر رہی ہے جس سے بیک وقت لاکھوں افراد کو
ہلاک کیا جا سکتا ہے جس پر میں نے ہیرس سے بات کی اور اسے کہا
کہ اصل منصوبے کو ٹریس کرنا چاہیے تو ہیرس نے مجھے بتایا کہ اس
کے سیکشن کا ایک آدمی یہ کام کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جیسے ہی مجھے

اندازہ ہوا کہ تمہارا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے۔ میں سمجھ گیا کہ تم
وہی آدمی ہو جس کا ذکر ہیرس نے کیا تھا اس لئے میں نے تم سے
تفصیلی ملاقات کی بات کی تھی"...... کرنل فریدی نے کہا تو راگو نے
بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"آئی ایم سوری کرنل۔ میں نے اس سے پہلے صرف آپ کا نام سنا
تھا۔ آپ سے ملاقات نہ ہوئی تھی۔ اب تک میرا دعویٰ تھا کہ دنیا بھر
میں کوئی بھی میرا میک اپ شناخت نہیں کر سکتا۔ لیکن اب مجھے
احساس ہو گیا ہے کہ میرا یہ دعویٰ غلط تھا آپ کے جانے کے بعد میں
نے چیف ہیرس سے بات کی تھی اور انہیں آپ کی آمد کا بتایا تھا۔
چیف نے مجھے کہا کہ اگر کرنل فریدی مجھے پہچان لے تب میں اس
سے تعاون کروں از خود کوئی بات نہ کروں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ
کرنل فریدی کے ذہن میں موجود کوئی منصوبہ ہو۔ بہرحال میں راگو
نہیں ہوں۔ میرا اصل نام نیلسن ہے۔ ماسٹر نیلسن"...... راگو نے
کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔
"اوہ۔ تو تم ہو وہ ماسٹر نیلسن۔ جس نے میک اپ کے فن میں
باقاعدہ روکوھا یونیورسٹی سے ماسٹر ڈگری کی ہوئی ہے اور جس کے
متعلق بتایا جاتا ہے کہ میک اپ میں وہ واقعی بے پناہ مہارت رکھتا
ہے"...... کرنل فریدی نے کہا تو نیلسن مسکرا دیا۔
"جی ہاں۔ میں ہی وہ نیلسن ہوں اور شاید اسی شہرت کی وجہ سے
میں نے دعویٰ کر دیا تھا لیکن آپ نے کس طرح پہچان لیا کہ میں



میک اپ میں ہوں اور میرا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے"...... نیلسن
نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی نے وہی تفصیل دوہرا دی جو
اس نے کار میں آتے ہوئے کیپٹن حمید کو بتائی تھی۔
"حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ اب میں اس سے زیادہ کیا کہہ
سکتا ہوں کہ آپ واقعی کرنل فریدی ہیں۔ بہرحال آپ پوچھیئے کیا
پوچھنا چاہتے ہیں"...... نیلسن نے کہا۔
"تم نے انتہائی اہم پوسٹ حاصل کی ہوئی ہے۔ تم بتاؤ کہ تمہیں
اس منصوبے کے بارے میں کیا معلوم ہوا ہے"...... کرنل فریدی
نے پوچھا۔
"کرنل صاحب۔ یہ حد درجہ محتاط لوگ ہیں۔ مجھے یہاں راگو کی
جگہ لئے ہوئے ایک ماہ ہو گیا ہے لیکن باوجود سر توڑ کوششوں کے
میں زیادہ تفصیل تو معلوم نہیں کر سکا البتہ میں نے ایک بار جابی کی
خفیہ ٹرانسمیٹر پر گفتگو سن لی تھی۔ اس گفتگو سے مجھے صرف اتنا
معلوم ہو سکا کہ جابی کا تعلق خفیہ طور پر یہودیوں سے ہے اور آر کی
کو دراصل یہودیوں اور اسرائیل کی خفیہ سرپرستی حاصل ہے۔ اس
عام مذہبی تنظیم سے ہٹ کر انہوں نے ایک اور خفیہ تنظیم بنائی
ہوئی ہے جس کا نام انہوں نے ڈیتھ سرکل رکھا ہوا ہے۔ اس ڈیتھ
سرکل کے تحت دنیا میں کسی جگہ ایک خفیہ لیبارٹری ہے جہاں
یہودی سائنسدانوں نے کوئی ایسی ایجاد کر لی ہے جس سے وہ جب
چاہیں دنیا بھر کے افراد کو ہلاک کر سکتے ہیں اس ڈیتھ سرکل کا انچارج

ٹرمیٹ نامی کوئی مرد یا عورت ہے۔ جانی اس ٹرمیٹ کے تحت ساری کارروائی کر رہا ہے اور مادام ڈیکا کی بھی اس ٹرمیٹ کے تحت کام کر رہی ہے۔ اب اصل منصوبہ کیا ہے اس کا مجھے ابھی تک علم نہیں ہو سکا"...... نیلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری کہاں ہے"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"یہ بھی باوجود کوشش کے معلوم نہیں ہو سکا"...... نیلسن نے جواب دیا۔

"اگر اس جانی کو اغوا کر لیا جائے تو اس سے ساری بات سامنے آ سکتی ہے یا نہیں"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ میں نے بھی اس پوائنٹ پر بہت غور کیا ہے کہ جانی کو پکڑ کر اس پر تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کر کے یہاں سے نکل جاؤں لیکن میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اصل آدمی ٹرمیٹ ہے جانی صرف ایک ظاہری مہرہ ہے اور جانی کو بھی یہ معلوم نہیں ہے کہ ٹرمیٹ کہاں ہے اور کون ہے۔ وہ صرف اس کے احکامات اس سپیشل ٹرانسمیٹر پر سنتا ہے اور ان پر عمل کرتا ہے"۔ نیلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس فریکونسی پر بات ہوتی ہے"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"ان سائنس دانوں نے عجیب چکر چلا رکھا ہے۔ جس فریکونسی پر بات چیت ہوتی ہے میں نے اس فریکونسی کی تفصیلات چیف ہیرس کو بھجوائی تھیں تاکہ ماہرین اس فریکونسی کی مدد سے اس جگہ کا سراغ



لیں لیکن چیف ہیرس نے بتایا کہ اس فریکونسی کے تحت ماہرین نے جو جگہ ٹریس کی ہے وہ دارالحکومت سپان کا ایک پبلک پارک ہے اور اس پارک میں نہ کوئی عمارت بنی ہوئی ہے اور نہ ہی اس کے اردگرد کوئی عمارت ہے اور نہ ہی اس پارک میں کوئی مواصلاتی ٹاور موجود ہے۔ اس کے بعد ماہرین نے زمین کی بجائے آسمان پر کسی خفیہ مواصلاتی سیارے سے اس کا لنک تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن ایسا کوئی لنک بھی سامنے نہیں آ سکا"...... نیلسن نے جواب دیا۔

"فریکونسی ہے کیا"...... کرنل فریدی نے پوچھا تو نیلسن نے فریکونسی بتا دی۔

"کیا جانی بات چیت کے دوران کوئی مخصوص کوڈ دوہراتا ہے"۔ کرنل فریدی نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ یہاں سے جانی بات کرتا ہے اور وہاں سے ٹرمیٹ جواب دیتا ہے لیکن ٹرمیٹ کی آواز ایسی ہے جیسے روبوٹ بول رہا ہو اس لئے تو میں یہ معلوم نہیں کر سکتا کہ ٹرمیٹ مرد ہے یا عورت"...... نیلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم یہاں کیوں رکے ہوئے ہو"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"صرف اس امکان پر کہ شاید کبھی کوئی ایسا موقع آ جائے کہ میں اصل منصوبہ یا اس لیبارٹری کا محل وقوع یا ٹرمیٹ کے بارے میں

کچھ معلوم کر سکوں اور مجھے چیف نے یہاں رکنے کے لئے کہا ہے"۔ نیلسن نے جواب دیا۔

"جابی کے علاوہ یہاں کے اور کسی آدمی کو اس بارے میں معلوم ہے"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ جابی کسی سے ملتا ہے اور نہ ہی کسی سے سیدھے منہ بات کرتا ہے۔ وہ صرف مجھ سے بات کرتا ہے اور صرف مجھے ہی اس کے خاص رہائشی حصے تک جانے کی اجازت ہے ورنہ اور کوئی دوسرا آدمی تو وہاں جا ہی نہیں سکتا۔ اسی لئے تو ٹرانسمیٹر پر ہونے والی گفتگو مجھ تک پہنچ سکی ہے"...... نیلسن نے جواب دیا۔

"اصل راگو کہاں ہے۔ اسے یقیناً اس بارے میں معلوم ہوگا"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"جی ہاں۔ میرا بھی اب یہی خیال ہے لیکن وہ ہلاک ہو چکا ہے ورنہ میں یہاں اس میک اپ میں کسی صورت بھی کام نہ کر سکتا"۔ نیلسن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم اپنے چیف کے احکام کے تحت کام کرتے رہو اور مجھے اجازت"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی کیپٹن حمید بھی اٹھ کھڑا ہوا اور نیلسن انہیں وہاں سے لے کر خود کار تک چھوڑنے آیا اور کرنل فریدی نے کار واپس موڑی اور اسے پھاٹک کی طرف لے جانے لگا۔ اس کے چہرے پر سوچ کے تاثرات نمایاں تھے۔



ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے۔ کچھ پتہ چلا اس آدمی کا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اس آدمی کا نام ڈاکٹر افضل ہے اور یہ نیشنل لیبارٹری میں کام کرتا ہے۔ اس کی رہائش گاہ آفیسرز کالونی کوٹھی نمبر تھرٹی سکس بی بلاک میں ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کس طرح معلوم ہوا۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"میں نے جیگر کے آفس میں ڈکٹا فون لگا دیا تھا۔ جیگر اپنے آفس

میں ہی رہا۔ پھر اس کو کسی آدمی نے کلب میں ڈاکٹر افضل کی آمد کی اطلاع فون پر دی تو اس نے اس آدمی کو کہا کہ ڈاکٹر صاحب تک اس کا پیغام پہنچا دیا جائے کہ وہ ان کا آفس میں انتظار کر رہا ہے۔ پھر ڈاکٹر افضل ان کے آفس پہنچا تو جیگر نے اس سے وہی بات پوچھی جو آپ نے بتائی تھی تو ڈاکٹر افضل نے بتایا کہ بلیو رپورٹ آٹھ سو کلومیٹر کے دائرے کی آب و ہوا پر مبنی ہو گی۔ جس پر جیگر نے اسے کہا کہ وہ جلد از جلد یہ رپورٹ مکمل کرے۔ ڈاکٹر افضل نے اسے بتایا کہ لیبارٹری میں ایک ایمرجنسی سرکاری کام کی وجہ سے اسے دیر ہو رہی ہے ورنہ اب تک وہ اسے تیار کر چکا ہوتا کیونکہ اسے رقم کی اشد ضرورت ہے۔ اس پر جیگر نے کہا کہ وہ رقم کی بالکل فکر نہ کرے۔ رقم اسے فوری اور نقد مل جائے گی اس کے بعد ڈاکٹر افضل کلب کے ہال میں آ گیا۔ میں نے ایک ویٹر کی مدد سے اس کی شناخت کر لی اور پھر میں کلب سے باہر آ گیا۔ یہاں پارکنگ بوائے کی مدد سے میں نے ڈاکٹر افضل کی کار چیک کی اور پھر اس کی کار کے پچھلے بمپر کے نیچے میں نے کاشنر لگا دیا کیونکہ مجھے خدشہ تھا کہ کہیں جیگر یا اس کے آدمی ڈاکٹر افضل کی نگرانی نہ کر رہے ہوں۔ رات گئے ڈاکٹر افضل کلب سے نکلا اور آفیسرز کالونی کی کوٹھی نمبر تھرٹی سکس بی بلاک پہنچا۔ وہاں باہر اس کی نیم پلیٹ موجود ہے جس میں اس کی ڈگریاں بھی درج ہیں اور ساتھ ہی نیشنل لیبارٹری کا نام بھی درج ہے۔ دوسرے روز صبح کو میں بھی وہاں پہنچ گیا تا کہ پوری تسلی کر



لوں کہ ڈاکٹر افضل واقعی نیشنل لیبارٹری میں کام بھی کرتا ہے یا نہیں۔ ڈاکٹر افضل دس بجے کے قریب کوٹھی سے نکلا اور پھر نیشنل لیبارٹری گیا۔ میں نے وہاں کے ایک خاص آدمی سے ملاقات کی تو مجھے بتایا گیا کہ ڈاکٹر افضل لیبارٹری میں جراثیموں پر تحقیق کرنے والے شعبے کا سربراہ ہے۔ چنانچہ اب میں واپسی پر ایک پبلک فون بوتھ سے آپ کو کال کر رہا ہوں"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کی واپسی کس وقت ہوتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ شام چار بجے کے قریب ہی واپس آتا ہو گا۔ پھر سات بجے کے قریب وہ کلب چلا جاتا ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم اس کی کوٹھی کی نگرانی کرو۔ پھر جیسے ہی وہ اپنی کوٹھی پر واپس آئے تم نے مجھے فوراً کال کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔ چار بجنے میں چونکہ ابھی بہت سا وقت رہتا تھا اس لئے اس نے اپنی توجہ دوسرے کاموں کی طرف مبذول کر لی اور پھر واقعی سوا چار بجے کے قریب ٹائیگر کی کال آ گئی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ ڈاکٹر افضل واپس اپنی کوٹھی میں پہنچ چکا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم وہیں رکو میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا

اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے آفیسرز کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کوٹھی نمبر تھرٹی سکس بی بلاک درمیانی ٹائپ کی کوٹھی تھی۔ عمران نے کار جب اس کے سامنے جا کر روکی تو ایک طرف سے ٹائیگر نمودار ہوا اور عمران کے قریب آگیا۔ عمران کار سے باہر آگیا تھا۔ ٹائیگر نے اسے سلام کیا۔

"ڈاکٹر افضل اندر ہے"...... عمران نے سلام کا جواب دینے کے بعد پوچھا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بیٹھو کار میں"...... عمران نے اپنی کار کی طرف اشارہ کیا اور خود وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر گھوم کر دوسری طرف سائیڈ سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا تو عمران نے کار کو کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھا دیا۔ اس نے کار گیٹ کے سامنے روکی اور پھر وہ نیچے اتر کر چھوٹے گیٹ کی طرف گیا۔ چھوٹے گیٹ کے ساتھ والے ستون پر ہی نیم پلیٹ موجود تھی۔ عمران ڈاکٹر کے نام کے نیچے لکھی ہوئی ڈگریوں کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔ یہ نوجوان اپنے لباس اور چہرے مہرے سے ملازم بہرحال نہ لگ رہا تھا۔

"ڈاکٹر افضل صاحب سے ملنا ہے۔ میں سنٹرل انٹیلی جنس کا



اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہوں۔ ڈاکٹر صاحب سے لیبارٹری کے بارے میں چند اہم باتیں کرنی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں آپ کار اندر پورچ میں لے آئیں"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"آپ ڈاکٹر صاحب کے صاحبزادے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میرا نام اکبر احمد ہے۔ میں ان کا بڑا لڑکا ہوں۔ میں یونیورسٹی میں پڑھتا ہوں"...... نوجوان نے جواب دیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واپس اپنی کار کی طرف مڑ گیا۔ جب وہ کار میں بیٹھا تو بڑا پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر پورچ میں لے گیا۔ پورچ میں سیاہ رنگ کی ایک کار پہلے سے موجود تھی۔ عمران نے کار اس کے قریب روکی اور پھر وہ ٹائیگر سمیت نیچے اتر آیا۔ نوجوان پھاٹک بند کر کے واپس پورچ میں آگیا۔

"آئیے"...... نوجوان نے کہا اور پھر وہ انہیں لے کر سٹنگ روم میں آگیا۔

"آپ تشریف رکھیں۔ میں ڈاکٹر صاحب کو اطلاع دیتا ہوں"۔ نوجوان نے کہا اور عمران اور ٹائیگر کے کرسیوں پر بیٹھنے کے بعد وہ نوجوان واپس چلا گیا۔ تقریباً بیس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھوں پر نظر کا چشمہ تھا۔ اس کا سر درمیان سے گنجا تھا اور جو بال بھی سر پر باقی تھے وہ بھی خاصے الجھے ہوئے اور پریشان سے دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے جسم پر گھریلو

لباس تھا۔ عمران اور ٹائیگر دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

" میرا نام ڈاکٹر افضل ہے"...... آنے والے نے حیرت سے عمران اور ٹائیگر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" میرا نام آصف احمد ہے اور میرا تعلق سنٹرل انٹیلی جنس سے ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں انسپکٹر توصیف"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مصافحے اور رسمی فقروں کے بعد وہ آمنے سامنے بیٹھ گئے۔ اسی لمحے ڈاکٹر صاحب کا بیٹا مشروبات کی دو بوتلیں اٹھائے اندر داخل ہوا۔

" آپ نے خواہ مخواہ تکلف کیا ہے ڈاکٹر صاحب۔ ہم تو ڈیوٹی پر ہیں"...... عمران نے کہا۔

" کوئی بات نہیں۔ بہرحال آپ میرے مہمان ہیں"...... ڈاکٹر افضل نے کہا تو نوجوان بوتلیں رکھ کر واپس چلا گیا۔

" میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ آپ یہاں کیوں تشریف لائے ہیں۔ اگر آپ نے لیبارٹری کے بارے میں کچھ معلوم کرنا تھا تو آپ لیبارٹری آتے"...... ڈاکٹر افضل نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں نے جو کچھ آپ سے معلوم کرنا ہے ڈاکٹر افضل صاحب۔ گو اس کا تعلق لیبارٹری سے ہے لیکن آپ اس کام کو پرائیویٹ طور پر کر رہے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر افضل بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" کیا مطلب۔ میں آپ کی بات نہیں سمجھ سکا"...... ڈاکٹر افضل



نے کہا۔

" آپ کے صاحبزادے اکبر صاحب سے تو ہماری ملاقات ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے اور کتنے بچے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" لڑکا یہی ہے۔ باقی چار بچیاں ہیں اور وہ بھی یونیورسٹی میں پڑھتی ہیں۔ لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... ڈاکٹر افضل نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" کیونکہ جو کچھ ہم نے آپ سے پوچھنا ہے اس کا اثر آپ کے بچوں پر بھی پڑ سکتا ہے۔ بہرحال پہلے میری بات غور سے اور اطمینان سے سن لیں۔ آپ گرین کلب کے ممبر ہیں اور آپ وہاں روزانہ جاتے ہیں۔ گرین کلب کے مینجر جیگر سے آپ کی ملاقات ہوتی ہے اور آپ جیگر کے کہنے پر کوئی بلیو رپورٹ تیار کر رہے ہیں۔ یہ رپورٹ آٹھ سو کلو میٹر کے دائرے کے اندر کی رپورٹ ہے۔ سنٹرل انٹیلی جنس کے پاس اس بات کے ثبوت موجود ہیں کہ آپ کی یہ رپورٹ دراصل پاکیشیا کے لاکھوں افراد کے قتل عام میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو ڈاکٹر افضل بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت حیرت کے ساتھ ساتھ انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیسی بلیو رپورٹ۔ جیگر واقعی گرین کلب کا مینجر ہے لیکن یہ سب غلط ہے۔ آپ کو کسی نے غلط رپورٹ دی ہے"...... ڈاکٹر افضل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا

تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" ڈاکٹر افضل۔ اسی لئے کہہ رہا تھا کہ ان باتوں کا اثر آپ کے بچوں پر پڑ سکتا ہے۔ آپ خود سوچیں اگر آپ کو یہاں سے گرفتار کر کے ہیڈ کوارٹر لے جایا جائے پھر وہاں آپ پر تھرڈ ڈگری استعمال کر کے سب کچھ معلوم کر لیا جائے اور دوسرے روز جب اخبارات میں یہ خبر آئے کہ نیشنل لیبارٹری کے ڈاکٹر افضل غیر ملکی مجرموں کے ساتھ مل کر پاکیشیا کے لاکھوں افراد کے قتل عام میں شامل ہیں تو آپ سوچیئے آپ کے بچوں پر اس خبر کے کیا اثرات پڑیں گے۔ آپ کی بچیوں کا کیا مستقبل ہو گا"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر افضل کا جسم یکلخت کانپنے لگ گیا۔

" مم۔ مم۔ مگر"...... ڈاکٹر افضل نے سہمے ہوئے لہجے میں کچھ کہنا چاہا لیکن شاید زبان بھی انتہائی پریشانی کی وجہ سے اس کا ساتھ چھوڑ گئی تھی۔

" ہمارے پاس آپ کی اور جیگر کے درمیان ہونے والی اس گفتگو کی ٹیپ موجود ہے جو کل رات ہوئی ہے۔ آپ اس کے آفس گئے تھے اور پھر جیگر نے آپ سے کہا تھا کہ جو بلیو رپورٹ آپ تیار کر رہے ہیں اس کا دائرہ کار کتنا ہے تو آپ نے اسے بتایا تھا کہ آٹھ سو کلو میٹر۔ اس نے آپ کو اسے جلدی تیار کرنے کے لئے کہا تو آپ نے اسے بتایا کہ ایک اہم سرکاری کام کی وجہ سے دیر ہو رہی ہے ورنہ اب تک تو یہ رپورٹ تیار ہو چکی ہوتی کیونکہ آپ کو رقم کی اشد



ضرورت ہے۔ اس پر جیگر نے کہا کہ رقم کی آپ فکر نہ کریں۔ رقم آپ کو فوراً اور نقد ادا کر دی جائے گی"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر افضل کا چہرہ یکلخت سیاہ پڑ گیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ اب میں کیا کروں۔ میں نے تو جوان بچیوں کی شادی کے لئے یہ سب کچھ کیا تھا۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تو سب کچھ ختم ہو گیا۔ اب تو مجھے خودکشی کرنی پڑے گی"...... ڈاکٹر افضل کی حالت واقعی حد درجہ خراب ہو گئی تھی۔

" ابھی بھی آپ کے پاس وقت ہے۔ آپ نے ابھی بلیو رپورٹ تیار کر کے جیگر کو نہیں دی۔ اگر آپ چاہیں تو آپ کو رقم بھی مل سکتی ہے اور آپ کا نام بھی کسی کے سامنے نہیں آ سکتا اور سب سے زیادہ یہ کہ آپ کی عزت بھی بچ جائے گی"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر افضل بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" کیسے۔ کیا مطلب۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"...... ڈاکٹر افضل نے حیران ہو کر کہا۔

" آپ نے وہ رپورٹ تیار کر لی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ وہ کل تیار ہو گی"...... ڈاکٹر افضل نے جواب دیا۔

" آپ لیبارٹری میں جراثیموں پر ریسرچ کے شعبے کے سربراہ ہیں۔ آپ نے یقیناً اس شعبے میں سپیشلائزیشن کیا ہوا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں نے ایکریمیا سے اس موضوع پر ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے اور پھر وہاں میں آٹھ سال تک کام بھی کرتا رہا ہوں"....... ڈاکٹر افضل نے جواب دیا۔

"کس ٹائپ کے جراثیموں پر آپ کام کرتے رہے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"وہاں ایکریمیا میں تو میں ایسے جراثیموں پر کام کرتا رہا ہوں جو جراثیم بموں میں استعمال ہوتے ہیں لیکن وہاں میرا کام ان کے خلاف تھا تاکہ ایسے جراثیموں والے بموں کو پھٹنے سے پہلے یا پھٹتے ہی ہلاکت سے پہلے ناکارہ بنایا جا سکے۔ گو میں کوئی قابل ذکر کامیابی تو حاصل نہیں کر سکا لیکن بہرحال میں نے اتنی کامیابی ضرور حاصل کر لی تھی کہ جراثیم بموں کے حملے سے پہلے اگر فضا میں چند گیسیں ملا کر چھوڑ دی جائیں تو ان گیسوں کے دائرہ کار کے اندر یہ خاص جراثیم بجائے بڑھنے کے فوراً ہلاک ہو سکتے ہیں لیکن ان گیسوں کی طاقت اتنی کم تھی کہ ان کے اثرات صرف چند منٹوں سے زیادہ قائم نہ رہ سکتے تھے اور پھر باوجود شدید کوشش کے میں ان کی طاقت نہ بڑھا سکا تھا۔ اس لئے میں نے یہ آئیڈیا ہی ڈراپ کر دیا اور پھر میں یہاں پاکیشیا میں آگیا۔ یہاں لیبارٹری میں ہم ایسے جراثیموں پر کام کر رہے ہیں جو ہمارے ملک کی فصلات کے لئے انتہائی نقصان دہ ہوتے ہیں۔ ان کے تدارک کے لئے کام ہو رہا ہے"....... ڈاکٹر افضل نے جواب دیا۔



"بلیو رپورٹ کی تفصیل بتائیں"....... عمران نے کہا۔

"یہ رپورٹ دراصل دارالحکومت اور اس کے ارد گرد کے علاقے کی آب و ہوا کی ایسی سائنسی رپورٹ ہے جس سے یہ معلوم کیا جا سکے کہ اس آب و ہوا میں کس ٹائپ اور کس نسل کے جراثیم زیادہ تیزی سے پھیل سکتے ہیں۔ چونکہ میں اس سبجیکٹ پر طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہوں اس لئے میرے لئے یہ بے ضرر سی رپورٹ تیار کرنا کوئی مشکل کام نہ تھا۔ جیگر نے مجھ سے جب بات کی تو میں بے حد حیران ہوا کیونکہ میرے نقطہ نظر سے ایسی رپورٹ کا کوئی فائدہ نہ تھا لیکن جیگر نے جب مجھے خود ہی ایک لاکھ ڈالر دینے کا وعدہ کر لیا تو میں حیران رہ گیا۔ میرے پوچھنے پر جیگر نے بتایا کہ یورپ کا کوئی سائنس دان اس رپورٹ کی بنا پر اپنی حکومت سے ریسرچ کے لئے بھاری فنڈ منظور کرائے گا۔ اس طرح اسے کروڑوں ڈالر کا فائدہ ہو جائے گا تو میں خاموش ہو گیا کیونکہ واقعی یورپ میں اس قسم کے فراڈ ہوتے رہتے ہیں۔ جیگر نے خود ہی اس رپورٹ کا نام بلیو رپورٹ رکھ لیا اور ساتھ ہی مجھے کہا کہ اس بارے میں کسی سے ذکر تک نہ کروں۔ چونکہ میری بچیاں بڑی ہیں اور میں نے ان کی شادیاں طے کی ہوئی ہیں اور مجھے بھاری رقم چاہئے اس لئے میں نے یہ کام قبول کر لیا۔ لیکن اب جیسا کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ قومی جرم ہے تو میرا دل ہی ڈوب گیا تھا"....... ڈاکٹر افضل نے جواب دیا۔

"دیکھئے ڈاکٹر افضل۔ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ اب میں سارا کھیل

سمجھ گیا ہوں۔ ایک یہودی تنظیم نے پاکیشیا کو تباہ کرنے کے لئے سکیم بنائی ہے۔ وہ لوگ یقیناً یہاں ایسے جراثیم فضا میں چھوڑنا چاہتے ہیں جو انتہائی تیزی سے پھیل کر وسیع دائرے میں موجود انسانوں کو فوری ہلاک کر دیں اور ظاہر ہے اس کے لئے وہ بم وغیرہ تو یہاں فائر نہیں کر سکتے۔ وہ کسی اور ذریعے سے یہ کام کریں گے۔ آپ یقیناً یہ اندازہ کر سکیں گے کہ ایسی صورت میں وہ آپ کی رپورٹ کی گئی بلیو رپورٹ کے تحت کس ٹائپ کے جراثیم یہاں چھوڑ سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ میرے تو ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ آئی ایم سوری مسٹر آصف احمد۔ اب چاہے وہ جیگر مجھے کروڑوں ڈالر کیوں نہ دے دے میں اب اس کے لئے رپورٹ تیار نہیں کر سکتا۔ مجھ سے واقعی گناہ عظیم سرزد ہو رہا تھا۔ میں نے ساری زندگی انتہائی باکردار انداز میں گزاری ہے۔ شاید اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ جیسے رحمت کے فرشتے بھیج کر مجھے اس گناہ عظیم سے بچا لیا ہے"...... ڈاکٹر افضل نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

" آپ کی یہ گفتگو سن کر مجھے دلی مسرت ہوئی ہے کہ آپ کا ضمیر مردہ نہیں ہے زندہ ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب اب آپ کے لئے اس انداز میں واپسی کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اب اگر آپ نے جیگر سے یہ بات کی تو دوسرے لمحے آپ کی لاش کسی گٹر میں تیرتی نظر آئے



گی۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ جو تنظیم اس قدر بھیانک منصوبہ بندی کر سکتی ہے وہ آپ کو چھوڑ دے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی زندگی بچانے کے لئے میں نے جیگر کو نہیں پکڑا۔ ورنہ ہم جیگر سے بھی یہ سب کچھ معلوم کر سکتے تھے لیکن ہمیں معلوم ہے کہ جیسے ہی جیگر کو پکڑا گیا اس تنظیم کے بڑوں تک یہ خبر پہنچ جائے گی اور پھر آپ کی زندگی کا فوری طور پر خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اس لئے اب آپ نے انہیں رپورٹ تو دینی ہے۔ رقم بھی وصول کرنی ہے اور کسی طرح بھی اس بات کا اشارہ تک نہیں کرنا کہ آپ کو ان کے اصل منصوبے کا علم ہو چکا ہے۔ پھر آپ کی زندگی بچ جائے گی البتہ آپ نے اس رپورٹ میں ایسی تبدیلی کر دینی ہے کہ جس سے انہیں شک بھی نہ پڑے اور ان کا اصل اور بنیادی مقصد بھی پورا نہ ہو سکے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر افضل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" آج تک مجھے یہ غلط فہمی رہی ہے کہ میں بے حد عقلمند آدمی ہوں لیکن آج پہلی بار آپ کے سامنے بیٹھ کر آپ کی باتیں سن کر مجھے احساس ہو رہا کہ اونٹ جب تک پہاڑ کے نیچے نہ آجائے اس وقت تک اپنے آپ کو سب سے اونچا سمجھتا ہے"...... ڈاکٹر افضل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" آپ نے یہ فقرہ کہہ کر واقعی یہ ثابت کر دیا ہے کہ آپ عقلمند ہیں۔ بہرحال میں نے جو بات پوچھی ہے وہ انتہائی اہم ہے۔ آپ اچھی

طرح غور کر کے بتائیں کہ یہ مجرم تنظیم آپ کی رپورٹ کو دیکھ کر کس ٹائپ کے جراثیم پھیلا سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر افضل کے چہرے پر انتہائی گہری سنجیدگی طاری ہو گئی۔

" آصف احمد صاحب۔ آپ کی بات کے بعد یہ بات تو طے شدہ ہے کہ وہ لوگ یہاں جراثیموں کی وہ ٹائپ استعمال کریں گے جو جراثیم بموں کیلئے مخصوص ہیں۔ یہ وہ ٹائپ ہے جسے کوڈ میں آکسی جراثیم کہا جاتا ہے۔ ان جراثیموں کی خوراک آکسیجن گیس ہوتی ہے اور یہ انتہائی تیز رفتاری سے فضا میں موجود آکسیجن استعمال کرتے ہیں اور اسی آکسیجن کے استعمال کی وجہ سے پھیلتے چلے جاتے ہیں۔ یہ رفتار اس قدر تیز ہوتی ہے کہ یوں سمجھیئے مخصوص دائرے میں چاہے یہ دائرہ ایک کلومیٹر کا ہو یا سو کلومیٹر کا پلک جھپکنے میں آکسیجن ختم ہو جاتی ہے اور آکسیجن کے خاتمے کے ساتھ ہی اس دائرے کے اندر موجود انسانوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ لیکن میں نے جو بلیو رپورٹ تیار کی ہے اب آپ کی باتیں سننے کے بعد میں نے جب اس پر غور کیا ہے تو میں یہ محسوس کر کے حیران رہ گیا ہوں کہ دارالحکومت اور اس کے ارد گرد کے علاقے میں آکسیجن اگر ختم بھی ہو جائے تب بھی یہاں موجود ایک اور گیس جس کا سائنسی نام ہاکسم ہے کی موجودگی کی وجہ سے انسان فوری طور پر نہیں مرسکتے کیونکہ ہاکسم گیس میں یہ خصوصیت موجود ہے کہ وہ آکسیجن کی مقدار ایک خاص تناسب سے کم ہوتے ہی خود بخود آکسیجن میں تبدیل ہو جاتی ہے اور یہ گیس یہاں



اس لئے ہے کہ یہاں کی زمین کے اندر ایک خصوصی مادہ خاصی مقدار میں موجود ہے جس سے یہ گیس مسلسل پیدا ہوتی رہتی ہے اور پھر ہوا میں سے گزر کر اوپر اوزون کی طرف چلی جاتی ہے اس لئے اس کے اثرات بھی یہاں محسوس نہیں ہوتے لیکن اس کی موجودگی سے یہ جراثیم بہرحال کام نہیں کر سکتے البتہ ایک اور بات ہے۔ میں نے سنا ہے کہ ایسے جراثیم دریافت کر لئے گئے ہیں جو کاربن ڈائی آکسائیڈ خور ہیں۔ ایسے جراثیم آلودگی کے خلاف انسان کے کام آسکتے ہیں لیکن ان میں ایک خرابی ہے کہ یہ بیک وقت آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ دونوں کو ختم کر دیتے ہیں اس لئے گو یہ جراثیم جنہیں میکسی جراثیم کہا جاتا ہے اگر یہاں پھیلا دیئے گئے تو پھر ہاکسم گیس بھی کام نہ دے سکے گی"...... ڈاکٹر افضل نے کہا۔

" یہ میکسی جراثیم کب اور کہاں دریافت ہوئے ہیں"۔ عمران نے پوچھا کیونکہ وہ ان کے بارے میں پہلی بار سن رہا تھا۔

" ایکریمیا کی ڈیفنس لیبارٹری میں کام کرنے والے ڈاکٹر ہارونگ نے انہیں دریافت کیا ہے۔ مجھے ان کے متعلق اس لئے معلوم ہے کہ جب میں وہاں تھا تب ہی یہ دریافت ہوئے تھے اور اس پر سب کو بے حد مسرت ہوئی تھی لیکن پھر خاموشی طاری ہو گئی کیونکہ پھر معلوم ہوا کہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کے ساتھ ساتھ آکسیجن بھی ختم ہو جاتی ہے اس کے بعد میں یہاں آگیا پھر مجھے نہیں معلوم"۔ ڈاکٹر افضل نے کہا۔

"او کے۔ اب آپ ایک کام کریں کہ اپنی بلیو رپورٹ میں سے ہاکسم گیس کے بارے میں کچھ نہ لکھیں۔ باقی رپورٹ انہیں دے کر ان سے رقم لے لیں اور اپنی زبان ہر صورت میں بند رکھیں"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں گے ویسے ہی ہو گا"...... ڈاکٹر افضل نے کہا اور عمران ان سے مصافحہ کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔



ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرنل فریدی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل فریدی نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے علی عمران صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا۔ کراؤ بات"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ جناب پیر و مرشد۔ آپ کا مرید بے مایہ۔ بے مطلب ہے بے سرمایہ۔ نہ پیا نہ کھایا۔ نہ گیا نہ آیا اور اس کے بعد تو قافیہ ہی ذہن میں نہیں آرہا۔ اب کیا کیا جائے"۔ عمران نے بولتے بولتے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"بہت سے قافیے ہیں۔ چار پایہ۔ رلایا۔ بٹھایا۔ جلایا وغیرہ وغیرہ"...... کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"واہ۔ واہ کیا زور دار قافیے بنائے ہیں آپ نے۔ آپ واقعی بہت اچھے شاعر بن سکتے ہیں"...... عمران کی آواز سنائی دی۔

"تمہاری موجودگی میں مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ بہرحال مادام ڈیکاکی کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے شاید مادام ڈیکاکی سے اب تک ملاقات نہیں کی"۔ عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے اگر کی ہوتی تو تمہیں ریفر کیوں کرتا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اسی لئے تو میں حیران ہو رہا تھا کہ اس قدر خوبصورت، دلکش اور نوجوان حسینہ کا ریفرنس پیر و مرشد نے مجھے کیسے دے دیا۔ بس کچھ نہ پوچھیں۔ ملاقات کے بعد اب تک ایک ہزار بار چیکنگ کرا چکا ہوں لیکن دل جیسی قیمتی چیز دور دور تک نظر نہیں آ رہی"۔ عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں ابھی تمہاری اماں بی کو فون کرتا ہوں۔ ایک کی بجائے دو دل تمہارے اندر دھڑکنے لگ جائیں گے"۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کیوں اپنے مرید خاص کے دشمن ہو گئے ہیں پیر و مرشد۔ دل تو دو نہیں دو ہزار دھڑکنے لگیں گے لیکن میری اکلوتی کھوپڑی دس ہزار ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے گی"...... عمران کی بسورتی ہوئی آواز



سنائی دی اور کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے۔ چلو پھر سنجیدگی سے بتا دو کہ مادام ڈیکاکی کے بارے میں کیا معلومات حاصل کی ہیں تم نے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"صرف سنجیدگی سے بتاؤں یا انتہائی سنجیدگی سے"...... عمران نے کہا۔

"دونوں کو اپنے دائیں بائیں رکھ کر"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو دوسری طرف سے عمران نے بے ساختہ قہقہہ لگایا۔

"آپ کے اس خوبصورت اور گہرے جواب نے دل خوش کر دیا ہے۔ یہاں ایک نہیں ملتی آپ نے دو اور وہ بھی دائیں بائیں رکھنے کی بات کر دی ہے۔ چلو شاید پیر و مرشد کی بات سچی ہو جائے۔ اس لئے آپ کو بتا دیتا ہوں کہ مادام ڈیکاکی پاکیشیا کے دارالحکومت اور اس کے گرد و نواح کے علاقے کی آب و ہوا پر ایسی تحقیقی رپورٹ تیار کرا رہی ہے جو ہلاکت خیز جراثیموں کے استعمال میں مفید ثابت ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ نیلسن نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے"...... کرنل فریدی نے چونک کر جواب دیا۔

"کون نیلسن"...... عمران کی چونکی ہوئی آواز سنائی دی تو کرنل فریدی نے ماڈرڈ جانے اور وہاں ہونے والے تمام واقعات اور پھر اپنی واپسی تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

"یہ جس نیلسن کی آپ بات کر رہے ہیں یہ ماسٹر نیلسن تو نہیں

کہلاتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہاں۔ وہی ہے۔ کیوں"...... کرنل فریدی نے چونک کر پوچھا۔

"ماسٹر نیلسن دنیا میں واحد آدمی ہے جس نے میک اپ کے فن میں باقاعدہ نہ صرف اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے بلکہ اس فن پر دو کتابیں بھی لکھی ہیں۔ خاصا ہوشیار اور تیز آدمی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ وہی ہے اور اس کی بات تم نے کنفرم کر دی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈیتھ سرکل تنظیم پوری دنیا کے مسلمانوں کی بیشتر تعداد کو ختم کرنے کے لئے اس بھیانک منصوبے پر عمل پیرا ہے اور مادام ڈیکا کی اسے مختلف ملکوں کی آب و ہوا پر مبنی ایسی رپورٹیں تیار کرا کر بھجواتی ہے تاکہ ڈیتھ سرکل کے سائنس دان ان رپورٹوں کو سامنے رکھ کر ہر علاقے کے لئے مخصوص جراثیم استعمال کر سکیں۔ اسی لئے تو وہ مختلف ملکوں کا دورہ کرتی پھر رہی ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"کرنل صاحب۔ یہ واقعی انتہائی خوفناک منصوبہ ہے اور اگر اس منصوبے پر عملدرآمد ہو گیا تو واقعی لاکھوں کیا کروڑوں بے گناہ مسلمان موت کا شکار ہو جائیں گے اور مسلم ممالک تباہی کا شکار ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ اب میں اسے خود ہی ڈیل کر لوں گا۔ مجھے



تمہاری رپورٹ کا انتظار تھا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"آپ کے ذہن میں کیا پروگرام ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ مجھے اس ٹرمیٹ اور اس لیبارٹری کو تلاش کرنا ہوگا جہاں یہ جراثیم پالے جا رہے ہیں اور پھر اس تنظیم اور اس لیبارٹری کو تباہ کرنا ہوگا۔ تب ہی یہ بھیانک منصوبہ ختم ہو گا"۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں چیف سے درخواست کروں کہ وہ اس مشن پر ٹیم کو بھجوا دے کیونکہ اس منصوبے میں ٹارگٹ پاکیشیا بھی تو ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہارا چیف اپنے طور پر جو چاہے کرتا رہے مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن بہرحال یہ کام اسلامی کونسل کا ہے"...... کرنل فریدی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ آپ تو ناراض ہو گئے۔ وہ میں تو اپنا سکوپ بنا رہا تھا کہ چلو اسی بہانے مجھے ایک چھوٹا سا چیک مل جائے گا اور آغا سلیمان پاشا کے قرضے کی طویل فہرست میں سے کوئی چھوٹی سی رقم کٹ جائے گی"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ مجھ سے رابطہ رکھنا۔ خدا حافظ"۔ کرنل فریدی نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"کیپٹن حمید بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کیپٹن حمید کی آواز سنائی دی۔

"میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ میرے ساتھ آفس میں بیٹھا کرو۔ تم پھر سیکرٹری کے کمرے میں پہنچ جاتے ہو۔ جلدی آؤ"۔ کرنل فریدی نے غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ خواہ مخواہ مجھ پر الزام لگا دیتے ہیں۔ مجھے کیا ضرورت ہے آپ کی نک چڑھی سیکرٹری کے پاس بیٹھنے کی۔ میں تو وہاں سے گزر رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی تو میں نے رسیور اٹھا لیا کیونکہ وہ آپ کی نک چڑھی سیکرٹری صاحبہ میک اپ کرنے میں مصروف تھیں"۔ کیپٹن حمید نے اندر داخل ہوتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ تو میک اپ کرتی ہی نہیں۔ بہرحال بیٹھو۔ بیکٹیریا مشن پر اب ہم نے سنجیدگی سے کام کرنا ہے"...... کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو کیپٹن حمید بے اختیار چونک پڑا۔

"بیکٹیریا مشن۔ کیا مطلب۔ یہ بیکٹیریا مشن کیا ہوتا ہے"۔ کیپٹن حمید نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری ابھی عمران سے بات ہوئی ہے۔ مادام ڈیکا کی وہاں گئی ہوئی ہے اور عمران نے اس کے وہاں دورے کا اصل مقصد معلوم کر لیا ہے۔ وہ پاکیشیا کے دارالحکومت اور گردو نواح کے علاقے کی آب و ہوا کی ایسی تحقیقی سائنسی رپورٹ کے حصول پر کام کر رہی



ہے جس کی مدد سے وہاں خاص بیکٹیریا پھیلا کر لاکھوں افراد کو بیک وقت ہلاک کیا جا سکے۔ عمران کی اس رپورٹ نے نیلسن کی بتائی ہوئی بات کو کنفرم کر دیا ہے اس لئے اب ہمیں پوری قوت سے اس بھیانک منصوبے کے خلاف کام کرنا ہو گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ اس منصوبے میں کامیاب ہو جائیں"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید کے چہرے پر بھی بے پناہ سنجیدگی طاری ہو گئی۔

"تو پھر اس کا آغاز کہاں سے کیا جائے گا"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"میرا اندازہ ہے کہ جابی کو اس بارے میں یقیناً کچھ نہ کچھ ضرور علم ہو گا اس لئے میرا خیال ہے کہ ماڈرڈ پہنچ کر سب سے پہلے اس مقدس احاطہ پر ریڈ کیا جائے اور وہاں جابی سے معلومات حاصل کی جائیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"آپ یہ کام مجھ پر چھوڑ دیں"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"نہیں۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ میں خود کروں گا۔ تم ایک کام کرو کہ گریٹ لینڈ چلے جاؤ میں پروفیسر آرنلڈ کو فون کر کے تفصیلات بتادوں گا جو فریکونسی نیلسن نے ہمیں دی ہے اس سے شاید ان کے اصل ہیڈ کوارٹر کا سراغ لگ جائے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"لیکن نیلسن نے تو بتایا ہے کہ گریٹ لینڈ کے ماہرین اسے ٹریس کرنے میں ناکام ہو گئے ہیں"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"ڈاکٹر آرنلڈ ریٹائر ہو چکے ہیں۔ ہیرس نے یقیناً ان ماہرین سے

رجوع کیا ہو گا جو آج کل حکومت کی ملازمت میں ہوں گے لیکن ڈاکٹر آرنلڈ اس وقت اس موضوع پر اتھارٹی کا درجہ رکھتے ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اگر ڈاکٹر آرنلڈ یہ کام کر لیتے ہیں تو پھر اس جاپانی سے پوچھنے کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے اور یہ بات میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ وہ کرنل ملر بہرحال سمجھ جائے گا کہ یہ کام آپ کا ہو سکتا ہے"۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"تمہاری بات واقعی درست ہے۔ واقعی پہلے ہمیں ڈاکٹر آرنلڈ کو چیک کرنا چاہئے۔ ٹھیک ہے ہم دونوں اکٹھے ہی ان کے پاس جائیں گے تم تیاری کر لو۔ آج رات ہی ہم روانہ ہو جائیں گے"۔ کرنل فریدی نے کہا اور کیپٹن حمید نے اثبات میں سر ہلا دیا۔



عمران نے کار ہوٹل شیراز کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور پھر اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ وہ کار میں اکیلا تھا۔ پارکنگ میں کار روک کر وہ کار سے اترا اور پھر اسے لاک کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہوٹل کے ہال میں داخل ہو کر وہ سیدھا لفٹ کی طرف بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد وہ ہوٹل کی چوتھی منزل پر پہنچ چکا تھا۔

"ڈاکٹر رچمنڈ اپنے کمرے میں ہیں یا نہیں"...... عمران نے اس منزل کے ویٹر سے پوچھا جو ٹرالی دھکیلتا ہوا آ رہا تھا۔

"یس سر۔ میں انہیں ہی سروس دے کر آ رہا ہوں"...... ویٹر نے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ پھر ایک کمرے کے بند دروازے پر رک کر اس نے آہستہ سے دستک دی۔

"یس کم ان پلیز۔ دروازہ کھلا ہوا ہے"...... اندر سے ایک بھاری

آواز سنائی دی اور عمران دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ سامنے کرسی پر ایک دبلا پتلا سا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر گون تھا اور اس کے ہاتھ میں جام تھا۔ وہ سر سے گنجا تھا لیکن اس کے چہرے پر سفید رنگ کی بڑی بڑی مونچھیں موجود تھیں۔ وہ خاصا بوڑھا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

" اوہ۔ اوہ تم عمران۔ آؤ۔ آؤ۔ بڑے عرصے بعد آنا ہوا ہے تمہارا"...... بوڑھے نے چونک کر شراب کا گلاس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

" بس کیا بتاؤں ڈاکٹر۔ آپ سے ملاقات کو تو بہت دل چاہتا ہے لیکن آپ کی ان مونچھوں سے خوف آتا ہے۔ ایسی زبردست مونچھیں ہیں کہ انہیں دیکھتے ہی دل دہل جاتا ہے اور پھر رات کو بھی آدمی خواب میں ڈرتا رہتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ڈاکٹر رچمنڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" اب یہ کہاں مونچھیں رہ گئی ہیں۔ اس وقت دیکھتے جب میں جوان تھا۔ ان مونچھوں کی دہشت"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے بے اختیار مونچھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

" مجھے معلوم ہے۔ آپ اس وقت ان مونچھوں سے ٹرک گھسیٹ لیا کرتے تھے"...... عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر رچمنڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم میری مونچھوں کی توہین کر رہے ہو اور



تمہیں معلوم ہے کہ میں اور تو سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں لیکن مونچھوں کی توہین برداشت نہیں کر سکتا"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" صرف ایک روپے کا بلیڈ آپ کو ہمیشہ کے لئے توہین سے نجات دلا سکتا ہے"...... عمران بھلا کب باز آنے والا تھا۔

" ہونہہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ میں مونچھیں کٹوا دوں۔ بس تم اٹھو اور نکل جاؤ میرے کمرے سے۔ تم میری مونچھوں کے دشمن ہو تو پھر میرے بھی ازلی دشمن ہو"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے کہا۔

" سوچ لیجئے۔ یہاں سے نکل کر میں نے سیدھا ماسٹر کالونی جانا ہے اور جب مسز ڈاکٹر رچمنڈ کو معلوم ہو گا کہ ان کے شوہر نامدار اس عمر میں ہوٹل کے کمرے میں چھپ کر کیا کرتے ہیں تو پھر نہ رہیں گے آپ اور نہ آپ کی مونچھیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر رچمنڈ نے بے اختیار منہ بنا لیا۔

" لیکن اس میں کیا برائی ہے نانسنس۔ کیوں غصہ کرے گی۔ کیا ہوٹل میں بیٹھنا جرم ہے"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے کہا لیکن اس بار اس کا لہجہ خاصا ڈھیلا تھا۔

" جرم تو میں انہی کو بتاؤں گا"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رچمنڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا میں کوئی جرم کرتا ہوں۔ تمہارا مطلب ہے کہ بین الاقوامی شہرت یافتہ ڈاکٹر رچمنڈ یہاں بیٹھ کر

کوئی جرم کرتا ہے۔ کیا تم ہوش میں ہو"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے ایک
بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹروں نے آپ کو شراب نوشی سے منع کر
رکھا ہے اور آنٹی نے آپ پر کرفیو نافذ کر رکھا ہے لیکن آپ یہاں
کمرے میں بیٹھ کر خوب دل کھول کر شراب نوشی کرتے ہیں اور پھر
اس وقت واپس جاتے ہیں جب شراب کی بو تک منہ سے غائب ہو
جاتی ہے اور آنٹی کے نزدیک یہ بہت بڑا جرم ہے"...... عمران نے کہا
تو ڈاکٹر رچمنڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلو اس سے زیادہ یہی ہو گا کہ میں مرجاؤں گا لیکن یہ
جرم کیسے ہو گیا"۔ ڈاکٹر رچمنڈ نے کہا۔

"آنٹی کو بیوہ کرنے کا جرم بھی تو قتل سے زیادہ بڑا جرم ہے"۔
عمران نے کہا تو ڈاکٹر رچمنڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ہاں۔ واقعی یہ بہت بڑا جرم ہے۔ چلو میں نے اپنی مونچھوں کی
توہین معاف کر دی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم جا کر اپنی آنٹی کو
ایسی پٹی پڑھاؤ گے کہ میرا گھر سے نکلنا ہی بند ہو جائے گی"...... ڈاکٹر
رچمنڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا خیال ہے کہ آنٹی سے بات کی جائے کہ اب سفید مونچھیں
کس کام کی"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رچمنڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"ارے ارے۔ فار گاڈ سیک یہ بات نہ کرنا اس سے۔ ورنہ وہ
ایسے میرے پیچھے پنجے جھاڑ کر پڑ جائے گی کہ مجھے یا تو خودکشی کرنا



پڑے گی یا پھر مونچھوں کے بغیر زندہ رہنا پڑے گا۔ پلیز عمران فار گاڈ
سیک"۔ ڈاکٹر رچمنڈ نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر وعدہ کریں کہ آئندہ آپ مجھے اس طرح کمرے سے نکلنے کا
نہیں کہیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں کہتا۔ میرے مرحوم باپ اور اس کے مرحوم باپ کی بھی
توبہ"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے کہا۔

"مونچھوں کی قسم کھا کر وعدہ کریں"...... عمران واقعی اسے زچ
کرنے پر تلا ہوا تھا اور ڈاکٹر رچمنڈ کو آخرکار مونچھوں کی قسم کھا کر
حلف اٹھانا پڑا۔

"اب آپ کو راز کی بات بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آنٹی
آپ کو آپ کی ان مونچھوں کی وجہ سے ہی پسند کرتی ہیں۔ ان کا کہنا
ہے کہ ان مونچھوں کو دیکھ کر انہیں محسوس ہوتا ہے کہ آپ واقعی
مرد ہیں اور انہوں نے مجھے سختی سے ڈانٹ دیا تھا کہ خبردار اگر میں
نے آئندہ آپ کی مونچھوں کے خلاف بات کی"...... عمران نے کہا تو
ڈاکٹر رچمنڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"ارے ارے۔ تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ خواہ مخواہ مجھے
تمہاری منتیں کرنا پڑیں۔ بہرحال بولو آج کیسے آنا ہوا"...... ڈاکٹر
رچمنڈ نے کہا اور شراب کا گلاس اٹھا لیا۔

"قدیم یونانی مذہب آرکنی کا ایک گروپ ماڈرڈ میں موجود ہے۔
مجھے یقین ہے کہ آپ کو اس کی اصل حقیقت کا علم ہو گا"۔ عمران

نے کہا تو ڈاکٹر رچمنڈ بے اختیار چونک پڑا۔

" یہ تمہیں بیٹھے بٹھائے آرکنی کے بارے میں پوچھنے کا کیسے خیال آگیا"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے کہا۔

" آرکنی والے اسرائیل سے مل کر پاکیشیا کے خلاف ایک بھیانک سازش کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رچمنڈ بے اختیار چونک پڑا۔

" آرکنی۔ ارے ارے نہیں۔ یہ تو امن و محبت کا مذہب ہے۔ بڑے سیدھے سادھے سے پر امن لوگ ہوتے ہیں یہ"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے کہا۔

" وہ تو مجھے معلوم ہے میں نے اب تک آرکنی کے بارے میں جو کچھ پڑھا ہے اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے لیکن کیا ماڈرڈ والے اصل آرکنی ہیں"...... عمران نے کہا۔

" تم میرے پاس اس سلسلے میں کیوں آئے ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں نے ماڈرڈ میں یہ کام کرا رکھا ہے"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں نے پہلے ہی آپ کو بتایا ہے کہ آرکنی والے پاکیشیا کے خلاف سازش کر رہے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ ایسے لوگوں کے خلاف میں کس قسم کا رویہ رکھتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ قدیم مذہب کے سلسلے میں انسائیکلوپیڈیا مرتب کرنے والی ٹیم کے سربراہ ہیں۔ پوری دنیا قدیم مذاہب کے سلسلے میں آپ کی معلومات سے



واقف ہے اور آپ میں یہ خصوصیت ہے کہ آپ اس سلسلے میں صرف کتابی معلومات تک اپنے آپ کو محدود نہیں رکھتے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رچمنڈ کے چہرے پر یکلخت بے پناہ سنجیدگی سی ابھر آئی۔

" میں نے اپنے طور پر حلف لیا ہوا ہے کہ ان معاملات کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا۔ کیونکہ میں ریسرچ سکالر ہوں خدائی فوجدار نہیں ہوں کہ دوسروں کے پھڈے میں ٹانگ اڑاتا پھروں۔ لیکن تم نے پاکیشیا کے خلاف انتہائی بھیانک سازش کی بات کر کے مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا ہے"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اس میں سوچنے والی کون سی بات ہے۔ آپ پاکیشیا کے شہری ہیں اور جب قاتل جراثیم اپنا کام کریں گے تو انہوں نے یہ نہیں دیکھنا کہ آپ کا تعلق کس مذہب سے ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رچمنڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

" قاتل جراثیم۔ کیا مطلب"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے کہا تو عمران نے تفصیل سے بتا دیا کہ ان کا پلان کیا ہے۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں کچھ اور سمجھا تھا"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" آپ کیا سمجھے تھے"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

" میں یہ سمجھا تھا کہ آرکنی والوں نے گرینڈ پلان پر عمل شروع کر دیا ہے"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے کہا تو اس بار عمران کے چہرے پر حقیقی

حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"گرینڈ پلان۔ کیا مطلب۔ کیسا گرینڈ پلان"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"تمہیں بتانے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم اس قابل ہو کہ تمہیں سب کچھ بتا دیا جائے۔ میرا واقعی کوئی پتہ نہیں کب میں اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔ اب تک تو میں نے اپنے حلف کی پاسداری کی ہے لیکن اب جبکہ ان لوگوں نے اپنا لائحہ عمل تبدیل کرنا شروع کر دیا ہے تو آپ مجھے بتا دینا چاہیئے تو سنو عمران۔ میں نے آرکنی مذہب کے بارے میں تحقیقات شروع کی تو میں ماڈرڈ گیا۔ وہاں بحیثیت بین الاقوامی ریسرچ سکالر میری بڑی آؤ بھگت کی گئی۔ میں ماڈرڈ میں ان کے پاس دو ماہ تک رہا۔ ایک رات اچانک مجھے معلوم ہو کہ چند پراسرار لوگ مقدس احاطے میں آئے ہیں اور مذہبی پیشوا جابی ایک خفیہ تہہ خانے میں ان سے ملاقات کر رہا ہے تو مجھے تجسس ہوا تو میں اس تہہ خانے میں گیا اور یہ میری بدقسمتی سمجھو یا خوش قسمتی کہ میں نے ان کے درمیان ہونے والی بات چیت سن لی۔ آنے والے چار تھے اور وہ چاروں یہودی تھے۔ ان کا تعلق یہودیوں کی ایک انتہائی جنونی مذہبی تنظیم ڈیتھ سرکل سے تھا۔ وہ ایک گرینڈ پلان کے بارے میں ڈسکس کر رہے تھے اور اس گرینڈ پلان کی جو خاص خاص باتیں میرے علم میں آئیں ان کے مطابق ڈیتھ سرکل پوری دنیا پر یہودی قبضے کے لئے کام کر رہی تھی



اور اس سلسلے میں ان کا پروگرام تھا کہ ایسی خفیہ لیبارٹریاں قائم کی جائیں جن میں ایسا اسلحہ تیار کیا جائے جس کا کوئی توڑ دنیا کے کسی بھی ملک کے پاس نہ ہو اور جب یہ اسلحہ تیار ہو جائے تو پھر پوری دنیا کے یہودیوں کو ایک خطے میں جمع کر کے دنیا کے باقی سارے خطوں کو اس اسلحے سے تباہ و برباد کر دیا جائے۔ اس کے بعد پوری دنیا میں یہودیوں کو پھیلا بھی دیا جائے اور پھر پوری دنیا پر اس طرح قبضہ کر لیا جائے۔ پھر یہودیوں سے ہٹ کر کوئی اور نسل یہاں پنپ ی نہ سکے۔ اسے وہ گرینڈ پلان کہہ رہے تھے اور وہ ایسے اسلحے کی لیبارٹری ماڈرڈ میں قائم کرنا چاہتے تھے۔ میں نے یہ باتیں سنیں تو میں ہلے تو بڑا پریشان ہوا کیونکہ مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے کہ یہودی جو کہتے ہیں وہ کر بھی گزرتے ہیں۔ اس معاملے میں یہ جنونی ہوتے یں۔ میں نے سوچا کہ ماڈرڈ کے اعلیٰ حکام کو یا اقوام متحدہ کو ڈیتھ سرکل کے اس خوفناک پلان کے بارے میں اطلاع کر دوں لیکن پھر میں نے سوچا کہ یہ لوگ مجھے تو ہلاک کر دیں گے جبکہ دنیا نے اسے یوانے کی بڑ قرار دے کر خاموش ہو جانا ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے پ سے حلف لیا کہ میں اس گرینڈ پلان کو کبھی کسی کے سامنے ہیں کھولوں گا اور آج مجھے پندرہ سال ہو گئے ہیں میں حلف پر قائم وں۔ تم نے جب آرکنی اور ڈیتھ سرکل کی بات کی تو فوراً میرا ذہن س گرینڈ پلان کی طرف چلا گیا اور مجھے تشویش لاحق ہو گئی کہ کہیں ن پندرہ سالوں کے دوران لوگوں نے گرینڈ پلان پر کام مکمل نہ کر

لیا ہو"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ جراثیمی بموں کا استعمال ان کے گرینڈ پلان کا ہی حصہ ہے جس اسلحے کی وہ بات کر رہے تھے وہ یہی اسلحہ ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

" تو کیا جراثیموں سے پوری دنیا کے لوگوں کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے کہا۔

" ان کا ٹارگٹ پہلے دنیا بھر کے مسلم ممالک بنیں گے۔ ظاہر ہے غیر مسلم ممالک اس لئے خاموش رہیں گے کہ یہ کام مسلم ممالک کے خلاف ہو رہا ہے پھر یہ لوگ دوسرے غیر مسلم مذاہب کے لوگوں پر اٹیک کر دیں گے اور اس کے بعد ظاہر ہے اس گرینڈ پلان پر عمل ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" تمہاری بات صحیح ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔ تو پھر سن لو کہ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے ڈیتھ سرکل کا ہیڈ کوارٹر بحیرہ روم کے ایک دور افتادہ جزیرے بلیرک میں ہے"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے کہا۔

" آپ کو کیسے یہ بات معلوم ہوئی"...... عمران نے پوچھا۔

" آرگنی مذہب کی ریسرچ کے لئے مجھے طویل عرصے تک ماڈرڈ میں رہنا پڑا تھا۔ اس وقت مذہبی پیشوا موجودہ پیشوا جابی کا والد تھا۔ وہ بھی جابی ہی کہلاتا تھا لیکن اس کا اصل نام میکارتو تھا۔ میکارتو میرا دوست بن گیا تھا۔ میکارتو میں ایک ایسی کمزوری تھی جس کا علم خود میکارتو کو بھی نہیں تھا اور وہ کمزوری یہ تھی کہ اگر ایک خاص قسم کی



کاک ٹیل شراب جسے وہاں میون بیون کہا جاتا تھا اس کی ایک خاص مقدار اگر میکارتو پی لیتا تو اس پر اس کا ایسا اثر ہوتا کہ اس وقت اس سے جو کچھ پوچھا جاتا وہ سچ اور درست جواب دیتا۔ دو تین بار یہی چانس ہوا تو ایک بار میں نے اس سے ڈیتھ سرکل کے گرینڈ پلان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے اس سے سوالات کئے تو اس نے مجھے بتایا کہ ڈیتھ سرکل کا ہیڈ کوارٹر بلیرک میں ہے اور ڈیتھ سرکل گرینڈ پلان پر عمل کر رہی ہے اور اس سلسلے میں انہوں نے لیبارٹریاں قائم کرنا شروع کر دی ہیں۔ اس سے زیادہ اسے بھی معلوم نہ تھا اور میں نے بھی مزید کچھ نہ پوچھا"۔ ڈاکٹر رچمنڈ نے جواب دیا۔

" جبکہ پہلے آپ نے خود ہی بتایا ہے کہ وہ اس کی لیبارٹری ماڈرڈ میں قائم کرنا چاہتے تھے اور اسی لئے وہ جابی سے ملنے آئے تھے"۔ عمران نے کہا۔

" ہاں مجھے یاد آگیا۔ میں نے یہ بات جابی سے پوچھی تھی۔ جابی نے بتایا تھا کہ ماڈرڈ میں کوئی مناسب جگہ لیبارٹری کے لئے نہیں مل سکی تھی اس لئے آئیڈیا ڈراپ کر دیا گیا تھا"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے جواب دیا۔

" آپ کبھی اس جزیرے بلیرک پر گئے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

" ہاں۔ ایک بار میرا وہاں جانا ہوا تھا۔ وہاں اس جزیرے میں

ایک قدیم ترین معبد ہے جس کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ یہ بھی ایک قدیم اور معدوم مذہب کا واحد بچ جانے والا عبادت خانہ ہے۔ اس مذہب کا نام قدیم کتابوں میں چاشامیہ بتایا گیا ہے۔ یہ لوگ سورج کے پجاری تھے۔ اس معبد کو دیکھنے میں وہاں گیا تھا"۔ ڈاکٹر رچمنڈ نے جواب دیا۔

"جابی سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات ملنے سے پہلے گئے تھے یا بعد میں"...... عمران نے پوچھا۔

"پہلے۔ بعد میں نہیں گیا تھا اور نہ میرا وہاں جانے کا کوئی مطلب تھا"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے کہا۔

"آپ کا کیا خیال ہے۔ وہاں کس ٹائپ کا ہیڈ کوارٹر ہو گا"۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ ایسی تنظیموں کے کس طرح کے ہیڈ کوارٹر ہوتے ہیں۔ میں نے توجو میکارتو سے سنا تھا وہ تمہیں بتا دیا ہے"۔ ڈاکٹر رچمنڈ نے جواب دیا۔

"کیا موجودہ جابی کو اس بارے میں علم ہو گا"...... عمران نے پوچھا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ مجھے تو صرف اتنا معلوم ہے کہ میکارتو وفات پا چکا ہے اور اس بارے میں بھی میں نے اخبار میں پڑھا تھا"۔ ڈاکٹر رچمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے جو کچھ بتایا ہے اسے بہت طویل عرصہ گزر چکا ہے اس



لئے اب یہ کس طرح کنفرم کیا جائے کہ ڈیتھ سرکل کا ہیڈ کوارٹر اب بھی جزیرہ بلیرک میں ہے یا نہیں۔ کوئی ٹپ آپ کے ذہن میں ہو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو ڈاکٹر رچمنڈ نے شراب کا ایک بڑا سا گھونٹ بھرا اور پھر کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔ عمران خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔ کافی دیر بعد اچانک ڈاکٹر رچمنڈ نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"اچانک میرے ذہن میں ایک خاص آدمی کا نام آ گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس تنظیم کے بارے میں تازہ ترین حالات جانتا ہو گا۔ اس کا نام جیرالڈ ہے۔ رونالڈ جیرالڈ۔ یہ ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن میں رہتا ہے۔ کٹر یہودی ہے اور آرگنی مذہب کے تمام اخراجات خفیہ طور پر وہی ادا کرتا ہے۔ اس کا آٹو موبائل سپیئر پارٹس کا کاروبار پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ دنیا کے چند گنتی کے امراء میں سے ایک ہے۔ اس کی رہائش ولنگٹن کے سب سے مہنگے علاقے روز ویلی میں ہے۔ ویسے اس کا کاروباری آفس ولنگٹن کے گولڈن ایریے میں ہے۔ ایک پورا پلازہ اس کی ملکیت ہے اور اس چھ سات منزلہ پلازہ میں صرف اس کی کمپنی جس کا نام انٹرنیشنل آٹو موبائل پارٹس کارپوریشن ہے، کے ہی دفاتر ہیں۔ اس کی کمپنی کو عام طور پر آئی اے پی سی کہا جاتا ہے لیکن یہ تمہارا اپنا کمال ہو گا کہ تم اس سے معلومات حاصل کر سکو"۔ ڈاکٹر

رچمنڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اچھی ٹپ ہے۔ اب مجھے اجازت کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کی یہاں چھپ کر شراب پینے کی رفتار میں میری وجہ سے خاصی کمی ہو گئی ہے لیکن آپ نے بہرحال آنٹی سے چھپ کر اپنا کوٹہ پورا کرنا ہے۔ اوکے۔ گڈ بائی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا تو ڈاکٹر رچمنڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب خیال رکھنا۔ اگر تم نے اپنی آنٹی کو میری یہاں موجودگی اور شراب کے بارے میں بتایا تو اچھا نہ ہو گا"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے جھک کر میز کے نیچے سے شراب کی نئی بوتل اٹھا کر میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ تو انہیں بتا سکتا ہوں کہ آپ کی لاش یہاں سے اٹھوانے کا بندوبست کر لیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی بات"...... ڈاکٹر رچمنڈ نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا اور عمران ہنستا ہوا واپس مڑا اور پھر کمرے سے باہر آگیا۔



بڑے سے کمرے میں اس وقت ایک میز کے گرد ایک عورت اور دو مرد بیٹھے ہوئے تھے جبکہ چوتھی کرسی خالی تھی۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ پہلے سے بیٹھے ہوئے تینوں افراد اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھو"...... آنے والے نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر وہ خود اس خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے کہنے پر باقی تینوں بھی بیٹھ گئے۔

"میری۔ تم اپنی رپورٹ دو"...... آخر میں آنے والے نے عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... عورت نے جس کا نام میری تھا چونک کر جواب دیا اور پھر اس نے جھک کر نیچے فرش پر پڑا ہوا اپنا بیگ اٹھایا۔ اسے کھولا اور اس کے اندر سے ایک سرخ رنگ کی موٹی سی

فائل نکال کر باس کی طرف بڑھا دی۔

"اس میں چالیس چھوٹے بڑے مسلم ممالک کے بارے میں تحقیقی بلیو رپورٹس موجود ہیں باس"...... میری نے کہا تو باس نے اس کے ہاتھ سے فائل لے کر اپنے سامنے رکھ لی۔

"کسی جگہ تمہارے ایجنٹوں کو کوئی پرابلم تو پیدا نہیں ہوا"۔ باس نے میری سے کہا۔

"نو باس۔ البتہ پاکیشیا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا ایک مشہور ایجنٹ علی عمران میری ایجنٹ مادام ڈیکا کی سے ملا تھا۔ اشاروں کنایوں سے یہ محسوس ہوتا تھا کہ وہ مادام ڈیکا کی کے مشن کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے لیکن ہمارا سیٹ اپ ہی ایسا تھا کہ اسے کسی صورت اصل بات کا علم ہی نہ ہو سکا تھا اور پھر نہ ہی وہ دوبارہ آیا۔ البتہ جس طرح ہر جگہ نگرانی ہوتی رہی اسی طرح یہاں بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس نگرانی کرتی رہی"۔ میری نے جواب دیا۔

"پہلے تم نے رپورٹ دی تھا کہ اسلامی سیکورٹی کونسل کے کرنل فریدی کے کہنے پر مسلم ملک میں تمہارے ایجنٹ کی نگرانی ہوتی رہی ہے"...... باس نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن ان میں سے آج تک کسی کو بھی اصل مسئلے کا علم نہیں ہو سکا"...... میری نے جواب دیا۔

"تمہاری ایجنٹ مادام ڈیکا کی یا اس کے کسی آدمی کو اغوا کر کے



بھی تو معلومات حاصل کی جا سکتی تھیں۔ ایسا تو نہیں ہوا"۔ باس نے کہا۔

"نو باس۔ ایسا نہیں ہوا۔ اور اگر ایسا ہوتا بھی تو آپ کو معلوم ہے کہ میرے سیکشن کا سیٹ اپ ہی ایسا ہے کہ جیسے ہی میرا کوئی آدمی اصل بات بتانے کے لئے ذہنی طور پر آمادہ ہوتا وہ خود بخود اپنے سر میں موجود مخصوص کیپسول کی مدد سے فوری ہلاک ہو جاتا"۔ میری نے جواب دیتے ہوئے کہا اور باس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مائیکل۔ تم اپنی رپورٹ دو اب"...... باس نے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ میرے سیکشن کی رپورٹ کے مطابق کرنل فریدی نے ماڈرڈ دارالحکومت میں آرکنی کے مذہبی احاطے کا دورہ کیا۔ جابی سے اس کی مختصر سی ملاقات ہوئی البتہ نائب جابی راگو سے اس کی تفصیلی ملاقات ہوئی ہے۔ اطلاع یہ ملی ہے کہ کرنل فریدی کسی بین الاقوامی مذہبی کانفرنس میں جابی کو بطور مندوب شامل کرنا چاہتا تھا لیکن جابی نے خود شمولیت سے انکار کر دیا البتہ اس نے اپنے نائب کو اجازت دے دی تھی کہ اگر وہ چاہے تو آرکنی کی طرف سے اس کانفرنس میں شریک ہو سکتا ہے اور پھر نائب نے اس سلسلے میں کرنل فریدی سے تفصیلی ملاقات کی۔ اس کے بعد کرنل فریدی نے بھی پاکیشیا میں میری کے سیکشن کی ایجنٹ مادام ڈیکا کی کے بارے میں علی عمران کو آگاہ کیا تھا"...... ادھیڑ عمر مائیکل نے تفصیل بیان

کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک تہہ
شدہ فائل نکال کر باس کے سامنے رکھ دی۔

"اس عمران نے کرنل فریدی کو کیا رپورٹ دی ہے"...... باس
نے فائل لے کر اسے میری کی فائل کے اوپر رکھتے ہوئے مائیکل سے
کہا۔

"یہ معلوم نہیں ہو سکا کیونکہ اگر کرنل فریدی کا فون ٹیپ یا کچھ
کیا جاتا تو اسے فوراً معلوم ہو جاتا اور پھر نگرانی سامنے آجاتی"۔ مائیکل
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مائکر۔ تمہاری کیا رپورٹ ہے"...... باس نے اس بار دوسرے
ادھیڑ عمر آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جو اب تک مسلسل خاموش بیٹھا
ہوا تھا۔

"باس۔ ہمارا گرینڈ پلان اس وقت شدید خطرے میں ہے"۔
مائکر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو نہ صرف باس بلکہ میری اور
مائیکل بھی بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہروں پر حیرت کے
تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ تفصیل سے بات کرو مائکر"...... باس نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ دنیا کے دو خطرناک ایجنٹس کرنل فریدی اور علی عمران
دونوں ہمارے پیچھے لگ گئے ہیں۔ وہ دونوں ہی اس قدر خطرناک
ایجنٹ ہیں کہ ان کا ہمارے پیچھے لگ جانا سو فیصد رسک کی بات



ہے اور اس کی طرف سے چشم پوشی کے نتائج انتہائی خوفناک بھی
نکل سکتے ہیں"۔ مائکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ زیادہ سے زیادہ کیا کر سکتے ہیں مائکر"...... باس نے
قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکتے ہیں اور اس لیبارٹری تک بھی جس
میں گرین ڈیتھ تیار کی جا رہی ہے"...... مائکر نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"کیا واقعی ایسا ممکن ہے جبکہ مجھے بھی اس بات کا علم نہیں کہ
گرین ڈیتھ کی لیبارٹری کہاں ہے"...... باس نے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر سے تو انہیں معلوم ہو سکتا ہے"...... مائکر نے
جواب دیا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ڈیتھ سرکل کا ہیڈ کوارٹر کسی عام
تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہے کہ ہر شخص اسے ٹریس بھی کر لے گا اور وہاں
سے اپنی مرضی کی معلومات بھی حاصل کر لے گا"...... باس نے اس
بار منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میرا یہ فرض تھا کہ میں آپ کو رپورٹ دوں اور یہ فرض
میں نے ادا کر دیا ہے۔ اب آپ اس بارے میں کیا کرتے ہیں اور کیا
نہیں یہ میرا کام نہیں ہے"...... مائکر نے بھی قدرے ناخوشگوار لہجے
میں کہا۔

"تم ایسا کرو کہ کرنل فریدی کے ساتھ ساتھ اب علی عمران کی

بھی نگرانی کراؤ"...... باس نے کہا۔

" باس۔ ابھی تک یہ دونوں اندھیرے میں ٹکریں مارتے پھر رہے ہیں۔ انہیں معلوم نہیں کہ گرینڈ پلان کیا ہے۔ کرنل فریدی جابی اور راگو سے بھی اس لئے ملا تھا کہ وہ اصل منصوبے کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہے اگر نگرانی کرنے والا ان کے ہاتھ لگ گیا تو اس کی مدد سے وہ مجھ تک اور پھر مجھ سے آپ تک اور آپ سے ہیڈ کوارٹر تک آسانی سے پہنچ جائیں گے۔ ان کا طریقہ کار بھی یہی ہے اس لئے میری رائے کے مطابق آپ چیف ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ کر دیں کہ وہ ان دونوں کی طرف سے پوری طرح محتاط رہیں اور اس کے بعد ان دونوں کو کھلا چھوڑ دیا جائے۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ یہ دونوں ناکام رہیں گے لیکن اگر ان کے خلاف کوئی ایکشن لیا گیا تو یہ دونوں انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھنا شروع ہو جائیں گے"۔ مائکر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تمہاری یہ تجویز بھی ہیڈ کوارٹر پہنچا دی جائے گی اور اس کے ساتھ ہی یہ میٹنگ برخاست کی جاتی ہے۔ مائکر تم دو گھنٹے بعد مجھے میرے آفس میں ملو"...... باس نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی سب بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ باس تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ہاتھ میں میری اور رابرٹ کی دی ہوئی دونوں فائلیں موجود تھیں۔ دروازے سے نکل کر وہ ایک راہداری میں سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا پھر ایک کمرے کا دروازہ



کھول کر اندر داخل ہوا۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور دیوار میں نصب سوئچ پینل پر ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے یہ کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد لفٹ رکی تو باس نے دروازہ کھولا تو دوسری طرف ایک اور راہداری تھی جس میں کوئی دروازہ نہ تھا۔ باس نے اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھا کر دیوار کے اوپر ایک مخصوص جگہ پر رکھا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے ہٹ گئی۔ اب وہاں ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔ باس نے دروازہ کھولا اور دوسری طرف موجود آفس نما کمرے میں پہنچ کر اس نے ایک سائیڈ پر موجود الماری کھولی۔ اس الماری کا سب سے نچلا خانہ کسی باکس کی طرح تھا۔ اس نے باکس کا ڈھکن اٹھایا اور دونوں فائلیں ایک دوسرے کے ساتھ لگا کر اندر باکس میں رکھیں اور پھر باکس بند کر کے اس کے اوپر لگے ہوئے لٹو کو اس نے مخصوص انداز میں دائیں بائیں گھما کر اسے دبایا تو لٹو اس باکس کے ڈھکن میں ہی غائب ہو گیا۔ اب باکس کی سطح بالکل برابر نظر آ رہی تھی۔ باس نے الماری بند کی اور پھر بڑی سی میز کے پیچھے جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا۔ یہ چونکہ فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر تھا اس لئے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

" ہیلو ہیلو۔ ڈبلیو ون کالنگ۔ اوور"...... باس نے بار بار کال

دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ڈبلیو ٹو اٹنڈنگ یو۔ اوور"....... دوسری طرف سے ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"میں نے تو ڈبلیو ایکس کو کال کیا تھا۔ اوور"....... باس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری۔ ڈبلیو ایکس ایک ماہ تک لائن پر نہیں آ سکتا۔ اوور اینڈ آل"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو باس نے بھی ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا پھر اسے اٹھا کر واپس دراز میں رکھا اور پھر دراز بند کر کے اس نے ایک اور دراز کھول کر اس میں سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس کا بٹن آن کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو باس نے ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ڈبلیو ون کالنگ۔ اوور"....... باس نے بٹن دبا کر خود ہی کال دیتے ہوئے کہا۔

"ڈبلیو ایکس سے تمہیں کیا کام ہے۔ اوور"....... دوسری طرف سے ایک کرخت سی مشینی آواز سنائی دی۔

"ڈبلیو ایکس تک ایک انتہائی اہم پیغام پہنچانا ہے۔ ایمرجنسی۔ اوور"....... باس نے کہا۔

"او کے۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔



"ہیلو۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ یو۔ اوور"....... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن بولنے والی کا لہجہ ایسا لگتا تھا جیسے اس کی آواز دس بارہ مشینوں سے گزر کر ٹرانسمیٹر سے باہر نکل رہی ہو۔

"ڈبلیو ون ایکس زیرو ایکس ون۔ اوور"....... باس نے کہا۔

"ہیلو۔ نمبر تھری کالنگ یو۔ اوور"....... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"چیف۔ میری سیکشن اور رابرٹ سیکشن کی پورٹیں میں نے باکس کے ذریعے بھجوا دی ہیں وہ وصول کر لیں۔ کوئی پرابلم سامنے نہیں آیا۔ البتہ مائکر نے بڑی عجیب رپورٹ دی ہے۔ اوور"۔ باس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا۔ اوور"....... دوسری طرف سے اسی طرح سپاٹ لہجے میں پوچھا گیا تو باس نے مائکر کی دی ہوئی رپورٹ دوہرا دی۔

"مائکر نے جو کچھ بتایا ہے وہ عام حالات میں درست ہے لیکن ضروری نہیں کہ اس نے جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ درست ہو بہرحال اس کی رپورٹ بورڈ میں پیش کر دی جائے گی اور پھر جو فیصلہ ہو گا اس سے تمہیں آگاہ کر دیا جائے گا۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں نے اسی لئے مائکر کو دو گھنٹے بعد اپنے آفس میں کال کیا ہے۔ اوور"....... باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ دو گھنٹوں کے اندر رپورٹ تمہیں سپیشل فون پر

مل جائے گی۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی باس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے اٹھا کر میز کی دراز میں رکھا اور پھر دوسری سائیڈ کی دراز کھول کر اس نے ایک فائل نکالی اور اسے اپنے سامنے رکھ کر وہ اسے دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ وہ فائل دیکھنے میں اس قدر مصروف رہا کہ اسے وقت گزرنے کا احساس تک نہ ہوا۔ اچانک میز پر موجود سرخ رنگ کے فون کی کرخت گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر سامنے دیوار پر لگے ہوئے کلاک کو دیکھنے لگا۔

"ڈیڑھ گھنٹہ گزر بھی گیا۔ حیرت ہے"...... باس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھالیا۔

"ڈبلیو ون بول رہا ہوں"...... باس نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نمبر تھری فرام دس اینڈ"...... وہی مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس چیف"...... باس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بورڈ نے مائکر کی رپورٹ کو بہت اہمیت دی ہے اور یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جب تک یہ دونوں ایجنٹ راستے سے ہٹ نہیں جاتے تب تک گرینڈ پلان پر عملدرآمد ناممکن ہے۔ گرینڈ پلان پر عملدرآمد میں ابھی چند ماہ کا وقفہ موجود ہے کیونکہ بلیو رپورٹس کے مطابق گرین ڈیتھ کو ہر مسلم ملک کے لئے علیحدہ علیحدہ تیار کرنا پڑے گا اور پھر وہاں اس کے آخری سیکشن کے لئے باقاعدہ پلان تیار ہو گا تب جا



ر گرینڈ پلان پر عمل درآمد ہو سکتا ہے۔ چنانچہ بورڈ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس وقفے کے دوران ان دونوں کے خاتمے کے لئے پوری قوت جھونک دی جائے لیکن اس کے لئے ہیڈ کوارٹر نے اپنے ٹاپ ایجنٹس کو حرکت میں لے آنے کا فیصلہ کیا ہے اس لئے تم یا مائکر یا کوئی اور سیکشن اب اس بارے میں کسی قسم کی کوئی حرکت نہیں کرے گا"...... نمبر تھری نے تیز اور سخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"او کے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو باس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو باس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... باس نے سرد لہجے میں کہا۔

"مائکر ملاقات کے لئے حاضر ہے باس"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مترنم آواز سنائی دی۔

"بھیج دو"...... باس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... باس نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور مائکر اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو مائکر"...... باس نے کہا تو مائکر میز کی دوسری طرف کرسی

پر بیٹھ گیا۔

"ہیڈ کوارٹر نے تمہاری رپورٹ پر فوری طور پر بورڈ میں غور کیا ہے۔ تم نے جو کچھ کہا ہے بورڈ نے اسے آنر کیا ہے لیکن بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ ہیڈ کوارٹر کے ٹاپ ایجنٹ ہی عمران اور کرنل فریدی کے خلاف کام کریں گے اور گرینڈ پلان پر عمل درآمد سے پہلے ان دونوں کو راستے سے ہٹا دیا جائے گا اور ساتھ ہی مجھے حکم دیا ہے کہ ہم سب اس سلسلے میں قطعاً علیحدہ رہیں گے"...... باس نے کہا۔

"یس باس۔ میرا بھی یہی مقصد تھا کہ ہیڈ کوارٹر کے نوٹس میں یہ بات آ جائے۔ باقی ہیڈ کوارٹر تو ان دونوں کا خاتمہ آسانی سے کرا سکتا ہے اس کے لئے تو یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ لیکن آپ سے بھی میں نے ایک درخواست کرنی ہے"...... مائکر نے کہا تو باس بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسی درخواست"...... باس نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"کرنل فریدی تو گریٹ لینڈ بیٹھا ہے اور اس نے وہاں فریکونسی کے ماہر ڈاکٹر آرنلڈ سے ملاقات کی ہے لیکن یہ رپورٹ بھی مجھے مل گئی ہے کہ ڈاکٹر آرنلڈ باوجود اپنی کوشش کے فریکونسی کی مدد سے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس نہیں کر سکا جبکہ عمران کے متعلق مجھے رپورٹ ملی ہے کہ وہ یہاں ولنگٹن پہنچا ہوا ہے اور اس کے ہوٹل سے ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ آپ کی رہائش گاہ کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہے"...... مائکر نے کہا تو باس کی آنکھیں



رت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے ثرات ابھر آئے تھے۔

"میرے متعلق۔ کیا مطلب۔ میرے متعلق کیوں۔ اور کرنل یدی کو ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی کا کیسے علم ہو گیا"...... باس نے رت بھرے لہجے میں کہا تو مائکر بے اختیار مسکرا دیا۔

"باس۔ یہ لوگ حد درجہ تیز اور انتہائی خطرناک ہیں اسی لئے تو ں نے ہیڈ کوارٹر تک یہ بات پہنچانی ضروری سمجھی تھی۔ جہاں تک را آئیڈیا ہے کہ کرنل فریدی نے لامحالہ یہ فریکونسی جاپان سے علوم کی ہے۔ کس طرح معلوم کی ہے یہ بات نہ میری سمجھ میں آ کتی ہے اور نہ آئی ہے مگر اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ اس کے پاس ہیں ہو سکتا۔ جہاں تک آپ کی ذات کا تعلق ہے یہ بات بھی باوجود وشش کے میں نہیں سمجھ سکا کہ عمران کو آپ کے متعلق کیسے علومات ملی ہیں۔ بہرحال وہ آپ کو تلاش کر رہا ہے اور یقیناً وہ آپ سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے اور آپ ہا ہے جہاں بھی چلے جائیں وہ بہرحال آپ تک پہنچ جائے گا۔ اسی لئے یری درخواست ہے کہ آپ بجائے چھپنے کے اس کو فیس کریں اور سے کسی بھی طرح یہ یقین دلا دیں کہ آپ کا اس سارے سلسلے میں وئی تعلق نہیں ہے۔ اگر اسے یقین ہو گیا تو وہ آپ کا پیچھا چھوڑ دے ا ورنہ نہیں"...... مائکر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں اس سے خود ملوں"...... باس نے

کہا۔

"نہیں باس۔ میرا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ میرا مطلب ہے کہ آپ اپنی روش سے ہٹ کر کوئی کام نہ کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ عمران جب بھی جس پیرائے میں آپ سے بات کرے گا وہ ہیڈ کوارٹر کی بات اچانک کرے گا اور پھر آپ کا ردعمل دیکھے گا۔ بس اسی ردعمل سے وہ اندازہ لگائے گا"...... مائکر نے کہا۔

"گڈ۔ تم واقعی بے حد سمجھ دار آدمی ہو۔ ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا لیکن اب تم نے اپنے سیکشن کو ہٹا لینا ہے"...... باس نے کہا۔

"میں نے پہلے ہی ہٹا لیا ہے باس"...... مائکر نے کہا۔

"اوکے"...... باس نے کہا تو مائکر اٹھا اور سلام کر کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"کاش۔ ہیڈ کوارٹر مجھے ان لوگوں کو ٹھکانے لگانے کا مشن دے دیتا۔ پھر میں دیکھتا کہ یہ کتنے سانس مزید لے سکتے ہیں"...... باس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔



ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرنل فریدی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل فریدی نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران بول رہا ہوں پیر و مرشد"...... دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ تم کہاں سے بول رہے ہو۔ کیا پاکیشیا سے"...... کرنل فریدی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جی نہیں۔ ولنگٹن سے۔ میں نے آپ کی ایجنسی فون کیا تھا تو مجھے بتایا گیا کہ آپ گریٹ لینڈ کے روحانی دورے پر گئے ہوئے ہیں اور پھر آپ کی سیکرٹری نے مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے مجھے اس ہوٹل کے بارے میں بھی بتا دیا۔ میں نے سوچا کہ آپ سے بات کر لی جائے شاید روحانیت کی تار مجھ سے بھی مل جائے"...... عمران کی

چھکتی ہوئی آواز سنائی دی تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"سیکرٹری کو میں نے خود اجازت دی تھی کہ تمہیں وہ کچھ دے جو کچھ دوسروں کو نہیں بتایا جا سکتا۔ لیکن تم ولنگٹن میں کیا رہے ہو۔ کیا کوئی خاص کلیو مل گیا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ہاں میں ڈاکٹر رچمنڈ سے ملا تھا۔ آپ تو جانتے ہیں ڈاکٹر رچمنڈ کو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ قدیم مذاہب پر وہ واقعی اتھارٹی رکھتا تھا۔ لیکن میں نے تو سنا ہے کہ آج کل مسلسل شراب نوشی کی وجہ سے اس کی حالت تباہ ہو چکی ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"آپ نے ٹھیک سنا ہے لیکن بہرحال وہ ہوش و حواس میں ہے۔ میں نے اس سے تفصیلی بات کی تو اس نے مجھے بتایا کہ ڈیتھ سرکل کا ہیڈ کوارٹر ایک دور افتادہ جزیرے بلیرک میں ہے لیکن چونکہ اس نے یہ بات طویل عرصہ پہلے کی معلومات کی بنا پر کی تھی اس لئے میں نے اسے کوئی ایسی ٹپ دینے کے لئے کہا جس سے میں یہ بات کنفرم کر سکوں۔ چنانچہ اس نے مجھے ولنگٹن کے ایک کاروباری یہودی رونالڈ جیرالڈ کی ٹپ دی ہے۔ اس کے بقول جیرالڈ آرگنی کو سب سے زیادہ عطیات دیتا ہے اور ایک لحاظ سے اس مذہب کا خفیہ سرپرست ہے۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ اس کا تعلق لامحالہ ہیڈ کوارٹر سے ہو گا۔ چنانچہ میں ٹیم سمیت یہاں پہنچ گیا ہوں۔ اب میں جلد ہی اس سے ملاقات کروں گا اور پھر اصل بات سامنے آجائے گی۔ لیکن آپ گریٹ



لینڈ کس لئے گئے تھے"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا تھا کہ مجھے نیلسن نے ہیڈ کوارٹر کی ایک مخصوص فریکونسی بتائی تھی۔ اس نے یہ فریکونسی سپیشل سیکشن کے چیف ہیرس کو بھی دی اور ہیرس نے گریٹ لینڈ کے ماہرین سے رجوع کیا لیکن وہ اصل جگہ ٹریس نہ کر سکے۔ میں نے سوچا کہ ڈاکٹر آرنلڈ سے بات کی جائے۔ چنانچہ میں یہاں گریٹ لینڈ آ گیا۔ ڈاکٹر آرنلڈ سے بات ہوئی ہے۔ انہوں نے بھی پوری کوشش کر لی ہے لیکن وہ بھی اصل مقام ٹریس نہیں کر سکے"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی آپ نے بتایا تھا لیکن میرے ذہن میں اس کا خیال نہ رہا تھا۔ آپ ڈاکٹر آرنلڈ سے دوبارہ ملیں۔ وہ واقعی اس کام میں آپ کی مدد ضرور کریں گے۔ آپ انہیں بلیرک جزیرے کا نام دیں۔ شاید اس حوالے سے وہ اسے ٹریس کر لیں۔ اگر وہ کنفرم کر لیتے ہیں تو پھر مجھے جیرالڈ سے بھی ملنے کی ضرورت نہیں رہے گی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی ڈاکٹر آرنلڈ سے ملتا ہوں۔ تم اپنا نمبر دو۔ میں تمہیں خود فون کر دوں گا"...... کرنل فریدی نے کہا تو عمران نے اسے ہوٹل اور کمرے کا نمبر دے دیا اور کرنل فریدی نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ کیپٹن حمید تو شہر کی سیر کرنے گیا ہوا تھا کیونکہ ڈاکٹر آرنلڈ سے ملاقات کے بعد

کرنل فریدی نے اسے کہہ دیا تھا کہ وہ اب آزاد ہے کیونکہ اب دوسرا کلیو تلاش کرنا پڑے گا اور جب تک دوسرا کوئی کلیو سامنے نہ آجائے تب تک اس کے پابند رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ چونکہ ڈاکٹر آرنلڈ مسلسل اپنی رہائش گاہ پر ہی رہتا تھا اس لئے کرنل فریدی کو معلوم تھا کہ اس سے ملاقات ہو جائے گی اور پھر وہی ہوا۔ کرنل فریدی جیسے ہی ڈاکٹر آرنلڈ کی رہائش گاہ پر پہنچا۔ اسے فوراً ہی ڈرائنگ روم میں بٹھا دیا گیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر آرنلڈ آہستہ آہستہ چلتا ہوا ڈرائنگ روم میں داخل ہوا تو کرنل فریدی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھئے کرنل۔ خیریت۔ کیا کوئی اور بات سامنے آ گئی ہے"۔ ڈاکٹر آرنلڈ نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"جی ہاں۔ میری علی عمران سے فون پر بات ہوئی ہے۔ اس نے کسی سے معلوم کر لیا ہے ڈیتھ سرکل کا ہیڈ کوارٹر بحیرہ روم کے دور افتادہ جزیرے بلیرک میں ہے اور اس نے کہا ہے کہ شاید ڈاکٹر صاحب اس حوالے کی مدد سے کنفرم کر لیں تو اس کو بھی مزید بھاگ دوڑ سے نجات مل جائے گی"...... کرنل فریدی نے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تو کیا وہ بھی اس سلسلے میں کام کر رہا ہے"...... ڈاکٹر آرنلڈ نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیونکہ پاکیشیا کی تباہی بھی ڈیتھ سرکل کے پلان میں شامل ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔



"ہونہہ۔ آؤ پھر اس پوائنٹ پر بھی کام کر دیکھتے ہیں"...... ڈاکٹر آرنلڈ نے اٹھتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی سر ہلاتا اٹھ کھڑا ہوا اور تھوڑی دیر بعد وہ ڈاکٹر آرنلڈ کے مخصوص آفس میں موجود تھا۔ ڈاکٹر آرنلڈ کمپیوٹر کے ذریعے کام کرتا تھا اس لئے اس نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہی کمپیوٹر سنبھال لیا جب کہ کرنل فریدی خاموش بیٹھ کر اسے کام کرتے دیکھتا رہا۔

"نہیں کرنل فریدی۔ اس حساب سے بھی یہ کام نہیں ہو سکتا"۔ کافی دیر بعد ڈاکٹر آرنلڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے پہلے اس کے لئے جو پراسیس قائم کیا تھا ڈاکٹر۔ اب اسے الٹا دیا ہو گا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ہاں۔ پہلے میں فریکونسی سے آگے بڑھا تھا۔ اب بلیرک سے فریکونسی کی طرف بڑھا ہوں۔ لیکن بلیرک کسی صورت بھی اس فریکونسی پر پورا نہیں اترتا"...... ڈاکٹر آرنلڈ نے کہا۔

"کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ مواصلاتی سیارے میں یہ فریکونسی خودبخود بدل جاتی ہو"...... کرنل فریدی نے کہا تو ڈاکٹر آرنلڈ بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ چیکنگ بھی کر چکا ہوں۔ ایسا بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سائنسی طور پر اس فریکونسی کو اٹھارہ مختلف انداز میں تبدیل کیا جا سکتا ہے اور میں نے ان اٹھارہ کے اٹھارہ متبادل کو بھی چیک کر لیا ہے"۔ ڈاکٹر آرنلڈ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر تو واقعی مجبوری ہے۔ مجھے اجازت۔ آپ کو ناحق تکلیف دی"...... کرنل فریدی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس عمران سے رابطہ کر سکتے ہو"...... ڈاکٹر آرنلڈ نے ہاتھ سے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... کرنل فریدی نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے چونک کر پوچھا۔

"دراصل عمران کا ذہن قدرت کا عجوبہ ہے۔ وہ ایسی ایسی باتیں سوچ لیتا ہے جو شاید میں باوجود اتنے تجربے اور مطالعے کے بھی نہ سوچ سکوں۔ اگر اس سے رابطہ ہو سکتا ہے تو میری اس سے بات کراؤ۔ شاید ڈسکشن سے اس کا کوئی حل نکل آئے۔ کیونکہ میرے لئے بھی ایک چیلنج بن چکا ہے"...... ڈاکٹر آرنلڈ نے کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کساڈا پیلس ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی اور کرنل فریدی نے ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تاکہ بات چیت کو ڈاکٹر آرنلڈ بھی سن سکے۔

"کمرہ نمبر الیون۔ فورتھ سٹوری۔ مسٹر علی سے بات کرائیں۔ میں کرنل فریدی بول رہا ہوں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو پیر و مرشد۔ علی عمران بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد



عمران کی مخصوص شگفتہ اور چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور ڈاکٹر آرنلڈ بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ڈاکٹر آرنلڈ تم سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا اور رسیور ڈاکٹر آرنلڈ کی طرف بڑھا دیا۔

"زہے نصیب"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا۔

"عمران بیٹے۔ میں ڈاکٹر آرنلڈ بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر آرنلڈ نے کہا۔

"آپ نے مجھے بیٹا کہہ کر میرا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔ چلو اس دنیا میں کوئی تو ایسا ہے جو اپنی جائیداد کا مجھے وارث سمجھتا ہے"۔ دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی تو ڈاکٹر آرنلڈ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ کرنل فریدی بھی مسکرا دیا۔

"ہم جیسے لوگوں کی وراثت سے تمہیں کیا ملے گا۔ چند کتابیں"۔ ڈاکٹر آرنلڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ آپ ان کتابوں پر اپنے دستخط کر دیجئے گا"۔ آپ کا ایک دستخط دوسرے لوگوں کی بڑی سے بڑی جائیداد سے بھی زیادہ قیمت پر خرید لیا جائے گا"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر آرنلڈ ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"ایک نہیں۔ ایک ہزار دستخط کر دوں گا۔ فی الحال کرنل صاحب والے مسئلے پر ڈسکس کر لیں۔ میں نے جزیرہ بلرک کے حوالے پر بھی ہر انداز میں کام کیا ہے۔ لیکن بات نہیں بن سکی۔ میر

نے سوچا کہ تم سے بات کی جائے شاید تم کوئی نیا آئیڈیا دے سکو"۔ ڈاکٹر آرنلڈ نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ جیسی اتھارٹی کو میں بھلا کیا مشورہ دے سکتا ہوں ڈاکٹر آرنلڈ۔ آپ کے مقابل میری کیا حیثیت ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ آپ نے اس سلسلے میں کاسٹنگ کا طریقہ استعمال کیا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے۔ اس سے ہی فریکونسی کو صحیح طریقے سے چیک کیا جا سکتا ہے"...... ڈاکٹر آرنلڈ نے جواب دیا۔

"آپ کی بات درست ہے ڈاکٹر آرنلڈ۔ میں خود بھی کاسٹنگ طریقہ ہی استعمال کرتا ہوں اور ہمیشہ جواب درست آتا ہے۔ لیکن اگر اس طریقے کو الٹ دیا جائے تو میرا خیال ہے کہ ری کاسٹنگ طریقہ سے بھی اس کا حل نکالا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ حاصل ضرب میں نائن کے تجاوز کے بجائے ایک کا تجاوز کیا جائے لیکن اس طرح تو سب غلط ہو جائے گا۔ یہ کیا طریقہ ہوا"...... ڈاکٹر آرنلڈ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا یہ مطلب نہ تھا ڈاکٹر آرنلڈ۔ کاسٹنگ میں تو کلیہ یہ ہے کہ نائن کا تجاوز مضروب فیہ یعنی وہ عدد جس کو ضرب دی جائے کے برابر ہوتا ہے اور کسی رقم میں نائن کا تجاوز اس رقم کے اعداد کی جمع کے تجاوز کے برابر ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ پھر"...... ڈاکٹر آرنلڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔



"اگر نائن کی بجائے ایک کا تجاوز سامنے رکھ کر اسے ری کاسٹنگ کیا جائے تو مجھے یقین ہے کہ معاملہ حل ہو جائے گا۔ ویسے یہ صرف میرا خیال ہے کیونکہ جو فریکونسی کرنل فریدی صاحب نے مجھے بتائی ہے اس فریکونسی کا آخری حصہ اس فریکونسی کے ساتھ کاسٹنگ کی بجائے ری کاسٹنگ کے انداز میں جوڑا ہوا لگتا ہے۔ اسی بات پر مجھے یہ خیال آیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اس پر کام کیا جا سکتا ہے۔ میں تمہیں پھر فون کروں گا۔ ڈاکٹر آرنلڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ایک بار پھر کمپیوٹر میں مصروف ہو گیا اور پھر دس منٹ بعد وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر چمک تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ ری کاسٹنگ کے کلیے سے یہ بلیرک ہی بنتا ہے۔ ویری گڈ۔ تو اصل چکر یہ تھا جس کی وجہ سے یہ مسئلہ لاینحل ہو رہا تھا"...... ڈاکٹر آرنلڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا واقعی"...... کرنل فریدی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں کرنل فریدی۔ اس عمران کا ذہن واقعی قدرت کا شاہکار ہے۔ اب دیکھیں میری ساری عمر اس کام میں گزری ہے جب کہ عمران نے صرف مطالعہ ہی کیا ہو گا لیکن ری کاسٹنگ کا کلیہ فریکونسی میں پہلی بار استعمال کیا گیا ہے اور عمران نے اسے بھی ٹریس کر لیا ہے۔ ورنہ دنیا بھر کے ماہرین ٹکریں مارتے رہ جاتے۔ لیکن ری کاسٹنگ کی طرف کسی کا کبھی دھیان ہی نہ جا سکتا"...... ڈاکٹر آرنلڈ

نے کہا۔

" لیکن ڈاکٹر آرنلڈ۔ کاسٹنگ تو بہرحال ریاضی کا مشہور ترین کلیہ ہے لیکن ری کاسٹنگ کا تو میں نے پہلی بار سنا ہے۔ کیا یہ کوئی نیا کلیہ ایجاد ہوا ہے"...... کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ایجاد نہیں ہوا۔ ایجاد کیا گیا ہے۔ اس پر تحقیقات ڈاکٹر لوگس نے کی تھیں اور انہوں نے پہلی بار ری کاسٹنگ کا کلیہ دنیا کے سامنے پیش کیا تھا چونکہ کاسٹنگ کے مقابلے میں یہ انتہائی پیچیدہ بھی تھا اور اس کا کوئی فائدہ بھی نہ تھا کہ کاسٹنگ کو چھوڑ کر اسے اپنایا جاتا۔ اس لئے یہ کام آگے نہ بڑھ سکا اور ڈاکٹر لوگس نے بھی بعد میں اس پر کام چھوڑ دیا۔ ویسے فریکوئنسی میں تو اسے استعمال کیا ہی نہیں جاتا۔ یہ پہلی بار استعمال کیا گیا ہے اور انتہائی مہارت سے۔ میرا خیال ہے کہ یہ آئیڈیا ڈاکٹر لوگس کا ہی ہو گا۔ وہ بھی یہودی تھا اور کئی سال پہلے وہ غائب ہو گیا۔ اس کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا کہ کہاں گیا۔ آج ری کاسٹنگ کے اس کلیہ کا اس قدر مہارت سے استعمال پر مجھے خیال آ رہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر لوگس ان لوگوں میں شامل ہو۔ بہرحال یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ یہ فریکوئنسی بلیرک کی ہی ہے"۔ ڈاکٹر آرنلڈ نے کہا تو کرنل فریدی نے بھی ایک طویل سانس لیا۔

" آپ درست کہتے ہیں۔ عمران کا ذہن واقعی بعض اوقات وہ کام کر دکھاتا ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا



اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران سے رابطہ قائم ہو گیا۔

" کرنل فریدی بول رہا ہوں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بلکہ بدہان خود پیر و مرشد کی خدمت میں سلام عرض کر رہا ہے"۔ عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" تمہاری آواز سن کر تو یہی لگتا ہے جیسے تمہیں سو فیصد یقین ہو کہ تمہارا ری کاسٹنگ والا فارمولا درست ثابت ہو گا"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے تو کیا واقعی۔ کیا آپ درست کہہ رہے ہیں۔ لیکن اتنی جلدی کیسے نتیجہ نکل آیا۔ اس کے لئے تو بہرحال طویل کام کرنا پڑتا ہے"...... عمران کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر آرنلڈ صاحب کمپیوٹر پر کام کرتے ہیں۔ لو کر لو بات"۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور ڈاکٹر آرنلڈ کی طرف بڑھا دیا۔

" ہیلو عمران بیٹے۔ پہلے تم نے کہا تھا کہ تمہیں فخر ہے کہ میں نے تمہیں بیٹا کہا ہے اور اب مجھے تمہیں بیٹا کہہ کر فخر محسوس ہو رہا ہے"۔ ڈاکٹر آرنلڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں تو انتہائی حقیر فقیر۔ پر تقصیر۔ بندہ نادان۔ ہیچ مدان ٹائپ کا آدمی ہوں"...... عمران کی

زبان رواں ہو گئی۔

" یہ تم نے کیا القابات کہنے شروع کر دیئے ہیں۔ یہ زبان میری سمجھ میں نہیں آتی"...... ڈاکٹر آرنلڈ نے جواب دیا تو دوسری طرف سے عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" مجھ میں اتنی علمیت نہیں ہے ڈاکٹر صاحب کہ میں ان الفاظ کا ایسا ترجمہ آپ کی زبان میں کر سکوں جس سے اس کا صحیح مفہوم آپ تک پہنچ سکے۔ میں نے تو فقیر کا ترجمہ بیگر کر دینا ہے اور آپ نے مجھ سے ہمدردی کرنا شروع کر دینی ہے کہ میری یہ حالت ہو گئی ہے کہ میں بیگر یعنی بھکاری بن گیا ہوں۔ البتہ پیرومرشد آپ کے پاس موجود ہیں۔ وہ اس کا صحیح ترجمہ کر سکتے ہیں۔ بہرحال میرا مقصد یہ تھا کہ میں اس قابل نہیں ہوں کہ آپ جیسے عظیم استاد میری اسی طرح عزت و احترام کریں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر آرنلڈ بے اختیار ہنس پڑے۔

" اوکے۔ ویسے تم نے واقعی بیگر کا لفظ استعمال کیا تھا"۔ ڈاکٹر آرنلڈ نے کہا تو دوسری طرف عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" اسی لئے تو میں ترجمہ نہیں کر رہا تھا۔ بہرحال اس کامیابی پر میری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیں۔ آپ نے بلیرک کو کنفرم کر کے پوری دنیا کے غیر یہودی افراد کی زندگیاں بچانے میں اہم کردار ادا کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے ورنہ میں نے تو کرنل فریدی



سے معذرت کر لی تھی۔ بہرحال کرنل فریدی سے بات کر لو"۔ ڈاکٹر آرنلڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور کرنل فریدی کی طرف بڑھا دیا۔

" عمران اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ کیا تم بلیرک جاؤ گے"۔ کرنل فریدی نے رسیور لیتے ہوئے کہا۔

" کرنل صاحب۔ آپ اپنے پروگرام کے بارے میں مجھے بتائیں۔ میں نے تو آپ کی پیروی کرنی ہے کیونکہ اس مشن کے اصل انچارج تو آپ ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

" یہ بات نہیں ہے۔ ویسے میرے خیال میں ہمیں اصل توجہ اس لیبارٹری پر کرنی چاہئے جہاں یہ جراثیم تیار کئے جا رہے ہوں گے اور ظاہر ہے اس لیبارٹری کا پتہ ہیڈ کوارٹر سے ہی معلوم کیا جا سکتا ہے"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

" میں یہاں اس رونالڈ سے مل لوں اس کے بعد معلوم ہو گا کہ مجھے کیا کرنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ رونالڈ اس لیبارٹری کے بارے میں معلومات رکھتا ہو۔ اگر کنفرم معلومات اس رونالڈ سے مل سکتی ہیں تو پھر ہیڈ کوارٹر جانے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں تمہاری کال آنے تک وہیں ہوٹل میں ہی رہوں گا اگر اس سلسلے میں کوئی پیش رفت ہو تو مجھے بتا دینا۔ خدا

حافظ "....... کرنل فریدی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" او کے۔ ڈاکٹر آرنلڈ۔ آپ کا بھی بے حد شکریہ کہ آپ نے اتنا وقت دیا۔ اب مجھے اجازت دیں "....... کرنل فریدی نے اٹھتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر آرنلڈ بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے بھی جواب میں رسمی فقرے ادا کئے اور پھر وہ انہیں کار تک چھوڑنے آئے اور پھر کرنل فریدی کار لے کر ان کی کوٹھی سے نکلا۔ اس کا رخ ہوٹل کی طرف تھا کہ اچانک موڑ پر جیسے ہی کرنل فریدی نے کار کو موڑا اچانک سائیں کی آواز سے کوئی چیز کار سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور کرنل فریدی کو یوں محسوس ہوا جیسے کار سمیت اس کا جسم ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر سڑک پر بکھرتا چلا گیا ہو اور اس آخری احساس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اتھاہ تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔



ماہ لقا گریٹ لینڈ میں اپنے آفس میں بیٹھی ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھی کہ اچانک میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ماہ لقا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ملیکا بول رہی ہوں "....... ملیکا نے فائل پر نظریں جمائے ہوئے کہا۔

" ہیرس بول رہا ہوں "....... دوسری طرف سے سپیشل سیکشن کے چیف کی آواز سنائی دی تو ماہ لقا بے اختیار چونک پڑی۔

" یس سر "....... ماہ لقا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" میرے آفس میں آؤ۔ تم سے چند باتیں کرنی ہیں "....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور ماہ لقا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے اس نے اسے میز کی دراز میں رکھا اور اٹھ کر بیرونی

دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے جینز کی پتلون اور چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی جس کے اندر اس نے مردانہ کالر والی سرخ رنگ کی قمیص پہنی ہوئی تھی۔ اس کے سر پر بوائے کٹ بال تھے۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے نکلی اور پھر راہداری سے گزرتی ہوئی ایک اور راہداری میں مڑی اور پھر ایک بند دروازے کے سامنے پہنچ کر اس نے دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔

"کم ان"...... اندر سے ہیرس کی آواز سنائی دی اور ماہ لقا نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔ یہ ہیرس کا خاص آفس تھا اور وہ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ریوالونگ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ شکل و صورت سے وہ ادھیڑ عمر لگتا تھا لیکن جسمانی لحاظ سے وہ خاصے مضبوط جسم کا آدمی دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا چہرہ لمبوترا تھا اور آنکھوں میں ایک خاص قسم کی چمک تھی۔ ماہ لقا نے اندر داخل ہو کر مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو ملیکا"...... ہیرس نے کہا اور ماہ لقا میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئی۔

"کرنل فریدی تمہارا کیا لگتا ہے"...... ہیرس نے کہا تو ماہ لقا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید اسے ہیرس سے اس سوال کی توقع نہ تھی۔

"وہ میرا کزن ہے باس"...... ماہ لقا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے سپیشل سیکشن کا راز کرنل فریدی پر اوپن کیا ہے تمہیں



معلوم ہے کہ یہ جرم ہے"...... ہیرس کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"راز۔ کیسا راز باس۔ میں سمجھی نہیں"...... ماہ لقا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی کہ تم مادام ڈیکا کی کے خلاف کام کر رہی ہو"...... ہیرس نے اسی طرح سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے ان سے ذکر کیا تھا لیکن کرنل فریدی کو تو ہمارے خاص ایجنٹوں میں ایک مثال کے طور پر پیش کیا جاتا ہے اور پھر کرنل فریدی کا تو کوئی تعلق اس مادام ڈیکا کی یا آرکنی مذہب سے نہیں ہو سکتا"...... ماہ لقا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن سرکاری راز تو بہرحال راز ہوتا ہے"...... ہیرس نے اور زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو آئی ایم سوری۔ آئندہ محتاط رہوں گی اور اگر میرا جرم ناقابل معافی ہے تو میں اس کی سزا بھگتنے کے لئے بھی تیار ہوں"...... ماہ لقا نے جواب دیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ اس جرم کی سزا کیا ہے۔ تمہارا کورٹ مارشل ہو سکتا ہے اور تمہیں موت کی سزا بھی دی جا سکتی ہے"۔ ہیرس نے کہا۔

"میں کورٹ مارشل کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہوں اور اگر مجھے موت کی سزا ہوتی ہے تو میں اس کو بھی قبول کروں گی"...... ماہ لقا نے جواب دیا تو ہیرس بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب مجھے بھی یقین ہو گیا ہے کہ تم واقعی کرنل فریدی کی کزن ہو۔ بہادری اور جرأت شاید تمہارے خاندان کے خون میں شامل ہے۔ تمہاری جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو خوف سے پاگل ہو رہی ہوتی اور یقیناً اس نے میرے پیر پکڑ لئے ہوتے۔ گڈ شو۔ تمہاری اس بہادری اور جرأت نے مجھے واقعی متاثر کیا ہے اور مجھے تم پر فخر ہے ملیکا کہ میرے سیکشن میں تم جیسی لڑکی شامل ہے البتہ ایک بات ضرور کہوں گا کہ آئندہ محتاط رہنا سیکرٹ بہرحال سیکرٹ ہوتا ہے"۔ ہیرس نے کہا تو ماہ لقا بے اختیار مسکرا دی۔

"یس باس۔ میں واقعی آئندہ محتاط رہوں گی۔ لیکن آپ کو کس نے یہ بات بتائی ہے"...... ماہ لقا نے کہا۔

"کرنل فریدی نے مجھے فون کیا تھا۔ وہ میرا بہت اچھا دوست ہے اور مجھے اس جیسے عظیم آدمی کی دوستی پر فخر ہے اس نے مجھے بتایا تھا کہ تم نے اس سے یہ بات کی ہے اس کے بعد میں نے اسے وہ سب کچھ بتا دیا جو میں جانتا تھا کیونکہ بہرحال کرنل فریدی اس کیس میں ہمارا ساتھی تو بن سکتا ہے دشمن یا مخالف نہیں ہو سکتا"...... ہیرس نے کہا۔

"تو کیا کرنل فریدی اس کیس پر کام کر رہے ہیں"...... ماہ لقا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اسلامی سیکورٹی کونسل کو خدشہ ہے کہ یہ لوگ مسلم ممالک میں قتل عام کرانا چاہتے ہیں اس لئے کرنل فریدی اس کیس



پر کام کر رہا ہے۔ تم مجھے بتاؤ کہ تمہاری اب تک کیا رپورٹ ہے"۔ ہیرس نے کہا۔

"کوئی خاص پیش رفت تو نہیں ہو سکی وہاں تو مکمل جمود طاری ہے۔ مادام ڈیکاکی کی کسی قسم کی بھی پراسرار سرگرمی کی رپورٹ نہیں ملی۔ وہ سیر و سیاحت میں معروف ہے"...... ماہ لقا نے جواب دیا۔

"تمہیں معلوم نہیں ہے کہ سپیشل سیکشن کا ماسٹر نیلسن آرکنی مذہب کے ماڈرڈ میں مذہبی پیشوا جاپی کے اسسٹنٹ راگو کے روپ میں کام کر رہا ہے۔ اس نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق کرنل فریدی جاپی سے ملا تھا جس پر ماسٹر نیلسن نے مجھے کال کر کے بتایا تو میں نے اسے کہا کہ اگر کرنل فریدی بذات خود تمہیں پہچان لے تو تم نے اپنی اصلیت اس پر ظاہر کر دینی ہے ورنہ نہیں۔ اور پھر ماسٹر نیلسن کی کال آئی کہ کرنل فریدی نے انتہائی حیرت انگیز طور پر اس کا میک اپ پہچان لیا ہے اس پر ماسٹر نیلسن نے اپنی اصلیت کھول دی۔ اس کے بعد ماسٹر نیلسن نے اسے وہ فریکونسی بتائی جو اس نے مجھے رپورٹ کی تھی اور جس کو ماہرین بھی ٹریس نہیں کر سکے۔ ماسٹر نیلسن بھی ابھی تک اس سے زیادہ اور کچھ معلوم نہیں کر سکا جبکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ کرنل فریدی گریٹ لینڈ آیا ہوا ہے اور وہ یہاں ڈاکٹر آرنلڈ سے ملا ہے۔ ڈاکٹر آرنلڈ کسی زمانے میں ٹرانسمیٹر پر اتھارٹی سمجھے جاتے تھے۔ مجھے ان کا خیال نہیں آیا تھا ورنہ میں خود ان سے

بات کر لیتا۔ لیکن پھر مجھے رپورٹ ملی ہے کہ کرنل فریدی ڈاکٹر آرنلڈ
سے ملا ہے اور ڈاکٹر آرنلڈ نے اس فریکونسی کو چیک کرنے کی
کوشش کی لیکن ڈاکٹر آرنلڈ بھی ناکام رہا اور کرنل فریدی دوبارہ
ہوٹل آگیا اور ابھی تک وہیں ہے لیکن کرنل فریدی جیسا آدمی ظاہر
ہے خاموش تو نہیں رہ سکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم کرنل فریدی سے
خود جاکر اس کے ہوٹل میں ملو اور اس سے معلوم کرو کہ اب اس کا
کیا پروگرام ہے"۔ ہیرس نے کہا۔

"لیکن اس سے ہمیں کیا فائدہ ہوگا باس۔ مشن تو ظاہر ہے کرنل
فریدی پورا کرے گا"...... ماہ لقا نے کہا۔

"کرنل فریدی بھی اگر مشن مکمل کر لے تب بھی اس کی
تفصیلات ہمیں معلوم ہونی چاہئیں تاکہ میں اپنی حکومت کو یہی
رپورٹ اس طرح پیش کر سکوں کہ یہ مشن سپیشل سیکشن نے مکمل
کیا ہے۔ اس طرح تمہاری اور میرے سیکشن دونوں کی عزت و احترام
میں اضافہ ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ تمہیں اس سلسلے میں کوئی ترقی مل
جائے"...... ہیرس نے کہا۔

"تو پھر آپ ایک کام کریں"...... ماہ لقا نے چند لمحے خاموش
رہنے کے بعد کہا۔

"کیا"...... ہیرس نے چونک کر پوچھا۔

"آپ مجھے سرکاری طور پر کرنل فریدی کے ساتھ اٹیچ کر دیں میں
اس کے ساتھ مل کر مشن مکمل کر لوں گی اس طرح مجھے بھی تجربہ ہو



جائے گا اور رپورٹ بھی غلط نہ ہوگی"...... ماہ لقا نے کہا۔

"لیکن کرنل فریدی تمہیں اپنے ساتھ نہیں رکھے گا"...... ہیرس
نے کہا۔

"کیوں"...... ماہ لقا نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ اس کے نزدیک تمہاری حیثیت صرف طفل مکتب
جیسی ہوگی اور تم اس کی کوئی مدد کرنے کی بجائے الٹا اس کے
کاموں کے لئے رکاوٹ بن جاؤ گی۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ تم
کوئی ایسا کارنامہ سرانجام دے دو کہ جس سے کرنل فریدی تمہاری
صلاحیتوں سے متاثر ہو جائے پھر وہ تمہیں اپنے ساتھ رہنے کی اجازت
دے دے گا"...... ہیرس نے کہا۔

"ایسا کیا کارنامہ ہو سکتا ہے"...... ماہ لقا نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر رکھے
ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ہیرس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ہیرس نے کہا۔

"مائیکل آپ سے فوری بات کرنا چاہتا ہے"...... دوسری طرف
سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... ہیرس نے کہا۔

"ہیلو باس۔ میں مائیکل بول رہا ہوں۔ کرنل فریدی ایک بار پھر
ڈاکٹر آرنلڈ کی رہائش گاہ پر گیا تھا۔ اس بار وہ اکیلا تھا۔ وہ وہاں کافی
دیر رہا پھر واپسی پر جیسے ہی اس کی کار نے سنٹرل پلازہ کے قریب موڑ

کاٹا سنٹرل پلازہ کی سامنے والی بلڈنگ فلیر بلڈنگ سے اس کی کار پر تھری ایکس میزائل فائر کیا گیا اور کرنل فریدی کی کار تباہ ہو گئی۔ کرنل فریدی شدید زخمی ہوا ہے۔ اسے ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے وہاں اس کے آپریشن کئے جا رہے ہیں۔ کیپٹن حمید کو بھی اطلاع مل گئی تھی وہ بھی ہسپتال پہنچ گیا ہے۔ میں ہسپتال سے ہی آپ کو کال کر رہا ہوں"...... مائیکل نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا تو ہیرس کے چہرے پر یکلخت انتہائی تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا پوزیشن ہے کرنل فریدی کی"...... ہیرس نے پوچھا۔

"ابھی کچھ معلوم نہیں۔ وہ آپریشن تھیٹر میں ہیں اور ڈاکٹر مسلسل ان کے آپریشن کر رہے ہیں۔ ویسے باس میزائل فائر کرنے والے کو کٹوتھی نے پہچان لیا ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ میزائل فائر کرنے والا ریکس کلب کا سٹوگر ہے۔ کٹوتھی اتفاق سے اس وقت فلیر بلڈنگ کے قریب ہی موجود تھا۔ اس نے میزائل کی آواز سنتے ہی اور شعلہ دیکھتے ہی اوپر دیکھا تو بالکونی میں سٹوگر موجود تھا اور اس کے پاس تھری ایکس میزائل گن بھی تھی اور پھر وہ پلک جھپکنے میں غائب ہو گیا"...... مائیکل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ہسپتال میں ہی رہو اور جیسے ہی کرنل فریدی کے بارے میں مزید کچھ معلوم ہو مجھے فوراً رپورٹ دینا"...... ہیرس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا باس"...... ماہ لقا نے بڑے اضطراب بھرے لہجے میں



پوچھا کیونکہ وہ صرف ہیرس کی آواز سن رہی تھی۔ دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز اس تک نہ پہنچ رہی تھی۔

"تمہارے لئے چانس بن گیا ہے کرنل فریدی پر اپنی صلاحیتیں ثابت کرنے کا۔ کرنل فریدی پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور وہ شدید زخمی حالت میں ہسپتال میں ہے۔ اس کے آپریشن ہو رہے ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ ایسے عظیم لوگ اتنی آسانی سے نہیں مرا کرتے۔ کٹوتھی نے حملہ آور کو پہچان لیا ہے وہ ریکس کلب کا سٹوگر ہے۔ میں نے سنا ہوا ہے کہ ریکس کلب یہودیوں کا گڑھ ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ کرنل فریدی پر قاتلانہ حملہ اسرائیل یا یہودیوں کی طرف سے کرایا گیا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ آر کی مذہب کے پیچھے بھی یہودیوں کی کسی تنظیم کا ہاتھ ہو"...... ہیرس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں اس سٹوگر سے خود ہی سب کچھ معلوم کر لوں گی"...... ماہ لقا نے کہا۔

"پوری تفصیل معلوم کرنا ویسے محتاط رہنا یہ لوگ حد درجہ خطرناک ہوتے ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ تمہارے اندر ایسی صلاحیتیں موجود ہیں کہ تم یہ کام آسانی سے کر لو گی۔ اس بارے میں تمہیں میں کوئی ہدایات نہیں دینا چاہتا۔ تم خود ہی کام کرو گی اگر تم سٹوگر سے اصل حالات معلوم کر سکو تو کرنل فریدی پر تمہاری صلاحیتوں کا اچھا اثر پڑے گا اور پھر تمہاری یہ خواہش بھی پوری ہو سکتی ہے کہ تم کرنل فریدی کے ساتھ اس مشن پر کام کر

سکو۔ اس طرح سپیشل سیکشن کی بھی عزت افزائی ہو گی اور تمہاری بھی".......ہیرس نے کہا تو ماہ لقا سرہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر سلام کر کے وہ مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔



سرخ رنگ کی نئی سپورٹس کار خاصی تیز رفتاری سے ولنگٹن کی سب سے معروف شاہراہ پر آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔ سڑک پر کاروں کا جیسے سمندر سا بہہ رہا تھا اور یہ سب کاریں جدید ماڈل کی تھیں کیونکہ اس سڑک پر صرف جدید کاروں کو ہی آنے کی اجازت دی جاتی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوانا موجود تھا، سائیڈ سیٹ پر جوزف اور عقبی سیٹ پر عمران اکیلا موجود تھا۔ جوانا کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے کوئی آدمی بڑے طویل عرصے کے بعد اپنے قبیلے اور اپنے گاؤں میں آتا ہے۔ کار اپنی پوری رفتار سے آگے بڑھی جارہی تھی۔ گو اس سڑک پر دوڑنے والی تمام کاریں بھی جدید ماڈل کی تھیں اور یہاں زیادہ سے زیادہ کی بجائے کم سے کم حد رفتار مقرر تھی۔ ایک خاص رفتار سے کم رفتار پر اس سڑک پر کار چلانا بھی ممنوع تھا اور یہ رفتار بھی اس قدر تھی شاید عام حالات میں اس قدر تیز رفتاری

اعصاب پر اثر انداز ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ جوانا بڑے اطمینان بھرے انداز میں کار ڈرائیو کر رہا تھا لیکن کار کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ وہ مسلسل کاروں کو کراس کرتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران عقبی سیٹ پر سر ٹکائے آنکھیں بند کئے خراٹے لینے میں مصروف تھا کہ اچانک کار کے ڈیش بورڈ کے نیچے لگے ہوئے ایک رسیور سے کال آنا شروع ہو گئی۔

" پولیس کالنگ۔ آپ کی کار رفتار بے حد تیز ہے۔ کار کی رفتار تھوڑی سی کم کیجئے"....... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" او کے "....... جوانا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رفتار آہستہ کر دی۔ ولنگٹن میں ہر کار کے اندر ایک خصوصی آلہ لگایا جاتا ہے جس کی مدد سے ٹاور پر بیٹھی ہوئی ٹریفک پولیس ڈرائیوروں کو ہدایات دیتی رہتی تھی اور یہ آواز بھی پولیس سارجنٹ کی ہی تھی اور یہاں ٹریفک پولیس کی ہدایات پر سو فیصد اور فوری عمل کیا جاتا تھا ورنہ اس کی سزا اس قدر سخت تھی کہ انسان قتل کر کے بھی شاید اس قدر سخت سزا کا مستوجب نہ ہو سکتا ہو۔ یہی وجہ تھی کہ جوانا نے فوراً کار کی رفتار کم کر دی تھی۔

"یہاں کی پولیس کو تو بیل گاڑیاں سڑکوں پر چلوانا چاہئیں۔ یہ کوئی رفتار تھی جسے وہ تیز کہہ رہا تھا"....... ساتھ بیٹھے ہوئے جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اب کیا کیا جائے۔ سارجنٹ کے نقطہ نظر سے یہ رفتار رسک



میں آجاتی تھی اس لئے اس نے کاشن دے دیا"....... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس ٹریفک سارجنٹ کا پتہ کراؤ۔ اسے ہم واپسی پر اپنے ساتھ پاکیشیا لے جائیں گے تاکہ اسے بھی معلوم ہو سکے کہ وہاں رفتار تو ایک طرف بذات خود کاریں سو فیصد رسک پر چلتی ہیں"....... عقبی سیٹ سے عمران نے کہا تو جوانا اور جوزف دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

" سارجنٹ وہاں دوسرا سانس بھی نہ لے سکے گا ماسٹر۔ خودکشی کر لے گا"....... جوانا نے کہا۔

" واہ۔ کیا خوبصورت اور دلکش طریقہ ہے خودکشی کا۔ چلو کوئی تو فائدہ ہوا پاکیشیا کا بھی"....... عمران نے کہا اور اس بار جوانا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" باس۔ آپ کسی لارڈ سے ملنے جا رہے ہیں"....... اچانک جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیوں۔ تمہیں یہ خیال کیسے آگیا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس لئے کہ آپ نے خصوصی طور پر یہ نئی اور جدید ماڈل کی کار حاصل کی ہے ورنہ ہم ہوٹل کی کار میں بھی تو جا سکتے تھے"....... جوانا نے کہا۔

" جس سے ہم ملنے جا رہے ہیں وہ لارڈ تو نہیں ہے لیکن ایکریمیا

کے انتہائی امیر ترین افراد میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ آٹو موبائل سپیئر پارٹس کے بزنس کا پوری دنیا میں کنگ کہلاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر آپ نے اس سے کچھ معلوم کرنا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... عمران نے کہا۔

"تو آپ اسے میرے حوالے کر دیں میں اس کی رگوں سے بھی سب کچھ اگلوا لوں گا"...... جوانا نے جواب دیا۔

"وہ۔ وہاں اپنے محل میں اکیلا نہیں بیٹھا ہوا ہو گا کہ تم جس طرح چاہو اس کی گردن دبا لو۔ وہاں مسلح محافظوں کی ایک پوری فوج موجود ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا ماسٹر۔ جوانا کے لئے یہ معمولی باتیں ہیں۔ آپ مجھے صرف اتنا بتا دیں کہ آپ نے اس سے کیا معلوم کرنا ہے اور بس"۔ جوانا نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"فی الحال میں نہیں چاہتا کہ وہاں قتل و غارت ہو۔ البتہ اگر ضرورت پڑی تو میں تمہاری صلاحیتوں کو ضرور آزماؤں گا"۔ عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کی تیز ترین ڈرائیونگ کے بعد جوانا نے کار ایک چوک سے دائیں ہاتھ پر موڑی اور ایک نسبتاً کم معروف سڑک پر لے آیا۔ یہاں اس نے کار کی رفتار مزید کم کر دی اور تھوڑی دیر بعد کار ایک انتہائی ماڈرن ٹائپ کی محل نما کوٹھیوں کی کالونی میں داخل ہو گئی۔ پھر تھوڑی دیر بعد



عمران نے ایک محل نما کوٹھی کی طرف اشارہ کیا تو جوانا نے کار اس کے جہازی سائز کے پھاٹک کی طرف موڑ دی۔ باہر دو مسلح محافظ موجود تھے۔ جب کار گیٹ کے سامنے جا کر رکی تو ایک محافظ تیز تیز قدم اٹھاتا کار کے قریب آیا۔

"جیرالڈ سے کہو کہ پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ آئے ہیں"۔ عمران نے محافظ سے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ پاکیشیا۔ کیا مطلب"...... محافظ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جوانا نے کار کا دروازہ کھولا اور نیچے اتر آیا۔

"میں تمہیں بتاتا ہوں کہ پرنس آف ڈھمپ اور پاکیشیا کا کیا مطلب ہوتا ہے"...... جوانا نے غصیلے لہجے میں کہا اور محافظ اس کی طرف مڑا ہی تھا کہ جوانا کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور وہ محافظ زوردار تھپڑ کھا کر چیختا ہوا اچھل کر نیچے جا گرا۔ اسی لمحے جوزف بھی کار سے نیچے اتر آیا۔

"خبردار۔ اگر حرکت کی تو گولی مار دوں گا"...... اس نے ہولسٹر سے ریوالور نکال کر اس کا رخ محافظ کے ساتھ کھڑے دوسرے محافظ کی طرف کرتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا تو دوسرا محافظ جو اپنے ساتھی کو نیچے گرتے دیکھ کر کاندھے سے مشین گن اتارنا چاہتا تھا بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا۔ اسی لمحے جوانا نے جھک کر گرے ہوئے محافظ کو گردن سے پکڑا اور اسے اس طرح اوپر اٹھا لیا جیسے بچے کسی کھلونے کو گردن سے پکڑ کر اٹھا لیتے ہیں۔

"اب پتہ چلا تمہیں کہ پرنس آف ڈھمپ اور پاکیشیا کا کیا مطلب ہوتا ہے یا گردن توڑ دوں۔ جاؤ اور جا کر اطلاع دو"....... جوانا نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ کو جھٹکا دیا تو محافظ اڑتا ہوا پھاٹک کے قریب جا گرا۔ دوسرے لمحے وہ اٹھا اور اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلنا شروع کر دی۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پھر وہ تیزی سے مڑا اور پھاٹک کھول کر اندر چلا گیا جبکہ دوسرا محافظ ایک طرف بے حس و حرکت کھڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بڑا پھاٹک خود بخود کھلنے لگا تو جوزف اور جوانا واپس کار میں بیٹھے اور جوانا نے کار اندر کی طرف بڑھا دی۔ طویل موڑ دے کے بعد جوانا نے کار ایک وسیع و عریض پورچ میں لے جا کر روک دی جہاں پہلے سے دو جدید ماڈل کی کاریں موجود تھیں۔ کار رکتے ہی عمران، جوزف اور جوانا تینوں باہر آگئے۔ اسی لمحے ایک آدمی آگے بڑھا۔ اس کے جسم پر انتہائی شاندار اور انتہائی قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا۔

"میرا نام جرمی ہے۔ میں مینجر ہوں جناب"....... اس آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"مسٹر جیرالڈ سے کہو کہ پرنس آف ڈھمپ پاکیشیا سے ملاقات کے لئے آئے ہیں"....... عمران نے مینجر سے کہا۔

"اوہ یس سر۔ آئیے تشریف لائیے"....... مینجر نے مرعوب ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو انتہائی شاندار



انداز میں سجے ہوئے ایک بڑے ڈرائنگ روم میں لے آیا۔

"آپ تشریف رکھیں میں باس کو آپ کی آمد کی اطلاع دیتا ہوں۔ ویسے آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے"....... مینجر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ بعد میں سوچیں گے۔ پہلے آپ اپنے باس کو اطلاع دیں اور انہیں بتا دیں کہ پرنس ایک خاص کام کی وجہ سے خود آئے ہیں ورنہ پرنس تو ایکریمیا کے صدر کو بھی ملاقات کا وقت نہیں دیا کرتے"....... عمران کے بولنے سے پہلے اس کے پیچھے کھڑے ہوئے جوانا نے خشک لہجے میں کہا تو مینجر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"تم دونوں بیٹھ جاؤ"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ جب آپ پرنس ہیں تو ظاہر ہے ہم باڈی گارڈز ہیں اور باڈی گارڈز بیٹھا نہیں کرتے"....... جوانا نے جواب دیا۔

"پرنس کا نام تو اس لئے لیا گیا ہے تاکہ یہ صاحب ملاقات پر آمادہ ہو جائیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن جوانا اور جوزف دونوں بیٹھنے کی بجائے اسی طرح عمران کی کرسی کے پیچھے کھڑے رہے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور مینجر اندر داخل ہوا۔

"مجھے افسوس ہے پرنس کہ باس نے ملاقات سے انکار کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ بغیر پیشگی وقت دیئے کسی سے نہیں ملتے۔ آپ ان کی سیکرٹری سے وقت لیں پھر ملاقات ہو سکتی ہے"....... مینجر نے کہا تو جوزف اور جوانا دونوں کے چہرے تپ اٹھے۔

"کیا تمہارا باس اس کوٹھی میں موجود ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہیں۔ لیکن آئی ایم سوری پرنس"...... مینجر نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"جوانا"...... عمران نے مڑ کر جوانا سے کہا۔

"یس پرنس"...... جوانا نے جان بوجھ کر ماسٹر کہنے کی بجائے پرنس کہا۔

"مینجر صاحب کے ساتھ جاؤ اور مسٹر جیرالڈ سے ملاقات کا وقت لے آؤ اور جوزف تم باہر جا کر کھڑے ہو جاؤ تاکہ ملاقات میں کوئی مداخلت نہ ہو سکے"...... عمران نے جوانا اور جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن جناب۔ باس نے تو ملاقات سے انکار کر دیا ہے۔ آپ ان کی سیکرٹری سے ملاقات کا وقت لے لیں اور کم از کم ایک ہفتے بعد ملاقات ہو سکتی ہے"...... مینجر نے عمران کی ہدایات پر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوانا ان کاموں میں بھی ماہر ہے مسٹر مینجر۔ آپ دیکھیں گے کہ یہ تمہارے باس کو کس طرح ابھی اور اسی وقت ملاقات پر آمادہ کر لیتا ہے"...... عمران نے کہا تو جوانا آگے بڑھا۔

"چلو مسٹر مینجر"...... جوانا مینجر کا بازو پکڑ کر اسے تقریباً گھسیٹتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔



"ارے ارے۔ میرا بازو تو چھوڑو۔ یہ کیا کر رہے ہو"...... مینجر نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"خاموشی سے چلے چلو مسٹر مینجر"...... اس کے عقب میں چلتے ہوئے جوزف نے غرا کر کہا اور مینجر کا جسم بے اختیار جھٹکے کھانے لگا اور جوانا اسے گھسیٹتا ہوا باہر لے گیا اور جوزف بھی اس کے پیچھے باہر نکل گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جوانا تھا۔ اس ادھیڑ عمر آدمی کا چہرہ غصے کی شدت سے بری طرح بھڑک رہا تھا۔

"یہ۔ یہ کیا غنڈہ گردی ہے۔ کون ہو تم لوگ"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے اندر داخل ہوتے ہی چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ ہوا میں اچھلا اور ایک دھماکے سے چیختا ہوا نیچے قالین پر جا گرا۔

"پرنس کے سامنے اونچی آواز میں بولتے ہو"...... جوانا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر اسے ایک بار پھر گردن سے پکڑا اور اٹھا کر ایک صوفے پر پٹخ دیا۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ"...... جیرالڈ نے بھینچے بھینچے لہجے میں کہا۔

"مسٹر جیرالڈ۔ تم یقیناً بہت بڑے بزنس کنگ ہو گے لیکن جوانا ماسٹر کلر کا رکن ہے اور تم جانتے ہو کہ پیشہ ور قاتل کو صرف اپنے آرڈر کی تکمیل سے غرض ہوتی ہے۔ میں نے صرف تم سے ملاقات

کرنی تھی لیکن تم نے ملاقات سے انکار کر کے خود ہی یہ حالات پیدا کر لئے ہیں۔ اب بھی اطمینان سے بیٹھ کر ملاقات کر لو ورنہ یہ تمہارا پورا محل مقتل میں تبدیل ہو جائے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ پرنس۔ کیا تم واقعی پرنس ہو"...... جیرالڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے اور مجھے معلوم ہے کہ تم نے آر کی مذہب کی آڑ میں ایک خفیہ یہودی تنظیم قائم کر رکھی ہے اور اس تنظیم کے تحت تم نے پوری دنیا کے مسلم ممالک کے لاکھوں انسانوں کا قتل عام کرنے کا بھیانک منصوبہ تیار کر رکھا ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تمہاری اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر بلیرک میں ہے لیکن میں نے تم سے ملاقات اس لئے کی ہے کہ مجھے اس لیبارٹری کی تلاش ہے جس میں وہ قاتل جراثیم تیار کئے جا رہے ہیں جنہیں قتل عام کے لئے استعمال کیا جائے گا اور اس لیبارٹری کا پتہ تم نے بتانا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہ سب تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں تو ایک بزنس مین ہوں۔ میرا ان منصوبوں سے کیا تعلق"...... جیرالڈ نے کہا۔

"جوانا"...... عمران نے جیرالڈ کے پیچھے کھڑے ہوئے جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا۔



"مسٹر جیرالڈ کا کوٹ اس کی پشت پر نیچے کر دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جوانا نے جو جیرالڈ کی کرسی کے عقب میں موجود تھا اس پر جھپٹ پڑا اور چند لمحوں بعد جیرالڈ کوٹ کڑی میں پھنس چکا تھا۔

"تم اب جا کر جوزف کے ساتھ مل کر اس کوٹھی میں جتنے بھی افراد ہیں سب کو ہلاک کر دو تاکہ کوئی بھی جیرالڈ کے حلق سے نکلنے والی چیخوں کو نہ سن سکے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سوائے باہر کے دو محافظوں کے یہاں موجود مینجر سمیت آٹھ افراد کو ہم نے پہلے ہی ہلاک کر دیا ہے۔ پھر اس کے آفس میں داخل ہو کر اسے یہاں لے آئے تھے اب باہر موجود دونوں محافظوں کا بھی خاتمہ کر دیتے ہیں"...... جوانا نے کہا اور عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کس قسم کی غنڈہ گردی ہے کہ تم بے گناہوں کو اس طرح قتل کئے جا رہے ہو"...... جیرالڈ نے چیختے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"لاکھوں کروڑوں انسانوں کا بیک وقت قتل عام کرنے کا منصوبہ بناتے ہوئے تمہیں خیال نہیں آیا جبکہ اب آٹھ دس افراد کی ہلاکت پر تمہیں اس قدر حیرت اور افسوس ہو رہا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا واپس آ گیا۔

"حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں تو جیرالڈ۔ اب یہاں تمہاری چیخیں سننے والا کوئی نہیں ہے۔ تمہارے پیچھے جو آدمی کھڑا ہے اس کا تعلق دنیا کی سب سے خوفناک پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم ماسٹر کلر سے رہا ہے۔ اب بولو کیا تم سب کچھ بتانے پر تیار ہو یا میں اسے حکم دوں کہ یہ اپنی کارروائی شروع کرے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"دیکھو۔ تمہیں یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرا کسی تنظیم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی آرکنی نام کے کسی مذہب کے بارے میں سنا ہے"...... جیرالڈ نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ماسٹر اسے میرے حوالے کر دیں پھر دیکھیں یہ کس طرح طوطے کی طرح بولتا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں جوانا۔ یہ آدمی بیسٹائیس اے کا مریض ہے اس لئے اس پر نہ ہی شہ رگ والا عمل ہو سکتا ہے اور نہ نتھنے کاٹنے والا۔ اس پر جیسے ہی ایک حد سے زیادہ تشدد ہوا اس کا دل بند ہو جائے گا اور میں نہیں چاہتا کہ یہ لیبارٹری کے بارے میں کچھ بتانے سے پہلے مر جائے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکالا اور اس کا چیمبر کھول کر اس نے اس میں موجود تمام گولیاں نکال لیں۔

"دیکھو جیرالڈ۔ تم ایک کامیاب بزنس مین ہو اور کامیاب بزنس مین ہمیشہ چانس کی گیم کھیلتا ہے۔ میں بھی تمہیں چانس دینا چاہتا ہوں۔ میں تمہارے سامنے اس ریوالور کے میگزین میں ایک گولی



ڈالوں گا اور پھر چیمبر بند کر کے اسے گھما دوں گا۔ یہ دیکھو"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے ایک گولی چیمبر کے ایک خانے میں ڈالی اور چیمبر بند کر کے اسے تیزی سے گھما دیا۔ باقی گولیاں اس نے اپنی جیب میں ڈال لیں۔

"اب میں ٹریگر دباؤں گا۔ اب یہ تمہاری قسمت کہ تمہیں چانس ملتا ہے یا پہلی بار چیمبر میں موجود گولی سٹرائیکر کے سامنے آجاتی ہے اور تمہاری کھوپڑی ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو جاتی ہے یا تمہیں دوسرا چانس مل جاتا ہے اور پھر کتنے چانس تمہیں ملتے ہیں۔ اس کا فیصلہ اب قطعی طور پر تمہاری قسمت پر ہے البتہ میں تم سے حلفاً وعدہ کرتا ہوں کہ اگر تم مجھے اس لیبارٹری کا محل وقوع بتا دو تو میں تمہیں زندہ چھوڑ کر چلا جاؤں گا کیونکہ مجھے تمہاری زندگی یا موت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں اب صرف پانچ تک گنوں گا پھر ٹریگر دبا دوں گا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر ریوالور کی نال جیرالڈ کی پیشانی پر رکھ کر اسے دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گنتی شروع کر دی۔ جیسے جیسے وہ گنتا جا رہا تھا جیرالڈ کی حالت تباہ ہوتی جا رہی تھی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"...... یکلخت جیرالڈ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"بولتے جاؤ۔ رکو نہیں ورنہ میں گنتا شروع کر دوں گا"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا تم واقعی مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... جیرالڈ نے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم صرف پس پردہ رہ کر عطیات دینے والوں میں سے ہو۔ تم زیادہ سے زیادہ اس تنظیم کو اطلاع دے دو گے اور مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے مت مارو میں بتا دیتا ہوں۔ گرین ڈیتھ کی لیبارٹری جنوب مغربی افریقہ کے ملک لاگیریا کے سب سے خوفناک اور گھنے جنگل جسے ثانی فارسٹ کہتے ہیں میں واقع ہے"...... جیرالڈ نے کہا تو عمران پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ جیرالڈ کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں اور چہرہ اور جسم پسینے سے اس طرح تر تھا جیسے کسی نے اسے پانی میں غوطہ دے کر باہر نکال لیا ہو۔

"مجھے معلوم تھا کہ تم جس بیماری میں مبتلا ہو اس بیماری کا مریض سسپنس برداشت نہیں کر سکتا اور نہ ہی سسپنس سے مر سکتا ہے۔ بہرحال تم نے اپنی زندگی بچالی ہے البتہ اب تمہیں اپنی بات کو کنفرم کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے یہی معلوم ہے اور صرف معلوم ہے۔ میں کنفرم نہیں کر سکتا۔ میرے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے جس سے میں کنفرم کر سکوں"...... جیرالڈ نے کہا۔

"پھر تو تمہیں مرنا پڑے گا مسٹر جیرالڈ کیونکہ میں صرف تمہارے کہنے پر تو لاگیریا کے اس خوفناک جنگل میں نہیں بھٹک سکتا"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔



"لیکن میں کیا کروں۔ کس طرح تمہیں یقین دلاؤں"۔ جیرالڈ نے کہا۔

"مادام ڈیکاکی کو جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"مادام ڈیکاکی۔ وہ کون ہے۔ میں تو نہیں جانتا"...... جیرالڈ نے جلدی سے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم اچھے بزنس مین تو ہو سکتے ہو مسٹر جیرالڈ لیکن اچھے اداکار نہیں ہو سکتے کیونکہ تمہارا چہرہ اور تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ مادام ڈیکاکی کون ہے اور سنو میرے پاس واقعی وقت نہیں ہے اس لئے آخری بار میں تمہیں چانس دے رہا ہوں کہ اپنی زندگی بچا لو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن مادام ڈیکاکی کے بارے میں تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ جیرالڈ نے کہا۔

"اس لئے تاکہ تم بتا سکو کہ جو بلیو رپورٹیں اس نے تیار کرائی ہیں وہ کہاں بھیجی جاتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر۔ مگر میں کیسے بتا سکتا ہوں"...... جیرالڈ نے کہا تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے تمہاری مرضی۔ اگر تم خود ہی زندہ نہیں رہنا چاہتے تو میں کب تک تمہارا ساتھ دے سکتا ہوں۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور ریوالور کا رخ اس کی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔

ریوالور سے ٹرچ کی آواز سنائی دی۔

" واہ۔ خاصے خوش قسمت ہو۔ ایک چانس مل ہی گیا ہے تمہیں۔ لیکن شاید دوسرا چانس نہ ملے "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریوالور کا رخ ایک بار پھر اس کی طرف کر دیا۔

" رک جاؤ۔ مت مارو مجھے۔ سنو میں ایک بات بتاتا ہوں تمہیں۔ بیٹھو"...... یکلخت جیرالڈ نے چیختے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

" بولو اور اپنی زندگی بچا لو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" سنو۔ مادام ڈیکاکی کا تعلق میری گروپ سے ہے اور مجھے اتنا معلوم ہے کہ میری نے مادام ڈیکاکی کی بلیو رپورٹس میرے ذریعے ہیڈ کوارٹر بھجوائیں لیکن بعد میں ہیڈ کوارٹر نے یہ رپورٹس مجھے واپس بھجوا دیں اور مجھے کہا کہ یہ رپورٹس ہیڈ کوارٹر کی بجائے ٹابی فارسٹ کے مشرقی کنارے پر واقع شہر بگورا میں بلیو ہیون کلب کے مینجر کے نام بھجوا دی جائیں۔ وہاں سے یہ خود گرین ڈیتھ کی لیبارٹری میں پہنچ جائیں گی"۔ جیرالڈ نے کہا۔

" کیا تم کبھی خود وہاں گئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ میں کبھی نہیں گیا"...... جیرالڈ نے جواب دیا۔

" اس مینجر کا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" کس مینجر کا"...... جیرالڈ نے چونک پوچھا۔

" بلیو ہیون کلب کے مینجر کا۔ جس کو تم نے رپورٹس بھجوائی



تھیں"...... عمران نے کہا۔

" اس کا نام پال میکارے ہے۔ وہ ہیڈ کوارٹر کا خاص آدمی ہے"۔ جیرالڈ نے جواب دیا۔

" کیا تم اسے فون کر کے اس سے یہ کنفرم کرا سکتے ہو کہ رپورٹس اسے مل گئی ہیں یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

" وہ تو مجھے جانتا بھی نہیں۔ وہ کیسے کنفرم کرے گا"...... جیرالڈ نے کہا۔

" تم نے جس حیثیت سے اسے رپورٹس بھجیں اسی حیثیت سے بات کر لو۔ میں صرف کنفرمیشن چاہتا ہوں اور بس"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ کراؤ بات۔ اب جبکہ سب کچھ بتا دیا ہے تو اب باقی کیا رہ جاتا ہے"...... جیرالڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" جوانا کارڈلیس فون پیس لے آؤ"...... عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس موجود تھا۔ عمران نے جوانا کے ہاتھ سے فون پیس لیا اور اس کا بٹن آن کر کے اس نے انکوائری کا نمبر پریس کر دیا۔

" یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جنوب مغربی افریقہ کے ملک لاگیریا کا رابطہ نمبر اور اس کے بعد اس کے شہر نگورا کا رابطہ نمبر چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا گیا۔

"یس"...... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے دونوں مطلوبہ نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے فون آف کیا اور دوبارہ آن کر کے اس نے پہلے لاگیریا کا رابطہ نمبر اور پھر نگورا کا رابطہ نمبر پریس کر کے اس نے انٹرنیشنل انکوائری نمبر بھی پریس کر دیا۔

"یس انکوائری"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بلیو ہیون کلب کا نمبر چاہئے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے فون آف کر کے اسے دوبارہ آن کیا اور ایک بار پھر یکے بعد دیگرے دونوں رابطہ نمبر پریس کر کے اس نے بلیو ہیون کلب کا نمبر پریس کر دیا۔ پھر وہ کرسی سے اٹھا اس نے لاؤڈر کا بٹن آن کر کے فون پیس کو خود ہی جیرالڈ کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"یس بلیو ہیون کلب"...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"پال میکارے سے بات کراؤ۔ میں ولنگٹن سے چیف بول رہا ہوں"...... جیرالڈ نے انتہائی سخت اور کھردرے لہجے میں کہا۔



"یس سر"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت بھک منگوں جیسا ہو گیا تھا۔

"یس سر۔ میں پال میکارے بول رہا ہوں چیف"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن بولنے والے کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"بلیو رپورٹس لیبارٹری پہنچ گئی ہیں یا نہیں"...... جیرالڈ نے اسی طرح سخت اور کھردرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ وہ تو اسی روز بھجوا دی تھیں"...... دوسری طرف سے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ میں نے کنفرم کرنا تھا"...... جیرالڈ نے کہا اور عمران نے فون پیس ہٹا کر اس کا بٹن آف کر دیا۔

"اب تو تمہاری تسلی ہو گئی ہے"...... جیرالڈ نے کہا۔

"ہاں۔ تم نے درست بات کی ہے۔ گڈ شو۔ جوانا مسٹر جیرالڈ کو زندہ رہنا چاہئے"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور پھر جیسے ہی عمران باہر گیا باہر موجود جوزف چونک پڑا۔

"کیا ہوا باس"...... جوزف نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ جوانا جیرالڈ کو زندہ رہنے کے گر سکھا رہا ہے"۔ عمران نے کہا اور پورچ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جوانا بھی باہر آ گیا۔

"حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے ماسٹر"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا کوٹ اوپر کر دیا ہے یا نہیں"...... عمران نے کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کر دیا ہے ماسٹر"...... جوانا نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا جبکہ جوزف پھاٹک کی طرف بڑھ گیا جس کی سائیڈ پر باہر موجود دونوں محافظوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ ان دونوں کی گردنیں ٹوٹی ہوئی تھیں۔



ماہ لقا نے اپنی نئے ماڈل کی سپورٹس کار ریکس کلب کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور پھر اسے پارکنگ کی طرف لے گئی۔ پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اتری اور کار لاک کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتی مین گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"ہیلو سویٹ بنی"...... اچانک کلب کے مین گیٹ سے نکل کر آنے والے ایک لحیم شحیم آدمی نے مخمور لہجے میں ماہ لقا سے کہا اور ساتھ ہی اس نے ماہ لقا کا بازو پکڑ لیا لیکن دوسرے لمحے ماہ لقا کا دوسرا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور وہ لحیم شحیم آدمی زوردار تھپڑ کھا کر اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرا۔

"ویل ڈن۔ ویل ڈن"...... اچانک گیٹ کی طرف سے آتے ہوئے دو نوجوانوں نے رک کر باقاعدہ تالیاں بجاتے ہوئے کہا۔

"اب اگر بکواس کی تو دل میں گولی اتار دوں گی"...... ماہ لقا نے

غراتے ہوئے لہجے میں فرش سے اٹھتے ہوئے اس لحیم شحیم آدمی سے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر وہ کلب کے مین گیٹ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔ کلب کا وسیع و عریض ہال شراب کی بو اور منشیات کے غلیظ اور مکروہ دھوئیں سے بھرا ہوا تھا۔ ہال میں زیادہ تعداد عورتوں کی تھی اور وہاں موجود سب افراد چھٹے ہوئے غنڈے نظر آ رہے تھے۔ ریکس کلب گریٹ لینڈ کے دارالحکومت میں غنڈوں اور خوفناک مجرموں کا گڑھ سمجھا جاتا تھا۔ جیسے ہی ماہ لقا اندر داخل ہوئی ہال میں سے کئی سیٹیاں ابھریں لیکن ماہ لقا تیز تیز قدم اٹھاتی کاؤنٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی جہاں دو پہلوان نما غنڈے موجود تھے جن میں سے ایک تو سروس دینے میں مصروف تھا جبکہ دوسرا سینے پر دونوں ہاتھ باندھے کھڑا ماہ لقا کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ رہا تھا۔

" سٹوگر سے ملنا ہے"...... ماہ لقا نے کاؤنٹر پر جا کر اس پہلوان نما غنڈے سے کہا۔

" کیا میں سٹوگر سے کم ہوں سویٹی"...... پہلوان نما غنڈے نے بڑے اوباشانہ لہجے میں کہا۔

" تم اس سے زیادہ احمق ہو سکتے ہو لیکن مجھے سٹوگر سے ملنا ہے۔ بولو کہاں ملے گا وہ"...... ماہ لقا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مجھے کیا معلوم۔ کیا میں سٹوگر کا سیکرٹری ہوں۔ وہ اس کلب میں آتا جاتا ضرور ہے لیکن اب کہاں ہو گا مجھے کیا معلوم"۔ پہلوان نما غنڈے نے برا سا منہ بناتے ہوئے درشت لہجے میں کہا۔ شاید اپنے



احمق ہونے کی بات سن کر اس کا موڈ خراب ہو گیا تھا۔

" کہاں سے پتہ لگے گا اس کا"...... ماہ لقا نے کہا۔

" جاؤ۔ دفع ہو جاؤ میرا سر نہ کھاؤ۔ جاؤ۔ جو میں نے کہہ دیا ہے سو کہہ دیا"...... غنڈے نے کہا لیکن دوسرے لمحے ہال زوردار تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا اور وہ پہلوان نما غنڈہ ماہ لقا کا زوردار تھپڑ کھا کر اچھل کر ساتھ والے دوسرے کاؤنٹر مین سے ٹکرایا اور پھر اس طرح سیدھا ہو گیا جیسے پینڈولم حرکت کرتا ہے۔

" تم۔ تم نے مجھے تھپڑ مارا ہے۔ مجھے راکسی کو۔ مجھے۔ تم۔ تم نے"...... اس پہلوان نما غنڈے نے غصے کی شدت سے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

" اب بھی شرافت سے بتا دو کہ سٹوگر کہاں ملے گا۔ مجھے اس سے ذاتی کام ہے ورنہ ہاتھ پیر توڑ کر سڑک پر پھینکوا دوں گی"...... ماہ لقا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ہال میں موجود سب افراد تھپڑ کی آواز اور پھر راکسی کی چیخ سے خاموش ہو کر ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

" اوہ۔ تمہاری موت آ ہی گئی۔ آ ہی گئی تمہاری موت"۔ راکسی نے چیختے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے وہ دوڑتا ہوا کاؤنٹر کی سائیڈ سے باہر آ گیا۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ مسخ ہو رہا تھا۔ آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے۔

" تو تم باز نہیں آؤ گے"...... ماہ لقا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور

پھر اس سے پہلے کہ راکسی سنبھلتا ماہ لقا کا بازو ایک بار پھر گھوما اور راکسی چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل کاؤنٹر سے ٹکرایا اور پھر اس کا جسم مڑا ہی تھا کہ ماہ لقا نے کھڑی ہتھیلی کا وار پوری قوت سے اس کے پھیلے ہوئے سینے پر کیا تو پچاک کی آواز کے ساتھ ہی راکسی کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخ نکلی اور وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت لہرایا۔ اس کے منہ اور ناک سے یکلخت خون فوارے کی طرح نکلنے لگا اور دوسرے لمحے وہ لہراتا ہوا ایک دھماکے سے فرش پر گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم تیزی سے جھٹکے کھانے لگا اور پھر وہ ساکت ہو گیا۔ ہال میں موت کی سی خاموشی طاری ہو گئی تھی اور پھر جیسے ہی راکسی کا جسم بے حس و حرکت ہوا سب کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ۔ یہ تم نے کیا کیا"...... دوسرے کاؤنٹر مین نے اس بار خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے اس کی حماقت کی وجہ سے ہوا ہے۔ میں نے سٹوگر سے ملنا ہے مجھے اس سے ذاتی کام ہے۔ تم بتاؤ کہاں ملے گا سٹوگر"...... ماہ لقا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ تمہیں نہیں مل سکے گا۔ وہ ایک ہفتے تک نہیں مل سکے گا کیونکہ ایک ہفتے تک کے لئے اس نے جشن منانا ہے جب بھی وہ کوئی مشن مکمل کرتا ہے وہ ایک ہفتے تک جشن مناتا ہے"۔ دوسرے کاؤنٹر مین نے کہا۔



"کہاں مناتا ہے وہ جشن"...... ماہ لقا نے پوچھا۔

"رائل ہوٹل میں اس کا کمرہ مخصوص ہے"...... دوسرے کاؤنٹر مین نے کہا تو ماہ لقا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی۔ ہال میں موجود ہر شخص کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں اور وہ سب اس طرح خاموش تھے کہ جیسے جادو کی چھڑی گھما کر کسی نے انہیں قوت گویائی سے محروم کر دیا ہو۔ ماہ لقا کلب سے باہر آئی اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار رائل ہوٹل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ رائل ہوٹل دارالحکومت کا انتہائی شاندار ہوٹل تھا اور وہاں صرف بڑے بڑے لارڈز اور رؤسا ہی ٹھہر سکتے تھے اس لئے یہاں کا ماحول انتہائی صاف ستھرا اور پرسکون تھا۔ ماہ لقا نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر کار سے نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی مین گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"یس مس"...... کاؤنٹر پر موجود لڑکی نے ماہ لقا کے کاؤنٹر پر پہنچتے ہی انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سٹوگر کے لئے میرے پاس ایک خصوصی پیغام ہے جو میں نے اسے ابھی اور فوراً پہنچانا ہے ورنہ سٹوگر کی زندگی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ ایک ہفتے کے لئے رائل ہوٹل میں ٹھہرے گا اور اس کا وہاں کمرہ مستقل طور پر بک رہتا ہے"...... ماہ لقا نے کہا۔

"لیکن ان کا تو حکم ہے کہ انہیں کسی صورت بھی ڈسٹرب نہ کیا

جائے"...... لڑکی نے ہچکچاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے بتایا ہے تمہیں کہ اٹ از ایمرجنسی۔ کیا آپ چاہتی ہیں کہ آپ کے معزز گاہک کی زندگی خطرے میں پڑ جائے"...... ماہ لقا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا فرض تھا مس کہ میں آپ کو ان کی ہدایت سے آگاہ کر دوں۔ ویسے ان کا کمرہ نمبر ایک سو ایک ہے۔ تیسری منزل"۔ کاؤنٹر گرل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو"...... ماہ لقا نے جواب دیا۔

"کیا میں انہیں فون پر آپ کی آمد کی اطلاع دے دوں"۔ لڑکی نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں خود اس سے بات کروں گی"...... ماہ لقا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی وہ لفٹ کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ تیسری منزل پر پہنچ چکی تھی۔ کمرہ نمبر ایک سو ایک راہداری کے آخری حصے میں تھا اس کے باہر سٹوگر کی نیم پلیٹ بھی موجود تھی۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ ماہ لقا نے سائیڈ دیوار پر موجود بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے باہر"...... ڈور فون سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ ایسے تھا جیسے وہ پوری قوت سے اور حلق کے بل چیخ رہا ہو۔

"ملیکا فرام ریکس کلب"...... ماہ لقا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ملیکا۔ کون ملیکا۔ جاؤ دفع ہو جاؤ۔ مت کرو مجھے ڈسٹرب"۔ وہی



چیختی ہوئی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"چیف کا خصوصی پیغام ہے سٹوگر"...... ملیکا نے نرم لہجے میں کہا۔

"چیف کا۔ کیا پیغام ہے۔ یہیں سے بتا دو"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔ لہجہ ویسے ہی کرخت تھا۔

"تم نے غلط آدمی پر کام کیا ہے اس سلسلے میں میں نے تم سے ضروری بات کرنی ہے"...... ماہ لقا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ٹھہرو میں دروازہ کھولتا ہوں"۔ سٹوگر کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور پھر تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا۔ دروازے پر ایک ٹھوس جسم کا آدمی کھڑا تھا۔ اس کے جسم پر صرف پتلون تھی اور چہرے پر حیرت اور کرختگی دونوں کے تاثرات بیک وقت موجود تھے۔

"کیا کر رہے تھے تم"...... ماہ لقا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا اور اسے دھکیلتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ اسی لمحے اسے سائیڈ کمرے میں کسی عورت کی جھلک دکھائی دی۔

"اچھا تو جشن منانے میں مصروف تھے۔ گڈ"...... ماہ لقا نے مڑتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو۔ میں نے تو تمہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا"۔ سٹوگر نے اس بار ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دروازہ بند کر دو اور میری بات غور سے سنو۔ میرے پاس زیادہ

وقت نہیں ہے"...... ماہ لقا نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سٹوگر دروازہ بند کرنے کے لئے جیسے ہی مڑا ماہ لقا کا بازو گھوما اور مڑتا ہوا سٹوگر کھڑی ہتھیلی کی زور دار ضرب کھا کر چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ پر جا گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو ماہ لقا کی ٹانگ بازو سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آئی اور اٹھتے ہوئے سٹوگر کی کنپٹی پر زور دار ضرب پڑی اور وہ ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ماہ لقا اس کمرے کی طرف بڑھی جس میں اس نے عورت کی جھلک دیکھی تھی۔

" باہر آ جاؤ ورنہ گولی مار دوں گی"...... ماہ لقا نے غراتے ہوئے کہا۔

" مم۔ مم۔ مجھے مت مارو"...... اسی لمحے کمرے سے ایک نوجوان لڑکی کانپتی ہوئی باہر آ گئی۔ اس کے چہرے پر انتہائی خوف کے تاثرات موجود تھے۔

" ادھر کرسی پر بیٹھ جاؤ لڑکی"...... ماہ لقا نے اس لڑکی سے کہا اور ساتھ ہی اس نے قریب پڑی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کر دیا۔ تو لڑکی کانپتی ہوئی آگے بڑھی اور پھر ڈرے ڈرے انداز میں کرسی پر بیٹھنے ہی لگی تھی کہ ماہ لقا کا بازو گھوما اور لڑکی چیختی ہوئی کرسی سمیت اچھل کر فرش پر جا گری اور پھر اس کے حلق سے ہلکی ہلکی دو چیخیں نکلیں اور پھر وہ ساکت ہو گئی۔ ماہ لقا نے مڑ کر دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر وہ آگے بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد اس نے رسی کا ایک بڑا



سا بنڈل تلاش کر لیا۔ پھر اس نے فرش پر پڑے ہوئے بے ہوش سٹوگر کو بازو سے پکڑا اور اسے گھسیٹتی ہوئی اندرونی کمرے میں لے گئی۔ اس نے اسے گھسیٹ کر ایک کرسی پر بٹھایا اور رسی کی مدد سے اسے کرسی کے ساتھ باندھنے لگی۔ پھر وہ واپس آئی اور بے ہوش پڑی ہوئی لڑکی کو بھی اسی طرح گھسیٹ کر اندرونی کمرے میں لے آئی اور دوسری کرسی پر ڈال کر اسے بھی رسی سے باندھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ رائل ہوٹل کا ہر کمرہ ساؤنڈ پروف ہوتا ہے اور کمرے کی ساخت بھی بتا رہی تھی کہ وہ ساؤنڈ پروف ہے اس لئے ماہ لقا مطمئن تھی۔ اس نے ایک کرسی اٹھائی اور سٹوگر کے سامنے رکھ کر وہ اس کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور دوسری جیب سے اس نے ایک چھوٹی سی سرخ رنگ کی شیشی نکالی اور سائیڈ پر رکھی ہوئی میز پر رکھ کر اس نے پوری قوت سے سٹوگر کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ پانچویں یا چھٹے تھپڑ پر سٹوگر نے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور آنکھیں کھلتے ہی اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسی سے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا تھا۔

" کک۔ کک۔ کون ہو تم۔ یہ تم نے کیا کیا ہے"...... سٹوگر نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ خاصا سنبھلا ہوا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ واقعی پیشہ ور قاتل ہے کیونکہ پیشہ ور قاتلوں کے اعصاب فولادی ہوا کرتے ہیں۔

"تمہارا نام سٹوگر ہے اور تم نے فلیر بلڈنگ کی بالکونی سے تھری ایکس میزائل کرنل فریدی کی کار پر فائر کیا"...... ماہ لقا نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہی ہو۔ میرا کسی کرنل سے کیا تعلق اور نہ میں نے کبھی کسی کو قتل کیا ہے۔ میں تو بزنس مین ہوں"...... سٹوگر نے کہا۔

"یہ تو تم تسلیم کرتے ہو کہ تمہارا نام سٹوگر ہے"...... ماہ لقا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن کیا سٹوگر نام رکھنا جرم ہے"...... سٹوگر نے کہا۔

"ہرگز نہیں۔ میں تو صرف کنفرم کر رہی تھی"...... ماہ لقا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھا ہوا خنجر اٹھایا اور بڑے سرد مہرانہ انداز میں اس نے خنجر سٹوگر کے بازو میں اس طرح اتار دیا جیسے اس نے کسی انسان کی بجائے کسی ربڑ کے بنے ہوئے پتلے میں خنجر اتار دیا ہو۔ سٹوگر کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑنے لگا۔

"ارے ارے۔ تم تو دوسروں کو قتل کر کے جشن مناتے ہو اپنے ایک زخم کو بھی برداشت نہیں کر رہے"...... ماہ لقا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر کو واپس کھینچا تو زخم سے خون فوارے کی طرح نکلنے لگا۔

"تمہیں معلوم ہو گیا سٹوگر کہ تکلیف کسے کہتے ہیں"...... ماہ لقا



نے کہا اور خنجر کو میز پر رکھ کر سرخ رنگ کی چھوٹی شیشی اٹھائی۔ اس کا ڈھکن کھولا۔ شیشی کے منہ پر ڈراپر لگا ہوا تھا۔ اس نے شیشی کو الٹایا اور زخم پر اس نے دو قطرے ڈال دیئے۔ جیسے ہی قطرے سٹوگر کے زخم پر پڑے وہ تیزی سے پھیلتے چلے گئے اور اس کے ساتھ ہی خون نکلنا بند ہو گیا۔ ماہ لقا نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں شیشی کا ڈھکن بند کیا اور اسے جیب میں ڈال کر اس نے اپنی جیب سے ایک اور نیلے رنگ کی شیشی نکالی۔

"جب تم بتانا چاہو تو مجھے کہہ دینا۔ میں یہ دوا تمہارے زخم پر ڈال دوں گی اور تم عذاب سے باہر آ جاؤ گے"...... ماہ لقا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ہو کون۔ پہلے تم اپنے متعلق تو بتاؤ"...... سٹوگر نے کہا اس کے چہرے پر پہلے سے موجود تکلیف کے آثار بھی ختم ہو گئے تھے۔

"مجھے کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے"...... ماہ لقا نے جواب دیا اور سٹوگر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے لیکن چند لمحوں بعد اس کا جسم بندھے ہونے کے باوجود اس طرح تڑپا جیسے اسے اچانک ہزاروں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ لگا ہو۔ دوسرے لمحے اس کے منہ سے انتہائی زوردار چیخ نکلی اور پھر تو جیسے چیخوں کا تانتا بندھتا چلا گیا۔ اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔ آنکھیں باہر کو نکل آئی تھیں اور جسم اس طرح مسلسل جھٹکے کھانے لگا تھا جیسے اسے مسلسل ہزاروں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ لگ رہا ہو۔

"روکو۔ روکو۔ اس عذاب کو روکو"...... یکلخت سٹوگر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو ماہ لقا نے نیلی شیشی کا ڈھکن کھولا اور اس میں سے دو قطرے اس کے زخم پر ڈال دیئے۔ جیسے ہی یہ قطرے زخم پر پڑے سٹوگر کی تیزی سے اور مسلسل بگڑتی ہوئی حالت نارمل ہونے لگ گئی اور چند لمحوں بعد وہ اس طرح زور زور سے سانس لے رہا تھا جیسے میلوں دور سے انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا چلا آیا ہو۔ اس کا چہرہ اور جسم پسینے سے بھیگ گیا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ ابھی تالاب سے غوطہ کھا کر نکلا ہو۔

"یہ۔ یہ کیا کیا تھا تم نے۔ اوہ گاڈ۔ یہ تم نے کیا کیا تھا۔ یہ تو انتہائی خوفناک اور روح کو جلا دینے والا عذاب تھا"...... سٹوگر نے رک رک کر کہا۔

"ابھی تو یہ ابتدا ہے سٹوگر۔ جب دوسرا راؤنڈ شروع ہو گا تو جتنی تکلیف تم نے اب محسوس کی ہے اس سے لاکھوں گنا زیادہ تکلیف ہو گی۔ اس طرح وقفے وقفے سے ہر راؤنڈ میں تکلیف بڑھتی چلی جائے گی اور تم چاہے کتنے بھی فولادی اعصاب کے مالک کیوں نہ ہو۔ چار پانچ راؤنڈ سے زیادہ نہیں بڑھ سکو گے۔ تمہارا شعور ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا لیکن اس میں بس ایک ہی خاصیت ہے کہ تم مر نہیں سکو گے"...... ماہ لقا نے دوا کی اس طرح تعریف کرنا شروع کر دی جیسے ادویات فروخت کرنے والے اپنی ادویات کی تفصیل بتاتے ہیں۔



"میں سچ کہہ رہا ہوں کہ میرا کسی سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔ سا لر نے کہا تو ماہ لقا بے اختیار مسکرا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ دوسرا راؤنڈ شروع کیا جائے"...... ماہ لقا نے کہا اور جیب سے وہی پہلے والی سرخ شیشی نکال کر اس کا ڈھکن کھولنا شروع کر دیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تم کیا پوچھنا چاہتی ہو۔ بولو"...... سٹوگر نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ دوسرے راؤنڈ کے بعد"...... ماہ لقا نے جواب دیا اور شیشی کا ڈھکن ہٹا کر اس نے ایک بار پھر دو قطرے اس کے زخم پر ل دیئے اور شیشی بند کر کے دوبارہ جیب میں ڈال لی۔ چند لمحوں بعد سٹوگر کے جسم کو ایک بار پھر جھٹکا لگا اس کا منہ چیخ مارنے کے لئے کھلا لیکن اس کے منہ سے چیخ نہ نکلی۔ اس بار سٹوگر کی حالت اس قدر تیزی سے خراب ہوئی کہ یوں لگتا تھا جیسے سٹوگر کے جسم کا ایک، ایک ریشہ ٹوٹتا چلا جا رہا ہو۔ اس کی ناک اور منہ سے خون کے قطرے نکلنے لگے۔ چہرے کی جلد سے بھی خون رسنے لگا لیکن اس کے منہ سے آواز نہ نکل رہی تھی یوں لگتا تھا جیسے اس کی قوت گویائی مکمل طور پر ختم ہو گئی ہو۔ ماہ لقا بڑے اطمینان سے بیٹھی اس کی یہ حالت دیکھ رہی تھی۔ چند لمحوں بعد سٹوگر کے سر نے جھٹکا کھایا اور اس کی گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی لیکن دوسرے لمحے اس کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس بار اس کا سر اس طرح دائیں

بائیں گرنے لگا جیسے اس کا سر ایسی گیند ہو جس سے کوئی کھلاڑی مسلسل پریکٹس کر رہا ہو۔ اس کی آنکھیں نہ صرف ابل کر باہر آ گئی تھیں بلکہ آنکھوں کا رنگ گہرا سرخ ہو گیا تھا۔ ماہ لقا نے جیب سے نیلے رنگ کی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے دو قطرے سٹوگر کے زخم پر ڈالے پھر شیشی بند کر کے اس نے ایک بار پھر جیب میں ڈال لی اور سٹوگر کی حالت جس قدر تیزی سے خراب ہوئی تھی اتنی ہی تیزی سے نارمل ہوتی چلی گئی۔

"پپ۔ پپ۔ پانی۔ پانی۔ مجھے پانی دو"...... یکلخت سٹوگر کے منہ سے آواز نکلی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کے منہ سے الفاظ بغیر اس کی مرضی کے نکل رہے ہوں۔

"مل جائے گا پانی۔ لیکن ابھی نہیں"...... ماہ لقا نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ پپ۔ پپ۔ پانی۔ مم۔ میں مر جاؤں گا۔ مجھے پانی دو"...... یکلخت سٹوگر نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوری سٹوگر۔ میں تم جیسے لوگوں پر رحم کھانے کی عادی نہیں ہوں"...... ماہ لقا نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ یہ تم نے کیا کیا ہے"...... سٹوگر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور پھر یکلخت اس کے منہ سے گالیوں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی۔ وہ اس قدر تیزی سے اور حلق پھاڑ کر گالیاں دے رہا تھا کہ جیسے ہر گالی دینے سے اس کو سکون



مل رہا ہو۔

"تو پھر تیسرا راؤنڈ شروع کر دوں"...... ماہ لقا نے مسکراتے ہوئے جیب سے ایک بار پھر وہی سرخ رنگ کی شیشی نکالتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔ فار گاڈ سیک۔ مت ڈالو یہ خوفناک قطرے۔ مجھے گولی مار دو۔ بس مجھے گولی مار دو"...... سٹوگر نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہی تو اس کارروائی میں لطف ہے کہ اس قدر خوفناک تکلیف کے باوجود تم مر نہیں سکتے۔ بہرحال میں تمہیں آخری چانس دے رہی ہوں۔ یا تم ہمیشہ کے لئے پاگل ہو جاؤ گے اور باقی عمر تمہاری پاگل خانے میں گزرے گی یا پھر جو میں پوچھ رہی ہوں وہ بتا دو"...... ماہ لقا نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ میں نے کرنل فریدی کو ہلاک کیا ہے۔ میں نے کیا ہے۔ میں ڈیتھ سرکل کا ٹاپ ایجنٹ ہوں۔ مجھے ہیڈ کوارٹر سے حکم ملا تھا کہ کرنل فریدی کو تلاش کر کے ہلاک کر دوں۔ میں نے اپنے گروپ کو اس کی تلاش میں لگا دیا اور مجھے اطلاع ملی کہ وہ ڈاکٹر آرنلڈ کی رہائش گاہ میں موجود ہے میں فلیمر بلڈنگ میں پہنچ گیا اور پھر جیسے ہی اس کی کار میرے نشانے پر پہنچی میں نے فائر کر دیا اور وہ ہلاک ہو گیا"...... سٹوگر نے اس بار اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے وہ شعور کی بجائے لاشعوری انداز میں بولتا چلا جا رہا ہو۔

"ڈیتھ سرکل کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... ماہ لقا نے پوچھا۔

"بلیرک جزیرے پر۔ بلیرک جزیرے پر"...... سٹوگر نے اسی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ پوری"...... ماہ لقا نے پوچھا۔

"مجھے تفصیل کا علم نہیں ہے۔ میں وہاں کبھی نہیں گیا۔ بس مجھے یہ معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر وہاں ہے"...... سٹوگر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تیسرا راؤنڈ شروع کر ہی دیا جائے۔ تم ٹاپ ایجنٹ ہو اور تم کبھی ہیڈ کوارٹر نہیں گئے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ ماہ لقا نے کہا۔

"میں واقعی وہاں نہیں گیا البتہ میں گرین ڈیتھ کی لیبارٹری کی سیکورٹی میں کام کرتا ہوں۔ پھر مجھے ٹاپ ایجنٹ بنا کر یہاں گریٹ لینڈ بھجوا دیا گیا تھا"...... سٹوگر نے جواب دیا تو ماہ لقا بے اختیار چونک پڑی۔

"گرین ڈیتھ کی لیبارٹری۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... ماہ لقا نے کہا۔

"ڈیتھ سرکل کے سائنس دانوں نے ایک خاص قسم کے جراثیم دریافت کئے ہیں جو انتہائی خوفناک جراثیم ہیں اور سیکنڈوں میں بیک وقت لاکھوں افراد کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ ہیڈ کوارٹر نے ان جراثیموں کو دنیا بھر کے مسلمانوں کے خاتمے کے لئے استعمال کرنے کا منصوبہ بنایا ہے اس منصوبے پر گزشتہ پانچ سالوں سے کام ہو رہا ہے ان جراثیموں کو گرین ڈیتھ کا نام دیا گیا ہے اس کی لیبارٹری



جنوب مغربی افریقہ کے ملک لاگیریا کے انتہائی خوفناک جنگل جسے ٹابی فارسٹ کہتے ہیں میں موجود ہے۔ میں وہاں کام کرتا رہا ہوں۔ ہیڈ کوارٹر میں کبھی نہیں گیا۔ میں سچ بول رہا ہوں"...... سٹوگر نے کہا۔

"اس لیبارٹری کا راستہ اور اس کی تفصیل بتاؤ"...... ماہ لقا نے کہا۔

"ٹابی فارسٹ کے قریب ایک شہر ہے بگورا۔ اس شہر میں ایک بلیو ہیون کلب ہے۔ اس کلب کا مینجر پال میکارے ہے وہ جسے لیبارٹری پہنچاتا ہے اسے پہلے بے ہوش کرتا ہے اور پھر جب اس بے ہوش آدمی کی آنکھ کھلتی ہے تو وہ آدمی لیبارٹری کے اندر موجود ہوتا ہے اس طرح واپسی پر بھی لیبارٹری میں اسے بے ہوش کیا جاتا ہے اور جب اس کی آنکھیں کھلتی ہیں تو وہ پال میکارے کے کلب میں ہوتا ہے اس لئے کوئی تفصیل بتا ہی نہیں سکتا۔ سب کے ساتھ اسی طرح ہوتا ہے"...... سٹوگر نے جواب دیا۔

"لیبارٹری کے اندر کی تفصیل"...... ماہ لقا نے کہا۔

"جیسی لیبارٹریاں ہوتی ہیں۔ سائنسی اور تحقیقی لیبارٹریاں۔ لیکن یہ مکمل طور پر زیر زمین ہے"...... سٹوگر نے جواب دیا۔

"اس کا انچارج کون ہے"...... ماہ لقا نے پوچھا۔

"جب میں وہاں تھا تو ڈاکٹر لارک انچارج تھا۔ اب کا علم نہیں"۔ سٹوگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم نے چونکہ سب کچھ بتا دیا ہے اس لئے اب تمہیں پانی مل سکتا ہے"...... ماہ لقا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑا ہوا خون آلود خنجر اٹھایا اور دوسرے لمحے خنجر دستے تک سٹوگر کی گردن میں گھستا چلا گیا۔ سٹوگر کے جسم نے جھٹکا کھایا۔ اس کی گردن سے خون فوارے کی طرح نکل کر اس کے کپڑوں پر گرنے لگا اور چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ ماہ لقا نے بڑے اطمینان سے خنجر کھینچ کر اس کے لباس سے صاف کیا اور پھر اٹھ کر اس نے سٹوگر کی رسیاں خنجر سے کاٹیں۔ پھر اب تک بے ہوش بندھی ہوئی عورت کی رسیاں کاٹ کر اس نے خنجر کو جیب میں ڈالا اور بیرونی کمرے کی طرف مڑ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھی رائل ہوٹل سے نکل رہی تھی۔ اب اس کی کار کا رخ سپیشل ہسپتال کی طرف تھا جہاں کرنل فریدی زیر علاج تھا۔ اس نے یہاں آنے سے پہلے وہاں فون کر کے معلوم کر لیا تھا۔ کرنل فریدی کے آپریشن کئے گئے تھے لیکن اب اس کی حالت خطرے سے باہر تھی اور وہ پوری طرح ہوش میں بھی تھا۔ اس کے جسم پر بے شمار چوٹیں آئیں تھیں لیکن بہرحال فریکچر نہ ہوا تھا۔ سب سے زیادہ چوٹ اس کے سر پر آئی تھی لیکن بہرحال اب وہ روبصحت تھا۔ تھری ایکس میزائل کار کے پچھلے حصے سے ٹکرایا تھا اس لئے کرنل فریدی بچ گیا تھا اگر وہ درمیان میں یا آگے والے حصے میں ٹکرا جاتا تو پھر کرنل فریدی کے جسم کے بھی ٹکڑے اڑ جاتے۔ تھوڑی دیر بعد ماہ لقا ہسپتال پہنچ



گئی۔ اس نے استقبالیہ سے کرنل فریدی کے کمرے کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ دوسری منزل پر موجود کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ جیسے ہی وہ کمرے کے دروازے پر پہنچی کمرے کا دروازہ کھلا اور کیپٹن حمید باہر آ گیا۔

"اوہ۔ ماہ لقا تم۔ اور یہاں"...... کیپٹن حمید نے چونک کر ماہ لقا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ کرنل فریدی صاحب شدید زخمی ہیں۔ میں پوچھنے کے لئے آئی ہوں"...... ماہ لقا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہ اس بار قسمت سے بچے ہیں۔ آؤ"...... کیپٹن حمید نے کہا اور پھر وہ واپس مڑ گیا۔ اس کے پیچھے ماہ لقا بھی کمرے میں داخل ہوئی تو بستر پر لیٹے ہوئے کرنل فریدی نے گردن موڑ کر ان کی طرف دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"السلام علیکم کرنل صاحب۔ مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا ہے"...... ماہ لقا نے آگے بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"شکریہ۔ واقعی اس بار تو اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہو گیا ہے۔ تمہیں کیسے اطلاع ملی ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"آپ کوئی گمنام شخصیت تو نہیں ہیں کرنل فریدی"۔ پورے شہر میں کھلبلی مچی ہوئی ہے"...... ماہ لقا نے کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ایسی بھی اہمیت نہیں ہے میری۔ بہرحال تمہاری مہربانی کہ تم

پوچھنے آئی ہو۔ حمید جا کر کوئی مشروب لے آؤ"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہتر"...... کیپٹن حمید نے کہا اور مسکراتا ہوا واپس مڑ گیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ کوئی بات کرنا چاہتا تھا لیکن پھر شاید کرنل فریدی کی حالت کی وجہ سے اس نے یہ بات نہیں کی۔

"آپ پر حملہ ریکس کلب کے سٹوگر نے کیا تھا کرنل فریدی اور میں ابھی اس کے پاس سے آ رہی ہوں"...... ماہ لقا نے کہا تو کرنل فریدی چونک پڑا۔

"کون سٹوگر۔ اور تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف ہیرس نے میری ڈیوٹی لگائی تھی کہ آپ پر حملہ کرنے والے کو ٹریس کروں اور اس سے معلوم کروں کہ اس نے ایسا کیوں اور کس کے کہنے پر کیا ہے اور پھر آپ کو تفصیل بتا دوں۔ چنانچہ میں نے سٹوگر کو ٹریس کر لیا اور اب اس سے تفصیلی بات کر کے سیدھی آپ کے پاس آ رہی ہوں"...... ماہ لقا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ کیا بتایا ہے اس نے"...... کرنل فریدی نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور کیپٹن حمید مشروب کی ایک بوتل لئے اندر داخل ہوا۔

"شکریہ کیپٹن حمید"...... ماہ لقا نے بوتل کیپٹن حمید سے لیتے



ہوئے کہا۔

"اس میں شکریہ کی کون سی بات ہے۔ میری تو عرصے سے حسرت تھی کہ کوئی ہستی تو ایسی ہو کہ جس کے لئے کرنل صاحب اس طرح مشروب منگوائیں"...... کیپٹن حمید نے دوسری کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو ماہ لقا بے اختیار مسکرا دی۔

"کرنل صاحب۔ سٹوگر ڈیتھ سرکل کا ٹاپ ایجنٹ ہے اور اس نے ڈیتھ سرکل کے ہیڈ کوارٹر کے حکم پر آپ پر تھری ایکس میزائل سے حملہ کیا ہے۔ اس کے مطابق ہیڈ کوارٹر کسی جزیرے بلیرک پر ہے لیکن وہ وہاں کبھی نہیں گیا البتہ وہ جنوب مغربی افریقہ کے ایک ملک لاگیریا کے ثابی فارسٹ میں موجود گرین ڈیتھ لیبارٹری کی سیکورٹی پر تعینات رہا ہے اور اس کے کہنے کے مطابق اس لیبارٹری میں ایسے جراثیم تیار کئے جا رہے ہیں جن کی مدد سے پوری دنیا کے لاکھوں مسلمانوں کو بیک وقت ہلاک کیا جا سکتا ہے اور شاید اسی لئے ان جراثیموں کا نام بھی گرین ڈیتھ رکھا گیا ہے کیونکہ گرین کلر مسلمانوں کے مخصوص کلر کے طور پر پہچانا جاتا ہے"...... ماہ لقا نے کہا تو کرنل فریدی کے ساتھ ساتھ کیپٹن حمید کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"کرنل فریدی کو ان پر قاتلانہ حملہ کرنے والے سٹوگر سے ملنے والی تفصیل بتا رہی ہوں"...... ماہ لقا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے ٹاپ ایجنٹ سے کیسے یہ انتہائی سیکرٹ معلومات حاصل کر لیں۔ ایسے لوگ تو مر سکتے ہیں لیکن زبان نہیں کھولا کرتے"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"میں نے اس پر میک ڈکسن سکسٹی ون استعمال کی تھی اور آپ تو جانتے ہیں کہ اس کے استعمال کے بعد انسانی شعور ختم ہو جاتا ہے اور لاشعور حرکت میں آجاتا ہے اور پھر وہ سب کچھ سامنے آجاتا ہے جو وہ آدمی چھپانا چاہتا ہے"...... ماہ لقا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ تم نے تو واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ویری گڈ"...... کرنل فریدی نے انتہائی متاثر کن لہجے میں کہا۔

"شکریہ کرنل۔ آپ کے یہ ریمارکس میرے لئے انتہائی اعزاز کا باعث ہیں"...... ماہ لقا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے آپ نے یہودی تنظیم کے ٹاپ ایجنٹ کو نہ صرف پکڑ لیا بلکہ اس سے اس قدر اہم معلومات بھی حاصل کر لیں حالانکہ آپ ایسی لگتی تو نہیں"...... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب ظاہر ہے میں آپ کے سامنے تو طفل مکتب ہوں اس لئے میں کرنل صاحب سے ایک درخواست کرنا چاہتی ہوں"...... ماہ لقا نے کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیسی درخواست"...... کرنل فریدی نے چونک کر کہا۔

"آپ مجھے اس مشن پر اپنے ساتھ لے جائیں۔ میں نے چیف ہیرس سے اجازت لے لی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر کرنل



صاحب اجازت دے دیں تو انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے"...... ماہ لقا نے کہا۔

"لیکن ابھی تو میں زخمی پڑا ہوں۔ نجانے یہ ڈاکٹر کب مجھے یہاں سے فارغ کرتے ہیں"...... کرنل فریدی نے واضح طور پر اسے ٹالتے ہوئے کہا۔

"ایسے بھی تو ہو سکتا ہے کہ میں ماہ لقا کے ساتھ گرین ڈیتھ لیبارٹری کی طرف روانہ ہو جاؤں۔ آپ جب تندرست ہو جائیں تو آ جائیں۔ تب تک ہم ابتدائی کارروائیاں مکمل کر لیں گے"۔ کیپٹن حمید نے جلدی سے کہا۔

"نہیں۔ میں کرنل صاحب کے ساتھ کام کرنا زیادہ پسند کروں گی"...... ماہ لقا نے فوراً ہی دو ٹوک لہجے میں کہا تو کیپٹن حمید کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"ٹھیک ہے ماہ لقا۔ جب میں ٹھیک ہو جاؤں گا تو پھر تمہیں ہیرس کے ذریعے بلوا لوں گا۔ بہرحال تم نے اپنی شاندار کارکردگی سے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ تم نے ہماری بہت بڑی سردردی ختم کر دی ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"آپ کب تک ٹھیک ہو جائیں گے۔ جلدی ٹھیک ہو جائیں میں آپ کے ساتھ کام کرنے کے لئے بے چین ہو رہی ہوں"...... ماہ لقا نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"کرنل صاحب پتھر ہیں ماہ لقا۔ آپ خواہ مخواہ بے چین ہو رہی

ہیں"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پتھر سے کیا مطلب"...... ماہ لقا نے چونک کر کہا۔

"پتھر دل"...... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا تو ماہ لقا بے اختیار ہنس پڑی۔

"پتھر کو موم بنانا مجھے آتا ہے۔ آپ فکر مت کریں"...... ماہ لقا نے بڑی بے باکی سے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ڈاکٹر ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"کرنل صاحب آپ کی کال ہے۔ ولنگٹن سے علی عمران صاحب بات کرنا چاہتے ہیں"...... ڈاکٹر نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار چونک پڑا۔

"مجھے دیجئے فون"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اگر اس میں لاؤڈر ہے تو اس کا بٹن پریس کر دیجئے تاکہ عمران کی شاہکار بکواس سے میں بھی محظوظ ہو سکوں"...... کیپٹن حمید نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا اور اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کرنے کے بعد فون آن کرنے والا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس۔ کرنل فریدی بول رہا ہوں"...... کرنل فریدی نے آہستہ سے کہا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے میرے پیر و مرشد کا بابرکت سایہ ہم جیسے بے مایہ مریدوں کے سر پر



قائم رکھا اور آپ کو اس قدر خوفناک حادثے کے باوجود صحت جیسی عظیم نعمت عطا فرمائی"...... عمران نے بڑے خشوع و خضوع سے پر لہجے میں کہا تو ماہ لقا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"شکریہ عمران۔ تمہیں کیسے اطلاع ملی"...... کرنل فریدی نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مرشد اور مرید کے درمیان روحانی رابطہ ہوتا ہے۔ ادھر آپ کی کار پر تھری ایکس میزائل فائر کیا گیا ادھر مرید کا دل تھری ایکس میزائل سے بھی زیادہ خطرناک انداز میں دھڑکنے لگ گیا کیونکہ تھری ایکس میزائل فائر ہونے کے باوجود آپ کا اس طرح بچ جانا واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو نئی زندگی انعام میں دی گئی ہے۔ کیا اس فائر کرنے والے صاحب کے بارے میں کوئی اطلاع ملی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ہاں۔ سپیشل سیکشن کی ماہ لقا صاحبہ نے نہ صرف اسے ٹریس کر لیا بلکہ اس سے ڈیتھ سرکل کے ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کے بارے میں بھی تفصیلات حاصل کر لی ہیں۔ وہ ابھی آئی ہیں اور ابھی تھوڑی دیر پہلے انہوں نے بتایا ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کا مطلب گرین ڈیتھ لیبارٹری سے ہے جو لاگیریا کے ٹاپی فارسٹ میں ہے یا کسی اور لیبارٹری سے ہے"...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی تو بے اختیار مسکرا دیا جبکہ ماہ لقا کے چہرے پر انتہائی

حیرت سے تاثرات ابھر آئے۔

"تو تمہیں بھی اس کے بارے میں علم ہو چکا ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے یہاں ولنگٹن میں ڈیتھ سرکل کے چیف جیرالڈ کو جا کر گھیرا اور پھر انہوں نے مجھ پر شفقت فرماتے ہوئے یہ گرانقدر معلومات مہیا کر دیں اور میں نے ثابی فارسٹ کے کنارے پر موجود شہر بگورا کے بلیو ہیون کلب کے مینجر پال میکارے سے اس بارے میں معلوم بھی کر لیا ہے۔ مادام ڈیکاکی نے جو بلیو رپورٹس تیار کی تھیں وہ تمام رپورٹس جیرالڈ کے ذریعے اس پال میکارے کو ہی بھجوائی گئی تھیں اور اس نے انہیں لیبارٹری میں بھجوا دیا ہے اور ان جراثیموں کا نام بھی ستم ظریفوں نے گرین ڈیتھ رکھ دیا ہے کیونکہ ان سے وہ مسلمانوں کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ میں تو زخمی حالت میں یہاں پڑا ہوا ہوں اور میرا خیال ہے کہ ابھی مجھے کم از کم ایک ہفتے تک یہاں سے فارغ نہیں کیا جائے گا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"آپ کو تکلیف کرنے کی کیا ضرورت ہے پیر و مرشد۔ ہم جیسے مرید کب کام آئیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر مجھے اسی نمبر پر رپورٹ دیتے رہنا"...... کرنل فریدی نے کہا۔



"ٹھیک ہے۔ ویسے آپ اب بھی تیار ہیں کیونکہ آپ پر اس انداز میں کیا جانے والا قاتلانہ حملہ بتا رہا ہے کہ ڈیتھ سرکل نے باقاعدہ آپ کو ہٹ لسٹ میں رکھ لیا ہے اور ان یہودی تنظیموں نے بے شمار قاتل پال رکھے ہیں۔ مجھے آپ کے ساتھ ہونے والے اس حادثے کی اطلاع ابھی ابھی ملی ہے ورنہ میں اس جیرالڈ سے اس بارے میں تفصیلات معلوم کر لیتا۔ مجھے یقین ہے کہ اسے اس بارے میں یقیناً علم ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر ہٹ لسٹ میں صرف میں اکیلا نہیں ہوں گا تم بھی شامل ہو گے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"مجھے تو صرف آپ کی دعا چاہئے پیر و مرشد۔ خدا حافظ"۔ دوسری طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ علی عمران صاحب وہی ہیں جن کا تعلق پاکیشیا سے ہے"۔ ماہ لقا نے کہا۔

"ہاں اور تم نے دیکھا کہ اس نے بھی لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اب گرین ڈیتھ کی لیبارٹری لازماً تباہ ہو جائے گی۔ کاش میں زخمی نہ ہوتا تو میں اپنے طور پر کام کرتا لیکن اب مجبوری ہے"...... کرنل فریدی نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر تو یہ کارنامہ عمران صاحب سرانجام دے دیں گے۔ ویری سیڈ"...... ماہ لقا نے کہا۔

"اگر تم چاہو تو میں عمران کے ساتھ تمہیں بھجوا دیتا ہوں"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"تاکہ آپ ہمیشہ کے لئے ماہ لقا سے ہاتھ دھو بیٹھیں اور مجھے جو امید پیدا ہو گئی ہے وہ ختم ہو جائے"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیسی امید"...... ماہ لقا نے چونک کر کہا۔

"یہ ایسے ہی بکواس کرتا رہتا ہے۔ بہرحال اگر عمران کا فون آیا تو میں عمران سے کہوں گا کہ وہ تمہیں اپنے ساتھ شامل کر لے اس طرح تمہارا شوق بھی پورا ہو جائے گا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"نہیں کرنل۔ میں آپ کے ساتھ ہی کام کرنا پسند کروں گی۔ اس مشن میں نہ سہی پھر کبھی سہی"...... ماہ لقا نے جواب دیا تو کیپٹن حمید بے اختیار مسکرا دیا۔

"واقعی۔ اسی لئے تو میں نے امید پیدا کر رکھی ہے"۔ کیپٹن حمید نے کہا تو کرنل فریدی نے اسے غصیلے انداز میں گھورا۔

"کیا آپ میرا کرنل صاحب کے ساتھ کام کرنا پسند نہیں کرتے جو آپ مسلسل طنزیہ گفتگو کر رہے ہیں"...... ماہ لقا نے کیپٹن حمید سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ میں تو چاہتا ہوں کہ آپ ہمیشہ کے لئے کرنل صاحب کے ساتھ اٹیچ ہو جائیں تاکہ یہ دیوار چین ہٹنے کے بعد میرا بھی کوئی سکوپ پیدا ہو جائے اور آپ الٹا ناراض ہو رہی ہیں"۔ کیپٹن



حمید نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اس کی باتوں کا برا مت منایا کرو۔ یہ ایسی باتیں کرتا رہتا ہے"...... کرنل فریدی نے ماہ لقا کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں برا نہیں منا رہی کرنل صاحب۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اب مجھے اجازت دیں میں پھر حاضر ہوں گی۔ خدا حافظ"...... ماہ لقا نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"ارے آپ جا رہی ہیں۔ اتنی جلدی"...... باہر راہداری میں موجود کیپٹن حمید نے اسے باہر آتے دیکھ کر کہا۔

"میں ہمیشہ کے لئے نہیں جا رہی۔ پھر واپس آؤں گی"...... ماہ لقا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ کب تک یہ آنا جانا لگا رہے گا"...... کیپٹن حمید نے کہا تو ماہ لقا بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ کی باتوں کی اب مجھے سمجھ آنے لگی ہے۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ کرنل فریدی سے شادی کر لوں"...... ماہ لقا نے بے باک سے لہجے میں کہا۔

"اگر ایسا ہو جائے تو آخر اس میں حرج ہی کیا ہے۔ آپ کرنل صاحب کی عزیزہ ہیں۔ آپ کا خاندان بھی ایک ہے اور پھر پیشہ بھی ایک ہی ہے"...... کیپٹن حمید نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کی اس تجویز پر غور کروں گی"....... ماہ لقا نے اسی طرح بے باک لہجے میں کہا۔

"بس اس احمق عمران سے ملاقات سے پہلے فیصلہ کر لینا ورنہ پھر آپ کو فیصلہ کرنے میں شدید مشکل پیش آجائے گی"....... کیپٹن حمید نے کہا۔

"وہ کیوں"....... ماہ لقا نے ہسپتال کے پورچ میں پہنچتے ہوئے کہا۔

"اسی کیوں کا جواب میں نہیں دے سکتا۔ خدا حافظ"....... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا اور ماہ لقا مسکراتی ہوئی اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔



ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک خاصی عمر کے آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... اس ادھیڑ عمر آدمی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"مارکوئیل سپیشل کال دے رہا ہے۔ ماسٹر چیف"....... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"اوکے"....... ماسٹر چیف نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور اس نے عقب میں موجود الماری کھول کر اس کے اندر ہاتھ بڑھایا۔ دوسرے لمحے سرر کی آواز کے ساتھ ہی الماری کے ساتھ والی سپاٹ دیوار کے درمیان ایک دروازہ نمودار ہو گیا تو ماسٹر چیف نے الماری بند کی اور قدم بڑھاتا ہوا اس دروازے کو کراس کر کے دوسری طرف موجود ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر ایک سائیڈ پر جا کر اس نے فرش پر مخصوص انداز میں

پیر مارا تو دوسری طرف فرش میں سے ایک مستطیل شکل کی مشین
فرش سے نکل کر اوپر کو اٹھ آئی۔ ماسٹر چیف اس مشین کی طرف بڑھ
گیا۔ اس نے اس کے نچلے خانے میں سے ایک سٹول جو اس مشین
کے ساتھ منسلک تھا باہر کو کھینچا اور پھر اس پر بیٹھ کر اس نے
مشین کی سائیڈ میں موجود ایک ہیڈ فون اتار کر اسے اپنے سر پر چڑھا
لیا۔ اس کے بعد اس نے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے
مشین میں یکلخت زندگی کی لہر سی دوڑ گئی اور اس پر کئی چھوٹے بڑے
اور مختلف رنگوں کے بلب جلنے بجھنے لگے۔ ڈائلوں میں موجود مختلف
رنگوں کی سوئیاں حرکت میں آگئیں۔ چند لمحوں بعد ایک تیز سیٹی کی
آواز سنائی دینے لگی اور اس کے ساتھ ہی مشین کے درمیان میں
موجود سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور اس پر ایک آدمی کا
چہرہ ابھر آیا جس کے ساتھ کمپیوٹر تحریر میں نام مارکوئیل بھی درج
تھا۔ ماسٹر چیف نے ایک سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ماسٹر چیف۔ میں مارکوئیل بول رہا ہوں"...... ایک آواز
مشین سے نکلی۔

"یس۔ ماسٹر چیف اٹنڈنگ یو"...... ماسٹر چیف نے تیز اور سخت
لہجے میں کہا۔

"ماسٹر چیف۔ گریٹ لینڈ میں کرنل فریدی کی کار پر تھری ایکس
میزائل فائر کیا گیا جس سے کار ٹکڑوں میں تبدیل ہو گئی اور کرنل
فریدی کو شدید زخمی حالت میں ہسپتال پہنچا دیا گیا لیکن انتہائی حیرت



نگیز طور پر وہ بچ گیا اور جب تک ہمارے آدمیوں کو اس کے بچنے کی
طلاع ملتی اور اس پر دوسرا حملہ کیا جاتا وہ ہسپتال سے غائب ہو گیا۔
س کے ساتھ سلاتھ ٹاپ ایجنٹ سٹوگر کی لاش رائل ہوٹل کے ایک
رے سے ملی ہے۔ وہاں کی پوزیشن سے معلوم ہوتا ہے کہ سٹوگر کو
سیوں سے باندھ کر اس پر تشدد کیا گیا اور پھر اس کے گلے میں خنجر
ار کر اسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس وقت سٹوگر کی گرل فرینڈ اس
رے میں موجود تھی۔ اسے صرف بے ہوش کیا گیا اور پھر اسے بے
ہوشی کے عالم میں ہی چھوڑ دیا گیا۔ اس نے بتایا ہے کہ ایک نوجوان
ڑکی اس کمرے میں آئی تھی اور اس نے سٹوگر پر حملہ کر کے اسے بے
وش کر دیا۔ پھر اسے بے ہوش کیا۔ اس کے بعد جب اسے ہوش آیا
د سٹوگر ہلاک ہو چکا تھا اور وہ لڑکی غائب تھی۔ اس کے علاوہ یہی
ڑکی پہلے ریکس کلب پہنچی اور وہاں اس نے سٹوگر کے بارے میں
علوم کیا اور وہاں کے کاؤنٹر مین راکسی کو جو ریکس کلب کا بہترین
ڑاکا سمجھا جاتا ہے بیکار کر دیا۔ اس کے بعد یہی لڑکی رائل ہوٹل پہنچی
ور اس نے کاؤنٹر سے سٹوگر کا کمرہ نمبر معلوم کیا تھا۔ اس کا جو حلیہ
سامنے آیا ہے اس سے معلوم ہوا ہے کہ اس کا نام ملیکا ہے اور یہ
ریٹ لینڈ کے سپیشل سیکشن کی ٹاپ ایجنٹ ہے۔ ادھر ولنگٹن میں
مران کو ابھی تک تلاش کیا جا رہا ہے۔ وہ کہیں دستیاب نہیں ہو رہا
بلکہ ولنگٹن کا چیف جیرالڈ اپنی رہائش گاہ میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔
س کے وہاں تمام ملازم اور محافظ بھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ جیرالڈ

پر کسی قسم کے تشدد کے کوئی آثار نہیں ملے البتہ اسے ڈرائنگ روم
میں ہلاک کیا گیا ہے اور انکوائری پر اتنی اطلاع ملی ہے کہ جیرالڈ کی
رہائش گاہ پر ایک کار میں ایک ایشیائی اور دو افریقی دیو ہیکل نیگرو
جاتے ہوئے دیکھے گئے ہیں اور ان دیو ہیکل نیگرو کے قد وقامت کے
بارے میں جو کچھ بتایا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمران
اور اس کے ساتھی تھے۔ ادھر پال میکارے نے اطلاع دی ہے کہ
جیرالڈ نے اسے فون کال کی اور اس سے مادام ڈیکاکی کی تیار شدہ
رپورٹس کے بارے میں معلومات حاصل کیں حالانکہ پہلے ایسا کبھی
نہیں ہوا تھا"...... مارکوئیل نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے
ہوئے کہا۔

"تمہاری رپورٹ کا لب لباب یہ ہے کہ کرنل فریدی پر حملہ
ناکام ہو گیا ہے اور عمران ابھی تک دستیاب نہیں ہو سکا"...... ماسٹر
چیف نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر چیف"...... مارکوئیل نے جواب دیا۔

"جیرالڈ کی جگہ مائلر کو چیف بنا دو اور عمران اور کرنل فریدی
کے بارے میں جنرل کلنگ کا آرڈر دے دو"...... ماسٹر چیف نے
کہا۔

"یس ماسٹر چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماسٹر چیف
نے سرخ بٹن آف کر دیا تو سکرین پر مارکوئیل کی نظر آنے والی تصویر
غائب ہو گئی۔ ماسٹر چیف نے کئی اور بٹن پریس کرنے شروع کر



دیئے اور ایک بار پھر وہی سرخ بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے
سکرین پر جھماکے ہونے لگے اور پھر اس پر ایک اور آدمی کی تصویر ابھر
آئی جس کے ساتھ ہی کمپیوٹر تحریر میں اس کا نام پال میکارے درج
تھا کچھ دیر بعد مشین سے ایک اور آواز سنائی دی۔

"پال میکارے بول رہا ہوں ماسٹر چیف"...... بولنے والے کا
لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"پال میکارے۔ دو خطرناک سیکرٹ ایجنٹ پاکیشیا کا علی عمران
اور اسلامی سیکورٹی کونسل کا کرنل فریدی گرین ڈیتھ لیبارٹری کے
خلاف کام کر رہے ہیں۔ میں نے ان کی جنرل کلنگ کا آرڈر دے دیا
ہے لیکن وہ چونکہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں اس لئے حفظ ماتقدم
کے طور پر تم لیبارٹری میں شفٹ ہو جاؤ اور لیبارٹری کو مکمل طور پر
سیلڈ کر دیا جائے۔ جب تک میں دوسرا آرڈر نہ دوں تب تک میرے
اس حکم پر مکمل عمل ہونا چاہئے"...... ماسٹر چیف نے سخت لہجے میں
کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی ماسٹر چیف"...... پال میکارے نے مؤدبانہ
لہجے میں جواب دیا۔

"ولنگٹن کا چیف جیرالڈ ہلاک ہو گیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ
تمہیں جو کال کی گئی ہے وہ شاید اس علی عمران نے اس سے زبردستی
کرائی ہو گی تاکہ وہ کنفرم ہو سکے۔ اب ولنگٹن کا چیف مائلر کو بنا دیا
گیا ہے لیکن جب تک میں دوسرے آرڈر نہ دوں تمہارا رابطہ اب

صرف مجھ سے رہے گا"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"یس ماسٹر چیف"...... پال میکارے نے کہا اور ماسٹر چیف نے سرخ بٹن آف کر دیا اور ایک بار پھر مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد اس نے سرخ بٹن کو دوبارہ پریس کیا تو سکرین پر جھماکے ہونا شروع ہو گئے اور پھر سیٹی کی آواز کے ساتھ ہی سکرین پر ایک بلڈاگ کے چہرے جیسا چہرہ ابھر آیا جس پر انتہائی سختی اور سفاکی کے تاثرات جیسے ثبت نظر آتے تھے۔ اسے دیکھتے ہی ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے یہ شخص پوری دنیا کا قاتل ہو۔

"لاگوش بول رہا ہوں ماسٹر چیف"...... ایک بھاری اور انتہائی کرخت سی آواز سنائی دی۔

"لاگوش۔ تم بگورا منتقل ہو جاؤ۔ پال میکارے کو لیبارٹری میں شفٹ کر دیا گیا ہے۔ اب بگورا کا تمام سیکشن تمہارے ماتحت ہو گا۔ پاکیشیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ علی عمران اپنے دو قوی ہیکل نیگرو ساتھیوں سمیت شاید لیبارٹری پر حملہ کرے۔ اس نے ولنگٹن کے چیف جیرالڈ کو ہلاک کر دیا ہے اور جیرالڈ اس لیبارٹری اور پال میکارے کے بارے میں جانتا تھا اس لئے مجھے خدشہ ہے کہ اس نے جیرالڈ سے گرین ڈیتھ لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لی ہوں گی اور وہ وہاں حملہ کرے گا۔ میں نے اس کی جنرل کلنگ کا آرڈر دے دیا ہے لیکن وہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ جنرل کلنگ میں ہلاک نہ ہو سکے اور وہاں پہنچ جائے۔ وہ



لازماً بلیو ہیون میں پال میکارے کو ملنے آئے گا۔ تم نے وہاں اس کو ہلاک کرنا ہے"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"اس کا حلیہ وغیرہ ماسٹر چیف"...... لاگوش نے پوچھا۔

"وہ میک اپ کرنے میں ماہر ہے اس لئے حلیہ تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گا۔ تم وہاں صرف اسے اندازے سے پہچان سکو گے"۔ ماسٹر چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے ماسٹر چیف۔ میں وہاں آنے والے تمام اجنبیوں کی نگرانی کراؤں گا اور جس پر شک ہو گا اسے موت کے گھاٹ اتار دوں گا"...... لاگوش نے اس طرح مطمئن سے لہجے میں کہا جیسے یہ اس کے لئے کوئی مسئلہ نہ ہو۔

"اس کے علاوہ اسلامی سیکورٹی کونسل کا کرنل فریدی بھی شاید وہاں پہنچے۔ تم نے اس کا بھی خیال رکھنا ہے۔ وہ بھی انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے"...... ماسٹر چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سرخ بٹن آف کر دیا اور پھر باقی بٹن بھی آف کرنے شروع کر دیئے۔ جب مشین مکمل طور پر آف ہو گئی تو ماسٹر چیف سٹول سے اٹھا اس نے سٹول کو واپس اندر اس کے مخصوص خانے میں دھکیلا اور پھر کمرے کی اس سائیڈ پر گیا جہاں اس نے پیر مار کر مشین کو فرش سے باہر نکالا تھا۔ وہاں پہنچ کر اس نے ایک بار پھر فرش پر مخصوص انداز میں پیر مارا۔ سرر کی آواز کے ساتھ ہی مشین دوبارہ فرش میں غائب ہو گئی اور ماسٹر چیف واپس اپنے پہلے والے دفتر میں پہنچ گیا۔ اس نے

کرسی کے عقب میں موجود الماری کھولی اس میں ہاتھ ڈالا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی سائیڈ پر موجود دیوار برابر ہو گئی جس میں پہلے دروازہ نمودار ہوا تھا۔ ماسٹر چیف نے الماری بند کی اور پھر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن دبا کر تیزی سے نمبر ڈال کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ راجر اٹنڈنگ یو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ماسٹر چیف بول رہا ہوں راجر"...... ماسٹر چیف نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر چیف"...... راجر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا کا علی عمران اور اسلامی سیکورٹی کونسل کا کرنل فریدی دونوں ڈیتھ سرکل کے خلاف کام کر رہے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں بلیرک جزیرے پر پہنچ جائیں۔ تم نے وہاں ہیڈ کوارٹر کو سیلڈ کر دینا ہے اور پورے جزیرے پر اپنے سیکشن کو پھیلا دینا ہے۔ میں نے ویسے ان دونوں کا جنرل کلنگ کا آرڈر دے دیا ہے لیکن پھر بھی تم نے بہرحال ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کرنی ہے"...... ماسٹر چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ماسٹر چیف نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے



کیونکہ اس کے خیال کے مطابق اس نے عمران اور کرنل فریدی دونوں کی ہلاکت کا فول پروف بندوبست کر لیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اول تو جنرل کلنگ آرڈر کے تحت یہ دونوں ہر حالت میں قتل ہو جائیں گے اور اگر بفرض محال ایسا نہ ہوا تو اگر یہ دونوں لاگریا کا رخ کریں گے تو لاگوش کے ہاتھوں مارے جائیں گے کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے لاگوش کسی بھی طرح ان دونوں سے کم نہیں ہے اور اگر انہوں نے ہیڈ کوارٹر کا رخ کیا تو پھر راجر اور اس کے سیکشن بلیرک جزیرے میں ان کا خاتمہ کر دیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے اب ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری دونوں کی طرف سے مکمل تحفظ کا یقین ہو گیا تھا۔ اگر یہ دونوں لاگوش یا راجر کے ہاتھوں ہلاک نہ بھی ہوئے تب بھی وہ نہ ہی لیبارٹری تک پہنچ سکتے ہیں اور نہ ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکتے ہیں اس لئے وہ ہر طرح سے مطمئن ہو گیا تھا۔

لاگیریا کا شہر بگورا چھوٹا سا شہر تھا لیکن چونکہ اس کے ساتھ ہی
انتہائی خطرناک ثابی جنگل تھا جہاں دنیا بھر سے شکاری حکومت کی
اجازت سے شکار کھیلنے آتے تھے۔ اس کے علاوہ جنگل کے موضوع پر
فلمیں بنانے والے یونٹ بھی اکثر یہاں آتے جاتے رہتے تھے۔ اس
کے علاوہ بین الاقوامی سیاحوں کے لئے اس جنگل میں بے حد کشش
تھی اس لئے جنگل کے کنارے پر موجود گاؤں بگورا آہستہ آہستہ
تبدیل ہو کر ایک ماڈرن شہر کی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔ گو حکومت
لاگیریا نے ثابی فارسٹ کا صرف ایک محدود علاقہ شکار کے لئے، فلمیں
بنانے اور سیر و سیاحت کے لئے مخصوص کیا ہوا تھا باقی جنگل میں
لوگوں کا داخلہ ممنوع تھا کیونکہ وہ جنگل انتہائی خطرناک تھا اور وہاں
خونخوار درندوں کی بھی کثرت تھی البتہ ان علاقوں میں کہیں کہیں
ثابی فارسٹ کے اندر صدیوں سے رہنے والے قبائل رہتے تھے جو کم



ہی بگورا شہر آتے تھے۔ حکومت لاگیریا نے ان کی فلاح و بہبود کے لئے
خاصے اقدامات کئے تھے اس لئے یہ قبائل اب مکمل طور پر وحشی اور
آدم خور نہ رہے تھے بلکہ ان میں تعلیم کی خاصی روشنی پھیل چکی تھی
لیکن اس کے باوجود انہوں نے اپنے آبائی ماحول کو چھوڑنے سے انکار
کر دیا تھا البتہ اکا دکا قبائل شہر میں منتقل ہو گئے تھے اور وہ یہاں
محنت مزدوری کرتے تھے۔ ان قبائل کو ثابی کہا جاتا تھا اور انہی کے نام
پر جنگل کا نام رکھا گیا تھا۔ یہ اپنے مخصوص قدوقامت ٹھوس اور
انتہائی مضبوط جسموں کے ساتھ اپنے مخصوص نقش و نگار کی وجہ سے
دور سے ہی پہچانے جاتے تھے اور اکثر سیاح ان کی وجہ سے ادھر آتے
تھے اور ان کی تصویریں بنانے کے لئے انہیں تلاش کرتے رہتے تھے۔
بگورا کی سب سے معروف شاہراہ پر چار منزلہ بلیو ہیون کلب بگورا کی
سب سے شاندار عمارت سمجھی جاتی تھی اور یہاں ہر وقت غیر ملکی
سیاحوں کا رش لگا رہتا تھا۔ مقامی باشندے بھی اکثر یہاں آتے رہے
تھے لیکن زیادہ تعداد بہرحال غیر ملکی سیاحوں کی ہی ہوتی تھی۔ بلیو
ہیون کلب کے باہر ٹیکسی آکر رکی تو عمران، جوزف اور جوانا تینوں
ٹیکسی سے نیچے اتر آئے۔ جوزف نے کرایہ ادا کیا تو ٹیکسی آگے بڑھ
گئی۔ عمران اس وقت ایکریمی سیاح کے روپ میں تھا جبکہ جوزف اور
جوانا اپنی اصل شکلوں میں تھے۔

" باس۔ مجھے یہاں خطرے کی بو آ رہی ہے"...... اچانک جوزف
نے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے عمران سے کہا تو عمران

بے اختیار مسکرا دیا۔

"چونکہ یہ جنگل کا کنارہ ہے اس لئے ظاہر ہے تمہیں جنگل میں موجود درندوں کی بو تو آنی ہی ہے اور جنگل میں سب سے زیادہ خطرہ درندوں کی طرف سے ہی ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"نہیں باس۔ مجھے احساس ہو رہا ہے کہ ہم اس کلب میں داخل ہو کر خطرے کے منہ میں جا رہے ہیں"...... جوزف نے جواب دیا۔

"کوئی بات نہیں۔ میرے ساتھ جب جوزف اور جوانا ہوں تو میں بھوکے شیروں کی کچھار میں بھی داخل ہوتے نہیں گھبراتا"۔ عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہال کا گیٹ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے جوزف اور جوانا بھی اندر داخل ہو گئے۔ کلب کا وسیع و عریض ہال آدھے سے زیادہ غیر ملکیوں سے بھرا ہوا تھا جن میں ویسے تو مختلف قومیت کے سیاح مرد اور عورتیں نظر آ رہی تھیں لیکن زیادہ تعداد میں ایکریمین ہی تھے۔ عمران نے ایک نظر ہال کو دیکھا اور پھر ایک طرف بنے ہوئے وسیع و عریض کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جس کے پیچھے تین مقامی آدمی کھڑے ہوئے تھے۔

"کیا مینجر سے ملاقات ہو سکتی ہے یا پہلے ان سے ملاقات کے لئے وقت لینا پڑے گا"...... عمران نے ایک کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہو سکتی ہے۔ کیا نام ہے آپ کا"...... کاؤنٹر مین نے مسکراتے ہوئے کہا۔



"میرا نام مائیکل ہے اور میں مینجر صاحب سے اس لئے ملاقات کرنا چاہتا ہوں کہ میں ایکریمیا میں اس کلب جیسا کلب بنوانا چاہتا ہوں۔ مجھے اس کلب کا نقشہ چاہئے۔ مجھے یہ کلب بے حد پسند آیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تھینک یو سر"...... کاؤنٹر مین نے کہا اور پھر کاؤنٹر پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"سر میں کاؤنٹر سے بول رہا ہوں۔ ایک ایکریمی جناب مائیکل صاحب آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے ساتھ دو نیگرو بھی ہیں۔ وہ آپ سے کلب کے نقشے کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انہیں یہ کلب بے حد پسند آیا ہے اور وہ ایسا ہی کلب ایکریمیا میں بنوانا چاہتے ہیں"...... کاؤنٹر مین نے مؤدبانہ لہجے میں اکٹھی ہی ساری بات کر دی۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جواب سن کر کاؤنٹر مین نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک سائیڈ پر کھڑے ایک آدمی کو اشارہ کر کے بلایا۔ اس آدمی کے سینے پر سپروائزر کا بیج لگا ہوا تھا۔

"صاحبان کو مینجر صاحب کے پاس سپیشل آفس میں لے جاؤ"۔ کاؤنٹر مین نے سپروائزر سے کہا۔

"یس۔ آئیے سر"...... سپروائزر نے کہا اور پھر وہ سائیڈ کی راہداری کی طرف مڑ گیا۔

"تھینک یو"...... عمران نے کاؤنٹر مین سے کہا اور پھر سپروائزر

کے پیچھے راہ داری کی طرف چل پڑا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازے کے باہر دو مسلح محافظ کھڑے تھے۔

"یہ ہے جناب مینجر صاحب کا سپیشل آفس"....... سپروائزر نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

"کیا آپ کی ملاقات طے ہے جناب"....... ایک مسلح محافظ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ابھی طے ہوئی ہے کاؤنٹر مین کے ذریعے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو اس مسلح محافظ نے سائیڈ دیوار میں لگے ہوئے سوئچ پینل کا ایک بٹن پریس کر دیا تو دروازہ میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا۔

"تشریف لے جائیے سر"....... محافظ نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جوزف اور جوانا بھی اندر داخل ہوئے۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔

"تشریف لائیے جناب"....... اس ادھیڑ عمر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔ وہ مینجر پال میکارے کی آواز سن چکا تھا جبکہ اس ادھیڑ عمر کی آواز پال میکارے سے مختلف تھی۔

"کیا آپ یہاں کے مینجر ہیں"....... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ تشریف رکھیئے"....... اس ادھیڑ عمر نے کہا۔

"آپ کا نام"....... عمران نے پوچھا۔



"میرا نام جرسی ہے۔ میں مینجر ہوں"....... ادھیڑ عمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمیں معلوم ہوا تھا کہ پال میکارے صاحب مینجر ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"وہ اب چیف مینجر ہیں جناب۔ ان کی ترقی ہو گئی ہے"۔ جرسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ پھر ان سے ملاقات کہاں ہو سکتی ہے"....... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"تشریف رکھیں۔ میں معلوم کرتا ہوں کہ وہ ہوٹل میں موجود ہیں یا نہیں"....... جرسی نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ جوزف اور جوانا بھی ساتھ ہی بیٹھ گئے۔ جرسی نے فون کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"جرسی بول رہا ہوں مینجر۔ ایک ایکریمین مائیکل صاحب دو نیگرو ساتھیوں کے ساتھ آپ سے ملاقات چاہتے ہیں"....... جرسی نے کہا۔

"جی ہاں۔ وہ میرے آفس میں موجود ہیں"....... جرسی نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا

"بہتر جناب"....... جرسی نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"وہ کلب سے باہر جا رہے تھے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ خود یہاں آ رہے ہیں"....... جرسی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات

میں سرہلا دیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد اچانک چھت سے چٹاک کی آواز
سنائی دی اور عمران، جوزف اور جوانا تینوں نے بے اختیار سر اوپر
اٹھائے ہی تھے کہ عمران کا ذہن اس تیزی سے گھومنے لگا جیسے کسی
نے اسے پوری رفتار سے چلتے ہوئے سیلنگ فین سے باندھ دیا ہو۔
اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔
اس کا ذہن تیزی سے گھومتے گھومتے یکلخت تاریکیوں میں ڈوب گیا۔ پھر
جیسے تاریکی میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن پر وقفے وقفے
سے جگنو چمکنے لگے اور پھر آہستہ آہستہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور عمران
کی آنکھیں کھل گئیں۔ چند لمحوں تک تو عمران کے ذہن پر دھند سی
چھائی رہی پھر اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس
کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر کسی فلم کے سین کی
طرح ابھر آیا۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے چہرے پر
حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ ایک تہہ خانے نما کمرے کی دیوار
سے زنجیر سے بندھا ہوا کھڑا تھا۔ اس کے بازوؤں میں درد ہو رہا تھا
اور وہ اس درد کی وجہ سمجھ گیا تھا کہ بے ہوشی کے عالم میں چونکہ اس
کا جسم نیچے کی طرف ڈھلکا ہوا ہوگا اس لئے جسم کا سارا وزن بازوؤں
پر پڑتا رہا تھا۔ اب وہ اپنے قدموں پر مضبوطی سے کھڑا ہو گیا تھا اس
لئے اب بازوؤں پر دباؤ کی شدت کم ہو گئی تھی البتہ درد محسوس ہو رہا
تھا۔ اس نے نظریں گھمائیں تو سائیڈ پر جوزف اور جوانا دونوں
مضبوط زنجیروں سے بندھے ہوئے موجود تھے اور ان کے جسم بھی



نیچے کی طرف ڈھلکے ہوئے تھے کیونکہ وہ ابھی تک بے ہوش تھے۔
عمران سمجھ گیا کہ مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے وہ خود بخود ہی
ہوش میں آگیا ہے۔ کمرے کا دروازہ اس کی نظروں کے سامنے تھا اور
اس کمرے میں سوائے اس دروازے کے اور کوئی چیز نہ تھی البتہ
چھت میں ایک بلب روشن تھا۔ کمرے کے ایک کونے میں ایک
بڑی سی الماری موجود تھی جس کے دونوں پٹ کھلے ہوئے تھے اور
الماری کے اندر مختلف سائزوں کے خنجر اور کوڑے وغیرہ پڑے
ہوئے تھے۔ ایک طرف لوہے کی تین کرسیاں بھی رکھی ہوئی تھیں۔
دروازہ لکڑی کا تھا اور بند تھا۔ عمران نے اپنی زنجیروں پر نظر ڈالی تو
اس نے دیکھا کہ زنجیریں اس کی کلائیوں میں باقاعدہ چمڑے کے بنے
ہوئے پٹوں سے منسلک تھیں۔ عمران نے اپنے بازوؤں کو آگے کی
طرف جھٹکا دیا لیکن زنجیریں اور فولادی کڑے خاصے مضبوط تھے۔
عمران نے اپنی انگلیاں موڑ کر کلپ کھولنے کی کوشش شروع کر دی
لیکن کافی دیر تک کوشش کے باوجود وہ انہیں کھول نہ سکا۔ اس نے
محسوس کیا تھا کہ کلپ اس انداز میں لگے ہوئے ہیں کہ انہیں صرف
انگلیوں کی پوروں کی مدد سے نہ پکڑا جا سکتا ہے اور نہ کھولا جا سکتا
ہے۔ ابھی وہ مزید کوئی ترکیب سوچ ہی رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا
اور ایک بلڈاگ کے چہرے والا دیو ہیکل آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ
واقعی دیو جیسے جسم کا مالک تھا۔ جوزف اور جوانا سے بھی اس کا قد کچھ
نکلتا ہوا تھا اور جسم بھی ان سے قدرے زیادہ پھیلا ہوا تھا اور اس کا

جسم دیکھ کر ہی محسوس ہو جاتا تھا کہ وہ گوشت پوست کی بجائے
چٹانوں سے تراشا گیا ہے۔ اس کا چہرہ بھی خاصا بڑا اور بھاری تھا اور
چہرے پر سفاکی اور سرد مہری جیسے ثبت سی نظر آتی تھی۔ اس کے پیچھے
دو اور پہلوان نما آدمی تھے لیکن وہ بہرحال اس کے سامنے بونے ہی
نظر آ رہے تھے۔

"تو تم پاکیشیا کے علی عمران ہو۔ جس سے ماسٹر چیف کو خطرہ
تھا۔ ہونہہ"...... آنے والے نے عمران کو دیکھتے ہوئے انتہائی
حقارت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران جسمانی لحاظ سے واقعی اس کے
سامنے بچہ محسوس ہو رہا تھا۔

"کمال ہے۔ یہاں کیا چیف صاحبان کے لئے سکول بنایا گیا
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم اب اپنے آپ کو پاگل ظاہر کرنا چاہتے ہو"۔
اس دیو ہیکل نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے خود ہی ماسٹر چیف کہا ہے۔ مطلب ہوا کہ جس سکول
میں چیف پڑھتے ہیں اس سکول کا استاد"...... عمران نے اسی طرح
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ لاگوش کے سامنے اس طرح کی فضول باتیں کرنے
سے تمہیں کوئی فائدہ رف نہیں مل سکتا"...... اس دیو ہیکل نے
کہا۔

"تو تمہارا نام لاگوش ہے"...... عمران نے کہا۔



"ہاں۔ میرا نام لاگوش ہے لیکن۔ ارے ہاں۔ تم تو گیس سے
بے ہوش ہوئے تھے پھر تم خود بخود کیسے ہوش میں آ گئے"۔ لاگوش
نے اچانک چونکتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اچانک
ہی اس بات کا خیال آیا ہو۔

"اگر میں بے ہوش رہتا تو تمہارا استقبال کیسے کر سکتا تھا۔ آخر
تم لاگوش ہو اور کسی ماسٹر چیف کے ماتحت ہو"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ساتھی تو خاصے جاندار ہیں۔ کیا تم نے انہیں ہائر کیا
ہوا ہے۔ کون ہیں یہ"...... لاگوش نے بے ہوش جوزف اور جوانا کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ان میں سے ایک کا نام جوزف ہے اور یہ پرنس آف افریقہ ہے
اور دوسرے کا نام جوانا ہے اور یہ وہ جوانا ہے جو کبھی پیشہ ور قاتلوں
کی بین الاقوامی تنظیم ماسٹر کلر کا رکن تھا"...... عمران نے کہا تو
لاگوش بے اختیار اچھل پڑا وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس
نے جوانا کے بال ہاتھ میں پکڑ کر اس کا سر اونچا کیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی جوانا ہے۔ اوہ۔ اس سے تو میں نے بڑا
پرانا حساب چکانا ہے۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ ویری گڈ"...... لاگوش نے
جوانا کے بال چھوڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ پیچھے کھڑے پہلوانوں میں
سے ایک سے مخاطب ہو گیا۔

"ان دونوں کو ہوش میں لے آؤ"...... لاگوش نے کہا۔

"یس باس"...... ایک نے کہا اور جیب سے ایک پتلی گردن والی لمبی سی شیشی نکال کر وہ آگے بڑھا۔ اس نے جوزف کے قریب جا کر بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی کا دہانہ اس کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور آگے بڑھ کر جوانا کی ناک سے لگا دی اور پھر شیشی ہٹا کر اس نے اس کا ڈھکن بند کیا اور اسے واپس جیب میں ڈال کر وہ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"کرسی لا دو مجھے"...... لاگوش نے کہا تو ایک پہلوان نما آدمی نے جلدی سے لوہے کی بنی ہوئی کرسی اٹھائی اور لا کر لاگوش کے قریب رکھ دی۔ لاگوش بڑے فاخرانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ہی جوزف اور جوانا دونوں کے جسموں میں حرکت کے تاثرات ابھر آئے۔ لاگوش کی اب پوری توجہ ان دونوں پر ہی مرکوز تھی۔ چند لمحوں بعد ان دونوں نے باری باری کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر ان کے ڈھیلے پڑے ہوئے جسم خودبخود سیدھے ہوتے چلے گئے۔

"مجھے پہچانو جوانا۔ مجھے پہچانو۔ آج بڑے طویل عرصے بعد تم میرے سامنے آئے ہو"...... لاگوش نے یکلخت انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو جوانا کی نظریں لاگوش پر جم گئیں۔

"یہ لاگوش ہے جوانا اور اس کا کہنا ہے کہ اس نے ماسٹر کلر کے جوانا سے پرانا حساب کتاب چکانا ہے"...... عمران نے کہا تو جوانا کے جسم کو ایک جھٹکا سا لگا اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات



ابھر آئے۔

"تم زندہ ہو ابھی تک"...... جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں زندہ بھی ہوں اور تمہارے سامنے بھی موجود ہوں۔ تمہارا خیال تھا کہ تم نے مجھے سمندر میں ڈبو کر ہلاک کر دیا ہے لیکن دیکھو میں زندہ ہوں۔ مجھے ایک آبدوز والوں نے نکال لیا تھا اور پھر طویل عرصے تک میرا علاج ہوتا رہا اس کے بعد جب میں ایکریمیا پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ ماسٹر کلر ختم ہو گئی ہے اور تم کہیں غائب ہو گئے ہو اور پھر آج تم میرے سامنے آئے ہو۔ آج تمہیں وہ سارا حساب چکانا ہو گا"...... لاگوش نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ تم زندہ بھی بچ سکتے ہو۔ بہرحال اگر تم زندہ بچ گئے ہو تو اس کا مطلب ہے کہ میری پیشہ وارانہ زندگی کا یہ پہلا مشن تھا جو ناکام ہو گیا لیکن اب میں بہرحال اسے ضرور پورا کروں گا کیونکہ جس سے میں نے تمہاری ہلاکت کا معاوضہ لیا تھا وہ مجھ پر قرض کی صورت میں واجب الادا ہو گیا ہے"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس نے تمہیں میرے خلاف ہائر کیا تھا"...... لاگوش نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تمہارے باس فرنیڈو نے۔ تم نے اس کی گرل فرینڈ کی توہین کی تھی"...... جوانا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ وہ فرنیڈو تھا۔ بہرحال وہ تو مر چکا ہے۔ ورنہ میں اس کی گردن بھی توڑ دیتا لیکن تم تو زندہ ہو اب اس کا حساب بھی تمہیں چکانا ہو گا"...... لاگوش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں یہ حساب کتاب چکانے کے لئے تیار ہوں۔ بولو کس طرح چکانا چاہتے ہو"...... جوانا نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لاسن"...... لاگوش نے ایک پہلوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... اسی پہلوان نے جواب دیا جس نے جوزف اور جوانا کو ہوش دلایا تھا۔

"جوانا کی زنجیریں کھول دو"...... لاگوش نے کہا۔

"تو کیا تم اس تنگ سی جگہ میں مقابلہ کرو گے"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر تم کہو تو میں تمہیں بڑے ہال میں بھی لے جا سکتا ہوں"۔ لاگوش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم پہلے مجھ سے لڑ لو لاگوش۔ اس کا حساب کتاب میں تمہارے ساتھ برابر کر دوں گا"...... جوزف نے اچانک کہا۔

"نہیں۔ تم دونوں کو گولی مار دی جائے گی"...... لاگوش نے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک ریوالور نکال لیا۔

"ٹھہرو لاگوش۔ انہیں یہ مقابلہ دیکھنے دو۔ اب یہ میرے ساتھی



ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ انہیں یہ معلوم ہی نہ ہو سکے کہ میں نے تمہارے جسم کی ہڈیاں توڑنے میں کتنا وقت لگایا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"لیکن میں انہیں آزاد کرنے کا رسک نہیں لے سکتا۔ یہ فرار ہو جائیں گے"...... لاگوش نے کہا۔

"تم میرے متعلق جانتے ہو کہ جب میں وعدہ کر لوں تو اسے ہر صورت میں پورا کرتا ہوں اس لئے میرا وعدہ ہے کہ میرے ساتھی فرار نہیں ہوں گے اور نہ ہی تمہاری اور میری لڑائی کے درمیان کسی قسم کی مداخلت کریں گے"...... جوانا نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... لاگوش نے کہا اور پھر اس نے اپنے آدمی کو جوزف اور عمران کی زنجیریں بھی کھولنے کے لئے کہا۔

"یس باس"...... اس کے آدمی نے کہا۔

"انہیں سپیشل ہال میں لے آؤ۔ میں وہیں جا رہا ہوں اور اگر یہ کوئی غلط حرکت کریں تو بے شک انہیں گولیوں سے اڑا دینا"۔ لاگوش نے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ اس کے آدمی نے آگے بڑھ کر پہلے جوانا کی زنجیریں کھولیں اور پھر وہ جوزف کی طرف مڑ گیا جبکہ اس کا دوسرا ساتھی عمران کی طرف بڑھا اور چند لمحوں میں تینوں زنجیروں سے آزاد ہو چکے تھے۔

"تم نے اسے سمندر میں ڈبو کر ہلاک کیا تھا۔ پھر یہ کیسے بچ "...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ماسٹر۔ میری عادت تھی کہ میں طریقے بدل بدل کر اپنا مشن مکمل کرتا تھا۔ لاگوش کو میں نے اس کی رہائش گاہ سے اغوا کیا تھا اور پھر میں اسے سمندر کے اندر ایک جزیرے پر لے گیا۔ وہاں میں نے اس کے ہاتھ اور پیروں میں بھاری زنجیروں کے ساتھ پتھر باندھے اور پھر اسے اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ بچ بھی سکتا ہے"...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے اسے اچانک بے ہوش کیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔ وہ اب دروازے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"نہیں باس۔ جزیرے پر جا کر مین نے اسے اپنی حسرت پوری کرنے کا پورا پورا موقع دیا تھا۔ یہ اس وقت ونگٹن کا ٹاپ لڑاکا سمجھا جاتا تھا لیکن ان دنوں اس کا جسم بہرحال اب سے کم پھیلا ہوا تھا۔ جب یہ شکست کھا گیا تب میں نے یہ کارروائی کی تھی لیکن میں نے دانستہ اسے لڑائی کے دوران نہ ہی زخمی ہونے دیا تھا اور نہ ہلاک ہونے دیا تھا"...... جوانا نے جواب دیا۔ اب وہ اس تہہ خانے سے نکل کر ایک راہداری میں سے گزر کر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ لاگوش کا ایک ساتھی آگے آگے چل رہا تھا جبکہ ایک ان کے پیچھے آ رہا تھا۔ پھر وہ ایک راہداری میں مڑے اور پھر ایک بڑے سے ہال میں پہنچ گئے۔ یہ کافی بڑا ہال تھا لیکن اس کا درمیانی حصہ خالی تھا جبکہ سائیڈوں پر چند میزیں اور کرسیاں موجود تھیں۔

"ماسٹر۔ کتنا وقت دیں گے آپ مجھے"...... جوانا نے عمران سے



مخاطب ہو کر کہا۔ وہ اب ہال کی ایک سائیڈ پر کھڑے ہوئے تھے۔

"کس بات کے لئے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس لاگوش سے نمٹنے کے لئے"...... جوانا نے کہا۔

"تو کیا تمہارا خیال ہے کہ میں یہاں تمہارا دنگل دیکھنے آیا ہوں"...... عمران نے تلخ لہجے میں جواب دیا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"م۔ مگر۔ اس نے تو مجھے چیلنج کیا ہے اور آپ نے بھی اب تک کوئی اعتراض نہیں کیا تھا"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے پاس اس قسم کے تماشوں کے لئے وقت نہیں ہوتا۔ سمجھے۔ وہاں چونکہ ہم بندھے ہوئے تھے اور فوری رہائی کا کوئی سکوپ نہ تھا اور لاگوش کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ حد درجہ سفاک آدمی ہے اس لئے اس نے بغیر کسی جھجک کے مجھے گولی مار دینی تھی اس لئے مجبوراً مجھے خاموش رہنا پڑا تھا اور سنو جیسے ہی لاگوش یہاں آئے گا تم نے اچانک اس کے دونوں پہلوانوں کا خاتمہ کرنا ہے اور پھر باہر جا کر اس عمارت میں جتنے بھی افراد ہوں سب کا خاتمہ کر دینا ہے۔ میں اس دوران اس لاگوش سے پوچھ گچھ کروں گا۔ میرا خیال ہے کہ یہاں ہمارے متعلق پہلے سے اطلاع پہنچ چکی ہے اس لئے پال میکارے کو کلب سے غائب کر دیا گیا اور چونکہ میں نے پال میکارے سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تھی اس لئے انہوں نے ہمیں پہچان کر بے ہوش کر کے یہاں لاگوش کے پاس بھیج دیا ہے۔ اس

ہ اب مزید آگے بڑھنے کے لئے ہمیں اس لاگوش سے پوچھ گچھ کرنی
گی"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ چونکہ اپنی زبان میں باتیں
رہے تھے اس لئے عمران کو یقین تھا کہ دروازے کے سامنے
ے ہوئے دونوں پہلوان ان کی باتیں نہ سمجھ پا رہے ہوں گے۔
" لیکن ماسٹر۔ میں نے لاگوش سے وعدہ کیا ہے کہ آپ دونوں
لڑائی میں مداخلت نہیں کریں گے اور اس نے میرے وعدے پر
بار کرتے ہوئے آپ کو آزاد کیا ہے"...... جوانا نے ہونٹ چباتے
ئے کہا۔
" لڑائی ہو گی تو اس میں مداخلت سے تمہارے وعدے کی خلاف
ی ہو گی اس لئے تم مطمئن رہو"...... عمران نے مسکراتے
ئے جواب دیا۔
" لیکن باس۔ آپ کو بھی تو بہرحال لاگوش سے پوچھ گچھ کرنے
لئے ان سے لڑنا پڑے گا۔ پھر یہ کام میں کیوں نہ کروں۔ میرا
ہ کہ وہ آپ کے سوالات کے جواب دینے کے قابل بہرحال رہے
...... جوانا نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔
" میں اپنے احکامات بار بار دوہرانے کا عادی نہیں ہوں۔ مجھے اور
ں میں نے لاگوش سے کسی قسم کی لڑائی لڑنی ہے اور نہ میرے
اتنا وقت ہے۔ ہو سکتا ہے کہ گرین ڈیتھ لیبارٹری میں گرین
تیار ہو چکی ہو اور ہم یہاں تماشہ کرتے رہ جائیں اور وہ دنیا بھر
بے گناہ مسلمانوں کا قتل عام کرنے میں کامیاب ہو جائیں"۔



ران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور جوانا نے اس بار اس انداز میں
بات میں سر ہلایا جیسے اب اسے عمران کی بات کی وجہ سمجھ آگئی ہو۔
" ٹھیک ہے ماسٹر۔ میں اب سمجھ گیا ہوں"...... جوانا نے کہا اور
ر لمحوں بعد ہال کے سامنے کی دیوار میں موجود دروازہ کھلا اور
وش ہاتھ میں شراب کی بوتل پکڑے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے
ب نوجوان لڑکی تھی لیکن عمران اس لڑکی کو دیکھ کر بے اختیار
نک پڑا کیونکہ اسے یہ لڑکی ثابلی فارسٹ میں رہنے والے وحشی
ئل سے متعلق نظر آئی تھی۔ لڑکی کا مضبوط جسم مخصوص
قامت اور اس کے خاص نقوش اسے عام افریقیوں سے ممتاز کرتے
۔ اس کی لمبی سے گردن میں دو کڑے موجود تھے جو سانپوں کی
ں کے تھے اور یہ بھی قبائلیوں کی خاص نشانی تھی۔ وہ اپنی
توں کو ایسے ہی سانپوں جیسے کڑے پہنایا کرتے تھے جو کسی
ت کے بنے ہوئے تھے اور ان کا خیال تھا کہ ان کڑوں کو پہننے
اول تو جنگل کے زہریلے سانپ انہیں کاٹیں گے نہیں اور اگر
، بھی لیں تو ان کے زہر کا اثر ان پر نہیں ہو گا۔
" یہ میری گرل فرینڈ ہے ڈومیا اور میں اسے اس لئے ساتھ لایا
، تاکہ اسے معلوم ہو سکے کہ لاگوش کی کیا حیثیت ہے"۔ لاگوش
مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بوتل کو منہ سے لگایا اور لمبے
گھونٹ پینے لگا۔
" یہ تو شاید ثابلی لڑکی ہے۔ کس قبیلے سے تمہارا تعلق ہے

ذومیا" ۔ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے افریقہ کی مخصوص زبان میں کہا تو ذومیا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم یہ زبان کیسے جانتے ہو۔ تم تو اجنبی ہو" ...... ذومیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا جبکہ لاگوش بوتل منہ سے ہٹا کر حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"تم نے کیسے پہچان لیا کہ ذومیا ٹالبی ہے" ... لاگوش نے حیران ہو کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ذومیا کا تعلق ٹالبی کے سب سے قدیم اور سب سے طاقت ور قبیلے بوگوئی سے ہے۔ کیوں ذومیا میں درست کہہ رہا ہوں ناں" ..... عمران نے قریب جاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرا تعلق واقعی بوگوئی سے ہے" ...... ذومیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران نے مڑ کر جوزف اور جوانا کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی گھوما تو ہاتھ میں بوتل پکڑے کھڑے دیوہیکل لاگوش کی پسلیوں پر عمران کا زوردار پنچ پڑا اور لاگوش بے اختیار اچھل کر ایک طرف ہٹا۔ اس کے ہاتھ سے بوتل نکل گئی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ لاگوش کچھ سنبھلتا عمران کا جسم ہوا میں اچھلا اور دوسرے لمحے اس کے دونوں جڑے ہوئے پ لاگوش کی ٹھوڑی کے نیچے پوری قوت سے پڑے اور لاگوش چیختا ہو اچھل کر پشت کے بل ایک زوردار دھماکے سے فرش پر گرا۔ اس



کے ساتھ ہی کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ذومیا بے اختیار دوڑ کر پیچھے ہٹ گئی تھی لیکن اس کے چہرے پر خوف کی بجائے حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ لاگوش نے نیچے گرتے ہی چیخ کر انتہائی برق رفتاری سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کا جسم یکلخت چھلاوہ سا بن گیا تھا۔ اس کی دونوں ٹانگیں یکے بعد دیگرے اس قدر تیزی رفتاری سے اٹھتے ہوئے لاگوش کی کنپٹی پر مسلسل ضربیں لگا رہی تھیں جیسے عمران کی دونوں ٹانگوں میں کسی نے انتہائی تیز رفتار مشین فٹ کر دی ہو۔ اس نے اس قدر تیزی سے لاگوش کی کنپٹی پر ضربیں لگائیں کہ لاگوش نہ ہی پہلو بدل سکا اور نہ عمران کی ٹانگیں پکڑ سکا اور نہ ہی اٹھنے کی کوشش میں کامیاب ہو سکا اور پھر اس کے جسم نے دو تین بار جھٹکے کھائے اور پھر وہ سیدھا ہو کر بے حس و حرکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران تیزی سے ذومیا کی طرف بڑھا جو حیرت سے بھرا چہرے لئے ساکت کھڑی تھی جبکہ جوانا اور جوزف دونوں پہلوانوں کا خاتمہ کر کے اس ہال سے باہر جا چکے تھے۔

"کیا تم واقعی اس لاگوش کی گرل فرینڈ ہو جبکہ جہاں تک میری معلومات ہیں ٹالبی لڑکیاں غیروں کے ساتھ کسی قسم کے تعلقات نہیں رکھا کرتیں" ..... عمران نے ذومیا سے مخاطب ہو کر کہا تو ذومیا بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے ایک نظر فرش پر پڑے ہوئے لاگوش کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر یکلخت شدید نفرت کے

اثرات ابھر آئے۔

"اس نے مجھے زبردستی اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے۔ میں اس کا مقابلہ
ہیں کر سکتی تھی لیکن یہ دیکھو میرے پاس خنجر موجود ہے۔ میں نے
یصلہ کر لیا تھا کہ آج رات اس کے دل میں یہ خنجر اتار دوں گی۔ میں
پنے باپ کے ساتھ شہر دیکھنے آئی تھی کہ اس نے میرے باپ کی
ردن توڑ کر اسے ہلاک کر دیا اور مجھے اٹھا کر ساتھ لے آیا تھا۔ اس
نے مجھے ایک کمرے میں قید کر رکھا تھا۔ اب یہ میرے پاس آیا اور
ں نے مجھے کہا کہ اگر میں نے اس کے ساتھ آنے سے انکار کیا تو یہ
ھے بھی میرے باپ کی طرح ہلاک کر دے گا اس لئے میں خاموش
ی۔ یہ مجھے یہاں یہ کہہ کر لے آیا کہ وہ مجھے اپنی طاقت کا تماشہ
ھانا چاہتا تھا"...... ڈومیا نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا تو عمران
ے اختیار مسکرا دیا۔

"بہت خوب۔ تم واقعی بوگوئی ہو ڈومیا۔ بوگوئی اسی طرح غیرت
د ہوتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈومیا بھی
ے اختیار مسکرا دی۔

"لیکن مجھے حیرت ہے کہ تم کون ہو۔ تم ہمارے متعلق بہت کچھ
نتے ہو اور پھر تم نے اپنے سے دس گنا زیادہ طاقتور کو اس طرح
انی سے بے ہوش کر دیا ہے کہ مجھے اب تک اپنی آنکھوں پر یقین
یں آرہا"...... ڈومیا نے کہا۔

" مجھے اتنی اچھل کود اس لئے کرنی پڑی ہے کہ میں اسے زندہ



رکھنا چاہتا تھا کیونکہ میں نے اس سے ثابی فارسٹ میں ان کی
لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں ورنہ تو اس کی
بھینسے جیسی گردن پلک جھپکنے میں توڑی جا سکتی تھی کیونکہ اتنا مجھے
معلوم ہے کہ پتلی گردنوں کی نسبت موٹی گردنیں زیادہ آسانی سے
ٹوٹ جاتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈومیا بھی بے
اختیار ہنس پڑی۔

" تمہارا کیا نام ہے اور تمہارا تعلق کہاں سے ہے"...... ڈومیا نے
پوچھا۔

" میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ یہ لاگوش
اور اس کے ساتھی یہودی ہیں۔ انہوں نے تمہارے ثابی جنگل میں
کہیں کوئی خفیہ لیبارٹری بنائی ہوئی ہے جس کے بارے میں کسی کو
معلوم نہیں ہے۔ یہ وہاں ایسے خوفناک ہتھیار تیار کر رہے ہیں جس
سے دنیا کے لاکھوں کروڑوں بے گناہ اور معصوم لوگوں کو ہلاک کر
کے پوری دنیا پر بالکل اسی طرح قبضہ کرنا چاہتے ہیں جیسے اس
لاگوش نے تم پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تھی اور میں اپنے
ساتھیوں سمیت اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں
تاکہ لاکھوں کروڑوں انسانوں کو موت سے بچایا جا سکے"...... عمران
نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر تم اس سے معلوم کرو کہ جو کچھ
تم بتا رہے ہو وہ ثابی جنگل میں کہاں ہے۔ پھر میں تمہیں وہاں تک

لے جاؤں گی اور میں تمہارے ساتھ مل کر ان سے لڑوں گی"۔ ڈومیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جوانا اور جوزف اندر داخل ہوئے۔

"ماسٹر۔ یہ ویران علاقے کے اندر ایک عمارت ہے۔ یہاں دس کے قریب مسلح محافظ موجود تھے جن کا ہم نے خاتمہ کر دیا ہے"۔ جوانا نے کہا۔

"اگر دس افراد کے خاتمے میں تمہیں اتنا وقت لگ گیا ہے تو اگر یہاں چالیس پچاس افراد ہوتے تو شاید تمہیں مہینے لگ جاتے"۔ عمران نے کہا۔

"ماسٹر۔ یہ لوگ بکھرے ہوئے تھے اور ہمیں اس عمارت کے بارے میں علم ہی نہ تھا اس لئے ہم نے فائرنگ کرنے کی بجائے ہاتھوں سے سارا کام سرانجام دیا ہے"...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لاگوش کو اٹھاؤ اور کسی کمرے میں لے جا کر اسے کرسی پر بٹھا دو اور پھر کہیں سے مضبوط رسی تلاش کر کے اسے باندھ دو"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر۔ اسے اسی کمرے میں لے جا کر زنجیروں میں نہ باندھ دیں جس میں اس نے ہمیں باندھا تھا"...... جوانا نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ خاصی مضبوط زنجیریں ہیں۔ یہ انہیں توڑ نہ سکے گا"...... عمران نے کہا تو جوانا نے آگے بڑھ کر فرش پر بے ہوش



پڑے ہوئے لاگوش کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ایک زوردار جھٹکے سے کھینچ کر اپنے کاندھوں پر ڈالا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آؤ ڈومیا تاکہ یہ جو جگہ بتائے تم اسے سمجھ سکو"...... عمران نے ڈومیا سے کہا تو ڈومیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل فریدی کی آنکھیں کھلیں تو اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے
کی کوشش کی لیکن جب اس کے جسم نے حرکت کرنے سے انکار کر
دیا تو اس نے بے اختیار سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے چہرے
پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس وقت بھی وہ کسی ہسپتال
کے کمرے میں ہی بیڈ پر موجود تھا اور اس کے جسم کو بیڈ کے ساتھ
کلپ کر دیا گیا تھا۔ کرنل فریدی کے ذہن میں وہ منظر گھومنے لگا جب
ڈاکٹر نے اسے انجکشن لگا دیا تھا اور انجکشن لگتے ہی اس کا ذہن سو گیا
تھا اور آنکھیں بند ہو گئی تھیں اور اب اس کی آنکھیں کھلی تھیں لیکن
یہ وہ کمرہ نہ تھا جس کمرے میں وہ پہلے موجود تھا۔ اسی لمحے کمرے کا
دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔ اس نے جب کرنل
فریدی کو ہوش میں دیکھا تو وہ بے اختیار مسکرا دیا۔
"میرا نام ڈاکٹر جیراللہ ہے کرنل فریدی۔ آپ یہاں اپنی موجودگی



کی وجہ سے یقیناً حیران ہو رہے ہوں گے تو میں آپ کو بتا دوں کہ یہ
سپیشل سیکشن کا خصوصی ہسپتال ہے۔ آپ کو اس جنرل ہسپتال
سے یہاں خفیہ طور پر لایا گیا ہے۔ آپ کو وہاں اس لئے بے ہوشی کا
انجکشن لگایا تھا کہ آپ کی نقل و حرکت آپ کے لئے خاصی خطرناک
ثابت ہو سکتی تھی۔ آپ کو بے ہوش کر کے انتہائی محتاط انداز میں
یہاں لایا گیا ہے۔ آپ کے ساتھی کیپٹن حمید بھی آپ کے ساتھ آئے
ہیں"...... ڈاکٹر جیراللہ نے قریب آ کر کہا۔
"شکریہ ڈاکٹر جیراللہ۔ لیکن کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں جلد از جلد
نقل و حرکت کرنے کے قابل ہو جاؤں"...... کرنل فریدی نے کہا۔
"جی ہاں۔ اسی لئے آپ کو یہاں لایا گیا ہے کیونکہ سپیشل سیکشن
کے چیف کا حکم تھا کہ آپ کے زخموں کو جس قدر جلد ہو سکے ٹھیک
کیا جائے۔ چنانچہ ہم نے آپ کو یہاں منگوا لیا۔ آپ کے زخموں کو
چیک کیا اور پھر اس کے لئے خصوصی ادویات ایکریمیا سے
منگوائیں۔ آپ کو دو روز بعد ہوش آیا ہے۔ ہم آپ کو مسلسل بے
ہوشی کے انجکشن لگاتے رہے کیونکہ جو ادویات آپ کے زخموں کو
لگائی گئی ہیں وہ انتہائی تکلیف دینے والی ہیں اور ہم نہیں چاہتے تھے کہ
آپ جیسے عظیم انسان کے منہ سے ہم کراہ بھی سن سکیں لیکن ان
ادویات کی وجہ سے اب آپ زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں بعد ہی نقل و
حرکت کرنے کے قابل ہو جائیں گے"...... ڈاکٹر نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے کلپ کھولنے شروع کر دیئے۔ جب سارے کلپ

کھل گئے تو کرنل فریدی نے اپنے جسم کو حرکت دی۔ اسے محسوس ہوا کہ اب حرکت کرنے سے پہلے کی نسبت بے حد کم تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔

" آپ اٹھ کر بیٹھ بھی سکتے ہیں اور چاہیں تو تھوڑی سی چہل قدمی بھی کر سکتے ہیں "...... ڈاکٹر جیر اللہ نے کہا۔

" شکریہ ڈاکٹر۔ میری طرف سے سپیشل سیکشن کے چیف کا بھی شکریہ ادا کر دینا"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ڈاکٹر جیر اللہ کے سامنے ہی وہ بیڈ سے نیچے اترا اور ادھر ادھر آہستہ آہستہ چلنے لگا۔

" گڈ۔ آپ نے واقعی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے ڈاکٹر جیر اللہ۔ میں آپ کا ذاتی طور پر مشکور ہوں"...... کرنل فریدی نے کہا تو ڈاکٹر جیر اللہ کا چہرہ فرط مسرت سے جگمگا اٹھا۔

" بے حد شکریہ کرنل فریدی صاحب۔ آپ جیسے عظیم آدمی کا یہ فقرہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔ آپ کو معلوم نہیں ہے کہ ہماری کتنی خواہش تھی کہ آپ سے ملاقات ہو سکے۔ ہمارے سپیشل سیکشن سے متعلق سب لوگ آپ کے کارنامے سن سن کر آپ کی بے پناہ عزت کرتے ہیں"...... ڈاکٹر جیر اللہ نے کہا۔

" یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے ڈاکٹر جیر اللہ۔ ورنہ میں ذاتی طور پر اس قابل نہیں ہوں کہ کوئی کارنامہ سرانجام دے سکوں۔ کیا آپ کیپٹن حمید کو میرے پاس بھیج دیں گے"...... کرنل فریدی نے کہا۔



" بالکل بھیج دوں گا"...... ڈاکٹر جیر اللہ نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا جبکہ کرنل فریدی بیڈ کے ساتھ پڑی ہوئی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور کرنل فریدی چونک پڑا کیونکہ اندر آنے والی ماہ لقا تھی۔

" صحت مبارک ہو کرنل فریدی۔ آپ کو اس طرح بیڈ سے اتر کر کرسی پر بیٹھے دیکھ کر میرا دل مسرت سے بھر گیا ہے"...... ماہ لقا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ساتھ ہی کرسی پر بیٹھ گئی۔

" شکریہ ماہ لقا بانو۔ آپ کے چیف ہیرس نے واقعی مہربانی کی ہے ورنہ شاید وہاں جنرل ہسپتال میں اور کئی ہفتے بیڈ پر پڑا رہنا پڑتا"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" چیف سے میری بات ہوئی تھی۔ میرے ذہن میں دو باتیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ جس پارٹی نے آپ پر حملہ کرایا تھا اسے یقیناً جب یہ علم ہو گا کہ آپ بچ گئے ہیں تو وہ لازماً آپ پر دوسرا حملہ بھی کرا سکتی ہے اور اکیلا کیپٹن حمید آپ کا تحفظ نہیں کر سکتا تھا اس لئے آپ کا وہاں سے ہٹانا ضروری تھا۔ دوسرا یہ کہ میں جانتی تھی کہ آپ جلد از جلد ٹھیک ہو کر مشن پر روانہ ہو جائیں تاکہ مجھے آپ کے ساتھ کام کرنے کا موقع مل سکے اور چیف ہیرس بھی میرے ان خیالات سے متفق تھا۔ چنانچہ اس نے احکامات دیئے جبکہ میں نے ان پر عمل درآمد کیا۔ حتیٰ کہ میں اپنے ذاتی خرچ پر چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا گئی اور وہاں سے آپ کے لئے مطلوبہ ادویات لے آئی"۔ ماہ

لقا نے جواب دیا۔

" اوہ۔ پھر تو اصل میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے "...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں آپ سے عمر میں چھوٹی ہوں اور تجربے میں بھی اس لئے آپ مجھے آپ نہ کہا کریں۔ تم کہا کریں اس طرح مجھے زیادہ خوشی ہو گی۔ میں نے کل والدہ صاحبہ سے بھی بات کی تھی۔ انہیں بھی آپ کی صحت کے بارے میں تشویش ہوئی تھی لیکن میں نے انہیں بتایا کہ آپ اب بالکل صحت مند ہیں تو انہوں نے آپ کی مکمل صحت یابی کی دعا کی اور مجھے کہا کہ میں ان کی طرف سے بھی آپ کو پوچھوں "۔ ماہ لقا نے کہا۔

" ان کا بھی شکریہ۔ وہ واقعی بے حد محبت کرنے والی خاتون ہیں "...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اور ایک اور بات میں نے ان سے کی ہے لیکن وہ ابھی آپ کو بتا نہیں سکتی۔ پھر کبھی بتاؤں گی "...... ماہ لقا نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

" اچھا۔ وہ ایسی کون سی بات ہے جو آپ چھپانا چاہتی ہیں اور کیپٹن حمید کہاں ہے۔ میں نے ڈاکٹر جبیر اللہ سے کہا تھا کہ وہ اسے بھیج دیں لیکن وہ ابھی تک نہیں آیا "...... کرنل فریدی نے کہا۔

" وہ ایک جگہ جم کر نہیں بیٹھ سکتے اس لئے لامحالہ وہ سیر و تفریح میں مصروف ہوں گے "...... ماہ لقا نے کہا اور کرنل فریدی نے



ثبات میں سر ہلا دیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید وئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور کیپٹن حمید مسکراتا ہوا اندر اخل ہوا۔

" ارے واہ۔ تو راز و نیاز ہو رہے ہیں۔ سوری۔ مجھے واپس جانا چاہئے "...... کیپٹن حمید نے کہا تو ماہ لقا بے اختیار ہنس پڑی۔

" ادھر آؤ کیپٹن حمید۔ فضول بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے سامنے انتہائی اہم مشن موجود ہے ہم نے فوری طور پر لاگیریا کے شہر بگورا پہنچنا ہے۔ تم ایسا کرو کہ وہاں کے لئے کاغذات بھی تیار کراؤ اور جیٹ طیارہ بھی چارٹرڈ کرا لو ہم شاید آج رات ہی روانہ ہو جائیں "...... کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہم سے آپ کی مراد "...... کیپٹن حمید نے معنی خیز نظروں سے ماہ لقا کی طرف دیکھتے ہوئے شرارت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" تم باز نہیں آؤ گے "...... کرنل فریدی نے غصیلی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

" کرنل صاحب۔ میں تو باز آ جاؤں گا لیکن اب کیا کیا جائے اگر کوئی اور باز نہ آئے "...... کیپٹن حمید بھلا کہاں پیچھے ہٹنے والا تھا۔

" میں آپ کے ساتھ جاؤں گی کرنل فریدی۔ باقی آپ چاہے جتنے آدمی لے جائیں لیکن میں بہرحال آپ کے ساتھ جاؤں گی "...... ماہ لقا نے کہا۔

" اگر ہم سے آپ کی مراد ہم تینوں ہیں۔ تو کیا خیال ہے آپ

دونوں چارٹرڈ طیارے پر چلے جائیں جبکہ میں عام فلائٹ پر آ جاؤں گا"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب"...... کرنل فریدی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کباب میں ہڈی والا محاورہ تو آپ نے سنا ہی ہو گا اور میں بہرحال ہڈی بننا نہیں چاہتا"...... کیپٹن حمید نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم حد سے بڑھتے جا رہے ہو کیپٹن حمید۔ میں ماہ لقا کی وجہ سے خاموش ہوں۔ ورنہ"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"یہی تو مجبوری ہوتی ہے کہ مردوں کو بہرحال خاموش ہی رہنا پڑتا ہے"...... کیپٹن حمید نے دروازے پر رک کر مڑتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"تم اس کی باتوں کا برا نہ منانا۔ یہ اس کی عادت ہے"۔ کرنل فریدی نے کیپٹن حمید کے باہر جانے کے بعد ماہ لقا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہی باتیں میں نے والدہ صاحبہ سے کی تھیں"۔ ماہ لقا نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کہ کیپٹن حمید مذاق کرتا ہے"...... کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں بلکہ یہ کہ کیا اس مذاق کو حقیقت نہیں بنایا جا سکتا اور



والدہ صاحبہ نے اس پر بے حد مسرت کا اظہار کیا ہے"...... ماہ لقا نے گھما پھرا کر بات کرتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی کا چہرہ یکلخت بری طرح سخت ہو گیا۔

"ماہ لقا بانو۔ میں تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اس قسم کے جذبات اور خیالات کو اپنے دل و دماغ سے نکال باہر کرو۔ نہ ہی میں اس ٹائپ کا آدمی ہوں اور نہ ہی مجھے اس قسم کی باتیں پسند ہیں۔ اور آئی ایم سوری اب تم ہمارے ساتھ نہ جا سکو گی"...... کرنل فریدی کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

"اس میں آخر اتنا غصہ کرنے والی کیا بات ہے۔ آپ ویسے بھی تو انکار کر سکتے ہیں۔ ان معاملات میں بہرحال زبردستی تو نہیں ہوا کرتی۔ میرے ذہن میں تو ایک خیال آیا تھا۔ آپ نے بھی بہرحال شادی کرنی ہے اور میں نے بھی۔ تو پھر کیوں نہ پرانی رشتے داری بحال کر لی جائے"...... ماہ لقا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا شادی کرنے کا نہ کوئی خیال ہے نہ پروگرام اور نہ میرے پیشے میں شادی جیسی پابندی برداشت کی جا سکتی ہے اس لئے تم بہرحال آئندہ اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں کرو گی"...... کرنل فریدی نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے اسے بھی احساس ہو گیا تھا کہ ماہ لقا بہرحال ایک خاتون ہے اور اس سے اس قدر سخت لہجے میں بات کرنا اخلاق کے منافی ہے۔

"ٹھیک ہے۔ آئندہ کوئی ایسی بات نہیں ہو گی لیکن میں بہرحال

آپ کے ساتھ اس مشن پر جاؤں گی"...... ماہ لقا نے کہا۔

"سوری ماہ لقا بانو۔ اب ایسا ممکن نہیں رہا۔ مشن کے دوران تمہاری جذباتیت بہرحال مشن کو نقصان پہنچا سکتی ہے"...... کرنل فریدی کا لہجہ ایک بار پھر سخت ہو گیا تھا۔

"جب میں نے ایک بار کہہ دیا ہے کہ اب اس ٹاپک پر کوئی بات آئندہ نہیں ہو گی تو پھر آپ کیوں ضد کر رہے ہیں۔ میں آپ کے ساتھ ایک سیکرٹ ایجنٹ کے طور پر جانا چاہتی ہوں اور میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ آپ کو میری وجہ سے کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں ہو گی"...... ماہ لقا نے کہا۔

"سوری۔ میں اپنی بات بار بار دوہرانے کا عادی نہیں ہوں"۔ کرنل فریدی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"او کے۔ خدا حافظ"...... ماہ لقا نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

"اب اس کیپٹن حمید کی زبان بھی بند کرنا پڑے گی نانسنس"۔ کرنل فریدی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر وہ بیڈ پر لیٹ گیا کیونکہ اب اسے بیٹھے بیٹھے تھکاوٹ سی محسوس ہونے لگی تھی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ڈاکٹر جیراللہ اندر داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس تھا۔

"میں آپ کی خبر گیری کے لئے آ رہا تھا کہ سپیشل سیکشن کے چیف جناب ہیرس کا فون آ گیا۔ وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔



ڈاکٹر جیراللہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور فون پیس کرنل فریدی کی طرف بڑھا دیا۔

"یس۔ کرنل فریدی بول رہا ہوں"...... کرنل فریدی نے ڈاکٹر جیراللہ سے فون پیس لے کر کان سے لگاتے ہوئے کہا جبکہ ڈاکٹر جیراللہ نے چیک اپ شروع کر دیا۔

"ہیرس بول رہا ہوں کرنل فریدی۔ آپ نے ملیکا کو ساتھ لے جانے سے انکار کر دیا ہے حالانکہ پہلے آپ نے وعدہ کیا تھا۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... دوسری طرف سے ہیرس نے کہا۔

"اس نے آپ سے شکایت کی ہے"...... کرنل فریدی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"شکایت نہیں کی بلکہ مجھے رپورٹ دی ہے کہ آپ نے اچانک اسے ساتھ لے جانے سے انکار کر دیا ہے حالانکہ میں نے اس سے خود خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ آپ کے ساتھ اس مشن پر جائے تاکہ کل میں اس کی رپورٹ فخر سے اپنے حکام کو دے سکوں کہ سپیشل سیکشن نے بھی اس مشن پر کام کیا ہے"...... ہیرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ آپ کے سیکشن کی ایجنٹ بن کر ساتھ جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ہیرس۔ لیکن وہ میری عزیزہ بن کر ساتھ جانا چاہتی ہے اور وہ تو نہیں جانتی لیکن آپ تو جانتے ہیں کہ میں مشن کے دوران اس قسم کی جذباتیت کو نہ پسند کرتا ہوں اور نہ برداشت کر

سکتا ہوں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"آپ کو ایسی کوئی شکایت نہیں ہو گی۔ یہ میرا وعدہ رہا۔ وہ سپیشل سیکشن کی ایجنٹ کے طور پر آپ کے ساتھ جائے گی لیکن کام آپ کی ماتحتی میں ہی کرے گی اور کرنل فریدی آپ اسے نہیں جانتے لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس میں بے پناہ صلاحیتیں ہیں"...... ہیرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے ایسی صورت میں اس کی شمولیت پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ویسے میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے میری جلد صحت یابی کے لئے خصوصی مہربانی کی ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"آپ میرے ملک میں ہیں اس لئے یہ میرا فرض ہے کرنل فریدی کہ آپ کا ہر طرح سے خیال رکھوں"...... ہیرس نے جواب دیا

"بہرحال بے حد شکریہ۔ آپ ملیکا کو بھجوا دیں۔ گڈ بائی"۔ کرنل فریدی نے کہا اور فون آف کر کے ایک طرف رکھ دیا۔

"اب آپ ٹھیک ہیں کرنل فریدی۔ جب آپ چاہیں رخصت ہو سکتے ہیں۔ بس صرف ایک دو روز تک تیز تیز حرکت کرنے سے اجتناب کریں"...... ڈاکٹر جیرالڈ نے کہا۔

"شکریہ ڈاکٹر جیرالڈ۔ آپ نے واقعی میرے لئے انتہائی پر خلوص انداز میں کام کیا ہے اس کے لئے میں خصوصی طور پر آپ کا مشکور



ہوں"۔ کرنل فریدی نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا فرض تھا کرنل فریدی"...... ڈاکٹر جیرالڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس نے فون پیس اٹھایا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

ختم شد

عمران سیریز
گرین ڈیتھ
مظہر کلیم
ایم اے

ہے کہ سلیمان اب کچھ ضرورت سے زیادہ ہی سر چڑھ گیا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے وہ باورچی سے سیکرٹ ایجنٹ بننے اور عمران کا مقابلہ کرنے کے لئے پر تول رہا ہے۔ آپ اسے لیول میں رکھیں تو اس کے حق میں زیادہ بہتر ہو گا"۔

محترم محمد علی ناصر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ جہاں تک سلیمان کے بارے میں آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو بے فکر رہیں۔ سلیمان بہرحال اتنی بات سمجھتا ہے کہ عمران اگر بین الاقوامی سطح کا سیکرٹ ایجنٹ ہونے کے باوجود اس کی تنخواہیں تک ادا نہیں کر سکتا تو سلیمان نے سیکرٹ ایجنٹ بن کر کیا حاصل کرنا ہے۔ جہاں تک اس کے عمران کے سر پر چڑھنے کی بات ہے تو ظاہر ہے عمران اس کا مقروض ہے اور یہ بات تو آپ بھی سمجھتے ہوں گے کہ قرض وصول کرنے والے اور مقروض کے درمیان کیا ہوتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

لاگوش زنجیروں سے بندھا ہوا دیوار کے ساتھ کھڑا تھا جبکہ عمران اور ڈومیا دونوں اس کے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جوانا وہیں موجود تھا جبکہ جوزف کو باہر نگرانی کے لئے بھجوا دیا گیا تھا۔ عمران ڈومیا کے ساتھ اس عمارت کا چکر لگا چکا تھا۔ عمارت شہر سے دور ویران علاقے میں تھی اور اس کے قرب و جوار میں دور دور تک لہلہاتے کھیتوں کے سوا اور کچھ نظر نہ آ رہا تھا اس لئے عمران اس وقت مطمئن ہو کر کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی ڈومیا کہ لاگوش تمہیں اس ویران عمارت میں کیوں لے آیا ہے"...... عمران نے ساتھ بیٹھی ہوئی ڈومیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لاگوش مجھے اغوا کر کے پہلے شہر کے اندر ایک بڑی عمارت کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں لے گیا۔ وہاں اسے پیغام ملا کہ اس

کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے تو اس نے مجھے کہا کہ میرے ساتھ آؤ۔ آج میں دشمنوں کی لاشوں پر تمہارے ساتھ جشن منانا چاہتا ہوں اور پھر وہ مجھے کار میں بٹھا کر اس عمارت میں لے آیا۔ یہ عمارت شہر سے کافی فاصلے پر ہے۔ پھر اس نے مجھے ایک کمرے میں بند کر دیا اور پہرہ لگا دیا اور خود چلا گیا۔ پھر وہ واپس آیا اور اس نے مجھے کہا کہ میرے ساتھ آؤ۔ میرا ایک پرانا دشمن اچانک سامنے آگیا ہے اور میں نے اس سے انتقام لینا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ سب کام تمہارے سامنے ہو تاکہ تمہیں میری طاقت کا صحیح اندازہ ہو سکے اور اس کے ساتھ ہی اس نے الماری سے شراب کی بوتل اٹھا کر کھولی اور اسے منہ سے لگا کر اس نے میرا بازو پکڑا اور مجھے اس ہال میں لے آیا جہاں تم موجود تھے"...... ڈومیا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ماسٹر۔ اسے ہوش میں لے آؤں"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن خیال رکھنا اس نے ابھی بہت سی باتوں کے جواب دینے ہیں"...... عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ کر اس نے لاگوش کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے کچھ دیر بعد جیسے ہی لاگوش کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے دونوں ہاتھ ہٹا لئے اور عمران ڈومیا کے ساتھ آ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد لاگوش نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کا ڈھیلا پڑا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔



وہ اب حیرت سے اپنے آپ کو اور ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

"تم نے دھوکہ کیا ہے جوانا۔ تم نے وعدہ کیا تھا کہ تمہارے یہ ساتھی لڑائی میں مداخلت نہیں کریں گے"...... لاگوش نے بڑے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی دھوکہ نہیں ہوا لاگوش۔ وعدہ لڑائی میں مداخلت نہ کرنے کا ہوا تھا اور لڑائی تو ابھی ہوئی ہی نہیں البتہ اگر اس کی نوبت آ گئی تو پھر یقیناً وعدے کی پاسداری ہو گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کمینے آدمی۔ تم نے اچانک مجھ پر حملہ کر دیا۔ اگر تم میں مجھ سے لڑنے کی جرأت تھی تو مجھے بتا تو دیتے"...... لاگوش نے انتہائی حقارت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو جوانا بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے پوری قوت سے لاگوش کے چہرے پر ایک زوردار تھپڑ جڑ دیا۔ تھپڑ اس قدر زوردار تھا کہ کمرہ تھپڑ کی آواز سے گونج اٹھا۔

"اب اگر ماسٹر کے خلاف دوسری بات کی تو ہڈیاں توڑ دوں گا"۔ جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہٹ جاؤ جوانا۔ ابھی یہ غصے میں ہے اور غصے میں کہے ہوئے الفاظ قابل معافی ہوتے ہیں"...... عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا ہونٹ بھینچے پیچھے ہٹ گیا۔

"لاگوش نے اپنے بازوؤں اور جسم کو یکلخت زور زور سے جھٹکے

دینے شروع کر دیئے۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔ آنکھوں سے غصے کی شدت سے شعلے نکلتے دکھائی دینے لگے تھے لیکن زنجیریں کافی مضبوط تھیں اور عمران نے لاگوش کو باندھنے سے پہلے ان زنجیروں کی مضبوطی کے بارے میں خود تسلی کر لی تھی اس لئے اس وقت وہ خاموشی سے بیٹھا لاگوش کو جدوجہد کرتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

"یہ تمہاری اپنی تیار کردہ ہیں لاگوش"...... عمران نے اسے ناکام ہو کر رکتے دیکھ کر کہا۔

"تم اب کیا چاہتے ہو۔ مجھ سے غلطی ہو گئی کہ میں نے جوانا کی وجہ سے تمہیں چھوڑ دیا ورنہ مجھے ماسٹر چیف نے تو یہی حکم دیا تھا کہ تمہیں فوراً گولی مار دی جائے"...... لاگوش نے کہا۔ وہ واقعی اپنے جسم کی طرح موٹے دماغ کا آدمی تھا اس لئے وہ سب کچھ صاف کہے چلا جا رہا تھا حالانکہ اسے معلوم تھا کہ اس وقت وہ خود نازک پوزیشن میں پھنس چکا ہے۔

"تم پہلے یہ بتاؤ کہ پال میکارے کہاں ہے۔ بلیو ہیون کلب کا مینجر"...... عمران نے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"اسے ماسٹر چیف نے لیبارٹری بھجوا دیا ہے اور اس کی جگہ ماسٹر چیف نے مجھے ایکریمیا سے بلوا کر یہاں بھجوایا تھا"...... لاگوش نے جواب دیا۔

"ٹابی فارسٹ میں یہ لیبارٹری کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔



"مجھے نہیں معلوم اور نہ مجھے بتایا گیا ہے"...... لاگوش نے جواب دیا اور عمران اس کے انداز سے سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"تمہارا پال میکارے سے فون پر رابطہ ہوتا ہے یا ٹرانسمیٹر پر"...... عمران نے کہا۔

"کسی پر بھی نہیں۔ لیبارٹری سیلڈ کر دی گئی ہے اس لئے اب اس کا کسی سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اس کا رابطہ اب اگر ہو گا تو صرف ماسٹر چیف سے ہو گا"...... لوگاش نے جواب دیا۔

"تو تم لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہی نہیں تو بتاؤں کیا۔ لیبارٹری کا نام بھی میں نے پہلی بار سنا ہے"...... لاگوش نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہیں ماسٹر چیف نے کیا کہا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"اس نے مجھے کال کیا اور کہا کہ میں فوراً بگورا پہنچ جاؤں اور پال میکارے کی جگہ لے لوں جبکہ پال میکارے کو ٹابی فارسٹ میں واقع ایک لیبارٹری میں بھیجا جا رہا ہے اور اس کا کوئی رابطہ مجھ سے نہیں ہو گا۔ بگورا میں پاکیشیا کا خطرناک سیکرٹ ایجنٹ علی عمران اپنے دو نیگرو ساتھیوں کے ساتھ پہنچنے والا ہے۔ میں پورے بگورا میں اپنے آدمی پھیلا دوں اور جو مشکوک نظر آئے اسے گولی سے اڑا دوں۔ میں نے ہر قیمت پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا ہے۔ میں نے ان سے حلیہ پوچھا تو ماسٹر چیف نے بتایا کہ علی عمران میک اپ

کا ماہر ہے اس لئے حلیہ مجھے مدد نہیں دے سکے گا اور ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ تین آدمی ہیں جن میں دو نیگرو ہیں اور وہ یقیناً بلیو ہیون کلب میں پال میکارے کو پوچھتے ہوئے آئیں گے۔ اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ اسلامی سیکورٹی کونسل کا کرنل فریدی بھی شاید بگورا پہنچ جائے۔ میں نے ان کا بھی خاتمہ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ ویسے تو انہوں نے جنرل کلنگ آرڈر دے دیا ہے لیکن پھر بھی میں پوری طرح محتاط رہوں چنانچہ میں ایکریمیا سے سیدھا یہاں پہنچا اور پال میکارے کی جگہ سنبھال لی۔ پال میکارے کے اسسٹنٹ مینجر کو میں نے مینجر بنا دیا اور اسے ساری صورت حال بتا دی۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ تم دو نیگرو کے ساتھ پال میکارے کا پوچھتے ہوئے کلب میں آئے ہو تو میں نے تمہیں بے ہوش کر کے یہاں بھجوانے کا حکم دے دیا کیونکہ ماسٹر چیف نے علی عمران کو خطرناک ایجنٹ کہا تھا اور میں دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ کتنا خطرناک ہے۔ پھر میں ڈومیا کو ساتھ لے کر تمہیں ہلاک کرنے اور تمہاری لاشوں پر جشن منانے کے لئے یہاں پہنچ گیا۔ اس کے بعد جوانا سامنے آیا اور پھر جو کچھ ہوا وہ تمہیں معلوم ہے"...... لاگوش نے شروع سے آخر تک ساری روئیداد دوہرا دی۔

"ماسٹر چیف کون ہے اور کہاں رہتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ فون کرتا ہے اور ہدایات دے دیتا ہے"...... لاگوش نے جواب دیا۔



"تم اسے رپورٹ کس طرح دیتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے رپورٹ دینے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ وہ ماسٹر چیف ہے اسے خود بخود سب کچھ معلوم ہو جاتا ہے۔ مزید وضاحت کی ضرورت ہو تو وہ فون کر کے پوچھ لیتا ہے"...... لاگوش نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہاری زندگی اب ہمارے لئے بے کار ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بے کار ہے تو مجھے گولی مار دو اور اگر ہمت ہے تو مجھے آزاد کر دو اور پھر مجھے شکست دے دو میں خود اپنے آپ کو گولی مار لوں گا"۔ لاگوش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر میں تمہیں جوانا سے لڑنے کا موقع دے دوں تو کیا تم کوئی ایسی ٹپ بتا سکتے ہو جس سے میں اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر سکوں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے اب تم پر اعتماد نہیں رہا"...... لاگوش نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی صاف گو آدمی ہو۔ تمہاری صاف گوئی مجھے پسند آ رہی ہے۔ میں نے تمہیں پہلے بتایا ہے کہ نہ ہی جوانا نے وعدہ خلافی کی ہے اور نہ ہی میں کروں گا۔ اگر تم بتا سکتے ہو تو بتا دو ورنہ تمہاری مرضی۔ میں بہرحال تم پر کوئی جبر نہیں کرنا چاہتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا تم واقعی مجھے جوانا سے لڑنے کا موقع دو گے"...... لاگوش

نے کہا۔

"ہاں۔ میرا وعدہ۔ اور اگر تم نے جوانا کو شکست دے دی تو پھر بھی وعدہ کہ نہ صرف تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا بلکہ جوانا کو بھی اپنے ہاتھ سے گولی مار دوں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن یہ سن لو کہ میں تمہیں کسی قیمت پر یہاں سے زندہ نہ جانے دوں گا کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ لوگاش بھی زندہ رہے اور اس کے دشمن بھی زندہ رہیں"...... لاگوش نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ اسے کہتے ہیں بہادری اور سچائی۔ تم تو دوسرے ٹرومین ثابت ہو رہے ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے جو تم سے ہو سکے کر لینا"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر سنو۔ مجھے اتنا معلوم ہے کہ پال میکارے کے اسسٹنٹ مینجر جرسی کو وہ سب کچھ معلوم ہے جو شاید پال میکارے کو بھی معلوم نہ ہوگا"...... لاگوش نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ لاگوش کی بات سیاق و سباق کے لحاظ سے سمجھ میں آ رہی تھی۔

"یہاں فون تو ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ہے۔ یہ عمارت خطرناک مجرموں سے راز اگلوانے کے لئے مخصوص کی گئی ہے اس لئے اس کو ٹارچنگ ہاؤس کہا جاتا ہے"۔ لاگوش نے جواب دیا۔

"جوانا۔ فون لے آؤ یہاں"...... عمران نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا



مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"تم کیا کرنا چاہتے ہو"...... لاگوش نے پوچھا۔

"بس اتنا کہ تم فون کر کے جرسی کو یہاں فوراً طلب کرو۔ اس کے بعد میں جرسی کے ساتھ مصروف ہو جاؤں گا جبکہ تم جوانا کے ساتھ"...... عمران نے جواب دیا تو لاگوش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس موجود تھا۔

"نمبر بتاؤ"...... عمران نے فون پیس جوانا سے لے کر لاگوش سے پوچھا تو لاگوش نے فون نمبر بتا دیا تو عمران نے نمبر پریس کر دیئے اور اس کے ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"جوانا۔ فون اس کے کان سے لگا دو۔ اور سنو لاگوش تم نے اسے کسی قسم کا کوئی اشارہ نہیں کرنا ورنہ تمہارا میرا معاہدہ ختم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے اسے اشارہ کرنے کی جبکہ تم نے وعدہ کر رکھا ہے"...... لاگوش نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران نے جوانا کو اشارہ کیا تو جوانا نے فون آن کر کے اسے لاگوش کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ پھر کسی نے رسیور اٹھایا۔

"بلیو ہیون کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لاگوش بول رہا ہوں۔ جرسی سے بات کراؤ"...... لاگوش نے

انتہائی کرخت اور چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"جرسی بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد جرسی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"لاگوش بول رہا ہوں جرسی ٹارچنگ ہاؤس سے۔ تم فوری طور پر ٹارچنگ ہاؤس پہنچ جاؤ اکیلے۔ تم سے ایک ضروری مشورہ کرنا ہے۔ جلدی آؤ۔ فوراً اور سنو اکیلے آنا۔ سمجھے"...... لاگوش نے اپنے مخصوص انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی آرہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لاگوش نے سر جھٹکا تو جوانا نے فون آف کر دیا۔

"اب باہر جاؤ اور جوزف سے مل کر اس جرسی کو یہاں لے آؤ۔ جوزف کو باہر بھیج دینا ہو سکتا ہے کہ جرسی اکیلا نہ آئے اس کے ساتھ جو بھی آئے اسے ہلاک کر دینا"...... عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا اثبات میں سر ہلاتا ہوا واپس مڑا۔

"یہ فون پیس مجھے دے دو"...... عمران نے کہا تو جوانا نے فون پیس عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے فون پیس لے کر اسے آن کیا اور اس پر انکوائری کے بٹن پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"گریٹ لینڈ کا رابطہ نمبر اور پھر گریٹ لینڈ کے دارالحکومت کا یہاں سے رابطہ نمبر چاہئے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے



دو نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے فون آف کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جنرل ہسپتال"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں آپ کے ہسپتال میں کرنل فریدی صاحب ایڈمٹ ہیں روم نمبر الیون سپیشل بلاک میں۔ ان سے بات کرنی تھی۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو یہاں سے جا چکے ہیں جناب اور ہمیں نہیں معلوم کہ وہ کہاں گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر فون آف کیا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ چیف ہیرس سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں جناب"...... دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ فون آپریٹر کے چونکنے پر مسکرایا تھا کیونکہ اس کا چونکنا بتا رہا تھا کہ وہ عمران کے نام سے بہرحال واقف ہے۔

"ہیلو۔ ہیرس بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"گریٹ لینڈ کی زبان میں ہیرس اور ہراس میں کچھ زیادہ فرق

نہیں ہے اور اس زبان میں ہراس کا مطلب ہوتا ہے خوف و دہشت پھیلانا۔ اور تمہاری آواز سن کر واقعی دوسرا آدمی ہراس ہو جاتا ہے"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

" اگر تم ہراس ہو سکتے ہیں تو پھر واقعی مجھے اپنا نام بدل لینا چاہئے"۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے جواب دیا گیا۔

" بدل کر کیا رکھو گے۔ ایسا نہ ہو کہ تم ٹائیگر رکھ لو اور میں اور زیادہ دہشت زدہ ہو جاؤں"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے ہیرس بے اختیار ہنس پڑا۔

" کرنل فریدی صاحب سے بات کرنا تھی۔ وہ زخمی ہو کر جنرل ہسپتال پہنچے تھے۔ وہاں میری ان سے بات ہوئی تھی اب فون کیا ہے تو پتہ چلا ہے کہ وہ وہاں سے جا چکے ہیں اور یہ بات انہوں نے مجھے خود بتائی تھی کہ ان کی کوئی عزیزہ تمہارے سیکشن میں کام کرتی ہے اور عزیزوں کو بہرحال عزیزوں کے بارے میں علم رہتا ہی ہے"۔ عمران نے کہا۔

" نہ صرف رہتا ہے بلکہ بہت رہتا ہے۔ کرنل صاحب اپنی عزیزہ سمیت لاگیریا کے شہر بگورا روانہ ہو چکے ہیں۔ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے اور ابھی راستے میں ہی ہوں گے"...... ہیرس نے جواب دیا۔

" لیکن وہ تو کہہ رہے تھے کہ وہ شدید زخمی ہیں اور ایک ہفتے تک انہیں ہسپتال سے رخصت نہیں مل سکتی"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ بات تو ایسی ہی تھی لیکن ان کی عزیزہ کو ان سے بھی



زیادہ جلدی تھی اور اسے یہ خدشہ بھی تھا کہ کہیں وہ پارٹی جس نے پہلے ان پر حملہ کیا وہ دوبارہ ان پر حملہ نہ کر دے اس لئے میں نے انہیں اپنے خصوصی ہسپتال میں پہنچوا دیا اور پھر سپیشل ٹریٹمنٹ کی وجہ سے وہ دو روز میں ٹھیک ہو گئے"...... ہیرس نے جواب دیا۔

" ان کی عزیزہ صاحبہ کا حدود اربعہ کیا ہے جو ان میں اس قدر دلچسپی لے رہی ہیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ہیرس بے اختیار ہنس پڑا۔

" اس دلچسپی کی وجہ سے کرنل فریدی کی وہ معتوب ہو گئی ہیں۔ میں نے خصوصی سفارش کی تو کرنل صاحب اسے ساتھ لے جانے پر رضامند ہو گئے"...... ہیرس نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" تو وہ محترمہ یہ سمجھی تھیں کہ کرنل صاحب ان کے آگے پیچھے پھرنا شروع کر دیں گے"...... عمران نے کہا تو ہیرس ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" بات واقعی ایسی ہی ہوئی تھی۔ ان عزیزہ کا اصل نام تو ماہ لقا بانو ہے لیکن یہاں گریٹ لینڈ میں وہ ملیکا کہلاتی ہیں۔ نوجوان ہے اور اس نے کرمنالوجی میں آکسفورڈ یونیورسٹی سے ماسٹر کیا ہوا ہے۔ پھر اس نے طویل عرصے تک خصوصی تربیت حاصل کی اس کے بعد وہ میرے سیکشن سے اٹیچ ہو گئی۔ میں تو اس کی صلاحیتوں کا گرویدہ ہو گیا ہوں۔ بے حد ذہین بھی ہے اور انتہائی فعال بھی اور چونکہ ڈیتھ سرکل مشن پر سپیشل سیکشن بھی کام کر رہا تھا اس لئے میں چاہتا تھا

کہ ملیکا کرنل صاحب کے ساتھ اس مشن پر کام کرے۔ مجھے معلوم
تھا کہ اس مشن سے ملیکا کو بے حد تجربات حاصل ہوں گے اور اس
کے صلاحیتیں نکھریں گی اور میں اپنے اعلیٰ حکام کو بھی اس مشن کے
بارے میں مثبت رپورٹ دے سکوں گا لیکن ملیکا کچھ زیادہ ہی جذباتی
ہو گئی اور تم جانتے ہو کہ کرنل فریدی کس مزاج کے آدمی ہیں
چنانچہ انہوں نے اس کی جذباتیت دیکھتے ہوئے اسے ساتھ لے جانے
سے صاف انکار کر دیا جس پر ملیکا نے مجھے رپورٹ کی تو میں نے کرنل
صاحب کو خصوصی سفارش کی اور وعدہ کیا کہ ملیکا ان کی عزیزہ کے
طور پر نہیں بلکہ سپیشل سیکشن کی ایجنٹ کے طور پر ساتھ جائے گی
جس پر کرنل فریدی بڑی مشکل سے مانے"...... ہیرس نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل صاحب سے کس طرح رابطہ ہو سکتا ہے کیونکہ تم نے
بتایا ہے کہ وہ نگورا جا رہے ہیں اور نگورا کے حالات تبدیل ہو چکے
ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم بھی اس مشن پر کام کر رہے ہو"۔
ہیرس نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ ڈیتھ سرکل کا نشانہ پاکیشیا بھی ہے اور کرنل فریدی کو
اس کا علم ہے۔ میں نے ان سے اجازت لے لی تھی کیونکہ مشن ان کا
تھا اور انہوں نے ہی مادام ڈیکاکی کے پاکیشیا پہنچنے پر مجھے اس کے
متعلق بریف کیا تھا۔ میں اس وقت نگورا سے ہی بول رہا ہوں"۔



عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ کرو۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری
طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فون پر خاموشی طاری ہو گئی۔
لاگوش خاموش کھڑا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔

"ہیلو"...... تھوڑی دیر بعد ہیرس کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"دو فون نمبر نوٹ کرو"...... دوسری طرف سے ہیرس نے کہا اور
پھر دو نمبر بتا دیئے۔

"پہلا نمبر اس طیارے میں موجود فون کا ہے۔ جبکہ دوسرا اس
کمپنی کا نمبر ہے۔ گریٹ لینڈ میں اس کے آفس میں فون کر کے تم
طیارے سے رابطہ کر سکو گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ تھینک یو۔ میں تمہاری سیکشن ایجنٹ کے حق میں
دعائے خیر کرتا رہوں گا کہ وہ ہارڈ سٹون سے ٹکرانے کے باوجود صحیح
سلامت واپس پہنچ سکے۔ گڈ بائی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا اور فون آف کر دیا۔ پھر اس نے پہلے گریٹ لینڈ کا رابطہ نمبر پھر
گریٹ لینڈ کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر پریس کر کے چارٹرڈ طیارے
کی کمپنی کے آفس کا نمبر پریس کر دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"آپ کی کمپنی کے ایک جیٹ طیارے سے کرنل فریدی صاحب
اپنے ساتھیوں سمیت لاگریا آ رہے ہیں۔ طیارہ ابھی پرواز کر رہا ہے۔

میں نے کرنل فریدی سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا نام جناب"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یس سر۔ یس سر۔ ہولڈ آن کریں سر"...... دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ ظاہر ہے فون آپریٹر ڈگریوں کے رعب میں آ گئی تھی۔

"ہیلو"...... کچھ دیر بعد اس آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"کرنل صاحب سے بات کیجئے جناب"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔ کرنل فریدی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد کرنل فریدی کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"صحت یابی مبارک ہو پیر و مرشد اور وجہ صحت یابی کو بھی مبارک ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ وجہ صحت یابی کو مبارک کا کیا مطلب ہوا"۔ کرنل فریدی کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"آپ نے تو مجھے بتایا تھا کہ ایک ہفتے تک صحت یابی ممکن نہیں



ہے لیکن اب معلوم ہوا کہ آپ دو روز میں ہی صحت یاب ہو گئے ہیں البتہ وجہ صحت آپ کی عزیزہ محترمہ ماہ لقا بانو عرف ملیکا بنی ہیں اس لئے آپ کے ساتھ ساتھ انہیں بھی مبارک باد دینا فرض بن جاتا ہے اگر وہ وجہ صحت نہ بنتیں تو آپ ابھی تک ہسپتال میں پڑے ہائے ہائے کر رہے ہوتے"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ اس تک بھی مبارک باد پہنچ جائے گی"۔ کرنل فریدی کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں نے آپ سے ہسپتال میں رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ آپ وہاں سے جا چکے ہیں جس پر میں نے ہیرس کو فون کیا۔ اس نے نہ صرف تفصیل بتا دی بلکہ یہاں آپ سے بات کرنے کے لئے نمبر بھی بتا دیئے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اس کے علاوہ تم یہاں کال بھی نہیں کر سکتے تھے۔ کال کرنے کا سبب بتاؤ"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"بس آپ کو اور وجہ صحت یابی دونوں کو مبارک باد دینی تھی۔ پہلے تو میرا خیال تھا کہ میں ٹاپی فارسٹ روانہ ہو جاؤں لیکن اب مجھے مجبوراً آپ کے آنے تک یہاں رکنا پڑے گا"۔ عمران نے کہا۔

"کیوں۔ کیا کوئی خاص وجہ ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ظاہر ہے اب وجہ صحت یابی سے ملاقات ضروری ہو گئی ہے تاکہ بالمشافہ اس کا شکریہ ادا کیا جاسکے جس کی وجہ سے میرے پیر و مرشد

کو صحت حاصل ہو گئی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" وہ سپیشل سیکشن کی ایجنٹ ہے اور بس۔ مزید بکواس نہیں چلے گی۔ سمجھے۔ تم بتاؤ کہ تم نے اب تک کیا کیا ہے"...... کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" آپ جتنے سنجیدہ ہو جائیں گے پیر و مرشد معاملات اتنے ہی گہرے ہوتے جائیں گے"...... عمران نے جان بوجھ کر کہا۔

" پھر وہی بکواس۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں رسیور رکھ دوں"۔ کرنل فریدی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ آگ ہارڈ سٹون کے اندر تک پہنچ گئی ہے۔ بہرحال میں نے کال اس لئے کی ہے کہ میرے ساتھ ساتھ آپ کی آمد کی اطلاع بھی نگورا میں پیشگی پہنچا دی گئی ہے اور بلیو ہیون کلب کے مینجر صاحب کو لیبارٹری بھجوا کر لیبارٹری کو سیلڈ کر دیا گیا ہے جبکہ پال میکارے کی جگہ ہم دونوں کے شایان شان استقبال کے لئے ڈیتھ سرکل کے ماسٹر چیف صاحب نے ایکریمیا سے خصوصی طور پر لاگوش کو یہاں بھجوا دیا ہے۔ اس وقت لاگوش صاحب میرے سامنے موجود ہیں۔ وہ بڑے سچے اور کھرے آدمی ہیں اس لئے میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کی جوانا سے فائٹ کرا دوں گا کیونکہ انہوں نے جوانا سے کوئی پرانا حساب کتاب چکانا ہے۔ البتہ انہوں نے ازراہ کرم پال میکارے کے اسسٹنٹ مینجر کی ٹپ دی ہے کہ اسے لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہے اس لئے اب میں



اسسٹنٹ مینجر جرسی صاحب کی آمد کا انتظار کر رہا ہوں"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کہاں موجود ہو اس وقت"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

" نگورا شہر سے دور ویرانے میں کوئی عمارت ہے جسے یہ لوگ ٹارچنگ ہاؤس کہتے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او کے۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔ اب میں خود بندوبست کر لوں گا۔ خدا حافظ"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے فون آف کر دیا۔

" یہ بھی تمہاری طرح میرے ہاتھوں مارا جائے گا"...... لاگوش نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" کرنل فریدی ایک پہاڑ کا نام ہے مسٹر لاگوش"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ایسے پہاڑ میں نے کئی دیکھے ہیں"...... لاگوش نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ کھلا اور جوانا اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے پر جرسی لدا ہوا تھا۔

" اکیلا تھا یا کوئی اور بھی تھا اس کے ساتھ "...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" اکیلا تھا ماسٹر۔ جوانا نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے جوزف بھی اندر داخل ہوا اور پھر ان دونوں نے جرسی کو زنجیروں سے باندھ دیا۔

" اب تو جری آگیا ہے۔اب تم اپنا وعدہ پورا کرو"...... لاگوش نے کہا۔

" صبر کرو۔جو وعدہ میں نے کیا ہے اسے بہرحال میں پورا کروں گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر وہ جوانا کی طرف مڑا۔

" جوانا۔اسے ہوش میں لے آؤ اور الماری سے خاردار کوڑا نکال لو"...... عمران نے جوانا سے کہا۔

" یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور الماری کی طرف مڑ گیا۔

" تم باہر جا کر نگرانی کرو جوزف"...... عمران نے جوزف سے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا مڑا اور دروازے سے باہر چلا گیا۔

" کیا تم اس پر کوڑے برساؤ گے"...... اب تک خاموش بیٹھی ہوئی ڈومیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ضروری نہیں۔ہاں اگر اس نے زبان نہ کھولی تو پھر شاید ایسا ہی کرنا پڑے"...... عمران نے کہا تو ڈومیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوانا الماری سے ایک خاردار کوڑا نکال کر واپس مڑا اور پھر جری کے قریب جا کر اس نے کوڑے کو زمین پر رکھا اور دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا۔چند لمحوں بعد جب جری کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوانا نے ہاتھ ہٹائے اور جھک کر زمین پر پڑا ہوا کوڑا اٹھایا اور چند قدم پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد جری نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔



" یہ ہماری تمہاری دوسری ملاقات ہے جری"...... عمران نے جری سے مخاطب ہو کر کہا تو جری نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر اس کی گردن مڑی اور جیسے ہی اس کی نظریں ساتھ بندھے کھڑے لاگوش پر پڑیں تو اس کا چہرہ حیرت کی شدت سے مسخ سا ہو کر رہ گیا۔

" یہ۔یہ سب کیا ہے ماسٹر لاگوش۔یہ آپ اور اس حالت میں"...... جری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں غفلت میں مار کھا گیا تھا لیکن اب انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ یہ مجھے چھوڑ دیں گے اور اس کے بعد ظاہر ہے انہوں نے میرے ہاتھوں مارے ہی جانا ہے اس لئے تم بغیر کسی تشدد کے جو بھی یہ پوچھتے ہیں جواب دے دو"...... لاگوش نے کہا تو جری کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" آپ مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہیں جناب۔میں تو ایک کلب کا مینجر ہوں اور بس۔آپ کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ ماسٹر لاگوش کے حکم پر ہوا ہے میں نے ازخود کچھ نہیں کیا"...... جری نے کہا۔

" تم پال میکارے کے اسسٹنٹ رہے ہو اور پال میکارے اب ثاپی فارسٹ میں واقع گرین ڈیتھ کی لیبارٹری میں منتقل ہو گیا ہے۔ تم اگر اس لیبارٹری کا محل وقوع درست بتا دو تو میرا وعدہ ہے کہ تمہیں نہ صرف زندہ چھوڑ دیا جائے گا بلکہ زندہ واپس بھی جانے دیا جائے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے کچھ نہیں معلوم۔ میرا تعلق تو صرف کلب کے معاملات سے تھا اس کے علاوہ مجھے کچھ نہیں معلوم"...... جرسی نے جواب دیا۔

"جوانا۔ بس اتنا خیال رکھنا کہ یہ جواب دینے کے قابل رہ جائے"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ کر اس نے کوڑے والا ہاتھ گھمایا اور دوسرے لمحے کمرہ جرسی کے حلق سے نکلنے والی خوفناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا پورا جسم بری طرح پھڑکنے لگا تھا۔ خاردار کوڑے نے اس کی ٹانگوں سے گوشت تک ادھیڑ دیا تھا۔

"بولو۔ ورنہ"...... جوانا نے چیختے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس کا ہاتھ گھوما اور اس بار تو جیسے کمرے میں چیخوں کا طوفان آ گیا اور پھر چند لمحوں بعد جرسی کی گردن ڈھلک گئی۔

"احمق ہے یہ۔ جب میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ یہ سب کچھ بتا دے پھر بھی خواہ مخواہ ضد کر رہا ہے"۔ لاگوش نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اسے پانی پلاؤ"...... عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا نے کوڑا وہیں رکھا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی سے بھرا ہوا ایک جگ تھا۔ اس نے جرسی کے قریب پہنچ کر کچھ پانی اس کے حلق میں اتارا اور پھر باقی پانی اس کے زخموں پر ڈال دیا۔ چند لمحوں بعد جرسی چیختا ہوا ایک بار پھر ہوش میں آ گیا۔ اس کی حالت بے حد خستہ ہو رہی تھی۔

"اب اس کی دونوں آنکھیں نکال دو"۔ عمران نے جوانا سے کہا۔



"مم۔ مم۔ میں بتاتا ہوں۔ مجھے مت مارو۔ میں بتاتا ہوں"۔ جرسی نے یکلخت ہذیانی انداز میں کہا۔

"بتاؤ ورنہ تمہارا وہ حشر کروں گا کہ نہ مر سکو گے اور نہ ہی جی سکو گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"گرین ڈیتھ لیبارٹری ثابی فارسٹ کے دلدلی علاقے جسے لاہیما کہا جاتا ہے میں زیر زمین واقع ہے۔ لاہیما کے قدیم مندر سے اس کا راستہ جاتا ہے"...... جرسی نے جلدی سے کہا۔

"کیا تم نے دیکھا ہوا ہے یہ علاقہ اور مندر"...... عمران نے ساتھ بیٹھی ہوئی ڈومیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ میں نے دیکھا ہوا ہے کیونکہ یہ سارا علاقہ بوگوئی قبیلے کا ہے لیکن یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ میں کئی بار اس معبد میں گئی ہوں۔ وہاں کوئی ایسی چیز نہیں ہے اور ویسے بھی اس علاقے میں ہر طرف خوفناک دلدلیں ہیں۔ وہاں زمین کے نیچے کوئی چیز بھی نہیں ٹھہر سکتی"...... ڈومیا نے کہا۔

"لیبارٹری بنانے کے لئے ان دلدلوں کو ختم کر دیا گیا تھا۔ پھر نیچے لیبارٹری بنا کر اوپر دوبارہ مصنوعی دلدلیں بنا دی گئی ہیں اور بوگوئی قبیلے کا سردار اور معبد کا پجاری دونوں ہمارے آدمی ہیں۔ وہ بگورا آتے رہتے ہیں اور ہمارے کلب میں آ کر عیاشی بھی کرتے ہیں"...... جرسی نے خود ہی بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔ سردار کاچوما کیسے تمہارا آدمی ہو سکتا

ہے اور پجاری تو دیوتا کا اوتار ہوتا ہے۔ وہ کیسے تمہارا آدمی ہو سکتا ہے۔ تم جھوٹ بول رہے ہو"۔ ڈومیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا تم اپنی بات کنفرم کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ بوگوئی کا نائب سردار جیراگو اس وقت بھی کلب میں موجود ہے"...... جرسی نے کہا۔

"کس حیثیت سے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ان کے لئے کلب کے پیچھے خصوصی تہہ خانے موجود ہیں۔ وہ آتے جاتے رہتے ہیں اور تنظیم کی طرف سے ہمیں حکم ہے کہ ان کا خاص خیال رکھا جائے۔ اسے تین دن ہوئے ہیں یہاں آئے ہوئے"۔ جرسی نے جواب دیا۔

"ان تہہ خانوں کی کیا تفصیل ہے۔ اس کے راستے کے بارے میں سب کچھ بتا دو تو اب بھی وعدہ پورا کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ تم اندھے ہو کر اور جسم کی ساری ہڈیاں تڑوا کر جب بگورا شہر کی سڑکوں پر پڑے ہو گے اور تمہارے جسم پر مکھیاں بھنبھنا رہی ہوں گی تو پھر نہ تمہاری تنظیم کو تم پر رحم آئے گا اور نہ پال میکارے کو"۔ عمران نے کہا تو جرسی نے اس طرح تیزی سے تفصیل بتانا شروع کر دی جیسے ٹیپ ریکارڈر چل پڑا ہو۔

"جیراگو کا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو جرسی نے حلیہ بتا دیا اس کا حلیہ سن کر عمران سمجھ گیا کہ وہ درست بتا رہا ہے کیونکہ جو حلیہ بتایا گیا تھا وہ واقعی کسی ناپلی مرد کا ہی تھا۔



"جوانا۔ تم نے ساری تفصیل سن لی ہے"...... عمران نے جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

"جوزف کو ساتھ لے جاؤ اور اس جیراگو کو وہاں سے اٹھا لاؤ۔ جرسی کی کار لے جاؤ اس طرح تم پر کوئی شک بھی نہیں کرے گا"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور واپس مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"مجھے بھی چھوڑ دو۔ مجھے بھی ساتھ جانے دو۔ میری حالت خراب ہو رہی ہے"...... جرسی نے کہا۔

"اگر تم فوری رہائی چاہتے ہو جرسی تو پھر ایک ہی صورت ہے کہ تمہیں گولی مار دی جائے ورنہ جب تک جیراگو تمہاری بات کو کنفرم نہیں کرے گا اس وقت تک تم رہا نہیں ہو سکتے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن میں مر جاؤں گا۔ میری حالت خراب ہوتی جا رہی ہے"۔ جرسی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔

"یہ تو واقعی مر جائے گا"...... ڈومیا نے کہا۔

"تو کیا فرق پڑے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو ڈومیا نے سر ہلا دیا۔

" مجھے اس کی بات سن کر حیرت ہو رہی ہے۔ کیا ایسا ممکن ہے"۔ ڈومیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" ہاں۔ جرسی درست کہہ رہا ہے کیونکہ تمہیں بھی اس جیراگو کے کہنے پر اغوا کیا گیا تھا۔ میں نے جیراگو کو فرمائش کی تھی کہ وہ اپنے قبیلے کی کوئی طاقت ور اور شاندار لڑکی مجھے دے تو اس نے بتایا تھا کہ تم اپنے باپ کے ساتھ یہاں آئی ہوئی ہو اور تم میرے مطلب کی لڑکی ہو۔ پھر اس نے تمہارا اور تمہارے باپ کا حلیہ مجھے بتایا جس پر میرے آدمیوں نے تمہارے باپ کو ہلاک کر کے تمہیں اغوا کر لیا"...... اس بار لاگوش نے کہا۔

" پھر تو جیراگو نے مقدس عہدے کی خلاف ورزی کی ہے۔ پھر تو میں اس کی گردن ضرور اپنے ہاتھوں سے توڑوں گی"...... ڈومیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" اس کے باپ کو کس کے آدمیوں نے ہلاک کیا تھا۔ کیا جرسی کے آدمیوں نے"...... عمران نے لاگوش سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ظاہر ہے۔ میں تو یہاں اکیلا آیا ہوں اسی کے آدمی سارے کام کر رہے ہیں"...... لاگوش نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" پھر تو یہ جرسی بھی ڈومیا کے باپ کے قاتلوں میں شامل ہے"۔ عمران نے کہا۔

" مجھے اجازت دو۔ میں اس کی گردن توڑ دوں"...... ڈومیا نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔



" ابھی نہیں۔ البتہ میرا وعدہ ہے کہ اسے تمہارے حوالے کر دیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" لیکن یہ اگر مر گیا تب"...... ڈومیا نے کہا۔

" فکر مت کرو۔ یہ اسی طرح بے ہوش رہے گا۔ میں نے اس کے زخم دیکھ لئے ہیں۔ پھر پانی گرنے کی وجہ سے اب اس کے زخموں سے خون بھی نہیں بہہ رہا اس لئے اسے کچھ نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا تو ڈومیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ البتہ اس کی نفرت بھری نظریں بے ہوش جرسی پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور جوانا اور جوزف اندر داخل ہوئے۔ جوانا کے کاندھوں پر ایک قوی ہیکل نائلی آدمی لدا ہوا تھا۔

" ہاں۔ یہی جیراگو ہے نائب سردار"...... ڈومیا نے اسے دیکھتے ہی چیخ کر کہا۔

" اسے بھی باندھ دو"...... عمران نے کہا تو جوزف اور جوانا نے جیراگو کو بھی زنجیروں سے جکڑ دیا۔

" کوئی پرابلم"...... عمران نے پوچھا۔

" نو ماسٹر۔ ہم اس کے سر پر پہنچ گئے تھے۔ یہ وہاں ایک غیر ملکی لڑکی کے ساتھ موجود تھا۔ اس لڑکی کو ہلاک کر کے اسے اٹھا لائے ہیں"۔ جوانا نے بڑے سرد مہرانہ لہجے میں کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوانا نے آگے

بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوانا نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد ہی جیراگو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر حیرت سے اپنے آپ کو اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھی ہوئی ڈومیا پر جم گئیں۔

"ڈومیا تم۔ اور یہاں۔ اور ماسٹر لاگوش اور مینجر جری۔ یہ سب کیا ہے"...... جیراگو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے اس لاگوش کو میرے اور میرے باپ کے متعلق بتایا تھا۔ کیوں"...... ڈومیا نے زہر بھرے لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔ تمہیں تو خود طاقتور آدمی کی تلاش تھی۔ تم نے مجھے خود کہا تھا کہ تم ایسا مرد چاہتی ہو جو بے حد طاقتور ہو اور ماسٹر لاگوش سے زیادہ طاقتور اور کون ہو سکتا ہے"...... جیراگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم بوگوئی قبیلے کے نائب سردار ہو"...... عمران نے جیراگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو"...... جیراگو نے بڑے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوانا"...... عمران نے سائیڈ پر کھڑے ہوئے جوانا سے مخاطب



ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا۔

"جیراگو نائب سردار ہے۔ سردار کی تو چلو دو آنکھیں ہوتی ہوں گی لیکن نائب سردار کو کیا حق ہے کہ بڑے سردار کی طرح دو آنکھیں رکھے۔ ایک نکال دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے اچانک اپنی اکڑی ہوئی انگلی جیراگو کی دائیں آنکھ میں کسی فولادی نیزے کی طرح اتار دی اور کمرہ جیراگو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا نے انگلی واپس کھینچی اور پھر بڑے مطمئن انداز میں اسے جیراگو کے لباس سے صاف کیا اور واپس اپنی جگہ پر جا کر کھڑا ہو گیا۔ جیراگو کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا۔ اس کی ضائع شدہ آنکھ میں سے خون اور رطوبت نکل کر اس کے چہرے پر پھسلتی ہوئی ٹھوڑی تک جا رہی تھی۔ وہ مسلسل چیخ رہا تھا لیکن عمران اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد جیراگو نے کراہنا شروع کر دیا اور پھر آہستہ آہستہ اس کی کراہیں بھی بند ہو گئیں۔

"تمہیں سوال کرنے کا نتیجہ معلوم ہو گیا ہو گا۔ اب اگر میرے سوال کا جواب دینے کی بجائے تم نے پھر سوال کیا تو پھر دوسری آنکھ کا بھی یہی حشر ہو گا۔ اب بتاؤ کہ تمہارا سردار معبد کا پجاری ڈیتھ سرکل تنظیم کا آدمی ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں یہ درست ہے"۔ جیراگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں لیبارٹری بھی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"لیبارٹری وہ کیا ہوتی ہے"۔ جیراگو نے کراہتے ہوئے پوچھا۔

"جس میں مشینیں لگی ہوتی ہیں اور مہذب دنیا کے لوگ وہاں کام کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے کسی غیر ملکی کو وہاں نہیں دیکھا اور نہ ہی کوئی مشین دیکھی ہے"...... جیراگو نے جواب دیا۔

"اس معبد میں تو غیر ملکی آتے جاتے رہتے ہوں گے"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے کبھی کسی غیر ملکی کو نہیں دیکھا البتہ وہاں اکثر میں نے ایک فولادی پرندے کو منڈلاتے ہوئے دیکھا ہے اور پھر وہ منڈلاتا ہوا پرندہ معبد کے اندر چلا جاتا ہے اور پھر واپس چلا جاتا ہے۔ پجاری کا کہنا ہے کہ یہ پرندہ دیوتاؤں کا بھیجا ہوا ہے"...... جیراگو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ وہاں آنے جانے کے لئے کوئی خصوصی ساخت کا ہیلی کاپٹر استعمال ہوتا ہو گا۔ بہرحال اس سے وہ سمجھ گیا تھا کہ محل وقوع درست بتایا گیا ہے اور واقعی وہاں لیبارٹری موجود ہے۔

"جوانا۔ اس جیراگو کی گردن توڑ دو"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو جوانا بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک لمحے میں ایک ہاتھ جیراگو کے سر پر اور دوسرا ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھا اور اس کے ساتھ ہی کٹک کی ہلکی سی آواز ابھری اور



جیراگو کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔

"تمہارے پاس ریوالور ہے"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس ماسٹر"...... لاگوش کے یہاں موجود ایک آدمی کی جیب سے نکالا ہے۔ مشین پسٹل ہے"...... جوانا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک جدید ساخت کا مشین پسٹل نکال لیا۔

"اس جرسی اور لاگوش دونوں کو گولی مار دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ تم نے وعدہ کیا تھا کہ مجھے جوانا سے لڑائی کا موقع دو گے"...... لاگوش نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"میرے پاس ان کھیل تماشوں کے لئے وقت نہیں ہے اور تم جیسے بدمعاشوں کو میں زندہ رہنے کا مزید موقع نہیں دے سکتا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی جوانا نے فائر کھول دیا اور کمرہ جرسی اور لاگوش کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ دونوں چند لمحوں تک تڑپنے کے بعد ساکت ہو کر زنجیروں میں ہی لٹک گئے۔

لاگیریا کے دارالحکومت میں ایک ٹیکسی تیزی سے شہر کی مین روڈ پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔ ٹیکسی ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر ماہ لقا بیٹھی ہوئی تھی جبکہ عقبی سیٹ پر کرنل فریدی اور کیپٹن حمید موجود تھے۔ وہ ابھی چارٹرڈ طیارے سے لاگیریا کے دارالحکومت پہنچے تھے اور اب ایئرپورٹ سے ہوٹل لاگیریا جا رہے تھے۔

"عمران نے طیارے کی پرواز کے دوران آپ کو کیا پیغام دیا تھا"...... اچانک کیپٹن حمید نے کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر کہا تو فرنٹ سیٹ پر موجود ماہ لقا نے بھی مڑ کر ان کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔

"عمران نے بتایا ہے کہ اس کی اور ہماری دونوں کی بگورا پہنچنے کی اطلاع ہم سے پہلے وہاں پہنچ چکی ہے اور انہوں نے پال میکارے کو



لیبارٹری میں شفٹ کر کے اسے سیلڈ کر دیا ہے جبکہ ایکریمیا سے کوئی پیشہ ور قاتل لاگوش کو طلب کر کے وہاں بلیو ہیون کلب میں مینجر بنا دیا ہے اور اسے ہماری اور عمران کی تلاش تھی لیکن عمران نے اس پر قابو پا لیا ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ احمق ہم سے آگے آگے چل رہا ہے"۔ کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو وہ آگے آگے ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ماہ لقا بے اختیار ہنس پڑی۔

"کرنل فریدی۔ آپ کی طرح میں نے علی عمران صاحب کی بھی بہت شہرت سنی ہوئی ہے۔ کیا ان سے ہماری ملاقات ہو سکے گی"۔ ماہ لقا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دیکھو۔ یہ تو حالات پر منحصر ہے۔ میرے زخمی ہونے کی وجہ سے اسے موقع مل گیا ہے کہ وہ آگے پہنچ جائے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا تم نے میرا نام بھی سنا ہوا تھا"...... اچانک کیپٹن حمید نے ماہ لقا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ کرنل صاحب کے ساتھ تمہارا نام تو لازماً آتا ہے"۔ ماہ لقا نے جواب دیا۔

"کرنل فریدی کا تو صرف نام ہے۔ سارا کام تو مجھے ہی کرنا پڑتا ہے لیکن اب کیا کروں۔ دوستی تو نبھانی ہی پڑتی ہے"...... کیپٹن

حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" جبکہ میں نے تو سنا ہے کہ آپ کی حیثیت صرف دم چھلے کی سی ہے"...... ماہ لقا نے جواب دیا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا جبکہ کیپٹن حمید کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے۔
" یہ سب میرے حاسدوں کی باتیں ہیں"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ماہ لقا بے اختیار ہنس پڑی۔
" واقعی تم سے ملنے کے بعد مجھے بھی یہی محسوس ہو رہا ہے"۔ ماہ لقا نے جواب دیا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا جبکہ کیپٹن حمید کا ستا ہوا چہرہ ماہ لقا کی بات سن کر بے اختیار کھل اٹھا۔
" عقل مند لوگ واقعی سمجھ جاتے ہیں کہ...... " کیپٹن حمید نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہنا شروع کیا۔
" کہ تم چھلے نہیں بلکہ دم ہو"...... کرنل فریدی نے اس کی بات کو کاٹتے ہوئے کہا تو ماہ لقا بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔
اسی لمحے ٹیکسی ہوٹل لاگیریا کی دس منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ میں مڑ گئی اور پھر ہوٹل کے مین گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ کرنل فریدی دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھ ہی کیپٹن حمید اور ماہ لقا بھی نیچے اتر آئے جبکہ ٹیکسی ڈرائیور نے اتر کر ٹیکسی کی ڈگی کھولی تو وہاں موجود پورٹر نے آگے بڑھ کر دونوں بریف کیس اٹھائے اور پھر کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے چل پڑا۔ کرنل فریدی نے کمرے فون کر کے پہلے ہی بک کرا لئے تھے اس لئے کاؤنٹر پر انہیں صرف نام بتانے پڑے اور تھوڑی دیر بعد وہ چھٹی منزل پر اپنے کمروں میں پہنچ گئے۔
" آپ لوگ آرام کریں۔ شام کو ملاقات ہو گی"...... کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ کمرے میں پہنچ کر کرنل فریدی نے فون کا رسیور اٹھایا اس کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
" ماکورا گیم ہاؤس کا نمبر دیں"...... کرنل فریدی نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ کرنل فریدی نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔
" ماکورا گیم ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔
" ماکورا سے بات کراؤ۔ میں کرنل فریدی بول رہا ہوں"۔ کرنل فریدی نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔
" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ شاید وہ کرنل فریدی کے باوقار لہجے سے مرعوب ہو گیا تھا یا پھر کرنل کے لفظ نے اسے مرعوب ہونے پر مجبور کر دیا تھا کیونکہ افریقی علاقوں میں فوجی افسروں کی یہ لوگ بڑی قدر کرتے تھے۔

"ہیلو۔ ماکورا بول رہا ہوں۔ کون کرنل صاحب بات کر رہے ہیں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ یقیناً فون آپریٹر نے اسے نام نہ بتایا ہو گا صرف کرنل کہہ دیا ہو گا۔ یا ہو سکتا ہے کہ اسے لفظ فریدی کی سمجھ ہی نہ آئی ہو۔

"کرنل فریدی بول رہا ہوں ماکورا"...... کرنل فریدی نے کہا تو دوسری طرف سے خاموشی طاری ہو گئی۔

"کرنل فریدی۔ آپ۔ آپ نے کیسے کال کر لی اتنے طویل عرصے بعد۔ کہاں سے بول رہے ہیں آپ"...... چند لمحوں بعد انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"لاگیریا کے دارالحکومت گمباکو سے بول رہا ہوں"۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہاں سے۔ آپ یہاں موجود ہیں۔ کب آئے ہیں۔ آپ نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی"...... دوسری طرف سے چیخ کر کہا گیا۔

"اب جو بتا رہا ہوں۔ ویسے اگر تم یقین کرو تو ہوٹل کے کمرے میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے تمہیں فون کیا ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس ہوٹل میں آپ نے کمرہ لیا ہے"...... ماکورا نے بے چین ہو کر پوچھا اور کرنل فریدی نے اسے تفصیل بتا دی۔

"میں آ رہا ہوں۔ پھر باتیں ہوں گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کرنل فریدی نے



مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ماکورا سے اس کی خاصی پرانی جان پہچان تھی۔ ماکورا نے کافی عرصہ کافرستان میں گزارا تھا۔ وہ گیم ہاؤس کا بزنس کرتا تھا اس لئے اس کے تعلقات ہر قسم کے لوگوں سے رہتے تھے لیکن ماکورا کی عادت تھی کہ وہ انتہائی صاف ستھرے بزنس کا قائل تھا اس لئے کرنل فریدی بھی اس کی قدر کرتا تھا۔ ماکورا لاگیریا شفٹ ہو گیا تھا۔ کرنل فریدی کی کافی عرصہ تک تو اس سے فون پر ملاقات رہی لیکن جب کرنل فریدی کافرستان چھوڑ کر اسلامی سیکورٹی کونسل سے منسلک ہو گیا تو اس کے بعد پہلی بار کرنل فریدی کا اس سے رابطہ ہوا تھا۔ تقریباً بیس منٹ بعد کمرے کے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... کرنل فریدی نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر مقامی آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا اور اس کا چہرہ فرط مسرت سے کھلا پڑ رہا تھا۔ کرنل فریدی نے اٹھ کر اس کا استقبال کیا اور پھر ابتدائی بات چیت کے بعد کرنل فریدی نے ہوٹل سروس کو فون کر کے اس کے لئے کافی منگوا لی۔

"آپ یہاں کیسے۔ کیا کسی مشن پر آئے ہیں۔ لیکن اس چھوٹے سے افریقی ملک میں آپ کا کیا مشن ہو سکتا ہے"...... ماکورا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اب اسلامی سیکورٹی سے منسلک ہو گیا ہوں"...... کرنل ریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ نے کافرستان چھوڑ دیا ہے۔ کیوں"...... ماکورا نے
چونک کر پوچھا۔
"چھوڑا نہیں ہے۔ ڈیپوٹیشن پر ہوں"...... کرنل فریدی نے
جواب دیا اور ماکورا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر نے آ
کر کافی کے برتن میز پر لگا دیئے اور واپس چلا گیا تو کرنل فریدی کے
کہنے پر ماکورا نے پیالی اٹھالی۔ دوسری پیالی کرنل فریدی نے اٹھالی۔
"ماکورا۔ کیا تم کبھی بگورا گئے ہو"...... کرنل فریدی نے کافی
سپ کرتے ہوئے پوچھا تو ماکورا بے اختیار چونک پڑا۔
"بگورا۔ آپ کا مطلب ہے ٹابی فارسٹ کے کنارے پر موجو
بگورا شہر ہے"...... ماکورا نے چونک کر پوچھا۔
"ہاں"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔
"سینکڑوں بار گیا ہوں۔ کیوں"...... ماکورا نے جواب د
ہوئے پوچھا۔
"وہاں ایک کلب ہے۔ بلیو ہیون کلب"...... کرنل فریدی ۔
کہا تو ماکورا بے اختیار چونک پڑا۔
"اوہ۔ تو اس بار آپ کا مشن ڈیتھ سرکل کے خلاف ہے"۔ ما
نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔
"کیا تم اس بارے میں جانتے ہو"...... کرنل فریدی
مسکراتے ہوئے پوچھا۔
"ہاں۔ اس کا مینجر پال میکارے ڈیتھ سرکل کا خاص آدمی ۔



ان کی ٹابی فارسٹ میں کوئی خفیہ لیبارٹری ہے اور وہاں خوراک کی
سپلائی اور دوسرے ضروری سامان کی سپلائی وغیرہ پال میکارے کے
ہی ذمے ہے اسی لئے تو انہوں نے بگورا میں اپنا اڈہ بنایا ہوا ہے"۔
ماکورا نے جواب دیا۔
"ڈیتھ سرکل اس لیبارٹری میں خاص قسم کے قاتل جراثیم تیار کر
رہی ہے جس کی مدد سے وہ پوری دنیا کے لاکھوں مسلمانوں کو بیک
وقت ہلاک کرنا چاہتی ہے اس لئے میں اس لیبارٹری کو تباہ کرنا
چاہتا ہوں۔ میں معلومات کے لئے گریٹ لینڈ گیا تو وہاں ڈیتھ سرکل
کے قاتلوں نے مجھ پر اچانک قاتلانہ حملہ کر دیا جس کی وجہ سے میں
شدید زخمی ہو گیا۔ اب صحت یاب ہو کر یہاں پہنچا ہوں۔ میرا ارادہ تو
یہاں سے فوراً اور براہ راست بگورا جانے کا تھا لیکن مجھے راستے میں
اطلاع ملی کہ ڈیتھ سرکل کو میرے وہاں پہنچنے کی اطلاع مل گئی ہے
اور انہوں نے پال میکارے کو بلیو ہیون سے ہٹا کر لیبارٹری بھجوا دیا
ہے اور لیبارٹری کو سیلڈ کر دیا ہے جبکہ وہاں میری ہلاکت کے لئے
انہوں نے ایکریمیا کے کسی ایجنٹ لاگوش کو تعینات کر دیا ہے۔ میں
نے تمہیں فون اس لئے کیا تھا کہ میں یہاں سے براہ راست اس
لیبارٹری تک پہنچنا چاہتا ہوں اس سلسلے میں تم میری کیا مدد کر سکتے
ہو"۔ کرنل فریدی نے کہا۔
"مجھے اتنا معلوم ہے کہ لیبارٹری ٹابی فارسٹ کے ایک علاقے
اہیما میں ہے۔ یہ ٹابی قبیلے بوگوئی کا علاقہ ہے لیکن اس سے زیادہ کی

تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے البتہ ایک آدمی یہاں ایسا ہے جس سے اس بارے میں پوری تفصیل مل سکتی ہے کیونکہ وہ آدمی بوگوئی قبیلے سے ہی تعلق رکھتا ہے لیکن اب وہ طویل عرصے سے یہاں گمباکو میں ہی رہتا ہے اور میرے گیم ہاؤس میں ہی کام کرتا ہے"۔ ماکورا نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر کیا اس کے پاس جانا پڑے گا"...... کرنل فریدی نے چونک کر کہا۔

"اوہ نہیں۔ وہ میرا اپنا آدمی ہے۔ ہر لحاظ سے بااعتماد ہے۔ میں اسے یہیں بلا لیتا ہوں"...... ماکورا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون پیس کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جبکہ کرنل فریدی نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ماکورا گیم ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ماکورا بول رہا ہوں۔ ٹساکو سے بات کراؤ"...... ماکورا نے سر لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ٹساکو بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ٹساکو۔ تم سے ایک انتہائی ضروری کام آپڑا ہے۔ میں ہوٹل لاگیریا سے بول رہا ہوں۔ تم فوراً یہاں آجاؤ"...... ماکورا نے اسے کمرہ نمبر اور سٹوری نمبر بتا دیا۔

"جی صاحب۔ میں آرہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ماکورا نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا تمہارا آدمی واپس اپنے قبیلے میں جاسکے گا"...... کرنل فریدی نے ماکورا سے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ ضرور جائے گا"...... ماکورا نے جواب دیا۔

"اس سے پوچھ لینا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ وہاں سے کوئی ایسا جرم کر کے بھاگا ہوا ہو کہ اس کی واپسی ناممکن ہو۔ ورنہ میں اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں"...... کرنل فریدی نے کہا اور ماکورا نے اثبات میں سر ہلایا۔ پھر تقریباً بیس پچیس منٹ بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... کرنل فریدی نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ٹھوس جسم کا جوان آدمی جس کے جسم پر جینز کی پتلون اور ٹی شرٹ تھی اندر داخل ہوا۔ وہ اپنی شکل و صورت اور مخصوص نقوش کی بنا پر قبائلی لگتا تھا۔ اس نے اندر داخل ہو کر سلام کیا۔

"آؤ ٹساکو بیٹھو۔ یہ دنیا کے عظیم ترین آدمی جناب کرنل فریدی ہیں اور کرنل صاحب یہ ٹساکو ہے"...... ماکورا نے تعارف کراتے ہوئے کہا تو ٹساکو نے بڑے مؤدبانہ انداز میں کرنل فریدی کو سلام

کیا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ ماکورا میرا دوست ہے اور اس کی عادت ہے کہ یہ اپنے دوستوں کے بارے میں ایسی باتیں کرتا رہتا ہے۔ میں عظیم ترین تو ایک طرف سرے سے عظیم ہی نہیں ہوں البتہ میرا نام کرنل فریدی ضرور ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار ماکورا ہنس پڑا۔

"کرنل صاحب کسر نفسی سے کام لے رہے ہیں۔ بہرحال یہ تم سے تمہارے قبیلے اور وہاں کے علاقے کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم مکمل تعاون کرو گے"...... ماکورا نے کہا۔

"جی صاحب"...... ٹساکو نے جواب دیا۔

"یہودیوں کے بارے میں جانتے ہو تم"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"جی صاحب۔ سنا ہے کہ اس مذہب کو ماننے والے بے حد کنجوس اور دولت مند ہوتے ہیں"...... ٹساکو نے جواب دیا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم نے درست سنا ہے اور ان کی دولت مندی کی ایک وجہ تو ان کی کنجوسی ہے لیکن اور بھی وجوہات ہیں۔ بہرحال یہودی اپنے مذہب کے علاوہ دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے دشمن بھی ہوتے ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ دنیا بھر میں موجود باقی تمام



مذاہب کے لوگ ختم ہو جائیں اور پوری دنیا پر یہودیوں کی حکومت ہو جائے۔ یہ لوگ خاص طور پر مسلمانوں کے تو سب سے زیادہ دشمن ہیں۔ اب انہوں نے تمہارے علاقے لاہیما میں ایک خفیہ لیبارٹری بنائی ہے جس میں انہوں نے ایسے خوفناک اور قاتل جراثیم پالنے شروع کئے ہیں جن کو اگر عام ہوا میں چھوڑ دیا جائے تو لاکھوں آدمی ایک ہی وقت میں ہلاک ہو جائیں گے۔ چونکہ ان کا یہ کام پوری دنیا کے لوگوں کے لئے انتہائی خطرناک ہے اس لئے میں اس لیبارٹری کو تباہ کر کے دنیا کے بے گناہ لوگوں کو بچانا چاہتا ہوں۔ ماکورا میرا دوست ہے اس نے تمہارا ذکر کیا ہے۔ تم مجھے بتاؤ کہ کیا تمہارے علاقے میں واقعی کوئی لیبارٹری ہے"...... کرنل فریدی نے اسے تفصیل سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری سے آپ کا کیا مطلب ہے جناب"۔ ٹساکو نے پوچھا

"جس میں بڑی بڑی مشینیں ہوتی ہیں اور سائنس دان کام کرتے ہیں۔ یقیناً یہ لیبارٹری زمین کے اندر خفیہ طور پر بنائی گئی ہو گی"۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ واقعی ایسی لیبارٹری وہاں موجود ہے جناب۔ جب میں وہاں تھا تو میں نے بھی اس میں کام کیا تھا۔ بڑی بڑی مشینیں لائی گئی تھیں۔ پہلے وہاں دو بڑی بڑی دلدلیں خالی کی گئیں پھر وہاں بڑی بڑی مشینوں نے کھدائی کی۔ بہت نیچے جا کر باقاعدہ عمارت بنائی گئی پھر اس میں مشینیں لگائی گئیں۔ اس کے بعد اسے اوپر سے بند کر

کے اوپر پھر دلدلیں بنا دی گئیں۔ اور جناب وہ ساری مشینیں واپس
چلی گئیں۔ اس کے بعد اس علاقے میں دیوتاؤں کا قہر نازل ہو گیا۔
ایسی خوفناک بیماری پھیلی کہ وہاں رہنے والے تمام لوگ آناً فاناً مر
گئے۔ میں ان دنوں ایک دوسرے قبیلے میں گیا ہوا تھا۔ مجھے وہاں
اطلاع ملی تو میں خوفزدہ ہو کر وہاں سے پہلے بگورا پہنچا لیکن وہاں بگورا
میں چند غیر ملکیوں نے مجھے پکڑ لیا اور ایک آدمی کے سامنے پیش کر
دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ میں نے وہاں کام کیا ہے لیکن میں نے انکار کر
دیا۔ انہوں نے مجھ پر بے حد تشدد کیا۔ میرا پورا جسم زخموں سے بھر
گیا لیکن موت کے خوف سے میں مسلسل انکار کرتا رہا۔ پھر شاید
انہیں میری بات پر یقین آ گیا تو اس بڑے غیر ملکی نے مجھے پہلے گولی
مار دینے کا حکم دیا لیکن پھر اپنا ارادہ بدل دیا اور مجھے اٹھوا کر باہر
سڑک پر پھنکوا دیا۔ وہاں کے ایک مشنری نے مجھے اٹھایا اور میرا
علاج کیا۔ میں بڑے عرصے تک بیمار پڑا رہا پھر میں ٹھیک ہو گیا تو
میں یہاں کمبا کو آ گیا اور مختلف جگہوں پر کام کرنے کے بعد اب میں
دو تین سالوں سے جناب ماکورا کے پاس ملازم ہوں۔ میں نے آج
تک انہیں بھی اس بارے میں کبھی کچھ نہیں بتایا لیکن آج ان کے
حکم پر کہ میں سب کچھ سچ بتا دوں آپ کو پہلی بار سب کچھ بتا رہا
ہوں"۔ ٹساکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اب تم واپس اپنے قبیلے میں جا سکتے ہو"...... کرنل فریدی
نے پوچھا۔



"نہیں جناب۔ یہ لوگ مجھے دیکھتے ہی مار ڈالیں گے۔ مجھے اطلاع
ملی ہے کہ جو لوگ وہاں بیماری سے بچ گئے تھے انہیں ان غیر ملکیوں
نے خود ہلاک کر دیا تھا اور قبیلے کے ایک اور علاقے میں رہنے والے
لوگوں کو لا کر وہاں نئے سرے سے بسایا گیا ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں
جہاں میں گیا ہوا تھا۔ گو یہ سب لوگ میرے دوست ہیں لیکن
بہرحال وہاں وہ غیر ملکی ہوں گے"...... ٹساکو نے خوفزدہ ہوتے
ہوئے کہا۔

"اگر میں تمہارے چہرے کو اس طرح بدل دوں کہ وہ لوگ
تمہیں بطور ٹساکو پہچان بھی نہ سکیں۔ تب"...... کرنل فریدی نے
کہا۔

"نہیں جناب۔ پھر تو میں وہاں اجنبی بن جاؤں گا ار اجنبی لوگوں
کو وہاں دیکھتے ہی ہلاک کر دیا جاتا ہے"...... ٹساکو نے کہا۔

"تو کیا ہم اگر وہاں جائیں تو ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہو
گا"...... کرنل فریدی نے چونک کر کہا۔

سفید فاموں کو کچھ نہیں کہا جاتا کیونکہ سفید فاموں کو دیوتاؤں
کی اولاد سمجھا جاتا ہے لیکن میں تو سفید فام نہیں ہوں جناب"۔ ٹساکو
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ہم تمہاری حفاظت کی ذمہ داری لے لیں تب"...... کرنل
فریدی نے کہا۔

"جناب۔ میں نے بتایا ہے کہ ویسے تو اب جو قبیلہ وہاں رہتا ہے

وہ بھی میرا دوست ہے لیکن وہاں وہ لیبارٹری والے لوگ بھی ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے وہاں کے سردار کو بھی اپنے ساتھ ملا رکھا ہو اور میرے متعلق اگر سردار نے کوئی حکم دے دیا تو پھر مجھے ہلاک کر دیا جائے گا۔ ہاں اگر آپ بوگوئی کے بڑے سردار کو قیمتی تحفہ دے دیں تو وہ مجھے اپنی نشانی دے دے گا۔ پھر بوگوئی قبیلے کا کوئی آدمی میری طرف انگلی بھی نہ اٹھا سکے گا"...... نساکو نے کہا۔

"تحفہ تو دے دیں گے لیکن وہ بڑا سردار کہاں رہتا ہے"۔ کرنل فریدی نے پوچھا۔

"یہاں سے جب لاہیما جانا ہو گا تو بڑے سردار کا گاؤں راستے میں آتا ہے جناب۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو یہاں سے میں خود جا کر اسے تحفہ دے کر اس سے نشانی لے آؤں گا لیکن اس میں چار پانچ روز لگ جائیں گے"...... نساکو نے کہا۔

"نہیں۔ اتنا وقت میرے پاس نہیں ہے۔ ہم نے جلد از جلد لاہیما پہنچنا ہے۔ ماکورا۔ کیا یہاں سے ہمیں کوئی بڑا ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر کرائے پر یا قیمتاً مل سکتا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"کرائے پر تو مل جائے گا کرنل لیکن وہاں تو وہ لوگ اسے تباہ کر دیں گے"...... ماکورا نے کہا۔

"اگر تباہ ہو جائے گا تو ہم اس کی قیمت ادا کر دیں گے"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس شرط پر تو آپ جتنے چاہیں لے سکتے ہیں"۔



ماکورا نے کہا۔

"تم ہمارے ساتھ چلو نساکو۔ ہم راستے میں تمہارے بڑے سردار کو تحفہ دے کر تمہارے لئے نشانی بھی لے لیں گے اور تمہیں اس کا جس قدر تم چاہو معاوضہ بھی ملے گا"...... کرنل فریدی نے کہا

"مجھے معاوضہ نہیں چاہئے کرنل صاحب۔ ان لوگوں نے میرا پورا قبیلہ ہلاک کر دیا ہے جس میں میرے بہن بھائی، ماں باپ اور دوسرے رشتہ دار شامل تھے۔ میں تو خود ان سے انتقام لینا چاہتا ہوں اور اب مجھے اگر اس کا موقع مل رہا ہے تو میں ضرور آپ کے ساتھ جاؤں گا۔ میں آپ سے پورا پورا تعاون کروں گا"...... نساکو نے کہا۔

"او کے۔ ماکورا تم ایک ہیلی کاپٹر کا بندوبست کرو اور ساتھ ہی ہمیں اسلحہ بھی چاہئے۔ اس کی لسٹ میں تمہیں دے دیتا ہوں ہم کل صبح منہ اندھیرے یہاں سے روانہ ہو جائیں گے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"جیسے آپ چاہیں گے ویسے ہی ہو گا کرنل۔ یہ میری ذمہ داری رہی اس کے علاوہ اگر آپ کو آدمی چاہئیں تو وہ بھی مل جائیں گے"۔ ماکورا نے کہا۔

"نہیں۔ آدمی نہیں چاہئیں۔ ہاں اگر ٹاپی فارسٹ کا کوئی تفصیلی نقشہ مل جائے تو بہتر رہے گا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"وہ بھی مل جائے گا۔ حکومت نے ایک نقشہ شائع کیا ہے جس میں پورا ٹاپی فارسٹ اور وہاں رہنے والے قبیلوں کے بارے میں

معلومات ہیں۔ اس نقشے میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کن کن علاقوں میں سیاحوں یا شکاریوں کے جانے کی ممانعت ہے"...... ماکورا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس سے ہمارا کام ہو جائے گا"...... کرنل فریدی نے کہا تو ماکورا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ویسے سر۔ وہاں تک جیپیں بھی جا سکتی ہیں کیونکہ لاہیما اس علاقے کے قریب ہے جہاں تک غیر ملکی جاتے رہتے ہیں"...... ٹساکو نے کہا۔

"لیکن جیپوں پر یہاں سے لاہیما تک پہنچنے میں کتنا وقت لگے گا"...... کرنل فریدی نے چونک کر پوچھا۔

"جناب۔ بگورا سے زیادہ سے زیادہ دو روز کا سفر ہے"...... ٹساکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا بگورا سے ہمیں ایک بڑی جیپ مل جائے گی ماکورا"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"بالکل مل جائے گی۔ یہ ٹساکو بھی اب ماہر ڈرائیور بن چکا ہے"۔ ماکورا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ پھر ایسا ہے کہ ہم یہاں سے بگورا ہیلی کاپٹر پر اور وہاں سے جیپ پر آگے روانہ ہو جائیں گے۔ لیکن بندوبست ایسا ہو کہ ہمیں بگورا میں زیادہ دیر ٹھہرنا نہ پڑے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ میں آج ہی پورا انتظام کر لوں گا۔ کل صبح



میں آپ کے ساتھ بگورا جاؤں گا اور وہاں سے آپ کو آگے روانہ کر کے خود واپس آجاؤں گا"...... ماکورا نے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ تمہارا یہ تعاون میں یاد رکھوں گا"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ خواہ مخواہ شرمندہ کر رہے ہیں"...... ماکورا نے کہا اور کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ماسٹر چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ ماسٹر چیف نے کہا۔

"جانی کی کال ہے جناب۔ بگورا سے" ۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"جانی کی۔ کراؤ بات" ۔۔۔۔۔۔ ماسٹر چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہیلو ماسٹر چیف۔ میں جانی بول رہا ہوں بگورا سے" ۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجے بے حد مؤدبانہ تھا۔

"کیا بات ہے۔ تم نے کیوں کال کی ہے مجھے" ۔۔۔ ماسٹر چیف نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"جناب آپ کو حالات بتانے کے لئے اور کوئی آدمی زندہ نہیں رہا یہاں" ۔۔۔۔۔۔ جانی نے کہا تو ماسٹر چیف بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب" ۔۔۔۔۔۔ ماسٹر چیف نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لاگوش اور جرسی دونوں ہلاک ہو چکے ہیں" ۔۔۔۔۔۔ جانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تفصیل بتاؤ۔ یہ سب کیسے ہوا اور کس نے کیا ہے" ۔ ماسٹر چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ ایک آدمی دو نیگروں کے ساتھ بلیو ہیون کلب میں آیا اور اس نے پال میکارے سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تو انہیں جرسی کے آفس پہنچا دیا گیا۔ جرسی نے اس کی اطلاع جناب لاگوش کو دی تو جناب لاگوش نے حکم دیا کہ انہیں بے ہوش کر کے شہر سے دور ٹارچنگ ہاؤس میں پہنچا دیا جائے۔ چنانچہ ان کے حکم کی تعمیل کر دی گئی اس کے بعد جناب لاگوش ایک ٹالی لڑکی کے ساتھ وہاں چلے گئے۔ پھر وہاں سے جناب لاگوش کی کال جرسی کو آئی اور انہوں نے جرسی کو کہا کہ وہ فوراً ٹارچنگ ہاؤس پہنچے۔ چنانچہ جرسی کار لے کر فوراً روانہ ہو گیا اس کے بعد مجھے اطلاع ملی کہ تہہ خانوں میں موجود ایک ٹالی سردار جیراگو کو انتہائی پراسرار طور پر اغوا کر لیا گیا ہے اور اس اغوا کے سلسلے میں انہی دو نیگروں کو دیکھا گیا ہے جو پہلے آئے تھے اور کار بھی جرسی کی ہی استعمال کی گئی تھی جس پر میں چونک پڑا۔ میں نے فوراً ٹارچنگ ہاؤس فون کیا تو وہاں سے کسی نے اسے اٹنڈ نہ کیا پھر مجھے اطلاع ملی کہ جناب لاگوش اور جرسی دونوں کی

کاریں بگورا میں اکٹھی سڑک کے کنارے کھڑی ملی ہیں۔ چنانچہ میں آدمی لے کر فوراً ٹارچنگ ہاؤس پہنچا تو وہاں قتل عام ہو چکا تھا۔ وہاں موجود محافظوں کی گردنیں توڑ کر انہیں ہلاک کر دیا گیا تھا اور ایک کمرے میں لاگوش، جرسی اور جیراگو تینوں کی لاشیں زنجیروں سے بندھی ہوئی موجود تھیں۔ جیراگو کی گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا تھا جبکہ جناب لاگوش اور جرسی دونوں کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ وہ نائلی لڑکی جس کا نام ڈومیا تھا وہاں موجود نہیں تھی اور نہ ہی اس کی لاش وہاں سے ملی ہے۔ پھر میں نے پورے شہر میں اپنے آدمیوں کو حکم دے دیا کہ وہ اس آدمی، دونوں نیگروں اور نائلی لڑکی ڈومیا کو تلاش کریں۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ ان سب کو ایک لینڈ روور جیپ میں فارسٹ میں داخل ہو کر کرائس کی طرف جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر کرائس میں اپنے گروپ انچارج مائیکل کو ان کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا اور انہیں ہلاک کرنے کا حکم دے دیا اور پھر آپ کو کال کر رہا ہوں"۔ جانی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ عمران اور اس کے ساتھی تھے لیکن لاگوش کو تو حکم تھا کہ وہ انہیں دیکھتے ہی گولی مار دے۔ پھر اس نے انہیں بے ہوش کرنے اور ٹارچنگ ہاؤس میں لے جانے کی حماقت کیوں کی"...... ماسٹر چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں کیا عرض کر سکتا ہوں جناب۔ ان کے حکم کی تعمیل تو ہم پر



فرض تھی جناب"...... جانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کرنل فریدی کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... ماسٹر چیف نے پوچھا۔

" اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے جناب اور نہ ہی وہ ابھی تک بگورا میں آیا ہے جناب"...... جانی نے جواب دیا۔

" او کے۔ اب مجھے خود ان کا بندوبست کرنا ہو گا۔ اب تم بگورا کا چارج سنبھال لو"...... ماسٹر چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے بعد اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کی اور بٹن دبا دیا۔

" ماسٹر چیف کالنگ اوور۔ ماسٹر چیف کالنگ۔ اوور"۔ ماسٹر چیف نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ سانچے اٹنڈنگ یو ماسٹر چیف۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ سی مردانہ آواز سنائی دی۔

" سانچے تم لاہیما پوائنٹ کے انچارج ہو۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

" یس ماسٹر چیف۔ اوور"...... سانچے نے جواب دیا۔

" کتنے آدمی ہیں تمہارے پاس اور کیا کیا انتظامات ہیں۔ اوور"۔ ماسٹر چیف نے پوچھا۔

" جناب ہمارے پوائنٹ میں بیس تربیت یافتہ آدمی ہیں۔ دو تیز

رفتار ہیلی کاپٹر، ایک گن شپ ہیلی کاپٹر اور میزائل گنیں اور باقی ہر قسم کا اسلحہ بھی موجود ہے۔ اوور"...... سانچے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایئر کرافٹ گنیں بھی ہیں تمہارے پوائنٹ پر۔ اوور"۔ ماسٹر چیف نے پوچھا۔

"یس ماسٹر چیف۔ اوور"...... سانچے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لاہیما جانے کے لئے ہر زمینی راستہ تمہارے پوائنٹ سے ہو کر گزرتا ہے یا اور بھی راستے ہیں۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے پوچھا۔

"دو راستے ہیں جناب اور دونوں بہرحال میرے پوائنٹ سے ہو کر گزرتے ہیں۔ ان دو کے علاوہ اور کوئی زمینی راستہ نہیں ہے۔ ہر طرف خوفناک دلدلیں ہیں۔ اوور"...... سانچے نے جواب دیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ گرین ڈیتھ لیبارٹری کو سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... سانچے نے جواب دیا۔

"یہ معلوم ہے کہ کیوں سیلڈ کیا گیا ہے اوور"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"یس باس۔ پال میکارے لیبارٹری جاتے ہوئے میرے پاس آئے تھے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ علی عمران اور اسلامی سیکورٹی کونسل کا انتہائی خطرناک ایجنٹ کرنل فریدی اس گرین ڈیتھ لیبارٹری کے



خلاف حرکت میں آ گئے ہیں اس لئے اسے حفاظتی اقدام کے طور پر نگورا سے لیبارٹری بھجوا کر لیبارٹری کو سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ اوور"۔ سانچے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب یہ علی عمران اپنے دو قوی ہیکل نیگرو ساتھیوں کے ساتھ نگورا میں ڈیتھ سرکل کے بڑے ایجنٹوں کو ہلاک کر کے ایک لینڈ روور جیپ پر لاہیما روانہ ہو چکا ہے۔ اس کے ساتھ ایک ٹائلی لڑکی بھی ہے جس کا نام ذومیا ہے۔ ان لوگوں کا رخ کرائس کی طرف بتایا گیا ہے۔ کرائس کے بعد ظاہر ہے یہ لوگ تمہارے پوائنٹ پر پہنچیں گے۔ تم نے انہیں دیکھتے ہی اڑا دینا ہے جیپ سمیت۔ کسی پوچھ گچھ کے چکر میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"لیکن ماسٹر چیف۔ یہاں تک تو عام سیاح آتے رہتے ہیں اور شکاری بھی۔ خاصا رش رہتا ہے پھر انہیں چیک کیسے کیا جائے گا۔ اگر سیاح یا شکاری مارے گئے تو حکومت ہمارے خلاف حرکت میں آ جائے گی۔ اوور"...... سانچے نے دبے دبے لہجے میں کہا۔

"تو تم کیا چاہتے ہو کہ گرین ڈیتھ لیبارٹری کو تباہ کر دیا جائے۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ میرا مطلب یہ تھا کہ میرے پوائنٹ کے بعد آگے جانے والے لازماً لاہیما جانے والے ہی ہوں گے اور میرا پوائنٹ حکومت کی مقرر کردہ سرحد ہے۔ اس کے بعد آگے جانے کی سختی سے

ممانعت ہے۔ اس لئے تمام سیاح اور شکاری اس پوائنٹ پر رک جاتے ہیں۔ اگر ہم اپنا پوائنٹ سرحدی پوائنٹ سے آگے منتقل کر دیں تو پھر آسانی سے ادھر جانے والی جیپ یا ہیلی کاپٹر کو اڑایا جا سکتا ہے۔ اوور"...... سانچے نے جواب دیا۔

" لیکن پوائنٹ کی تبدیلی میں تو تمہیں کافی وقت لگے گا اور اگر وہ اس دوران آگے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تب۔ اوور"۔ ماسٹر چیف نے کہا۔

" نہیں جناب۔ صرف چند گھنٹے لگیں گے۔ اوور"...... سانچے نے جواب دیا۔

" او کے۔ تمہیں اس کی اجازت دی جاتی ہے لیکن اس پوائنٹ پر چار پانچ افراد چھوڑ دینا جو وہاں گھوم پھر کر ان لوگوں کو ٹریس کریں اور جب وہ ادھر روانہ ہوں تو تمہیں اطلاع دیں تاکہ تم پوری طرح ہوشیار رہ سکو۔ کیونکہ یہ دونوں انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں اور پھر یہ دونوں میک اپ کے ماہر بھی ہیں۔ ذہانت میں تم بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے ایسا نہ ہو کہ میک اپ کر کے تمہارے پاس پہنچ جائیں۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے جواب دیا۔

" میں اپنے آدمیوں کو بھی منع کر دوں گا جناب کہ وہ میرے پوائنٹ کا رخ نہ کریں اور اس کے ساتھ اردگرد کے سارے علاقے کی مکمل چیکنگ کرتا رہوں گا۔ اوور"...... سانچے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔



" ٹھیک ہے۔ پوری طرح ہوشیاری سے کام لینا۔ ورنہ تم سمیت تمہارے پوائنٹ کو ڈیتھ کال دے دی جائے گی۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

" یس ماسٹر چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں اب کسی پرندے کو بھی لاہیما کی طرف زندہ نہیں جانے دوں گا"...... سانچے نے پراعتماد لہجے میں کہا۔

" او کے۔ اگر کوئی خاص بات ہو تو سپیشل ٹرانسمیٹر پر مجھ سے براہ راست بات کر لینا۔ اوور اینڈ آل"۔ ماسٹر چیف نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ایک طویل سانس لیا۔

" کاش۔ ان کے خاتمے کے لئے میں وہاں جا سکتا۔ لیکن مجبوری ہے کہ میں خود وہاں نہیں جا سکتا"...... ماسٹر چیف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔ میں گرین ڈیتھ لیبارٹری میں تو جا سکتا ہوں۔ وہاں بیٹھ کر سب کو باآسانی کنٹرول کیا جا سکتا ہے"...... ماسٹر چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فیصلہ کیا کہ وہ سپیشل ہیلی کاپٹر پر فوری طور پر گرین ڈیتھ لیبارٹری پہنچ کر وہاں کا چارج سنبھال لے گا۔ چنانچہ یہ فیصلہ کرتے ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" میرا سپیشل ہیلی کاپٹر فوری طور پر تیار کیا جائے۔ میں نے

گرین ڈیتھ لیبارٹری جانے کا فیصلہ کیا ہے"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماسٹر چیف نے رسیور رکھا اور پھر میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر پر اس نے ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر بٹن پریس کر دیا۔

"ماسٹر چیف کالنگ۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"پال میکارے اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پال میکارے۔ عمران اور کرنل فریدی دونوں گرین ڈیتھ لیبارٹری کی تباہی کے لئے فارسٹ میں داخل ہو چکے ہیں۔ میں نے سانچے کو ابھی ابھی خصوصی ہدایات دی ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ خود گرین ڈیتھ لیبارٹری پہنچ کر سارے معاملات کو کنٹرول کروں کیونکہ یہ دونوں ایجنٹ حد درجہ خطرناک ہیں۔ اس لئے میں نے اپنے سپیشل ہیلی کاپٹر کو تیاری کا حکم دیا ہے۔ میں وہاں پہنچتے ہی تمہیں مخصوص کاشن دوں گا۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"یس ماسٹر چیف۔ میں آپ کے کاشن کا انتظار کروں گا۔ لیکن کیا لاگوش انہیں ہلاک نہیں کر سکا۔ اوور"...... پال میکارے نے کہا۔

"نہیں۔ بلکہ انہوں نے لاگوش اور جرسی دونوں سے معلومات



مذاہب کے لوگ ختم ہو جائیں اور پوری دنیا پر یہودیوں کی حکومت ہو جائے۔ یہ لوگ خاص طور پر مسلمانوں کے تو سب سے زیادہ دشمن ہیں۔ اب انہوں نے تمہارے علاقے لاہیما میں ایک خفیہ لیبارٹری بنائی ہے جس میں انہوں نے ایسے خوفناک اور قاتل جراثیم پالنے شروع کئے ہیں جن کو اگر عام ہوا میں چھوڑ دیا جائے تو لاکھوں آدمی ایک ہی وقت میں ہلاک ہو جائیں گے۔ چونکہ ان کا یہ کام پوری دنیا کے لوگوں کے لئے انتہائی خطرناک ہے اس لئے میں اس لیبارٹری کو تباہ کر کے دنیا کے بے گناہ لوگوں کو بچانا چاہتا ہوں۔ ماکورا میرا دوست ہے اس نے تمہارا ذکر کیا ہے۔ تم مجھے بتاؤ کہ کیا تمہارے علاقے میں واقعی کوئی لیبارٹری ہے"...... کرنل فریدی نے اسے تفصیل سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری سے آپ کا کیا مطلب ہے جناب"۔ نساکو نے پوچھا

"جس میں بڑی بڑی مشینیں ہوتی ہیں اور سائنس دان کام کرتے ہیں۔ یقیناً یہ لیبارٹری زمین کے اندر خفیہ طور پر بنائی گئی ہو گی"۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ واقعی ایسی لیبارٹری وہاں موجود ہے جناب۔ جب میں وہاں تھا تو میں نے بھی اس میں کام کیا تھا۔ بڑی بڑی مشینیں لائی گئی تھیں۔ پہلے وہاں دو بڑی بڑی دلدلیں خالی کی گئیں پھر وہاں بڑی بڑی مشینوں نے کھدائی کی۔ بہت نیچے جا کر باقاعدہ عمارت بنائی گئی پھر اس میں مشینیں لگائی گئیں۔ اس کے بعد اسے اوپر سے بند کر

گرین ڈیتھ لیبارٹری جانے کا فیصلہ کیا ہے"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماسٹر چیف نے رسیور رکھا اور پھر میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر پر اس نے ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر بٹن پریس کر دیا۔

"ماسٹر چیف کالنگ۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"پال میکارے اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پال میکارے۔ عمران اور کرنل فریدی دونوں گرین ڈیتھ لیبارٹری کی تباہی کے لئے فارسٹ میں داخل ہو چکے ہیں۔ میں نے سانچے کو ابھی ابھی خصوصی ہدایات دی ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ خود گرین ڈیتھ لیبارٹری پہنچ کر سارے معاملات کو کنٹرول کروں کیونکہ یہ دونوں ایجنٹ حد درجہ خطرناک ہیں۔ اس لئے میں نے اپنے سپیشل ہیلی کاپٹر کو تیاری کا حکم دیا ہے۔ میں وہاں پہنچتے ہی تمہیں مخصوص کاشن دوں گا۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"یس ماسٹر چیف۔ میں آپ کے کاشن کا انتظار کروں گا۔ لیکن کیا لاگوش انہیں ہلاک نہیں کر سکا۔ اوور"...... پال میکارے نے کہا۔

"نہیں۔ بلکہ انہوں نے لاگوش اور جرسی دونوں سے معلومات



کہ وہ خود سانچے کا کردار ادا کر سکتا تھا۔

"اس سانچے کو کیا یہاں بلایا جا سکتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ اپنی مرضی کا مالک ہے اور میرا اس سے کوئی رابطہ نہیں ہے"...... باٹاسو نے جواب دیا۔

"اس کے مخبر کے پاس تو رابطے کا کوئی ذریعہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے وہ اسے رپورٹ دیتا ہو گا"...... باٹاسو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ یہاں کس لئے آتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"بتایا تو ہے کہ عیاشی کرنے"...... باٹاسو نے جواب دیا۔

"کس قسم کی عیاشی۔ جس کے لئے اسے خاص طور پر تمہارے پاس آنا پڑتا ہے"...... عمران نے کہا تو باٹاسو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں ایک خاص قسم کا مشروب تیار کرتا ہوں جو انتہائی نایاب جڑی بوٹیوں کا مرکب ہوتا ہے اور اس پر بے حد محنت ہوتی ہے اس مشروب کو پینے کے لئے اسے یہاں آنا پڑتا ہے اور اس کے بعد تم خود سمجھ سکتے ہو کہ وہ کیا کرتا ہو گا"...... باٹاسو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا نام ہے اس مشروب کا"...... عمران نے پوچھا۔

"میں اسے پامیری مشروب کہتا ہوں کیونکہ اس میں پامیری بوٹی کا عرق شامل کیا جاتا ہے"...... باٹاسو نے جواب دیا۔

"تم یہ مشروب کتنی دیر میں تیار کر لیتے ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"تین دن لگتے ہیں۔ وہ مجھ سے تین دن پہلے فرمائش کر دیتا ہے اور میں اس کی تیاری شروع کر دیتا ہوں۔ پھر تیسرے روز وہ آ جاتا ہے"...... باٹاسو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ مشروب تم اس کے لئے تیار کرتے ہو یا کسی اور کے لئے بھی تیار کرتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"بگورا سے بھی اکثر فرمائشیں آ جاتی ہیں اور میں اسے تیار کر کے وہاں بھجوا دیتا ہوں۔ اس کا معاوضہ مجھے ملتا ہے"۔ باٹاسو نے کہا۔

"یہ مشروب کتنے روز تک خراب نہیں ہوتا"۔ عمران نے پوچھا۔

"تیار ہونے سے چھ گھنٹے کے اندر اندر اسے استعمال کرنا پڑتا ہے۔ پھر اس میں بو پیدا ہو جاتی ہے اور یہ خراب ہو جاتا ہے لیکن تم یہ سب باتیں کیوں پوچھ رہے"...... باٹاسو کہا۔

"کیا ایسا ہو سکتا ہے تم اس کے کسی مخبر کے ذریعے اسے اطلاع بھجواؤ کہ تم نے بگورا کی کسی پارٹی کے لئے مشروب تیار کیا ہے اس کی کچھ مقدار بچا لی ہے اور اگر سانچ چاہے تو یہ استعمال کر سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اگر ایسا ہو تو وہ فوراً آ جائے گا۔ وہ واقعی اس مشروب کا دیوانہ ہے۔ لیکن میرے پاس تو مشروب نہیں ہے"...... باٹاسو نے جواب دیا۔

"جوانا۔ باٹاسو کو چار کی بجائے چھ گڈیاں دے دو"...... عمران



نے اس بار خاموش بیٹھے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا تو جوانا نے کوٹ کی مختلف جیبوں سے چار بڑے نوٹوں کی گڈیاں نکالیں اور سامنے رکھی ہوئی دو بڑی گڈیوں کے ساتھ ملا کر باٹاسو کی طرف بڑھا دیں۔ باٹاسو نے جھپٹ کر گڈیاں لیں اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے آثار ابھر آئے تھے۔

"سنو باٹاسو۔ تم نے مخبر کو یہاں بلانا ہے اور اس کے ذریعے سانچ کو اطلاع دینی ہے کہ وہ فوراً یہاں پہنچ جائے کیونکہ مشروب تیار ہے۔ اس کے بعد تمہارا کام ختم"...... عمران نے کہا تو باٹاسو چونک پڑا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... باٹاسو نے کہا۔

"جوانا۔ چار گڈیاں واپس لے لو"...... عمران نے کہا تو جوانا نے گڈیوں کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"مگر تم چاہتے کیا ہو۔ وہ آ تو جائے گا لیکن پھر کیا ہو گا"۔ باٹاسو نے گڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"کچھ نہیں ہو گا۔ تم اسے کہہ دینا کہ مشروب گر کر ضائع ہو گیا ہے۔ کیا وہ تمہیں کھا جائے گا۔ چار گڈیوں کے بدلے یہ مہنگا سودا نہیں ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم بے فکر رہو۔ تم میری رہائش گاہ میں چلو۔ میں اسے بلا لیتا ہوں"...... باٹاسو نے کہا۔

"میرے آدمی وہاں جائیں گے۔ میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔ تم

سانچے کے مخبر کو کہہ سکتے ہو کہ میں نگورا سے مشروب لینے آیا ہوں اور جاکشی کا نام لے دینا"...... عمران نے کہا تو باٹاسو نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" تم اپنے گھر کا پتہ بتاؤ یا اپنا کوئی آدمی میرے آدمیوں کے ساتھ بھیج دو اور جوانا تم جیپ لے کر اس کے آدمی کے ساتھ چلے جاؤ اور جب تک میں اطلاع نہ دوں تو نے وہاں سے باہر نہیں آنا"۔ عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" آؤ میرے ساتھ میں اپنا آدمی تمہارے ساتھ بھجوا دوں اور اس مخبر کو بھی بلانے کے لئے آدمی بھجوا دوں"۔ باٹاسو نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا اس کے پیچھے چلا گیا جبکہ عمران کمرے میں اکیلا بیٹھا رہ گیا۔ پھر باٹاسو کی واپسی تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہوئی۔

" اس کا مخبر ابھی آجائے گا۔ یہاں سے قریب ایک ہوٹل میں کام کرتا ہے۔ اس کا نام جیری ہے۔ لیکن تم اس کے سامنے کوئی بات نہ کرنا"...... باٹاسو نے کہا۔

" تم فکر نہ کرو میں کچھ نہیں کہوں گا۔ لیکن تم نے سانچے کے ساتھ میرے سامنے بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

" وہ میں کر لوں گا"...... باٹاسو نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ایکریمی نوجوان اندر داخل ہوا لیکن کمرے میں عمران کو دیکھ کر وہ بے اختیار



چونک پڑا۔

" آؤ جیری بیٹھو۔ ان کا نام مائیکل ہے اور یہ نگورا کے جاکشی کے خاص آدمی ہیں اور مائیکل یہ جیری ہے۔ میرے دوست سانچے کا خاص آدمی۔ باٹاسو نے عمران اور جیری کا باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا تو جیری کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور وہ ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" جیری تمہیں تو معلوم ہے کہ میرا دوست اور تمہارا باس سانچے میرے پاس ایک خاص مشروب پینے کے لئے آتا ہے۔ یہ مشروب بڑی محنت سے تیار ہوتا ہے۔ جاکشی نے اپنے لئے مشروب تیار کرایا تو میں نے اس کی مانگ سے کچھ زیادہ مشروب تیار کر لیا اور جاکشی کو بتا دیا کہ یہ زیادہ مشروب میں نے اپنے دوست سانچے کے لئے تیار کیا ہے اور اسے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے تو جاکشی نے کہا کہ سانچے کی حد تک تو ٹھیک ہے لیکن کسی اور کے لئے یہ نہیں ہونا چاہئے جس پر میں نے اسے یقین دلایا کہ میں اس کے آدمی مائیکل کے سامنے سانچے سے بات کر کے اسے مشروب کے لئے دعوت دوں گا اس لئے مائیکل کے سامنے میں نے تمہیں بلایا ہے تاکہ تمہارے ٹرانسمیٹر پر میں سانچے سے بات کر کے اسے مشروب کی دعوت دوں تاکہ جاکشی کو بھی تسلی ہو جائے"...... باٹاسو نے واقعی بڑی مہارت سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن باس سانچے نے سختی سے حکم دے رکھا ہے کہ بغیر کسی

اشد ضرورت کے ان سے رابطہ نہ کیا جائے"...... جیری نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

" تمہارے باس سانچے کے لئے اس مشروب سے زیادہ اشد ضرورت اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ تم بے فکر رہو میری ذمہ داری کہ سانچے تم سے ناراض نہ ہو گا"...... باٹاسو نے کہا۔

" کیا تم ذمہ داری لیتے ہو"...... جیری نے نیم رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ہر قسم کی ذمہ داری لیتا ہوں"...... باٹاسو نے فوراً ہی بااعتماد لہجے میں کہا تو جیری نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چپٹا سا لیکن انتہائی جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ یہ فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر تھا اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ جیری کالنگ فرام کراس پوائنٹ۔ اوور"...... جیری نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ سانچے اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک غراتی ہوئی کرخت سی آواز سنائی دی۔

" باس۔ باٹاسو آپ سے انتہائی ضروری بات کرنا چاہتا ہے۔ اوور"...... جیری نے کہا اور ٹرانسمیٹر باٹاسو کے ہاتھ میں دے دیا۔

" ہیلو سانچے میں باٹاسو بول رہا ہوں۔ میں نے جیری کو بڑی منت کے بعد اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ وہ میری تم سے بات کرا دے۔ اس نے تو انکار کر دیا تھا لیکن میں نے اسے ذمہ داری دی ہے



کہ سانچے اس سے ناراض نہیں ہو گا۔ اصل بات یہ ہے کہ بگورا کے جاکشی نے مجھ سے تمہارے والا مشروب تیار کرایا تھا چونکہ تم میرے دوست ہو اس لئے میں نے جاکشی سے کہہ دیا کہ میں اپنے دوست سانچے کے لئے بھی یہ مشروب ساتھ ہی تیار کروں گا۔ اسے کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ اس نے کہا کہ اگر سانچے کے لئے تیار کرو گے تو اسے کوئی اعتراض نہ ہو گا لیکن اگر کسی اور کے لئے تیار کیا گیا تو پھر اس کی توہین ہو گی۔ آج اس کا آدمی مائیکل یہ مشروب وصول کرنے آیا ہے تو میں نے اس کے لئے جیری کو بلا کر تم سے بات کی ہے کہ ایک تو مائیکل کے سامنے تم سے بات ہو جائے تاکہ جاکشی کو اطمینان ہو جائے کہ میں نے واقعی اسے تمہارے لئے تیار کیا ہے اور دوسرا تمہیں بھی اطلاع ہو جائے۔ ورنہ یہ خراب ہو جائے گا۔ اوور"...... باٹاسو نے ٹرانسمیٹر لے کر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" جیری نے کام تو انتہائی غلط کیا ہے اور اسے اس کی سزا بھی انتہائی بھیانک ملتی۔ لیکن تم نے مشروب کی بات کر کے میرے غصے کو ٹھنڈا کر دیا ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ان دنوں ہنگامی حالات ہیں اور میں چیکنگ پوائنٹ نہیں چھوڑ سکتا لیکن اس کے ساتھ ساتھ مشروب بھی نہیں چھوڑ سکتا۔ اب تم بتاؤ کہ میں کیا کروں۔ تم نے تو مجھے شدید الجھن میں ڈال دیا ہے۔ اوور"۔ سانچے کی آواز سنائی دی تو جیری کے چہرے پر اس کی بات سن کر اطمینان کے

تاثرات نمودار ہوگئے۔

" تم ہیلی کاپٹر پر آجاؤ۔ ایک گھنٹے کے لئے۔ مشروب پی کر چلے جانا۔ اوور"...... باٹاسو نے کہا۔

" لیکن پھر میں وہاں جا کر کیا کروں گا۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ مشروب پینے کے بعد کیا حالت ہوتی ہے اور یہاں کسی غیر کو لے آنا ناممکن ہے۔ اوور"...... سانچے نے کہا۔

" تم اپنے پوائنٹ کے انچارج ہو۔ وہاں تم پر کسی نے کیا اعتراض کرنا ہے۔ اگر تم یہاں نہیں رک سکتے تو یہاں سے اپنا پسندیدہ مال ساتھ لے جانا۔ اوور"...... باٹاسو نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ لیکن ہماری تنظیم کا ماسٹر چیف لاہیما آرہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ راستے میں چیکنگ کے لئے میرے پوائنٹ پر رکے۔ وہ وہاں سے وہاں روانہ ہونے والا ہے اس لئے میں دو گھنٹے بعد ہی آ سکوں گا۔ اس سے پہلے نہیں۔ اوور"...... سانچے نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ دو گھنٹے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اس سے زیادہ دیر نہیں ہونی چاہئے۔ اوور"...... باٹاسو نے کہا۔

" او کے۔ میں دو گھنٹے بعد آجاؤں گا اور جیری تم سن لو تمہیں معافی تو دے رہا ہوں لیکن اب تمہاری زبان بند رہنی چاہئے۔ تم نے کسی کو نہیں بتانا کہ میں کرائس آیا ہوں یا نہیں۔ اوور"۔ سانچے نے باٹاسو سے بات کرتے ہوئے جیری کو مخاطب ہو کر کہا۔



" یس باس۔ اوور"...... جیری نے اونچی آواز میں کہا۔

" باٹاسو۔ میں ہیلی کاپٹر پر کرائس میں ریکس ہاؤس میں پہنچوں گا تم اتنا کرو کہ مشروب بھی وہیں پہنچا دو اور میرا پسندیدہ مال بھی۔ وہاں میرا آدمی راگو موجود ہے۔ میں اسے ٹرانسمیٹر پر ہدایات دے دیتا ہوں وہ تم سے مشروب اور مال دونوں وصول کر لے گا اور تمہیں اس کا معاوضہ بھی دے دے گا۔ اوور"...... سانچے نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ اوور"۔ باٹاسو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی جیری نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے جیب میں ڈال لیا۔

" اب تو تمہاری تسلی ہو گئی مائیکل کہ میں نے مشروب سانچے کو ہی دیا ہے۔ اب تم جاکشی کی بھی تسلی کرا دینا"...... باٹاسو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ظاہر ہے اب جبکہ ساری بات ہی میرے سامنے ہوئی ہے تو پھر اس میں شک و شبہ کیا رہ جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اب مجھے اجازت ہے باٹاسو"...... جیری نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ آؤ میرے ساتھ۔ تمہاری خدمت تو مجھ پر فرض ہے اور مائیکل تم بیٹھو میں ابھی مشروب پیک کر کے تمہارے حوالے کر دیتا ہوں پھر تم چلے جانا"...... باٹاسو نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر باٹاسو جیری کو ساتھ لے کر کمرے سے

باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

" میں نے جیری کو انعام دے دیا ہے۔ وہ خوش ہو کر گیا ہے"۔ باٹاسو نے کہا۔

" یہ ریکس ہاؤس کہاں ہے"...... عمران نے اس سے پوچھا۔

"یہاں سے کچھ دور علیحدہ جگہ پر ایک عمارت ہے جسے ڈیتھ سرکل استعمال کرتی ہے لیکن اب تمہاری فرمائش تو پوری ہو گئی ہے کہ سانچے یہاں آ جائے گا لیکن اب مجھے فکر ہو رہی ہے کہ اگر میں نے اسے کہا کہ مشروب ضائع ہو گیا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اسے غصہ آ جائے اور وہ اس قدر طاقتور ہے کہ مجھے میرے ہوٹل سمیت فنا کر سکتا ہے"...... باٹاسو کے چہرے پر خوف اور پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" یہ میری ذمہ داری کہ وہ تمہیں کچھ نہیں کہے گا بلکہ جب میری اس سے ملاقات ہو جائے گی تو وہ تمہارا باقاعدہ شکریہ ادا کرے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیوں۔ اس کی وجہ"...... باٹاسو نے حیران ہو کر پوچھا۔

" وجہ بعد میں بتاؤں گا۔ فی الحال تم ایسا کرو کہ ہمارے ساتھ ریکس ہاؤس چلو۔ ہم وہیں سانچے کا انتظار کریں گے"۔ عمران نے کہا۔

" وہاں۔ لیکن وہاں تو اس کا آدمی راگو موجود ہے۔ وہ تو مجھ سمیت تم میں سے کسی کو بھی اندر نہیں گھسنے دے گا۔ وہاں کسی بھی آدمی



کا داخلہ ممنوع ہے اور راگو ان معاملات میں بے حد سخت ہے۔ تم نے سنا نہیں کہ سانچے نے بھی یہی کہا ہے کہ میں مشروب اور اس کا پسندیدہ مال دے کر اس سے معاوضہ وصول کر لوں اور بس"۔ سانچے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میرے ہوتے ہوئے تمہیں قطعی فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں۔ راگو سے جب میں اپنا تعارف کراؤں گا تو وہ ہم سب کو خوش آمدید کہے گا۔ دراصل میں ڈیتھ سرکل کے خاص آدمیوں کے علاوہ اور کسی کے سامنے اپنی اصلیت ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ تمہارے سامنے بھی نہیں۔ یہ انتہائی خاص راز ہے۔ چلو اٹھو۔ تمہیں ان چھ گڈیوں کے علاوہ ایک گڈی اور بھی مل جائے گی اور مجھے یقین ہے کہ جب سانچے سے میری ملاقات ہو گی تو ہو سکتا ہے کہ وہ بھی خوش ہو کر تمہیں انعام دے دے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" میری سمجھ میں تو تم ابھی تک نہیں آئے۔ تم لمحہ بہ لمحہ پہلے سے زیادہ پراسرار ہوتے جا رہے ہو"...... باٹاسو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" پراسرار لوگوں سے دوستی ہمیشہ فائدہ دیتی ہے۔ اب دیکھو تم نے اتنی دولت کمالی ہے کہ ماسٹر سنڈیکیٹ کا قرض چکانے کے باوجود تم کرائس کے دولت مند آدمی بن گئے ہو اور ابھی مزید دولت بھی تم نے حاصل کرنی ہے۔ کیا یہ تمہارے لئے خوش نصیب دن نہیں

ہے"...... عمران نے کہا تو باٹاسو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران اس کے ساتھ باہر آ گیا۔ باٹاسو نے اپنے آدمیوں کو ہدایات دیں اور پھر خود وہ عمران کے ساتھ باہر آ گیا۔

"یہ میرے ساتھی ہیں اور یہ باٹاسو ہے"۔ جیپ پر سوار ہوتے ہوئے عمران نے جوزف اور ڈومیا سے باٹاسو کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹالبی لڑکی ہے۔ یہ تمہارے ساتھ کیسے آ گئی"...... باٹاسو نے جب عمران نے اپنی سیٹ کے ساتھ والی سیٹ پر بٹھایا تھا جبکہ جوزف عقبی سیٹ پر چلا گیا تھا، انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو وہ اصل راز ہے جس کا افشا سانچے پر ہونا ہے اور جس کی وجہ سے تمہیں بھی انعام ملنا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ اچھا۔ اچھا۔ اب میں سمجھ گیا۔ واقعی پھر تو انعام ملے ہی ملے"...... باٹاسو نے بڑے شیطانی انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ گاؤں سے نکل کر مغرب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر درختوں کے ایک جھنڈ کے درمیان لکڑی کی بنی ہوئی کافی بڑی عمارت سامنے آ گئی۔ اس وسیع و عریض عمارت کی ایک سائیڈ درختوں سے باہر تھی اور عمران سمجھ گیا کہ اس سائیڈ پر ہیلی کاپٹر اتارا جاتا ہو گا۔ درمیان میں ایک بڑا سا گیٹ تھا۔ عمران نے جیپ گیٹ کے سامنے جا کر روکی تو باٹاسو تیزی سے جیپ سے نیچے اتر آیا۔



"جوانا اور جوزف تم دونوں نیچے میرے ساتھ آؤ گے۔ یہاں ایک آدمی راگو ہے اسے اور اس باٹاسو دونوں کو بے ہوش کر کے ہم نے اس عمارت پر قبضہ کرنا ہے"...... عمران نے باٹاسو کے گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے جوزف اور جوانا سے کہا اور پھر خود بھی نیچے اتر آیا جبکہ باٹاسو اس دوران پھاٹک پر لگی ہوئی زنجیر کو زور زور سے کھٹکھٹا رہا تھا۔ عمران، جوزف اور جوانا تینوں باٹاسو کے ساتھ جا کر کھڑے ہو گئے۔ جوزف باٹاسو کے پیچھے کھڑا تھا جبکہ جوانا اور عمران اس کے دائیں بائیں موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور ٹھوس جسم کا مقامی آدمی باہر آ گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ یا باٹاسو کچھ بولتا جوانا نے اچانک آنے والے کو گردن سے پکڑا اور مخصوص انداز میں اچھال کر کھلے ہوئے پھاٹک کے اندر پھینک دیا۔ اسی لمحے باٹاسو کے حلق سے بھی چیخ نکلی اور وہ بھی ہوا میں قلابازی کھاتا ہوا ایک دھماکے سے پھاٹک کے اندر جا گرا۔

"ان دونوں کو مرنا نہیں چاہئے"...... عمران نے واپس جیپ کی طرف مڑتے ہوئے کہا جبکہ جوانا اور جوزف تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔ جب عمران دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تو جوانا نے پھاٹک پوری طرح کھول دیا جبکہ اس دوران جوزف اندر سے آنے والے اور باٹاسو دونوں کو بازوؤں سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا ایک طرف لے گیا عمران نے جیپ اندر کی طرف بڑھا دی۔

"یہ سب تم کیا کر رہے ہو"...... اچانک ڈومیا نے کہا۔

"تمہیں صحیح سلامت تمہارے قبیلے تک پہنچانے اور ان لوگو
سے انتقام لینے کے لئے جنہوں نے تمہارے والد کو ہلاک کیا ہے۔
سارا بندوبست کر رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جوا
دیا تو ڈومیا بے اختیار مسکرا دی۔ عمران نے جیپ اندر لے جا
عمارت کے سامنے روکنے کی بجائے اسے ایک طرف لے گیا جو ہیا
پیڈ کی مخالف سمت تھی اور پھر اس نے عمارت کی سائیڈ میں لے
کر ایک بڑے سے چھپر کے نیچے جیپ روک دی۔

"آؤ"...... عمران نے جیپ سے نیچے اترتے ہوئے ڈومیا سے کہا
ڈومیا جیپ سے نیچے اتر آئی۔ اسی لمحے جوزف پھاٹک بند کر کے ا
جوانا اندر سے آنے والے اور باٹاسو دونوں کو کاندھوں پر اٹھا
عمارت کے قریب پہنچ گئے۔

"ان دونوں کو اندر لے جا کر رسیوں سے باندھ دو۔ رسیا
یہاں ضرور موجود ہوں گی"...... عمران نے کہا اور پھر وہ ڈومیا کے
ساتھ ان کے پیچھے عمارت کے اندر داخل ہوا۔ یہ عمارت چار کمرو
اور ایک بڑے سے ہال پر مشتمل تھی۔ ایک کمرہ دفتر کے انداز میں
سجایا گیا تھا جبکہ ایک کمرہ ڈرائنگ روم کے انداز میں تھا۔ دو کمرے
بیڈ رومز تھے جبکہ بڑے ہال میں صوفے اور کرسیاں موجود تھیں۔ ا
کا انداز دیکھ کر لگتا تھا کہ اسے سٹنگ روم کے طور پر استعمال کیا جا
ہو گا۔ جوزف اور جوانا باٹاسو اور اندر سے آنے والے کو سٹنگ رو
میں لے گئے۔



"تم بھی یہیں بیٹھو۔ میں اس دفتر کو چیک کر لوں"۔ عمران نے
کہا اور ڈومیا کے آگے بڑھ جانے کے بعد وہ دفتر میں داخل ہو گیا اور
پھر اس نے دفتر کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ لیکن وہاں صرف ایک
لانگ رینج ٹرانسمیٹر کے سوا اور کوئی قابل ذکر چیز موجود نہ تھی البتہ
ایک الماری میں جدید ترین اسلحہ کافی تعداد میں موجود تھا۔ عمران
لانگ رینج ٹرانسمیٹر اٹھائے دفتر سے نکلا اور سٹنگ روم کی طرف بڑھ
گیا۔ جب وہ سٹنگ روم میں داخل ہوا تو جوزف اور جوانا باٹاسو اور
دوسرے آدمی کو رسیوں کی مدد سے کرسیوں پر باندھنے میں مصروف
تھے۔

"رسیاں اس کمرے میں موجود تھیں"...... جوانا نے رسی باندھتے
ہوئے عمران سے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ڈومیا ایک
طرف کرسی پر خاموشی سے بیٹھی یہ سب کچھ ہوتے دیکھ رہی تھی۔
عمران بھی اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب اندر سے نمودار ہونے والے کو ہوش میں لے آؤ۔ اس کا
نام یقیناً راگو ہی ہو گا"۔ عمران نے کہا تو جوانا نے اس آدمی کا منہ اور
ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم
میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹا لئے۔

"اب تم دونوں باہر جا کر نگرانی کرو اور سنو ہو سکتا ہے کہ وہ
سانچے ہیلی کاپٹر پر وقت سے پہلے آ جائے تو جب تک ہیلی کاپٹر اتر نہ
جائے اس وقت تک تم نے کسی صورت بھی سامنے نہیں آنا"۔

عمران نے جوزف اور جوانا کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سرہلا دیئے اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر چلے گئے۔ اسی لمحے اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھندسی چھائی رہی پھر اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھر آئی اور شعور بیدار ہوتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھنے کی بجائے صرف کسمسا کر رہ گیا۔

" تمہارا نام راگو ہے"...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ چونک پڑا اور پھر اس نے غور سے عمران اور اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی ڈومیا کو دیکھنا شروع کر دیا۔

" کون ہو تم۔ اور یہ باٹاسو۔ اور تم۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے"...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ پھر تمہیں سب کچھ بتا دیا جائے گا"...... عمران نے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ میرا نام راگو ہے۔ لیکن تم کون ہو"...... راگو نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم تمہارے باس سانچے سے ملنے آئے ہیں۔ وہ ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچ رہا ہے۔ اس نے تمہیں یقیناً ٹرانسمیٹر پر کال کی ہو گی"۔ عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ لیکن اس نے تو صرف باٹاسو کے بارے میں کہا تھا کہ وہ



کوئی مشروب اور دو عورتیں لے آئے گا اور اسے ایک ہزار ڈالر دے کر بھیج دوں لیکن تم نے تو اسے بھی میرے ساتھ ہی باندھ دیا ہے اور یہ بے ہوش بھی ہے"...... راگو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" وہ بھول گیا ہو گا۔ بہرحال میں نے ہی باٹاسو کے ساتھ آنا تھا اور سانچے سے ملاقات بھی کرنی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو تم باٹاسو کو بے ہوش کرتے اور نہ باندھتے"...... راگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی راگو نے رسیاں توڑنے کے لئے باقاعدہ زور لگانا شروع کر دیا۔

" زور لگانے کی ضرورت نہیں ہے راگو۔ یہ رسیاں نہ تم سے ٹوٹ سکتی ہیں اور نہ کھل سکتی ہیں۔ یہ بتاؤ کہ جن دو عورتوں کو باٹاسو نے ساتھ لے آنا تھا کیا وہ سانچے کی مستقل دوست ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" ہاں۔ باس سانچے کو وہ پسند ہیں اور باس سانچے جب بھی یہاں آتا ہے یہ دونوں ہی اس کے ساتھ رہتی ہیں"۔ راگو نے جواب دیا۔

" کیا نام ہیں ان کے"...... عمران نے پوچھا۔

" تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... راگو نے چونک کر پوچھا۔

" اس لئے تاکہ میں باٹاسو کو کہہ کر انہیں منگوالوں اور سانچے کو مجھ سے گلہ نہ رہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" باٹاسو کو معلوم ہے۔ باٹاسو ہی انہیں ہمیشہ لے آتا ہے۔ مجھے تو

ان کے نام بھی معلوم نہیں ہیں کیونکہ جب وہ آتی ہیں تو مجھے یہاں سے جانا پڑتا ہے۔ ان عورتوں کی موجودگی میں باس سانچے یہاں کسی کی موجودگی پسند نہیں کرتا"...... راگو نے جواب دیا۔

" پھر بھی وہ ان کے کچھ نام تو لیتا ہو گا۔ اب بھی تو اس نے تمہیں کال کرتے ہوئے ان کے بارے میں نام لے کر ہی بتایا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

" نہیں۔ باس سانچے نے کہا تھا کہ باناسو مشروب اور دو عورتیں لے آئے گا"...... راگو نے جواب دیا۔

"کیا تم اس علاقے کے رہنے والے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ میں نگورا کا رہنے والا ہوں"...... راگو نے جواب دیا۔

" کتنے عرصے سے تم ڈیتھ سرکل سے منسلک ہو"...... عمران نے پوچھا تو راگو بے اختیار چونک پڑا۔

" تم۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ ڈیتھ سرکل۔ کیا مطلب۔ میں تو کسی ڈیتھ سرکل کو نہیں جانتا"...... راگو نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" سانچے کس تنظیم سے متعلق ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے کیا معلوم۔ میں تو سانچے کا ملازم ہوں اور بس"...... راگو نے جواب دیا۔

" جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر نہیں بتانا چاہتے تو نہ





بتاؤ"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ راگو مشین پسٹل کو دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

" جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ ورنہ"...... عمران نے مشین پسٹل کا رخ راگو کی طرف کرتے ہوئے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" وہ۔ وہ۔ میں آٹھ سالوں سے۔ آٹھ سالوں سے ڈیتھ سرکل کے ساتھ ہوں"...... راگو نے کہا۔

" لاہیما میں ڈیتھ سرکل کی جو لیبارٹری ہے تم وہاں بھی گئے ہو"۔ عمران نے ایسے ہی اندازے سے کہہ دیا کیونکہ جو شخص آٹھ سالوں سے تنظیم سے منسلک ہو وہ لامحالہ اس لیبارٹری میں آتا جاتا رہتا ہو گا۔

"ہاں۔ میں وہاں تین سال رہا ہوں"...... راگو نے کہا۔

" اس لیبارٹری کا راستہ پرانے معبد سے جاتا ہے۔ اتنا تو مجھے معلوم ہے۔ باقی تفصیل تم نے بتانی ہے"...... عمران نے کہا تو راگو ایک بار پھر چونک پڑا۔

" تمہیں۔ تمہیں کیسے معلوم ہے اس بارے میں۔ کیا تم وہاں گئے ہو"...... راگو نے حیران ہو کر پوچھا۔

" اگر میں گیا ہوتا تو ظاہر ہے اندر ہی گیا ہوتا پھر مجھے تم سے تفصیل پوچھنے کی کیا ضرورت تھی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے

جواب دیا۔

"میں وہاں کی تفصیل نہیں بتا سکتا۔ مجھ سے حلف لیا گیا ہے"۔ راگو نے جواب دیا۔

"ڈومیا۔ باہر جا کر جوانا کو بلا لاؤ"...... عمران نے ڈومیا سے کہا تو ڈومیا کرسی سے اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد صرف جوانا اندر داخل ہوا۔ راگو نے چونک کر جوانا کو دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید اسے یاد آگیا تھا کہ پھاٹک سے باہر نکلتے ہی جوانا نے اسے گردن سے پکڑ کر اٹھا کر اندر پھینکا تھا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے اندر آ کر کہا۔

"ڈومیا کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ باہر جوزف کے پاس کھڑی ہے۔ وہ دونوں جنگل کی باتیں کر رہے ہیں"۔ جوانا نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اچھی جوڑی ہے۔ بہرحال یہ راگو لیبارٹری کی تفصیل بتانے سے انکاری ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس نے حلف لیا ہوا ہے۔ تم ایسا کرو کہ خنجر کی مدد سے اس کی ایک آنکھ نکال دو، ایک کان کاٹ دو، ایک بازو اور ایک ٹانگ کی ہڈیاں توڑ دو تاکہ آدھا حلف تو بیکار ہو جائے۔ اس کے بعد بھی اگر یہ جواب دینے سے انکار کرے تو پھر پورا حلف بیکار کر دینا"...... عمران نے کہا۔



"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور جارحانہ انداز میں راگو کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ میں اب لڑنے کے قابل نہیں رہا۔ میں بیمار ہوں اس لئے باس سانچے نے مجھے یہاں رکھا ہوا ہے۔ میرے اعصاب خراب ہیں"۔ راگو نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ جوانا۔ یہ واقعی بہادر آدمی ہے اور اسے اپنی بیماری کا احساس ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھتا ہوا جوانا راگو کی سائیڈ میں جا کر رک گیا۔

"تم۔ تم وعدہ کرو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے۔ مجھے ہلاک نہیں کرو گے"...... راگو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اگر تم ہم سے تعاون کرتے رہے تو ہمیں کیا ضرورت ہے تمہیں ہلاک کرنے کی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو راگو نے اس طرح تفصیل بتانی شروع کر دی جیسے ٹیپ ریکارڈر چل پڑا ہو۔ وہ وہاں موجود آدمیوں کی تعداد، کمروں اور سامان کے بارے میں بتا رہا تھا۔

"تم وہاں کس حیثیت سے رہے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"باس سانچے وہاں اسسٹنٹ سیکورٹی آفیسر تھا اور میں اس کا نائب تھا۔ پھر باس سانچے کو پاسوٹی پوائنٹ کا انچارج بنا کر بھجوا دیا گیا۔ میں اس کے ساتھ آگیا۔ اس کے بعد میں بیمار ہو گیا تو باس

سانچے نے مجھے بگورا بھجوادیا جہاں میرا علاج ہوتا رہا پھر میں ٹھیک ہو گیا لیکن میرے اعصاب جلدی خراب ہو جاتے ہیں اس لئے اس نے مجھے یہاں کرائس بھجوا دیا کیونکہ یہاں کوئی کام نہیں ہے۔ بس کبھی کبھی باس سانچے یہاں آتا ہے"۔ راگو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" پھر تو تمہیں معلوم ہو گا کہ وہاں سیکورٹی کے کیا انتظامات ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" وہاں انتہائی جدید ترین مشینیں لگی ہوئی ہیں اور نہ صرف وہاں بلکہ لیبارٹری کے گرد دس میل کے دائرے میں ہر درخت اور ہر جھاڑی میں بھی مشینیں لگی ہوئی ہیں جن سے وہاں باہر موجود ہر آدمی کی نقل و حرکت چیک ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اس سارے علاقے میں رہنے والے ہر مقامی یو گوئی آدمی کے بارے میں پوری تفصیلات بھی کمپیوٹر میں موجود ہیں اس لئے ان کی نقل و حرکت بھی چیک ہوتی رہتی ہے۔ یہ سب کچھ خود بخود ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں ایسی مشینیں بھی ہیں جن سے پاسوئی پوائنٹ کی بھی چیکنگ وہیں لیبارٹری کے اندر سے ہو سکتی ہے"...... راگو نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا واقعی ایسا ہی ہے یا تم نے اپنی طرف سے یہ سب کچھ گھڑ لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" میں درست کہہ رہا ہوں۔ مجھے غلط کہنے کی کیا ضرورت ہے"۔ راگو نے جواب دیا۔



" اب وہاں سیکورٹی آفیسر کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" اب کا مجھے علم نہیں ہے۔ طویل عرصے سے میرا وہاں رابطہ ہی نہیں رہا"۔ راگو نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" جوانا۔ اسے آف کر دو"...... عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا کے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور اس نے ایک ہاتھ راگو کے سر پر اور دوسرا ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھا اور ایک جھٹکا دینے سے راگو کا منہ چیخ مارنے کے لئے کھلا لیکن اس سے پہلے کہ اس کے منہ سے آواز نکلتی اس کی آنکھیں بند ہو گئیں اور جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ اسی لمحے عمران کے پاس پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی تیز آواز نکلنے لگی تو عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ سانچے کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے وہی غراتی ہوئی کرخت سی آواز سنائی دی جو اس سے پہلے وہ باٹاسو کے ہوٹل میں سن چکا تھا۔

" یس۔ راگو بول رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے راگو کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" راگو۔ باٹاسو آیا تھا۔ کیا وہ اپنا کام جو اس کے ذمہ لگایا تھا وہ کر گیا ہے یا نہیں۔ اوور"...... سانچے نے کہا۔

" یس باس۔ اور میں نے آپ کے حکم کے مطابق ایک ہزار ڈالر اسے دے دیئے تھے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"او کے۔ اب میں تمہارے پاس پہنچنے کے لئے روانہ ہو رہا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ پہلے پوچھ لوں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے اس بار مطمئن لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے ہاتھ میں پکڑے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ تاکہ اس سانچے کا شایان شان استقبال کیا جا سکے۔ اسے یہاں بلوانے کے لئے مجھے کافی محنت کرنا پڑی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے جب باہر آئے تو وہاں جوزف اور ڈومیا دونوں مسلسل باتوں میں مصروف تھے۔ وہ جنگل کے واقعات کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔

"جوزف اور جوانا تم دونوں ہیلی پیڈ کی سائیڈ میں موجود درختوں کی اوٹ میں ہو جاؤ۔ لیکن خیال رکھنا کہ اوپر سے سانچے کو نظر نہ آسکو ورنہ وہ تمہیں دیکھتے ہی ہوشیار ہو جائے گا۔ میں اور ڈومیا عمارت کے اندر اوٹ میں رہیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ سانچے کے ساتھ اور آدمی بھی ہوں اس لئے تم دونوں نے ہوشیار رہنا ہے۔ اگر سانچے اکیلا ہوا تو تم نے وہیں رہنا ہے وہ لامحالہ عمارت میں آئے گا تو میں اسے کور کر لوں گا اور اگر اس کے ساتھ آدمی ہوئے تو پھر تم نے ان آدمیوں کا خاتمہ کر دینا ہے"...... عمران نے انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔



"یس باس"...... جوزف نے کہا اور پھر وہ جوانا کے ساتھ اس طرف کو بڑھ گیا جہاں باقاعدہ ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا۔ اس سے کچھ فاصلے پر گھنے درختوں کا جھنڈ بھی تھا اور خاصی اونچی جھاڑیاں بھی۔ جوزف اور جوانا دونوں ان جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو گئے چونکہ ان کے اوپر گھنے درخت بھی تھے اس لئے اوپر سے انہیں نہ دیکھا جا سکتا تھا۔

"تم اندر جا کر کمرے میں بیٹھ جاؤ"...... عمران نے ڈومیا سے کہا تو ڈومیا سر ہلاتی ہوئی اندر کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

عمران ستون کی اوٹ میں کھڑا ہوا تھا پھر کافی دیر بعد ہیلی کاپٹر کی مخصوص آواز سنائی دینے لگی اور چند لمحوں بعد ایک بڑا سا لیکن خاصا تیز رفتار ہیلی کاپٹر پیڈ پر اترتا ہوا نظر آنے لگا۔ پھر ہیلی کاپٹر پیڈ پر اتر آیا اور اس کا انجن بند ہونے کے ساتھ ہی اس کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی ہیلی کاپٹر سے باہر آ گیا۔ اس کے جسم پر خاکی رنگ کا چست لباس تھا۔ اس کا قد وقامت عمران سے ملتا جلتا تھا۔ وہ نیچے اتر کر حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ عمران نے چونکہ باٹاسو سے اس کا حلیہ پہلے ہی معلوم کر لیا تھا اس لئے وہ اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہی سانچے ہے جسے یہاں بلانے کے لئے اس نے اتنی محنت کی تھی چونکہ ہیلی کاپٹر سے اب تک اور کوئی آدمی نہ اترا تھا اس لئے عمران سمجھ گیا کہ سانچے اکیلا ہی آیا ہے۔

"یہ راگو کہاں مر گیا ہے"...... عمران کے کانوں میں سانچے کی مخصوص کرخت اور تیز آواز پڑی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ پھر

اس کے قدموں کی تیز آواز عمارت کی طرف آتی ہوئی سنائی دینے لگی۔ چند لمحوں بعد سانچے سیڑھیاں چڑھتا ہوا جیسے ہی عمارت کے اندر داخل ہوا عمران اوٹ سے نکلا اور پھر اس سے پہلے کہ سانچے کو معلوم ہوتا عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور سانچے یکلخت چیخ مار کر اچھلا اور ایک دھماکے سے فرش پر جا گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے عمران اسے اٹھنے کی مہلت کیسے دے سکتا تھا۔ چنانچہ اس کی لات گھومی اور کنپٹی پر زوردار ضرب کھا کر سانچے ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا اور پھر ایک اور ضرب کے بعد اس کا جسم ایک زوردار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر جوانا اور جوزف کو اندر آنے کا اشارہ کیا تو جوزف اور جوانا دونوں جھاڑیوں کی اوٹ سے نکلے پھر جوانا تو عمارت کی طرف بڑھ آیا جبکہ جوزف ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"اسے اٹھاؤ اور کمرے میں لے چلو"۔ عمران نے جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا اور پھر اس نے جھک کر فرش پر پڑے ہوئے بے ہوش سانچے کو اٹھایا اور اندر سٹنگ روم میں لے آیا۔ اندر ڈومیا کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ان کے اندر آتے ہی وہ بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم اطمینان سے بیٹھی رہو ڈومیا"...... عمران نے ڈومیا سے کہا تو ڈومیا واپس کرسی پر بیٹھ گئی۔ عمران نے آگے بڑھ کر خود ہی راگو



کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کھولیں اور پھر اسے بازو سے پکڑ کر نیچے فرش پر ڈال دیا جبکہ جوانا نے کاندھے پر لدے ہوئے بے ہوش سانچے کو کرسی پر بٹھایا تو عمران نے اسے رسی سے باندھنا شروع کر دیا۔

"پہلے اس باٹاسو کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے رسی باندھ کر واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے جوانا سے کہا۔

"باٹاسو کو یا اس سانچے کو ماسٹر"...... جوانا نے چونک کر قدرے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"باٹاسو نے مجھے سانچے کا حلیہ اور قدوقامت بتایا تھا اس کے مطابق تو یہ سانچے ہی ہے لیکن میں پھر بھی باٹاسو سے اس کی تصدیق کرا لینا چاہتا ہوں اس لئے تو میں نے اسے ابھی تک زندہ چھوڑا ہوا تھا"...... عمران نے جواب دیا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے باٹاسو کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد باٹاسو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوانا نے ہاتھ ہٹا لئے اور پھر پیچھے ہٹ کر عمران کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد باٹاسو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور آنکھیں کھولتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے اس کا جسم صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔ پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران پر جم گئیں۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

"یہ۔یہ تم نے مجھے بے ہوش بھی کر دیا اور مجھے باندھا بھی ہے۔ کیوں"...... باٹاسو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ گھوما اور ایک بار پھر چونک پڑا۔ جب اس نے اپنے ساتھ والی کرسی پر سانچے کو بندھے ہوئے اور سامنے فرش پر پڑی راگو کی لاش دیکھی۔

"میں نہیں چاہتا تھا کہ تم سانچے کے ساتھ مل جاؤ اور اس کی مدد کرو۔ اس لئے میں نے تمہیں بے ہوش کر کے باندھ دیا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اب مجھے شک پڑنے لگا ہے کہ تم کون ہو"...... باٹاسو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ یہی سانچے ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔یہی سانچے ہے۔ مجھ سے واقعی حماقت ہوئی ہے کہ میں نے دولت کے لالچ میں اسے بھی پھنسوا دیا ہے لیکن یہ سن لو کہ سانچے تمہارے بس کا نہیں ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ تم اسے کھول دو۔ میں تمہاری سفارش کر دوں گا"...... باٹاسو نے کہا۔

"جوانا۔ سانچے کو بھی ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا آگے بڑھا اور پھر اس نے سانچے کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب سانچے کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوانا نے ہاتھ ہٹالئے اور پیچھے ہٹ کر عمران کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد سانچے نے ہوش میں آتے



ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ پھر اس کی نظریں راگو کی لاش سے گزر کر سامنے بیٹھے ہوئے عمران، ڈومیا اور ان کے ساتھ کھڑے جوانا سے گھوم کر سائیڈ پر بندھے ہوئے باٹاسو پر جم گئیں اور اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ۔یہ تم نے کیا کیا ہے باٹاسو۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ تم میرے ساتھ دشمنی کر سکتے ہو۔ اب میں تمہیں ایسی عبرتناک سزا دوں گا کہ تمہاری روح بھی صدیوں تک تڑپتی رہے گی"...... سانچے نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"مجھے خود بھی یہ سب کچھ معلوم نہ تھا۔ میں نے تو جاکشی کے کہنے پر اس آدمی پر اعتماد کیا ہے"۔ باٹاسو نے ڈرے ڈرے لہجے میں کہا۔

"تم کمینے اور گھٹیا آدمی ہوں۔ اگر تم نے یہ سب کچھ نہ کیا ہوتا تو میں آتا ہی کیوں"...... سانچے نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم اپنی عیاشی کے لئے آئے ہو سانچے اس لئے باٹاسو پر تمہارا غصہ فضول ہے۔ ویسے اگر باٹاسو تمہیں بلاتا تو کیا تم آجاتے"۔ عمران نے کہا تو سانچے نے یکلخت سر موڑا اور پھر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"تم کون ہو اور یہ سب تم نے کس لئے کیا ہے۔ تم نے راگو کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ جانتے ہو میں کون ہوں"...... سانچے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام سانچے ہے حالانکہ میرا خیال ہے کہ تمہارا نام احمق ہونا چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم ہو کون"...... سانچے نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"جوانا"...... عمران نے سانچے کو جواب دینے کی بجائے ساتھ کھڑے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے فوراً ہی کہا۔

"ایک ہی تھپڑ سے اس سانچے کے تمام دانت باہر آنے چاہئیں اور سنو اگر ایک بھی دانت اس کے منہ میں رہ گیا تو اس کے لئے تمہیں بھگتنا پڑے گا اور یہ بھی سن لو کہ اس نے ابھی مجھے بہت کچھ بتانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھا۔

"یہ۔ یہ تم"...... سانچے نے چونک کر کہنا چاہا لیکن دوسرے لمحے جوانا کا بھاری بھرکم ہاتھ پوری قوت سے گھوما اور تھپڑ کی زور دار آواز کے ساتھ ہی سانچے کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور پھر واقعی اس کے منہ سے دانت اس طرح جھڑنے لگے جیسے پھلجھڑی سے چنگاریاں جھڑتی ہیں۔ اس کے منہ اور ناک سے خون بھی بہنے لگا تھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ گیا تھا اور اس کا جسم رسی کی بندشوں میں بری طرح تڑپنے لگا۔ اس کی جس گال پر جوانا کا تھپڑ پڑا تھا اس پر باقاعدہ زخم آ گئے تھے۔

"گن لو ماسٹر۔ ایک بھی کم نہیں ہو گا"...... جوانا نے بڑے فخریہ



لہجے میں کہا۔

"ایک تو لامحالہ کم ہو گا کیونکہ وہ اس کے منہ میں ہو ہی نہیں سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کون سا ماسٹر"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے عقل داڑھ کہا جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ دونوں اس طرح باتیں کر رہے تھے اور ہنس رہے تھے جیسے جوانا نے کسی انسان کے چہرے پر نہیں بلکہ کسی دیوار پر ضرب لگائی ہو۔

"تم۔ تم۔ تم یہ کیا کر رہے ہو۔ تم۔ تم کیا چاہتے ہو"۔ سانچے نے خون تھوکتے ہوئے انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔

"اس جوانا نے ابھی انتہائی آہستگی سے تھپڑ مارا ہے۔ اگر یہ تھوڑا سا زور لگا دیتا تو تمہارے دونوں جبڑے ٹوٹ کر ایک دوسرے کے اندر گھس جاتے اس لئے آئندہ مجھے دھمکی دینے سے گریز کرنا"۔ عمران نے اس بار سرد لہجے میں کہا اور اس بار سانچے نے کوئی جواب نہ دیا تھا۔

"باٹاسو۔ تم نے مجھ سے جو دولت حاصل کی ہے وہ کہاں رکھی ہے"...... عمران نے باٹاسو سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"تم۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... باٹاسو نے کہا۔

"جوانا۔ اس کے منہ میں بھی عقل داڑھ نہیں ہے اور عقل

داڑھ کی عدم موجودگی میں باقی دانتوں کی موجودگی عقل کی توہین ہے"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"۔ جوانا نے اس بار باٹاسو کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ وہ دولت میں نے اپنے کاؤنٹر کی دراز میں رکھی ہوئی ہے"۔ باٹاسو نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو عمران نے ہاتھ اٹھا کر جوانا کو روک دیا اور جوانا پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

"اب اسے گولی مار دو۔ ہم واپسی پر اس کے کاؤنٹر سے اپنی دولت لے لیں گے"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد جوانا سے کہا تو جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے کمرہ فائرنگ کی آوازوں کے ساتھ ہی باٹاسو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے بھی گونج اٹھا۔ چند لمحوں بعد ہی باٹاسو کی گردن ڈھلک گئی اور آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ سانچے کے چہرے پر پہلی بار خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہاں تو سانچے۔ یہ بتاؤ کہ تمہارا چیف ماسٹر لیبارٹری پہنچ گیا ہے یا نہیں"...... عمران نے یکلخت سانچے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ مگر تمہیں کیسے معلوم ہے"...... سانچے نے بے اختیار چونکتے ہوئے کہا۔

"تم لیبارٹری میں اسسٹنٹ سیکورٹی آفیسر رہے ہو۔ ہمیں راگو نے لیبارٹری کے بارے میں ساری تفصیلات بتا دی ہیں اور تم صرف اتنا بتا دو کہ اس لیبارٹری کے اندر جانے کا خفیہ راستہ کہاں



سے جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا کوئی خفیہ راستہ ہی نہیں ہے"...... سانچے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حالانکہ ہر لیبارٹری کا ایک خفیہ راستہ ایسا رکھا جاتا ہے جس پر حفاظتی انتظامات نہیں ہوا کرتے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں اس لیبارٹری کا کوئی خفیہ راستہ نہیں ہے"...... سانچے نے جواب دیا۔

"پھر تو تمہیں زندہ رکھنے اور تم پر وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میں تمہارے میک اپ میں وہاں جا کر خود ہی سب کچھ معلوم کر لوں گا"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سرد مہرانہ تاثرات چھا گئے۔

"پہلے تم اپنے متعلق تو بتاؤ کہ تم کون ہو اور کیوں یہ سب کچھ پوچھ رہے ہو"...... سانچے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں وہی ہوں جس سے بچنے کے لئے تم نے اپنا چیکنگ پوائنٹ پاسونی سے پیچھے کر لیا ہے اور جس کے لئے تمہارا چیف ماسٹر لیبارٹری میں پہنچا ہے۔ میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سانچے کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"مم۔ مم۔ مگر تم تو ایکریمی ہو۔ علی عمران تو پاکیشیائی ہے"۔ سانچے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس

پڑا۔

"تمہیں کس احمق نے سیکورٹی آفیسر بنا دیا تھا۔ میں میک اپ میں ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اس قدر حیرت انگیز میک اپ"...... سانچے نے بے اختیار ہو کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس سے تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ میں نے جب تمہارا میک اپ کیا تو مجھے کوئی نہ پہچان سکے گا۔ میرا قد وقامت تم سے ملتا جلتا ہے اور ظاہر ہے اس کے لئے تمہارا خاتمہ ضروری ہے لیکن اگر تم سب کچھ بتا دو تو تمہاری جان بچ جائے گی اور کسی کو بھی معلوم نہ ہو گا کہ تم یہاں آئے تھے اور مجھ سے ملے تھے"...... عمران نے کہا۔

"تم سے میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔ میں نے پہلے سنا تھا تم دنیا کے انتہائی خطرناک آدمی ہو لیکن اب تم نے جس طرح باناسو کو چکر دے کر مجھے یہاں آنے پر مجبور کر دیا ہے اور جو کچھ تم کہہ رہے ہو مجھے یقین ہے کہ تم ایسا کر لو گے اور میں واقعی اپنی جان گنوانا نہیں چاہتا۔ دانت تو مصنوعی لگ جائیں گے لیکن مصنوعی زندگی نہیں ملتی۔ تم حلف دو کہ مجھے چھوڑ دو گے تو میں تمہیں سب کچھ بتانے کے لئے تیار ہوں"...... سانچے نے جواب دیا اور اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر عمران سے واقعی مرعوب ہو چکا ہے۔

"تو پھر وہ خفیہ راستہ بتا دو لیکن یہ خیال رکھنا کہ مجھے جھوٹ سچ کا فوری پتہ لگ جاتا ہے اور نہ بتانے والے کو تو میں پھر بھی معاف کر



سکتا ہوں لیکن جھوٹ بولنے والے کے لئے کوئی معافی نہیں ہوتی"...... عمران نے کہا۔

"لیبارٹری کا خفیہ راستہ ہے لیکن اسے بند کر دیا گیا ہے۔ یہ راستہ لیبارٹری سے تقریباً دو فرلانگ دور ایک قدیم اور ٹوٹے پھوٹے معبد سے شروع ہوتا ہے۔ اس معبد کو وہاں کے مقامی لوگ سینگوں والا معبد کہتے ہیں"...... سانچے نے کہا تو عمران نے ڈومیا کی طرف دیکھا۔

"سینگوں والا معبد تو ہے لیکن وہ تو مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے"۔ ڈومیا نے جواب دیا۔

"اس کے اندر سے راستہ نکلتا ہے لیکن اسے وہیں سے بند کیا گیا ہے"...... سانچے نے کہا۔

"کس طرح بند کیا گیا ہے اسے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس راستے کا دہانہ بند کیا گیا ہے۔ ٹھوس چٹانوں کی مدد سے۔ یہ دہانہ اس معبد کے درمیان بنے ہوئے ایک تالاب کے اندر موجود ہے پھر اس تالاب کو بھی بھر دیا گیا"...... سانچے نے جواب دیا۔

"یہ راستہ لیبارٹری کے کس حصے میں نکلتا ہے"۔ عمران نے پوچھا

"لیبارٹری کے بڑے سٹور میں کافی بڑی سی سرنگ ہے جو اب بھی موجود ہے"...... سانچے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اس کے اندر جو چیکنگ نظام موجود ہے کیا یہ قدیم معبد بھی

اس دائرے میں آتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ یہ نظام تو بہت دور دور تک کام کرتا ہے اور ماسٹر چیف خود یہاں موجود ہے۔ وہ انتہائی سختی سے چیکنگ کرے گا"...... سانچے نے جواب دیا۔

"تمہارا چیکنگ پوائنٹ بھی اس دائرہ کار میں آتا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس کا دائرہ کار پاسونی تک ہے"...... سانچے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تم یہاں کیسے آگئے۔ یہ بھی تو چیک ہو سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے ایک خاص قسم کی بیماری ہے اور اس بیماری کے لئے مجھے ایک ماہ میں دو روز کے لئے لازماً بگورا جاکر مخصوص انجکشن لگوانے پڑتے ہیں اور ان انجکشنوں کی وجہ سے میرا جسم بے حس و حرکت رہتا ہے اور اس بات کو ماسٹر چیف بھی جانتا ہے۔ باٹاسو جو مشروب تیار کرتا ہے وہ بھی میری بیماری کا علاج ہے اس میں انجکشن لگوانے اور تکلیف اٹھانے سے بھی میں بچ جاتا ہوں اور دو روز تک انجوائے بھی کر سکتا ہوں اس لئے میں باٹاسو سے یہ مشروب تیار کرا لیتا ہوں۔ اس میں ابھی ایک ہفتہ دیر تھی لیکن جب باٹاسو نے کہا کہ اس نے مشروب تیار کر لیا ہے تو میں نے سوچا کہ اس سے فائدہ اٹھا لوں۔ میں نے ماسٹر چیف سے کہا کہ مجھے دو روز کے لئے بگورا جانا ہوگا



تاکہ میں انجکشن لگوا لوں ورنہ میں ہلاک ہو جاؤں گا تو اس نے مجھے اجازت دے دی اور میں بگورا جانے کی بجائے یہاں آگیا"۔ سانچے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس لیبارٹری کو ہر صورت میں تباہ کرنا ہے۔ تمہارے پاس اس کے لئے کوئی تجویز ہے کیونکہ بہرحال تم اس کی کمزوریوں کے بارے میں بھی جانتے ہوگے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس میں کوئی کمزوری نہیں ہے اسی لئے تو اسے ناقابل تسخیر سمجھا جاتا ہے"...... سانچے نے جواب دیا۔

"دیکھو۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ مجھے جھوٹ سے نفرت ہے۔ اگر یہ ناقابل تسخیر ہوتی تو تمہارا چیف اس طرح بھاگ کر اسے بچانے کے لئے لیبارٹری میں نہ آتا"...... عمران نے کہا۔

"وہ دراصل تم سے اور کرنل فریدی سے مرعوب ہے اس لئے اس کا خیال ہے کہ وہ خود چیکنگ کرے گا"...... سانچے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ماسٹر چیف سے کس فریکونسی پر بات کرتے ہو"...... عمران نے پوچھا تو اس نے فریکونسی بتا دی۔

"جو فریکونسی تم بتا رہے ہو یہ ماسٹر کمپیوٹر کی فریکونسی ہے"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"لیبارٹری میں ماسٹر کمپیوٹر ہی نصب ہے۔ انتہائی جدید ترین کمپیوٹر"...... سانچے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس کمپنی کا اور کس نمبر کا کمپیوٹر ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کیونکہ میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا"۔ سانچے نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہارے بعد تمہارے پوائنٹ کا انچارج کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈاسکر"...... سانچے نے جواب دیا۔

"اس کی فریکونسی کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو سانچے نے فریکونسی بتا دی۔ عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر سانچے کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"تم ڈاسکر سے بات کر کے اسے بتاؤ کہ تم تگورا پہنچ گئے ہو اور پوچھو کہ ماسٹر چیف کی طرف سے کوئی کال تو نہیں آئی اور کوئی خاص بات۔ میں کنفرم کرنا چاہتا ہوں کہ تم نے درست فریکونسی بتائی ہے"...... عمران نے کہا تو سانچے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا اور اسے جوانا کی طرف بڑھا دیا۔ جوانا نے ٹرانسمیٹر سانچے کے منہ کے قریب کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سانچے کالنگ۔ اوور"...... سانچے نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔ جوانا ساتھ ہی کھڑا بٹن آن آف کر رہا تھا۔

"یس باس۔ ڈاسکر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔



"ڈاسکر۔ میں تگورا سے کال کر رہا ہوں۔ ماسٹر چیف کی کال تو نہیں آئی۔ اوور"...... سانچے نے پوچھا۔

"نہیں باس۔ اوور"...... ڈاسکر نے جواب دیا۔

"او کے۔ پوری طرح ہوشیار رہنا۔ ماسٹر چیف تمہاری نگرانی کر رہے ہیں۔ اوور"...... سانچے نے کہا۔

"یس باس۔ مجھے معلوم ہے اور ہم پوری طرح چوکنا ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور سانچے نے اوور اینڈ آل کہہ دیا تو جوانا نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"او کے۔ میرے ساتھ آؤ جوانا"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے جوانا سے کہا اور پھر مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا قدم بڑھاتا ہوا اس کے پیچھے آگیا۔

"اسے گولی مار دو لیکن ڈومیا کو پہلے باہر بھیج دینا"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک طرف کھڑے جوزف کے پاس پہنچ گیا۔

"یس باس۔ کوئی خاص بات۔ آپ مجھے بلوا لیتے"...... جوزف نے چونک کر کہا۔

"صورت حال بہت الجھ گئی ہے۔ لیبارٹری میں ماسٹر کمپیوٹر نصب ہے اور اس کی چیکنگ کا دائرہ بہت دور دور تک ہے۔ ادھر سانچے دو روز کے لئے وہاں سے باقاعدہ اجازت لے کر آیا ہے اس لئے اب سانچے کے میک اپ میں بھی وہاں جانا فضول ہے اور یو گوئی قبیلے کو

انہوں نے اپنا مطیع بنا رکھا ہے اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ اس کام کے لئے کوئی اور لائحہ عمل سوچا جائے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ڈومیا بھی ان کے قریب پہنچ گئی۔

"ڈومیا وہاں کی رہنے والی ہے۔ یہ کوئی اور راستہ بتا سکتی ہے۔ میں تو پہلے کبھی اس جنگل میں نہیں گیا"...... جوزف نے کہا۔

"کون سا راستہ"...... ڈومیا نے چونک کر پوچھا۔

"تم نے ساری صورت حال دیکھ لی ہے اور سن بھی لی ہے کہ وہاں لیبارٹری کے اندر سے وسیع دائرے میں چیکنگ ہوتی ہے۔ کیا تم کوئی ایسا راستہ بتا سکتی ہو جس سے ہم کسی کی نظروں میں آئے بغیر اس لیبارٹری میں داخل ہو سکیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ تو کہہ رہے ہیں کہ اندر ایسی مشینیں ہیں جو باہر دیکھ لیتی ہیں۔ پھر تم کیسے چھپ سکو گے"...... ڈومیا نے کہا۔

"اصل بات یہ نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم وہاں اجنبی ہوں گے اور ویسے بھی تمہارے قبیلے کے لوگ ہمیں اجنبی سمجھ کر پکڑ لیں گے میں چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا طریقہ تم بتاؤ کہ جس سے ہم وہاں اجنبی نہ سمجھے جائیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ کس طرح۔ بہرحال تم وہاں جاؤ گے تو اجنبی تو ہو گے"۔ ڈومیا نے کہا۔

"ایسے بھی تو لوگ وہاں آتے جاتے رہتے ہوں گے جو تمہارے قبیلے کے نہ ہوں گے لیکن انہیں اجنبی نہ سمجھا جاتا ہو گا"...... عمران



نے ویسے ہی انداز سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تمہارا مطلب کہیں جاشوکا قبیلے سے تو نہیں ہے۔ صرف اس قبیلے کے لوگ دیوتا کے معبد میں آتے رہتے ہیں کیونکہ وہ بھی اس دیوتا کے پجاری ہیں لیکن تم تو بہرحال جاشوکا نہیں ہو"۔ ڈومیا نے کہا۔ اسی لمحے جوانا بھی ان کے قریب پہنچ گیا۔

"کہاں رہتا ہے یہ جاشوکا قبیلہ"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"لاہیما سے کچھ دور ایک علاقہ ہے جس کا نام بھی جاشوکا ہے۔ یہ لوگ وہیں رہتے ہیں۔ ان کے قبیلے میں پہلے ایک معبد تھا لیکن پھر دیوتا ان کے پجاری سے ناراض ہو گیا اور وہاں سے ہمارے قبیلے کے معبد میں آگیا جس پر جاشوکا نے اپنے پجاری کو ہلاک کر دیا لیکن اب انہیں ہمارے قبیلے میں آنا پڑتا ہے اور وہ آتے رہتے ہیں"...... ڈومیا نے کہا۔

"جاشوکا کا سردار کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کا نام سردار روگانا ہے۔ پہلے جاشوکا اور بوگوئی قبیلے ایک دوسرے کے دشمن تھے لیکن دیوتا کی وجہ سے جاشوکا کو مجبوراً بوگوئی قبیلہ سے صلح کرنا پڑی۔ لیکن اب بھی سردار روگانا بوگوئی کا سخت دشمن ہے لیکن وہ دیوتا کی وجہ سے مجبور ہے"...... ڈومیا نے کہا۔

"کیا تم کبھی جاشوکا کے علاقے میں گئی ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ میرا باپ ایک بار مجھے لے گیا تھا۔ میری ماں جاشوکی تھی۔ اسے میرے باپ نے ایک مقابلے میں جیتا تھا۔ سردار روگانا

نے میرے باپ کی بہادری کی وجہ سے اسے اپنا بیٹا بنانے کا اعلان
کر دیا تھا۔ تب سے میرا باپ جاشوکا جاتا رہتا تھا۔ ایک بار وہ مجھے بھی
لے گیا تھا۔ سردار روگاٹا نے میرے سر پر ہاتھ بھی رکھا تھا"۔ ڈومیا
نے جواب دیا۔

"جوزف تم جیپ سے تھیلا لے آؤ"...... عمران نے جوزف سے
کہا اور پھر واپس عمارت کی اندرونی طرف بڑھ گیا۔

"ان کی لاشوں کا کیا کرنا ہے ماسٹر۔ یہیں پڑی رہیں یا کچھ دور
پھینک دیں"...... جوانا نے کہا۔

"لاشیں۔ کیا مطلب۔ کیا سانچے کو بھی ہلاک کر دیا ہے تم
نے"...... ڈومیا نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ اگر وہ اطلاع دے دیتا تو پھر ہم سب کی موت یقینی ہو
جاتی"۔ عمران نے کہا اور ڈومیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"لاشیں پڑی رہیں۔ ہم نے اب براہ راست تو وہاں نہیں جانا اس
لئے اگر یہ مل بھی جائیں گی تو ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا"۔ عمران
نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران ڈومیا کو لے کر دفتر
والے کمرے میں آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف تھیلا لے کر وہاں پہنچ
گیا۔ عمران نے اس سے تھیلا لیا اور پھر اس کی زپ کھول کر اس نے
اندر موجود ٹاپی فارسٹ کا تفصیلی نقشہ نکالا اور اسے میز پر پھیلا دیا۔
پھر اس نے لاہیما کے ساتھ کے علاقے جاشوکا پر بال پوائنٹ سے
نشان لگا دیا۔ نقشے کے مطابق یہ علاقہ اس جگہ سے جہاں لیبارٹری



بتائی جاتی تھی وہاں سے تقریباً پچاس کلو میٹر دور تھا۔ عمران مطمئن ہو
گیا کہ اس قدر طویل فاصلے تک چیکنگ نہیں ہو سکتی۔ پھر اس نے
پاسوٹی سے لیبارٹری تک کا فاصلہ چیک کیا تو یہ بیس کلو میٹر تھا اور
عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ سانچے نے جو فریکونسی بتائی
تھی وہ ایسے ماسٹر کمپیوٹر کی ہو سکتی تھی جس کا نمبر زیرو الیون تھا اور
زیرو الیون سب سے جدید اور سب سے بڑا ماسٹر کمپیوٹر تھا۔ اس کی
رینج بھی بیس کلو میٹر تک ہی ہو سکتی تھی۔ اس لحاظ سے جاشوکا کا
علاقہ ماسٹر کمپیوٹر کی رینج سے باہر تھا۔ عمران نے کرائس سے جاشوکا
میں ہوائی راستے کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ کیونکہ اس نے فیصلہ کر
لیا تھا کہ وہ اب پہلے جاشوکا پہنچے گا اور پھر وہاں سے لیبارٹری جائے گا
ورنہ جس انداز میں اس کے حفاظتی انتظامات تھے وہ کسی صورت
بھی زندہ وہاں تک نہ پہنچ سکتے تھے۔ اب مسئلہ صرف اتنا تھا کہ کیا وہ
وہاں ٹائلی میک اپ میں جائیں یا اسی میک اپ میں۔ لیکن پھر اس
نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اپنی اصل شکل میں وہاں جائے گا کیونکہ ظاہر
ہے ٹائلی میک اپ کے لئے انہیں کسی نہ کسی قبیلے کا میک اپ کرنا
پڑے گا اور بوگوئی قبیلے کے بارے میں تو وہ جانتا تھا لیکن بہرحال
جاشوکا اور بوگوئی دونوں کے نقوش وغیرہ میں کہیں نہ کہیں فرق ہوتا
اور فرق کو جانے بغیر وہ کامیاب جاشوکا میک اپ نہ کر سکتا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم پہلے سردار روگاٹا کے پاس جائیں گے اور اس
سے مدد لے کر آگے بڑھیں گے"...... عمران نے فیصلہ کن لہجے میں

کہا تو ڈومیا بے اختیار چونک پڑی۔

"نہیں۔ وہاں تم نہیں جا سکتے۔ وہ لوگ تو بے حد وحشی ہیں۔ وہ تو تمہیں دیکھتے ہی پکڑ لیں گے اور پھر تمہیں موت کی سزا دے دی جائے گی"...... ڈومیا نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو ہمارے ساتھ جوزف ہے اور جوزف افریقہ کے جس علاقے سے تعلق رکھتا ہے اسے دیوتاؤں کا قبیلہ بھی کہا جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری مرضی۔ بہرحال میں نے تمہیں بتا دیا ہے۔ وہاں تمہاری جانیں شدید خطرے میں رہیں گی"...... ڈومیا نے کہا۔

"تمہیں تو وہ کچھ نہ کہیں گے کیونکہ تم تو ماں کی طرف سے جاشو کی ہی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرے سر پر تو سردار روگاٹا نے بھی ہاتھ رکھا ہوا ہے اس لئے مجھے تو وہ ویسے بھی کچھ نہیں کہہ سکتے"...... ڈومیا نے کہا۔

"تو پھر فکر مت کرو میں تمہارے سردار روگاٹا کے سر پر ہاتھ رکھ دوں گا"...... عمران نے کہا تو ڈومیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔



بڑی سی لینڈ روور جیپ انتہائی تیز رفتاری سے ٹاپی فارسٹ کے پہلے سپاٹ کراس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر خود کرنل فریدی تھا جس کی سائیڈ سیٹ پر ٹساکو بیٹھا ہوا تھا اور عقبی سیٹوں پر کیپٹن حمید اور ماہ لقا موجود تھے۔

"پاسوٹی کے بعد لاہیما زیادہ دور تو نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ بیس کلومیٹر ہے۔ پھر حکومت نے کیوں پاسوٹی کو آخری سرحد بنا رکھا ہے اور اس کے بعد آگے جانے کی ممانعت کر رکھی ہے"۔ اچانک پیچھے بیٹھے ہوئے کیپٹن حمید نے کہا۔

"لاگیریا میں بھی یہودی کافی بااثر ہیں۔ انہوں نے جان بوجھ کر اس لیبارٹری کے علاقے کو ممنوعہ قرار دلوایا ہو گا"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ان لوگوں نے لامحالہ پاسوٹی سے آگے چیکنگ سپاٹس بنا رکھے ہوں گے اور اب تو وہ اور زیادہ چونکے ہوں گے کیونکہ انہیں

لازماً اطلاع مل چکی ہو گی کہ ان کی اس لیبارٹری کے خلاف کام ہو رہا ہے"...... ماہ لقا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ چیکنگ سپاٹ لامحالہ انہوں نے پاسونی میں قائم کر رکھا ہو گا کیونکہ ٹساکو کے مطابق وہاں وہ لوگ خفیہ رہتے ہیں۔ باہر نہیں آتے ورنہ تو ظاہر ہے ممنوعہ علاقے میں غیر ملکیوں کی موجودگی چھپی نہیں رہ سکتی تھی"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب ہم جو وہاں جائیں گے تو پھر اس کی اطلاع بھی تو حکومت کو مل جائے گی"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"حکومت نے صرف یہ اعلان کر رکھا ہے کہ ممنوعہ علاقے کے بعد کسی اور علاقے میں اگر کوئی جائے گا تو اس کی حفاظت اس کی اپنی ذمہ داری ہو گی"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کرنل فریدی صاحب بقول ٹساکو وہاں کے سارے لوگ تو ان کے مطیع ہیں پھر ہم وہاں جا کر پھنس جائیں گے"...... ماہ لقا نے کہا۔

"جو ہو گا وہاں جا کر ہی ہو گا اس لئے پہلے اس بارے میں اندیشہ ہائے دور و دراز میں مبتلا ہونا حماقت ہے۔ حالات خود بخود راستے بنا دیا کرتے ہیں"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ماہ لقا جواب میں کچھ بولتی بولتی خاموش ہو گئی۔

"یہی بات میں آپ کو اب تک سمجھاتا آ رہا ہوں مس ماہ لقا بانو



کہ آپ پریشان نہ ہوں۔ آج اگر کرنل صاحب کے دل تک پہنچنے کا آپ کو کوئی راستہ نہیں مل رہا تو حالات خود بخود راستہ بنا دیں گے"۔ ماہ لقا کے ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن حمید نے ماہ لقا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا مطلب۔ مجھے کیا ضرورت ہے کسی کے دل تک پہنچنے کی"۔ ماہ لقا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دل چیز ہی ایسی ہے کہ وہاں تک خود کوئی نہیں جایا کرتا۔ بس پہنچا دیا جاتا ہے"...... کیپٹن حمید بھلا کب باز آنے والا تھا۔

"کیپٹن حمید۔ اگر اب تم نے اس موضوع پر کوئی بات کی تو میں تمہیں یہیں اتار دوں گا"...... کرنل فریدی نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرے ساتھ ساتھ ٹساکو کو بھی اتارنا ہو گا اس کے بغیر تخلیہ نہیں مل سکے گا آپ کو"...... کیپٹن حمید نے کہا تو ماہ لقا اس کی ڈھٹائی پر بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ واقعی ڈھیٹ ہیں"...... ماہ لقا نے ہنستے ہوئے کیپٹن حمید سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ماہ لقا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"کرنل صاحب۔ اگلے موڑ کے بعد کراس آ جائے گا۔ کیا آپ وہاں رکیں گے"...... خاموش بیٹھے ہوئے ٹساکو نے کہا۔

"وہاں رکنے کی کیا ضرورت ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو ٹساکو نے اثبات میں سرہلا دیا لیکن پھر تھوڑی دیر بعد جب جیپ کرائس پوائنٹ پر پہنچی تو وہاں فارسٹ پولیس کی گاڑیاں اور لوگوں میں افراتفری دیکھ کر کرنل فریدی بے اختیار چونک پڑا۔

"یہاں کوئی خاص واقعہ ہوا ہے۔ حمید جا کر معلوم کرو"۔ کرنل فریدی نے جیپ روکتے ہوئے کہا۔

"میں معلوم کر آتا ہوں۔ کیپٹن صاحب کو درست بات نہیں بتائی جائے گی"...... ٹساکو نے کہا اور تیزی سے جیپ سے اتر کر لوگوں کی طرف بڑھ گیا۔

"کس قسم کا واقعہ ہو سکتا ہے"...... ماہ لقا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہاں قتل و غارت ہوئی ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"ان قبائلی علاقوں میں تو ایسا ہوتا رہتا ہے"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی نے اثبات میں سرہلا دیا۔

تقریباً نصف گھنٹے بعد ٹساکو واپس آیا۔

"کیا ہوا"...... کرنل فریدی نے اس کی سیٹ پر بیٹھتے ہی پوچھا۔

"یہاں کا ایک ہوٹل والا ہے جس کا نام باٹاسو ہے اس کے پاس ایک ایکریمی نوجوان اور ایک قوی ہیکل نیگرو آیا جبکہ ان کی جیپ ہوٹل کے باہر کھڑی رہی۔ اس جیپ میں ایک نائلی لڑکی اور ایک دوسرا قوی ہیکل نیگرو سوار تھے پھر باٹاسو نے یہاں ایک اور ہوٹل



میں کام کرنے والے سپروائزر جیری کو اپنے ہوٹل بلایا۔ اس کے بعد باٹاسو ان لوگوں کے ساتھ جیپ میں سوار ہو کر یہاں سے کچھ دور ایک علیحدہ عمارت میں گیا۔ وہاں ایک ہیلی کاپٹر کو بھی اترتے اور پھر پرواز کرتے دیکھا گیا۔ باٹاسو چونکہ واپس نہ آیا تھا اس لئے اس کے ہوٹل کا ملازم وہاں اس سے کوئی بات کرنے گیا تو اس عمارت میں وہ جیپ بھی کھڑی تھی اور ایک کمرے میں باٹاسو، اس عمارت کا ملازم راگو اور باٹاسو کے پاس کبھی کبھار آنے والے ایک آدمی سانچے کی لاشیں ملیں۔ ان لاشوں کی وجہ سے یہاں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔ فارسٹ پولیس انکوائری کر رہی ہے۔ جلدی میں صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ باٹاسو کے ساتھ جس آدمی سانچے کی لاش ملی ہے اس کا تعلق کسی بین الاقوامی تنظیم سے ہے۔ وہ پاسوٹی میں رہتا تھا۔ یہ عمارت بھی جس سے لاشیں ملی ہیں اس کی ملکیت تھی۔ سانچے کے ساتھ جس دوسرے شخص کی لاش ملی ہے اس کا نام راگو ہے۔ وہ اس عمارت کا چوکیدار تھا۔ ہیلی کاپٹر سانچے کا تھا وہ کبھی کبھار ہیلی کاپٹر پر آتا تھا۔ باٹاسو نے جیری کو اپنے ہوٹل اس لئے بلایا تھا کہ وہ اس کے ٹرانسمیٹر پر سانچے سے بات کرنا چاہتا تھا۔ باٹاسو کوئی خاص قسم کا مشروب تیار کرتا تھا جسے پینے کے لئے سانچے یہاں آتا تھا۔ باٹاسو نے سانچے کو کال کر کے کہا کہ اس نے مشروب تیار کر لیا ہے اس لئے وہ آکر اسے پی لے۔ اس کے بعد جیری واپس چلا گیا۔ پولیس کو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ باٹاسو نے وہ مشروب تیار نہیں کیا تھا اور صرف

سانچے کو بلانے کے لئے ایسا کہا گیا تھا اور پھر وہاں اس ایکریمی مائیکل کے دو نیگرو ساتھی ہوٹل میں آئے اور پھر وہ کاؤنٹر سے بھاری مالیت کے نوٹوں کی چھ سات گڈیاں بھی نکال کر لے گئے ہیں۔ انہوں نے باٹاسو کا نام لیا تھا کہ اس نے منگوائی ہیں۔ وہ اسی جیپ میں آئے تھے جو جیپ اس عمارت میں کھڑی ملی ہے"...... ٹساکو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ ڈکیتی کی گئی ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"نہیں۔ یہ ڈکیتی نہیں ہے۔ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارروائی ہے"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید اور ماہ لقا دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"آپ کو یہاں بیٹھے بٹھائے کیسے علم ہو گیا۔ آپ تو ہر کارروائی کو اس عمران کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں"۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"عمران اکثر جب بھی ایکریمین میک اپ میں ہو تو اپنا نام مائیکل رکھ لیتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ قوی ہیکل نیگرو کا حوالہ بتا رہا ہے کہ یہ اس کے ساتھی جوزف اور جوانا ہوں گے۔ پھر سانچے کے ساتھ بین الاقوامی تنظیم کا حوالہ اور سانچے کا پاسوٹی میں رہنا وہاں سے ہیلی کاپٹر پر آنا یہ سب کچھ بتا رہا ہے کہ عمران نے یہ سارا کھیل اس سانچے کو یہاں بلانے کے لئے کھیلا ہے۔ سانچے یقیناً پاسوٹی میں ڈیتھ سرکل کے چیکنگ سیکشن کا انچارج ہو گا"...... کرنل فریدی



نے کہا۔

"ہاں۔ اب کچھ کچھ مجھے بھی محسوس ہونے لگا ہے کہ آپ کی بات درست ہو سکتی ہے۔ یہ عمران اکثر ایسی ہی حرکتیں کرتا رہتا ہے"۔ کیپٹن حمید نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"کرنل صاحب۔ اگر یہ کارروائی عمران کی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہمارا جانا تو اب بیکار ہو جائے گا۔ وہ ہم سے پہلے وہاں پہنچ کر کارروائی کر گزرے گا"...... ماہ لقا نے کہا۔

"دیکھو"...... کرنل فریدی نے کہا اور پھر جیپ کو اس نے آگے بڑھا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب جیپ کرائس گاؤں سے نکل کر پاسوٹی کی طرف بڑھنے لگی تو کرنل فریدی نے جیپ کو ایک طرف کر کے روکا اور جیب سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ہارڈ سٹون کالنگ۔ اوور"...... کرنل فریدی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ پرنس آف ڈھمپ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے عمران کی شگفتہ آواز سنائی دی۔

"کے پوائنٹ پر تم نے کارروائی کی ہے اس کا مقصد کیا صرف کے پوائنٹ کو کور کرنا تھا۔ اوور"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"مقصد تو یہی تھا لیکن تفصیلات معلوم ہونے کے بعد مجبوراً

بزنس فیلڈ بھی تبدیل کرنا پڑ گیا کیونکہ سابقہ بزنس فیلڈ بہت زیادہ
پیکلڈ ہے اس لئے ملحقہ بزنس فیلڈ میں ٹرائی کرنا ضروری ہو گیا تھا۔ میں
اس وقت وہاں پہنچنے ہی والا ہوں۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔
" یہ ملحقہ بزنس فیلڈ کیا سسٹر کنسرن ہے۔ اوور"...... کرنل
فریدی نے پوچھا۔
" سسٹر نہیں۔ فرسٹ کزن کنسرن ہے۔ میرے ساتھ ایک ٹپ
موجود ہے جس کے سر پر ہاتھ رکھا گیا تھا اور آپ جانتے ہیں کہ پرنس
آف افریقہ بھی از راہ کرم میری کمپنی کا سرپرست ہے۔ اوور"۔ عمران
کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا
" لیکن سسٹر کنسرن زیادہ بہتر بزنس فیلڈ ثابت ہوتا ہے"۔
کرنل فریدی نے کہا۔
" ہو سکتا ہے لیکن آپ تو جانتے ہیں کہ بزنس کے بارے میں
میری معلومات ذرا کم ہی ہوتی ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔
" او کے۔ پھر ایسا ہے کہ سسٹر کنسرن فیلڈ کو میں خود ٹرائی کر
لیتا ہوں۔ کوئی خاص مسئلہ ہو تو رابطہ رکھنا۔ اوور"...... کرنل
فریدی نے کہا۔
" او کے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا تو کرنل فریدی نے
اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور ایک طویل سانس لیتے
ہوئے اس نے ٹرانسمیٹر کو واپس جیب میں ڈال لیا۔
" بڑا عجیب سا کوڈ ہے کرنل صاحب"...... ماہ لقا نے حیرت



بھرے لہجے میں کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔
" عجیب اس لئے کہ یہ سرے سے کوڈ ہی نہیں ہے۔ وقتی ضرورت
کے لئے تم اسے کوڈ کہہ سکتی ہو"...... کرنل فریدی نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے تہہ شدہ نقشہ نکالا
اور اسے کھول کر سامنے رکھ لیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ پھر اس
نے جیب میں بال پوائنٹ نکالا اور نقشے پر ایک جگہ دائرہ لگا دیا۔
" کیا تم کاتک قبیلے کے بارے میں کچھ جانتے ہو ٹساکو"۔ کرنل
فریدی نے نقشہ تہہ کرتے ہوئے ٹساکو سے پوچھا تو ٹساکو بے اختیار
چونک پڑا۔
" کاتک۔ ہاں کیوں نہیں۔ کاتک قبیلہ تو بڑا طاقتور قبیلہ ہے اور
بوگوئیوں سے تو ان کی قدیم دور سے دوستی چلی آ رہی ہے۔ کاتک اور
بوگوئی ایک دوسرے کے ہاں آتے جاتے رہتے ہیں حتیٰ کہ جب بھی
دونوں قبیلوں میں جشن منائے جاتے ہیں تو دوسرے قبیلے کے
سرداروں کو بھی خاص طور پر مہمان بلایا جاتا ہے اور انہیں بڑی
عزت دی جاتی ہے"...... ٹساکو نے جواب دیا۔
" لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ کاتک اور بوگوئی کے سرداروں میں
خاصا اختلاف ہے اور دونوں قبیلے ایک دوسرے کے ساتھ ملتے ہی
نہیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔
" ہاں۔ کچھ عرصہ پہلے ایسا ہوا لیکن پھر عظیم شاکونا نے ان کے
درمیان صلح کرا دی تھی لیکن اس کے باوجود وہ پہلے جیسی دوستی تو

نہیں رہی لیکن بہرحال اب دشمنی بھی نہیں ہے"...... ٹساکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ عظیم شاکونا کون ہے"۔ کرنل فریدی نے چونک کر پوچھا۔

"یہ ثابی فارسٹ معبد کا سب سے بڑا پجاری ہے۔ ثابی فارسٹ میں رہنے والے تمام قبیلے اس کی انتہائی عزت کرتے ہیں اور اس کے منہ سے نکلا ہوا ہر لفظ قانون کا درجہ رکھتا ہے۔ آج تک کسی کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ عظیم شاکونا کی بات کو تسلیم نہ کرے"۔ ٹساکو نے جواب دیا۔

"یہ معبد کہاں ہے اور یہ عظیم شاکونا کہاں رہتا ہے"۔ کرنل فریدی نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے جناب۔ میں اس سے کبھی نہیں ملا"۔ ٹساکو نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر جیپ آگے بڑھا دی۔

"کچھ مجھے بھی تو بتائیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں اور اس عمران سے آپ کی کیا باتیں ہوئی ہیں کہ آپ نے اچانک کاتک قبیلے کے بارے میں پوچھنا شروع کر دیا ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"ماہ لقا کو اگر عمران سے ہونے والی میری گفتگو سمجھ نہیں آئی لیکن تمہیں تو سمجھ آجانی چاہئے تھی"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"میری سمجھ میں اتنا تو آگیا ہے کہ عمران نے آپ کو بتایا ہے کہ لاہیما میں حفاظتی انتظامات بے حد سخت ہیں اس لئے وہ کسی اور



طرف سے اس پر حملہ کرنا چاہتا ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"چلو اتنا تو تمہاری سمجھ میں آگیا۔ میری عمران سے جو بات ہوئی ہے اس کے مطابق لاہیما براہ راست جانا غلط ہے کیونکہ وہاں واقعی انتہائی سخت ترین حفاظتی انتظامات کئے ہیں اس لئے وہ جاشوکا قبیلے میں جا رہا ہے جو لاہیما سے ملحقہ علاقے میں رہتا ہے۔ میرے ذہن میں پہلے سے ہی یہ سچوئیشن موجود تھی اور میں نے فیصلہ کیا تھا کہ پاسوئی میں ڈیتھ سرکل کے چیکنگ پوائنٹ کے کسی آدمی کو پکڑ کر اس سے حفاظتی انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کروں گا اور اگر وہاں ایسے انتظامات ہوئے کہ براہ راست اس پر حملہ کرنا ممکن نہ ہوا تو پھر اس سے ملحقہ علاقے کاتک کو استعمال کروں گا اس لئے میں نے کاتک کے بارے میں خصوصی معلومات حاصل کی تھیں۔ جب عمران نے مجھے بتایا کہ وہ براہ راست وہاں نہیں جا رہا تو میں یہی سمجھا کہ وہ بھی کاتک قبیلے میں پہنچ رہا ہے لیکن اس نے بتایا کہ وہ کاتک کی بجائے جاشوکا قبیلے کا رخ کر رہا ہے جو لاہیما کی دوسری طرف ہے۔ لیکن ملحقہ نہیں ہے اس لئے ملحقہ ہونے کی وجہ سے میں کاتک کو سسٹر کنسرن کہہ رہا تھا اور فاصلے کی وجہ سے عمران نے جاشوکا کو فرسٹ کزن کہا تھا۔ بہرحال اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم براہ راست لاہیما جانے کی بجائے کاتک قبیلہ جائیں گے اور وہاں سے ہم آگے بڑھیں گے۔ اب اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہم

جیپ پر جائیں لیکن چونکہ عمران ہیلی کاپٹر استعمال کر رہا ہے اس لئے جب تک ہم جیپ پر کاتک پہنچیں گے ہو سکتا ہے عمران اپنا کام کر بھی چکا ہو اس لئے میں نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ ہم بھی ہیلی کاپٹر پر ہی جائیں لیکن ہیلی کاپٹر ظاہر ہے بگورا سے مل سکتے ہیں اور بگورا واپس جانا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے جبکہ پاسوٹی چیک پوسٹ پر لامحالہ کوئی نہ کوئی اور ہیلی کاپٹر بھی موجود ہو گا۔ وہاں سے اسے زیادہ آسانی سے حاصل کیا جا سکتا ہے"۔ کرنل فریدی نے کہا

"کرنل صاحب۔ پاسوٹی میں بھی ایک کمپنی موجود ہے جو ہیلی کاپٹر کرائے پر دیتی ہے۔ سیاح ان ہیلی کاپٹروں میں بیٹھ کر کر ٹابی فارسٹ کا فضائی چکر لگاتے ہیں"...... ٹسا کو نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو زیادہ آسان ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی طے ہو گئی کہ ٹابی فارسٹ میں رہنے والے قبائلی ان ہیلی کاپٹروں سے مانوس ہیں ورنہ میں یہ سوچ رہا تھا کہ کہیں کاتک والے ہیلی کاپٹر کو دیکھ کر خوفزدہ نہ ہو جائیں اور ہمیں اپنا دشمن سمجھ کر ہم پر چڑھ دوڑیں"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کمال کرتے ہیں۔ میں جو آپ کے ساتھ ہوں"...... کیپٹن حمید نے کہا تو کرنل فریدی تو صرف مسکرا دیا جبکہ ماہ لقا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی اور کیپٹن حمید نے غصیلی نظروں سے ماہ لقا کی طرف دیکھا اور ماہ لقا پہلے سے بھی زیادہ زوردار انداز میں ہنس پڑی۔ کرنل فریدی بھی کیپٹن حمید کا انداز دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔



ایک چھوٹے سے کمرے میں ماسٹر چیف ایک اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے ایک بڑی سی دفتری میز تھی جس کی دوسری طرف ایک نوجوان اور خوبصورت ایکریمین لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ میز پر شراب کی بوتل موجود تھی اور ان دونوں کے ہاتھوں میں شراب کے گلاس موجود تھے۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ عمران اور کرنل فریدی دونوں یہاں پہنچیں گے"...... لڑکی نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے مرسی کہ تم کیوں بے چین ہو رہی ہو لیکن کچھ یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کیونکہ سانچے بے حد ہوشیار آدمی ہے وہ لامحالہ ان دونوں کا وہیں خاتمہ کر دے گا"...... ماسٹر چیف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر تمہیں کیا ضرورت تھی یہاں آکر بیٹھنے کی اور مجھے بھی تم

نے ساتھ گھسیٹ لیا ہے"...... مرسی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا
تو ماسٹر چیف بے اختیار ہنس پڑا۔
"کام کرتے کرتے اصل میں میں تھک گیا تھا اس لئے میں نے
سوچا چلو تفریح ہی ہو جائے گی اور تمہارے بغیر ظاہر ہے تفریح کیسے
مکمل ہو سکتی ہے"...... ماسٹر چیف نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"لیکن میری تفریح تو ان دونوں کے یہاں آنے پر ہی ہو گی۔ اس
کا کیا ہو گا"...... مرسی نے کہا۔
"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں یا پھر تم بھی سانچے کے پاس چلی جاؤ۔
لیکن پھر میں یہاں بور ہوں گا"...... ماسٹر چیف نے کہا اور پھر اس
سے پہلے کہ مرسی اس کی بات کا کوئی جواب دیتی میز پر موجود ٹرانسمیٹر
سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو وہ دونوں چونک پڑے۔ ماسٹر چیف
نے ہاتھ میں پکڑا ہوا شراب کا گلاس میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر
ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو ہیلو۔ ماسٹر چیف۔ میں والف بول رہا ہوں سپیشل چیکنگ
روم سے۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی البتہ
لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔
"کیا بات ہے۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے سخت لہجے میں کہا۔
"پاسوٹی پوائنٹ سے ایک بری خبر موصول ہوئی ہے۔
اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماسٹر چیف کے ساتھ ساتھ م
کی دوسری طرف بیٹھی ہوئی مرسی بھی بے اختیار چونک پڑی۔



"کیا ہوا ہے۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے
پوچھا۔
"سانچے کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا
گیا تو ماسٹر چیف اور مرسی دونوں کے چہروں پر عجیب سے تاثرات ابھر
آئے۔
"سانچے کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کیا بگورا میں۔ وہ تو انجکشن
لگوانے وہاں گیا ہوا تھا۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے کہا۔
"وہ وہاں نہیں گیا تھا ماسٹر چیف بلکہ وہ کرائس گیا تھا۔ وہاں
اس کی علیحدہ عمارت ہے جہاں اس کا ذاتی آدمی راگو رہتا ہے۔ وہاں
سے ابھی ابھی جیری کی اطلاع آئی ہے کہ راگو اور سانچے دونوں کو
ہلاک کر دیا گیا ہے اگر آپ چاہیں تو اس جیری سے براہ راست بات
کر لیں اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ٹھیک ہے۔ اسے کہو کہ مجھے براہ راست کال کرے۔ یہ وہی
جیری ہے جو کرائس میں مخبر ہے۔ اوور"۔ ماسٹر چیف نے کہا۔
"یس ماسٹر چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں
کہا گیا اور ماسٹر چیف نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
"تم نے اسے ان حالات میں جانے ہی کیوں دیا تھا"...... مرسی
نے ماسٹر چیف سے مخاطب ہو کر کہا۔
"میں کیا کرتا۔ اسے بیماری ہی ایسی ہے کہ اگر اسے مخصوص
انجکشن نہ لگیں تو وہ مر بھی سکتا ہے لیکن وہ بگورا جانے کی بجائے

کرائس کیوں پہنچ گیا اور کس نے اسے ہلاک کیا ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"...... ماسٹر چیف نے پریشان ہوتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ہی ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی۔ ماسٹر چیف نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو جیری کالنگ۔ اوور"...... بٹن آن ہوتے ہی ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ ماسٹر چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سر۔ باس سانچے اور اس کے آدمی کرائس کو ان کی عمارت میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پوری تفصیل بتاؤ کس نے ایسا کیا ہے اور کیوں۔ سانچے تو بگورا گیا ہوا تھا پھر وہ کرائس کیسے پہنچ گیا۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"جناب۔ کرائس میں باس سانچے نے گاؤں سے ہٹ کر ایک عمارت بنوائی ہوئی ہے جہاں اس کا خاص آدمی راگو چوکیدار تھا۔ باس سانچے یہاں ایک دو روز کے لئے آتے ہیں۔ یہاں ان کی دو ایک ہوٹل کے مالک باٹاسو سے ہے۔ باٹاسو ہر ماہ ان کے لئے کو خاص قسم کا مشروب تیار کرتا تھا۔ باس سانچے نے باٹاسو کو کہا ہ ہے کہ اگر کبھی اسے باس سانچے سے گفتگو کرنی پڑے تو وہ میرے ٹرانسمیٹر کے ذریعے کر سکتا ہے۔ چنانچہ مجھے باٹاسو نے بلایا۔ وہا



ایک ایکریمین نوجوان موجود تھا۔ باٹاسو نے اس کے سامنے میرے ٹرانسمیٹر پر باس سانچے کو بتایا تھا کہ اس نے بگورا کے کسی جاکشی کے لئے مشروب تیار کیا ہے اور یہ ایکریمین آدمی اس جاکشی کا نمائندہ ہے اور یہ مشروب لینے آیا ہے اور باٹاسو نے باس سانچے کو بتایا کہ اس نے ساتھ ہی ان کے لئے بھی مشروب تیار کیا ہے وہ آ کر پی لیں جس پر باس سانچے نے وعدہ کیا کہ وہ دو گھنٹے بعد اپنی عمارت میں پہنچ جائیں گے۔ باٹاسو مشروب اور دو عورتیں وہاں راگو کو پہنچا کر اس سے معاوضہ لے لے۔ اس کے بعد میں چلا گیا پھر تقریباً پچھلے پہر اچانک مجھے اطلاع ملی کہ اس عمارت سے باٹاسو، راگو اور باس سانچے کی لاشیں ملی ہیں پھر پولیس آ گئی۔ اس نے مجھ سے پوچھ گچھ کی میں نے انہیں سب کچھ بتا دیا۔ وہ میرا بیان لکھ کر چلے گئے۔ اوور"...... جیری نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ باٹاسو بھی ساتھ ہی ہلاک ہو گیا ہے تو پھر یہ واردات کس نے کی ہے۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"جناب جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق یہ واردات اس یکریمین مائیکل نے کی ہے اس کے ساتھ دو قوی ہیکل نیگرو ہیں اور یک ٹالی لڑکی بھی ساتھ تھی جو باہر جیپ پر موجود رہے۔ ان کی نیپ اسی عمارت میں موجود ہے۔ باس سانچے ہیلی کاپٹر پر آئے تھے وہ یلی کاپٹر غائب ہے۔ اوور"...... جیری نے کہا تو ماسٹر چیف بے ختیار اچھل پڑا۔

"اس مائیکل کا قدوقامت کیا تھا۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے پوچھا تو دوسری طرف سے جواب دے دیا گیا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"...... ماسٹر چیف نے تیزی سے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے، اس نے میز کی دراز کھولی اور اندر سے ایک چھوٹا سا کارڈلیس فون پیس نکال کر اس نے اس پر دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس۔ والف بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن آن تھا اس لئے میز کی دوسری طرف بیٹھی ہوئی مرسی بھی والف کی آواز بخوبی سن رہی تھی۔

"ماسٹر چیف بول رہا ہوں۔ سانچے جو ہیلی کاپٹر لے گیا تھا اسے چیک کیا گیا ہے"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"جیری کی رپورٹ کے بعد میں نے اس کے اندر موجود مخصوص کاشنز کو آن کر کے اسے چیک کیا ہے۔ یہ ہیلی کاپٹر جاشو کا قبیلے کی حدود میں ہے"...... والف نے جواب دیا تو ماسٹر چیف بے اختیار چونک پڑا۔

"جاشو کا قبیلے کی حدود میں۔ کیا مطلب۔ یہ کون سا قبیلہ ہے اور کہاں ہے"...... ماسٹر چیف نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جاشو کا قبیلہ لاہیما سے کچھ فاصلے پر رہتا ہے ان کا اور بوگوئی قبیلے کا معبد ایک ہی ہے اس لئے ان کے سردار اور معزز لوگ ہمارے معبد میں آتے جاتے رہتے ہیں لیکن بہرحال وہ علیحدہ اور طاقتور قبیلہ ہے"...... والف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔



"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ پلاننگ کی ہے اس عمران نے۔ سنو والف۔
رأ جاشو کا اور بوگوئی قبیلوں کے درمیان سرحد بلاک کر دو۔ ایک
می بھی اُدھر سے اِدھر نہیں آنا چاہئے اور نہ ہی اِدھر سے اُدھر جانا
ہیئے"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"بلاک کا کیا مطلب ہوا ماسٹر چیف"...... والف نے حیران
تے ہوئے کہا۔

"پوری سرحد بند کر دو"...... ماسٹر چیف نے غصے سے چیختے ہوئے
ہ میں کہا۔

"ماسٹر چیف۔ ایسا تو ہمارے پاس کوئی انتظام نہیں ہے البتہ ہم
ل چیکنگ مشین نصب کر سکتے ہیں اور بس۔ اس کے علاوہ اگر ہم
،انہیں پکڑا یا روکا تو پھر دونوں قبیلوں میں قبائلی جنگ شروع ہو
ئے گی جو انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتی ہے"...... والف نے
ب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ جیری سے مجھے جو تفصیل معلوم ہوئی ہے اس سے میں
گیا ہوں کہ یہ ساری کارروائی پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کی
۔اس نے باٹاسو کو چکر دے کر یا اس سے مل کر سانچے کو احمق
ر کرائس بلوایا اور اس نے یقیناً سانچے سے یہاں کے تمام حفاظتی
مات کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں گی۔ چونکہ یہاں
حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ اگر وہ براہ راست یہاں آتا تو
لہ پکڑا جاتا یا مارا جاتا اس لئے اس نے دوسرے قبیلے کا رخ کیا

ہے۔ اب وہ وہاں کا سردار بن کر یہاں آئے گا اور اپنا کام آسانی سے کر لے گا"....... ماسٹر چیف نے کہا۔

" ماسٹر چیف۔ پھر اس کی یہی صورت ہو سکتی ہے کہ اس پوری سرحد پر میک اپ چیکنگ ریز مشین لگا دی جائے۔ بہرحال وہ یہاں آئے گا تو میک اپ میں آئے گا اور پھر چیک ہوتے ہی اسے پکڑ کر جاشوکا کے سردار کے سامنے اس کا میک اپ صاف کیا جا سکتا ہے اور اسے موت کی سزا دی جا سکتی ہے"....... والف نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ایسے ٹھیک ہے لیکن اب تمہیں پوری طرح ہوشیار رہنا ہو گا۔ ہر لحاظ سے۔ اور ہاں سرحد پر خصوصی دستہ بھی بھجوا دو تاکہ وہ کہیں چھپ نہ سکے"....... ماسٹر چیف نے کہا۔

" ایک ہی راستہ ہے جہاں سے جاشوکا قبیلے کے لوگ لاہیما کی سرحد میں داخل ہو سکتے ہیں اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے انتہائی خوفناک اور وسیع دلدلیں ہیں اس لئے اس راستے پر محافظ دستہ بھی تعینات کرا دیتا ہوں اور چیکنگ مشین بھی"....... والف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او کے۔ فوراً یہ سب انتظامات کرو"....... ماسٹر چیف نے کہا فون آف کر کے اس نے میز پر رکھ دیا۔

" تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ یہ سب کچھ عمران نے کیا ہے" مرسی نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

" اس کا مخصوص قدوقامت اور پھر اس کے ساتھ دو قوی ہیکل



نیگروز کا حوالہ۔ اس کے علاوہ عمران اسی انداز میں کام کرتا ہے۔ اب تم نے دیکھا کہ اس نے کس طرح باٹاسو کے ذریعے کسی مشروب کا چکر دے کر سانچے کو وہاں بلوا لیا ورنہ سانچے کسی صورت بھی وہاں نہ جاتا اور جہاں سانچے موجود تھا وہاں یہ عمران کسی صورت بھی حملہ نہ کر سکتا تھا"....... ماسٹر چیف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور مرسی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک بار پھر ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور ماسٹر چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور آن کر دیا۔

" والف کالنگ۔ اوور"....... والف کی آواز سنائی دی۔

" یس ماسٹر چیف اٹنڈنگ یو۔ اب کیا ہوا ہے۔ اوور"....... ماسٹر چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" پاسوٹی پوائنٹ سے سانچے کے نمبر ٹو ڈاسکر کی کال آئی ہے جناب۔ اس کا کہنا ہے کہ اس نے ایک انتہائی عجیب ٹرانسمیٹر کال کیچ کی ہے جس کی اسے باوجود کوشش کے سمجھ نہیں آئی۔ وہ چاہتا ہے کہ آپ یہ کال خود سن لیں کیونکہ اسے یقین ہے کہ آپ اسے لازماً سمجھ جائیں گے۔ اوور"....... دوسری طرف سے والف کی آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ سناؤ جلدی سے۔ اوور"۔ ماسٹر چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

" ہیلو ہارڈ سٹون کالنگ۔ اوور"....... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی اور ماسٹر چیف بے اختیار اچھل پڑا۔

"یس پرنس آف ڈھمپ اسٹینڈنگ یو۔ اوور"...... ایک اور شگفتہ سی آواز سنائی دی اور پھر ان کے درمیان ایسی گفتگو شروع ہو گئی جیسے دو بزنس مین آپس میں باتیں کر رہے ہوں۔

"آپ نے کال سن لی ماسٹر چیف۔ اوور"...... ان دونوں کی گفتگو کے اختتام پر والف کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ اور میں اسے سمجھ بھی گیا ہوں۔ تم پال میکارے کو فوراً میرے آفس بھجوا دو۔ اوور اینڈ آل"...... ماسٹر چیف نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"یہ کیا کال تھی"...... مرسی نے حیران ہو کر پوچھا تو ماسٹر چیف نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اگر میں یہاں نہ آتا تو یہ لیبارٹری کسی صورت بھی نہ بچ سکتی تھی۔ یہ کال کرنل فریدی اور عمران کے درمیان ہو رہی تھی"۔ ماسٹر چیف نے کہا تو مرسی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی"۔ مرسی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ان دونوں نے آوازیں بدل رکھی تھیں۔ مجھے معلوم ہے کہ کرنل فریدی ہارڈ سٹون کا کوڈ استعمال کرتا ہے اور عمران پرنس آف ڈھمپ کا۔ اور اس کال کا مطلب بھی میں سمجھ گیا ہوں البتہ اگر مجھے سانچے کے بارے میں پہلے تفصیلی رپورٹ نہ ملی ہوتی تو شاید اس کا مطلب میں بھی نہ سمجھ سکتا"...... ماسٹر چیف نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی کمرے کے دروازے پر دستک سنائی دی۔

"یس کم آن"...... ماسٹر چیف نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد لیکن ٹھوس جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ آنے والے نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں ماسٹر چیف اور مرسی کو سلام کیا۔

"بیٹھو پال میکارے"...... ماسٹر چیف نے سلام کا جواب دیتے ہوئے آنے والے سے کہا اور پال میکارے سر ہلاتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔

"لاہیما اور اس کے ارد گرد کا تفصیلی نقشہ ہے تمہارے پاس"۔ ماسٹر چیف نے پوچھا۔

"یس ماسٹر چیف"۔ پال میکارے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لے آؤ"...... ماسٹر چیف نے کہا تو پال میکارے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک تہہ شدہ نقشہ تھا اس نے نقشہ ماسٹر چیف کے سامنے میز پر پھیلا دیا اور خود کرسی پر بیٹھ گیا۔ ماسٹر چیف نقشے پر جھک گیا اور پھر اس نے جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور تین جگہوں پر نشانات لگا دیئے۔

"سنو پال میکارے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت جاشو کا قبیلے پہنچ گیا ہے وہ وہاں سے یہاں آئے گا اس کا تو میں نے انتظام کر لیا ہے لیکن ابھی ابھی مجھے پاسوٹی پوائنٹ پر کیچ ہونے والی ایک ٹرانسمیٹر

کال سنوائی گئی ہے یہ کال کرنل فریدی اور عمران کے درمیان تھی۔ اس کال میں کوڈ استعمال کئے گئے ہیں لیکن میں ان کوڈ کو کسی حد تک اس لئے سمجھ گیا ہوں کہ اس سے پہلے سانچے کے ساتھ ہونے والے واقعہ کی تفصیل میں سن چکا ہوں اس لئے اس کال کے مطابق عمران تو اپنے ساتھیوں سمیت لاہیما کے مغرب کی طرف جاشو کا قبیلے میں چلا گیا ہے۔ وہ وہاں سے یہاں آئے گا جبکہ کرنل فریدی نے جو کچھ کہا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لاہیما سے ملحقہ قبیلے کاتک کو اس نے اپنا اڈہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے"۔ ماسٹر چیف نے کہا تو پال میکارے اور مری دونوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" عمران کی حد تک تو بات سمجھ آتی ہے ماسٹر چیف۔ لیکن آپ نے یہ کیسے معلوم کر لیا کہ کرنل فریدی کاتک کے علاقے میں جائے گا"...... مری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کا انداز پال میکارے کی وجہ سے بے تکلفانہ کی بجائے مؤدبانہ تھا۔

" کرنل فریدی نے سسٹر کنسرن کی بات کی ہے۔ جبکہ عمران نے جواب میں فرسٹ کزن کی بات کی ہے۔ سسٹر انتہائی قریبی رشتہ ہے جبکہ فرسٹ کزن اس سے دور کا رشتہ ہے۔ پھر سسٹر کو مشرق میں بے حد اہمیت دی جاتی ہے جبکہ فرسٹ کزن کو مغرب میں بے حد اہمیت دی جاتی ہے۔ جاشو کا کا علاقہ لاہیما سے بالکل ملحقہ نہیں ہے درمیان میں ایک اور چھوٹا علاقہ آجاتا ہے جبکہ کاتک بالکل ملحقہ علاقہ



ہے۔ پھر جاشو کا لاہیما کے مغرب میں ہے اس کا مطلب ہوا کہ جاشو کا کو فرسٹ کزن کہا جا رہا ہے اور کاتک لاہیما کے مشرق میں ہے اس لئے اسے سسٹر کنسرن کہا جا رہا ہے"...... ماسٹر چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو پال میکارے اور مری دونوں کے چہروں پر ماسٹر چیف کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

" آپ کا تجزیہ سو فیصد درست ہے ماسٹر چیف"۔ مری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" یس ماسٹر چیف۔ آپ نے واقعی اپنی بے پناہ ذہانت سے اس کو سمجھ لیا ہے۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے"...... پال میکارے نے کہا۔

" کاتک کا علاقہ اور اس کی سرحد کے بارے میں یہاں کوئی آدمی تفصیل سے واقف ہے"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

" یس ماسٹر چیف۔ یہاں ایک اسسٹنٹ سیکورٹی آفیسر کاتک میں دو ہفتے رہ چکا ہے۔ وہ غلطی سے کاتک کے علاقے میں چلا گیا تھا جسے وہاں قید کر لیا گیا تھا پھر دو ہفتوں کی کوشش کے بعد اسے رہا کرایا گیا"...... پال میکارے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا نام ہے اس کا"...... ماسٹر چیف نے پوچھا۔

" البرٹ نام ہے اس کا۔ میں اسے ابھی بلاتا ہوں"...... پال میکارے نے کہا۔

" تم اسے بھیج دو بس۔ لیکن جلدی"...... ماسٹر چیف نے کہا تو

پال میکارے اٹھا اور سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اب تم بتاؤ۔ تم کس کے خلاف کام کرنا چاہتی ہو مرسی۔ عمران کے خلاف یا کرنل فریدی کے خلاف"۔ پال میکارے کے باہر جاتے ہی ماسٹر چیف نے مرسی سے مخاطب ہو کر بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"میں تو دونوں کے خلاف کام کرنا چاہتی تھی لیکن اب موجودہ صورت حال میں ایک کے خلاف ہی کام ہو سکتا ہے۔ تم مجھ سے زیادہ ان دونوں کو جانتے ہو۔ تمہارے نقطہ نظر سے جو زیادہ خطرناک ہو مجھے اس کے خلاف بھیج دو"...... مرسی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ماسٹر چیف بے اختیار مسکرا دیا۔

"دونوں ہی انتہائی خطرناک ہیں۔ صرف فرق یہ ہے کہ عمران خود احمق بن کر دوسروں کو احمق بناتا ہے جبکہ کرنل فریدی انتہائی سنجیدگی سے کام کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں کرنل فریدی کونین کی وہ گولی ہے جو حلق میں ڈالتے ہی اپنی کڑواہٹ ظاہر کر دیتی ہے جبکہ عمران کونین کی وہ گولی ہے جس پر شوگر کی تہہ چڑھائی گئی ہو۔ اس لئے جب اسے حلق میں ڈالا جاتا ہے تو شوگر کی تہہ کی وجہ سے ذائقہ اچھا محسوس ہوتا ہے لیکن جب یہ تہہ ختم ہو جاتی ہے تو پھر کونین اصل سے بھی زیادہ کڑوی لگتی ہے"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"تم اتنی تفصیل سے ان دونوں کے بارے میں کیسے جانتے ہو"۔ مرسی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں ان دونوں کے خلاف طویل عرصے تک کام کر چکا ہوں۔



گریٹ لینڈ سیکرٹ سروس کا رکن ہونے اور پھر ایکریمیا کی ایک خفیہ سرکاری ایجنسی سے متعلق ہونے کی وجہ سے میں نے ان دونوں کو بہت قریب سے دیکھا ہوا ہے۔ اب میں عملی فیلڈ میں کام کرنے کے قابل نہیں رہا ورنہ میں ان دونوں کے خلاف خود میدان میں اترتا"...... ماسٹر چیف نے کہا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم آن"...... ماسٹر چیف نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندار داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو۔ تمہارا نام البرٹ ہے اور تم یہاں اسسٹنٹ سیکورٹی آفیسر ہو"...... ماسٹر چیف نے تیز اور سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر مؤدبانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کاتنک کے بارے میں تم کافی کچھ جانتے ہو"...... ماسٹر چیف نے پوچھا اور البرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ماسٹر چیف نے اس سے کاتنک کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنی شروع کر دیں اور البرٹ تفصیلات بتاتا رہا۔

"تم نے بتایا ہے کہ کاتنک سے دو راستے لاہیما آتے ہیں ان میں سے عام راستہ کون سا ہے"...... ماسٹر چیف نے نقشے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو البرٹ کرسی سے اٹھا اور چند لمحوں تک غور

سے نقشے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک جگہ پر انگلی رکھ دی۔

"اور دوسرا"...... ماسٹر چیف نے البرٹ کی انگلی والی جگہ پر بال پوائنٹ سے نشان لگاتے ہوئے کہا۔

"دوسرا یہ ہے جناب"...... البرٹ نے پہلے راستے سے کافی ہٹ کر ایک اور راستے کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا۔

"اگر عمران ہوتا تو وہ یقیناً یہ دوسرا راستہ اختیار کرتا۔ لیکن کرنل فریدی کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کون سا راستہ اختیار کرے۔ اس لئے ہمیں ان دونوں راستوں پر پکٹنگ کرانا پڑے گی"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"ماسٹر چیف۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم البرٹ کو کاتک کے سردار کے پاس بھجوا دیں مقامی میک اپ میں اور یہ وہاں کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کی نقل و حرکت کے بارے میں ہمیں اطلاعات دیتا رہے۔ اس طرح ہم زیادہ آسانی سے ان کا شکار کھیل سکیں گے اور یہی کام جاشوکا میں بھی کیا جا سکتا ہے"...... مرسی نے کہا تو ماسٹر چیف بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ایسا ہو سکتا ہے البرٹ"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"یس سر۔ سردار اگر چاہے تو ایسا ہو سکتا ہے۔ سردار ایک دوسرے کی بات نہیں ٹالتے"...... البرٹ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ تمہیں بعد میں ہدایات مل جائیں گی"۔ ماسٹر چیف نے کہا تو البرٹ اٹھا اور سلام کر کے بیرونی دروازے کی



طرف بڑھ گیا۔

"سنو مرسی۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ عمران کو تم اپنی صلاحیتوں سے زیادہ آسانی سے چکر میں ڈال سکتی ہو جبکہ کرنل فریدی اس ٹائپ کا آدمی ہی نہیں ہے۔ اس لئے وہ تمہارے کسی چکر میں نہ آسکے گا۔ اس لئے تم عمران کا مقابلہ کرو گی جبکہ میں کرنل فریدی کا۔ تم ایسا کرو کہ پال میکارے کو لے کر جاشوکا سرحد پر پہنچ جاؤ۔ وہاں کا تمام کنٹرول تمہارے پاس ہو گا جبکہ میں البرٹ کو ساتھ لے کر کاتک کی سرحد پر پہنچ جاؤں گا اور کوشش کروں گا کہ ہمارے مخبر دونوں جگہوں پر پہنچ جائیں لیکن اگر ایسا نہ ہوا تب بھی ہمیں ان دونوں کا خاتمہ کرنا ہے"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو"...... مرسی نے جواب دیا۔

"بس ایک بات کا خیال رکھنا۔ یہ عمران حد درجہ شاطر اور عیار آدمی ہے۔ یہ دوسروں کو بیوقوف بنانے کا ماہر ہے اس لئے تم نے اس کا مقابلہ پوری ہوشیاری سے کرنا ہے اور یہ بھی سن لو۔ تم نے اسے پکڑنے یا اس سے پوچھ گچھ کے چکر میں نہیں پڑنا۔ بات کرنے کی بجائے گولی کا استعمال کرنا۔ ذرا سا بھی شک ہو تو کنفرم کرنے کی بجائے گولی مار دینا۔ بعد میں کنفرمیشن ہوتی رہے گی"...... ماسٹر چیف نے کہا تو مرسی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

لکڑی سے بنے ہوئے ایک بڑے سے کیبن میں عمران، جوزف اور جوانا کے ساتھ موجود تھا۔ کیبن کا دروازہ بند تھا اور باہر مسلح پہرے دار موجود تھے۔ وہ کرائس سے سانچے کے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر اپنے ساتھیوں سمیت سیدھا جاشوکا پہنچا تھا۔ راستے میں اسے کرنل فریدی کی کال موصول ہوئی تھی۔ اس کال کے بعد عمران سمجھ گیا تھا کہ کرنل فریدی لاہیما کے ملحقہ علاقے کاتک کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا ہے لیکن اسے معلوم تھا کہ کاتک کے لوگ جاشوکا سے زیادہ وحشی اور پسماندہ ہیں اس لئے اس نے اپنا ارادہ تبدیل نہیں کیا تھا۔ یہاں جیسے ہی ان کا ہیلی کاپٹر اترا اسے بے شمار مسلح قبائلیوں نے گھیر لیا تھا اور عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ان قبائلیوں کے پاس جدید اسلحہ تھا اور ان کے جسموں پر موجود لباس بتا رہے تھے کہ وہ خاصے ماڈرن ہو چکے ہیں لیکن ان کی گفتگو اور انداز میں جنگلی پن



بہرحال نمایاں تھا۔ ڈومیا نے گھیرے میں لینے والے قبائلیوں کے سردار سے بات کی تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس کیبن میں بند کر دیا گیا اور ڈومیا کو بڑے سردار اور پجاری کے پاس لے جایا گیا اور اب عمران اور اس کے ساتھی ڈومیا کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔ عمران کو یقین تھا کہ ڈومیا میں اتنی صلاحیتیں موجود ہیں کہ وہ اس بڑے سردار اور پجاری کو کور کر لے گی۔

"میں خطرے کی بو سونگھ رہا ہوں باس۔ یہ لوگ وہ نہیں ہیں جیسے ڈومیا نے بتایا تھا۔ یہ بدل چکے ہیں"...... اچانک جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ میں بھی محسوس کر رہا ہوں کہ ڈومیا نے جو کچھ بتایا تھا اس سے یہ کافی حد تک بدلے ہوئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈومیا کافی عرصہ پہلے یہاں آئی تھی اور ان کا اسلحہ اور ان کے لباس بتا رہے ہیں کہ یہودیوں نے ان پر اپنا رنگ جما لیا ہے۔ بہرحال دیکھو ڈومیا کی واپسی کے بعد ہی کچھ ہو سکے گا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک کیبن کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور مشین گنوں سے مسلح دس قبائلی اندر داخل ہوئے اور پھر وہ تیزی سے کمرے کی سائیڈوں میں اس طرح پھیلتے چلے گئے جیسے کمانڈو ایکشن کر رہے ہوں جبکہ ایک ادھیڑ عمر قبائلی ان کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

"بڑے سردار اور بڑے پجاری دونوں نے تم سے ملاقات کی

خواہش ظاہر کی ہے اجنبی"...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

"یہ ہمارے لئے اعزاز ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو اٹھو اور چلو"...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

"ڈومیا کہاں ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ وہیں بڑے سردار اور بڑے پجاری کے پاس ہے"...... ادھیڑ عمر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر عمران، جوزف اور جوانا کے ساتھ اس کیبن سے باہر آیا تو وہاں سو کے قریب مسلح آدمی موجود تھے۔ وہ سب ان کے پیچھے چلنے لگے جبکہ ان کی رہنمائی وہی ادھیڑ عمر کر رہا تھا۔

"یہ تو ہمیں تماشا بنا دیا گیا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ان کے ارادے واضح نہیں ہیں ماسٹر۔ مجھے لگتا ہے انہوں نے ہمارے خلاف کوئی فیصلہ کر لیا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"تو پھر کیا ہوا۔ ہم ان کے خلاف فیصلہ کر لیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

"لیکن ہمارے پاس تو اسلحہ نہیں ہے اور پھر ان کی تعداد بھی کافی زیادہ ہے"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے شاید اس ماحول اور عمران کے اطمینان پر حیرت ہو رہی تھی۔

"اسلحہ ان لوگوں کے پاس موجود ہے۔ یہ آخر کس کام آئے گا اور



جہاں تک تعداد کا تعلق ہے تو اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوا کرتی"۔ عمران نے جواب دیا تو جوانا نے کوئی جواب دینے کی بجائے ہونٹ بھینچ لئے۔ کافی دیر بعد وہ ایک ایسے علاقے میں پہنچ گئے جہاں ہر طرف لکڑی کے چھوٹے بڑے کیبن بنے ہوئے تھے۔ درمیان میں ایک بڑا سا کیبن تھا جس پر سرخ رنگ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس کیبن میں لے جایا گیا۔ اندر داخل ہوتے ہی عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ ایک کافی بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کے فرش پر گھاس کے اوپر شیروں کی کھالیں بچھی ہوئی تھیں۔ ایک طرف لکڑی کے دو اونچے اونچے سٹول تھے جن میں سے ایک پر ایک لمبے قد اور انتہائی طاقتور جسم کا آدمی چڑھا بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لمبا سا نیزہ تھا جس کے سرے پر کسی چوہے کی نسل کے جانور کی کھوپڑی ٹنگی ہوئی تھی جبکہ دوسرے سٹول پر ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سانپ کی شکل کی لاٹھی تھی۔ اس کے دائیں اور بائیں چار قوی ہیکل آدمی کھڑے تھے۔ ان چاروں کے پاس مشین گنیں تھیں جبکہ ایک سائیڈ پر ڈومیا دیوار سے پشت لگائے کھڑی تھی۔ اس کے چہرے پر انتہائی مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"بیٹھ جاؤ اجنبی اور اپنے ساتھیوں کو بھی بیٹھنے کے لئے کہو"۔ نیزہ بردار آدمی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا ہوا ہے ڈومیا۔ تمہارے چہرے پر مایوسی کیوں ہے"۔ عمران

نے اپنے ساتھیوں کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے ڈومیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بڑے سردار اور بڑے پجاری نے مجھ سے وعدہ کرنے سے انکار کر دیا ہے"...... ڈومیا نے جواب دیا۔

"کس بات کا وعدہ"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"تمہاری جانوں کی حفاظت کا"...... ڈومیا نے جواب دیا۔

"تو اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات ہے۔ ہماری جانوں کی حفاظت انہوں نے کیا کرنی ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ وہی زندگی اور موت دینے والا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اجنبی۔ تم نے ہماری توہین کی ہے۔ میں جاشوکا قبیلے کا بڑا سردار ہوں لیکن تم نے مجھ سے بات کرنے کی بجائے بو گوئی لڑکی سے بات کڑنا شروع کر دی ہے۔ میں اس توہین پر تمہیں موت کی سزا دے سکتا ہوں۔ یہ میرا قبیلہ ہے اور یہاں جو کوئی بھی موجود ہے اس کی زندگی اور موت کا فیصلہ کرنے کا اختیار مجھے حاصل ہے"...... بڑے سردار نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ادب سے بات کرو بوڑھے لومڑ۔ تم نہیں جانتے کہ تم جاکوہاما کے پرنس جوزف کے آقا سے بات کر رہے ہو اور تم یقیناً جانتے ہو گے کہ جاکوہاما قبیلہ دیوتاؤں کا قبیلہ ہے اور میرا ساتھی شمعولی قبیلے کا پرنس ہے اور شمعولی قبیلہ بھی افریقہ کا انتہائی طاقتور قبیلہ ہے اور



باس اس کا بھی ماسٹر ہے"...... اچانک جوزف نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ تم جاکوہاما قبیلے سے ہو"...... سردار کے ساتھ دوسرے سٹول پر بیٹھے ہوئے بوڑھے نے بے اختیار چونک کر کہا۔

"ہاں۔ میں جاکوہاما قبیلے کے بڑے سردار کا اکلوتا بیٹا ہوں"۔ جوزف نے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم واقعی جاکوہاما کے ہو۔ تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم افریقہ کے جاکوہاما ہو۔ شیروں کا قبیلہ۔ دیوتاؤں کا قبیلہ۔ میں تمہیں سلام پیش کرتا ہوں"...... بوڑھے نے یکلخت اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جوزف کے سامنے رکوع کے بل جھک گیا۔ اس کے جھکتے ہی سردار بھی اچھل کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ بھی جوزف کے سامنے رکوع کے بل جھک گیا اور اس کے ساتھ ساتھ کیبن میں موجود تمام مسلح آدمی بھی رکوع کے بل جھک گئے اور عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگنے لگی جبکہ جوانا اور ڈومیا دونوں کے چہروں پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میرے سامنے نہیں۔ میرے آقا کے سامنے جھک جاؤ"۔ جوزف نے کہا تو وہ سب تیزی سے عمران کی طرف مڑے۔

"سنو سردار اور پجاری۔ میں یہاں تمہیں اپنے سامنے جھکانے کے

لئے نہیں آیا بلکہ تمہاری حفاظت کے لئے آیا ہوں۔ میری بات غور سے سنو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو وہ سب سیدھے کھڑے ہوگئے۔

"ہماری حفاظت سے کیا مطلب ہے تمہارا جاکوہاما کے آقا"۔ بڑے سردار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام عمران ہے اور تمہارا کیا نام ہے سردار"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"روگاٹا۔ میرا نام روگاٹا ہے"...... سردار نے جواب دیا۔

"تو تم اور بڑا پجاری یہاں ہمارے ساتھ بیٹھو۔ باقی لوگوں کو باہر بھیج دو پھر میری بات غور سے سنو"...... عمران نے کہا تو سردار نے سوائے بڑے پجاری کے باقی سب کو باہر جانے کا حکم دے دیا اور پھر وہ سب کھالوں پر آمنے سامنے بیٹھ گئے۔ ڈومیا بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔

"روگاٹا تمہیں معلوم ہے کہ لاہیما میں کیا ہو رہا ہے"...... عمران نے سردار سے پوچھا۔

"کیا ہو رہا ہے۔ وہاں بو گوئی قبیلہ اور اس کا سردار کاچوما رہتا ہے"...... بڑے سردار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہاں زمین کے نیچے ایک اڈہ بنایا گیا ہے جس میں بڑی بڑی مشینیں لگائی گئی ہیں تاکہ ان کی مدد سے پورے افریقہ میں بسنے والے قبائلیوں کا خاتمہ ہو سکے"...... عمران نے کہا تو سردار اور پجاری



دونوں چونک پڑے اور پھر انہوں نے ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا جاکوہاما کے آقا عمران"...... اس بار بڑے پجاری نے کہا۔

"میری بات چھوڑو اور مجھے معلوم ہے کہ تمہیں بھی اس کے بارے میں علم ہے اور تمہیں خاموش رکھنے کے لئے تمہارے قبیلے کو یہ لباس اور یہ مشین گنیں دی گئی ہیں۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو جاکوہاما کے آقا عمران"...... اس بار بڑے سردار نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں اس اڈے کو تباہ کر کے پورے افریقہ کے قبیلوں کو بچانا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"جاکوہاما کے آقا۔ اس معاملے میں ہم تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہم نے دیوتاؤں کے سامنے حلف لیا ہے کہ ہم نہ ہی کسی کو اس بارے میں بتائیں گے اور نہ کسی کی ان کے خلاف مدد کریں گے۔ اس حلف کے بعد ہمیں یہ مشین گنیں اور لباس دیئے گئے ہیں۔ ہمارے آدمیوں کو یہ گنیں چلانی بھی سکھائی گئیں اور ہم سے وعدہ کیا گیا ہے کہ وہ ہمیں اور بھی بہت کچھ دیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے ہم سے حلف لیا ہے کہ سوائے دیوتاؤں کے بڑے دن کے ہمارے قبیلے کا کوئی آدمی لاہیما نہ جا سکے گا۔ اگر جائے گا تو وہ

اسے ہلاک کر دیں گے اور ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہ ہو گا اور
دیوتاؤں کا دن سال میں ایک بار آتا ہے اور وہ دن اس وقت آتا ہے
جب بارشیں ہوتی ہیں اور ابھی بارشیں ہونے میں بہت مہینے پڑے
ہیں"...... بڑے سردار نے کہا۔

"کیا یہ حلف اور قبیلوں سے بھی لیا گیا ہے یا صرف تم سے ہی لیا
گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہم سمیت پانچ قبیلوں سے یہ حلف لیا گیا ہے"...... بڑے سردار
نے جواب دیا۔

"کیا کاتنک قبیلہ بھی حلف لینے میں شامل ہے"...... عمران نے
پوچھا۔

"ہاں جاکوہاما کے آقا۔ وہ بھی شامل ہے"...... سردار نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم نے تو حلف نہیں لیا۔ اس لئے ہم تو وہاں جا سکتے
ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تم جا سکتے ہو۔ تم چونکہ جاکوہاما قبیلے کے سردار کے
اکلوتے بیٹے کے آقا ہو اس لئے ہم تمہیں نہیں روک سکتے ورنہ اس
سے پہلے ہم نے فیصلہ کر لیا تھا کہ تم سب کو ہلاک کر دیں گے
کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ تم وہاں جا کر اڈے کو تباہ کرنا چاہتے ہو اور
ہم ایسا نہیں چاہتے تھے کیونکہ اس طرح ہمیں مزید اسلحہ، لباس اور
اچھی خوراک ملنی بند ہو جاتی"...... بڑے سردار نے کہا تو عمران بے



اختیار مسکرا دیا۔

"بڑے سردار اور بڑے پجاری۔ تم وہاں بغیر دیوتاؤں کے بڑے
دن کے بھی جا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ہم بھی بڑے دن ہی جا سکتے ہیں اس کے علاوہ کوئی نہیں
جا سکتا۔ اسی بات کا تو حلف لیا گیا ہے"...... بڑے سردار نے جواب
دیا۔

"تمہارے قبیلے میں ایسے لوگ تو ہوں گے جو انہیں ہماری آمد کی
اطلاع دے سکتے ہوں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہاں سے وہاں کوئی نہیں جا سکتا۔ اس لئے اطلاع دی
ہی نہیں جا سکتی"...... بڑے سردار نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ
مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ کھلا اور ایک قبائلی آدمی اندر
داخل ہوا۔

"سردار۔ بوگوئی سردار کا ایلچی آیا ہے اور ملاقات چاہتا ہے"۔ آنے
والے نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ اسے بٹھاؤ ہم اس سے ابھی ملاقات کرتے ہیں"۔ بڑے
سردار نے کہا۔

"کتنے آدمی آئے ہیں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ایلچی ہمیشہ تین ہوتے ہیں"...... اطلاع لانے والے نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"پھر میں بھی ان سے ملوں گا سردار"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر انہیں یہیں بلوا لیتے ہیں"...... بڑے سردار نے کہا۔

"ہاں بلوا لو"...... عمران نے کہا تو سردار نے آنے والے کو کہا کہ ایلچیوں کو یہیں لایا جائے۔ اطلاع لے آنے والا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو تین آدمی اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا اور پھر ان کی نظریں ڈومیا پر جم گئیں لیکن پھر انہوں نے جلدی سے بڑے سردار اور بڑے پجاری کو سلام کیا جو اس دوران دوبارہ اٹھ کر سٹولوں پر بیٹھ گئے تھے جبکہ عمران اپنے ساتھیوں اور ڈومیا سمیت ویسے ہی فرش پر بچھی ہوئی شیروں کی کھالوں پر بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا پیغام لائے ہو"...... بڑے سردار نے پوچھا۔

"سردار کاچوما کا پیغام ہے کہ تمہارے قبیلے میں ان کے دشمن اجنبی آئے ہیں۔ انہیں حلف کے مطابق سردار کاچوما کے حوالے کر دیا جائے ورنہ اسے حلف کی خلاف ورزی سمجھا جائے گا"...... ایلچی نے کہا۔

"تمہارا سردار جھوٹ بولتا ہے۔ ہم نے یہ حلف نہیں دیا کہ ہم اپنے مہمانوں کو اس کے حوالے کر دیں گے۔ جاؤ جا کر اسے میرا پیغام دے دو"...... بڑے سردار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارا پیغام پہنچ جائے گا سردار۔ لیکن یہ ڈومیا تو بوگوئی عورت ہے۔ یہ یہاں کوئی موجود ہے"...... ایلچی نے کہا۔

"یہ بھی مہمانوں کے ساتھ آئی ہے۔ اس لئے یہ بھی اب مہمان



ہے"...... بڑے سردار نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے سردار۔ اب ہمیں اجازت دو"...... ایلچی نے کہا تو سردار نے ہاتھ اٹھا کر اسے جانے کی اجازت دے دی اور وہ تینوں تیزی سے مڑے اور کیبن سے باہر چلے گئے۔

"اس سے زیادہ میں جاکوہاما کے آقا کی کوئی مدد نہیں کر سکتا"۔ بڑے سردار نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"شکریہ۔ اب ہمیں اجازت دو تاکہ ہم یہاں گھومیں پھریں۔ تمہارا قبیلہ دیکھیں اور آرام کرنے کے لئے کوئی جگہ بھی دے دو"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو سردار نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے نیزے کو اپنے کاندھے سے لگایا اور پھر دونوں ہاتھوں سے زور سے تالی بجائی تو ایک قبائلی اندر داخل ہوا اور سردار کے سامنے جھک گیا۔

"ہم نے آنے والوں کو اپنا مہمان بنا لیا ہے۔ اب یہ ہمارے مہمان ہیں۔ انہیں سب سے بڑی جھونپڑی دکھا دو۔ یہ اب وہاں رہیں گے اور پورے قبیلے کو بتا دو کہ جب تک مہمان یہاں رہیں ان کی حفاظت قبیلے کی ذمہ داری ہو گی"...... بڑے سردار نے کہا۔

"جو حکم سردار"...... آنے والے نے کہا۔

"تم اس کے ساتھ جاؤ اور بے فکر رہو۔ جاشوکا قبیلے کی سرزمین پر اب تم محفوظ ہو"...... بڑے سردار نے کہا۔

"شکریہ سردار"...... عمران نے کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں اور ڈومیا کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے سردار کے آدمی کے ساتھ کیبن

سے باہر آ گیا۔ باہر ہزاروں مرد، عورتیں اور بچے اکٹھے تھے۔ وہ شاید کوئی فیصلہ سننے کے منتظر تھے۔ سردار کے آدمی نے باہر نکل کر چیخ چیخ کر سردار کا فیصلہ سنایا تو پورے قبیلے نے سر جھکا دیئے اور پھر وہ تیزی سے مڑے اور ادھر ادھر بکھر گئے۔

"آؤ مہمانو"...... سردار کے آدمی نے کہا۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... عمران نے اس آدمی سے پوچھا۔

"میرا نام کشاکا ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"کشاکا۔ کیا تم کبھی بوگوئی گئے ہو"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"نہیں سردار کے مہمان۔ میں وہاں کبھی نہیں گیا۔ وہاں صرف سردار اور پجاری جاتے ہیں یا پھر قبیلے کے بوڑھے جاتے ہیں"۔ کشاکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہاں کوئی ایسا بوڑھا بھی موجود ہے جو وہاں گیا ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ بوڑھا جاگو تو وہاں بڑا طویل عرصہ رہ بھی چکا ہے"۔ کشاکا نے جواب دیا۔

"کیا اس سے ملاقات ہو سکتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"بالکل۔ میں ابھی اسے لے آتا ہوں"...... ایک کیبن کے سامنے پہنچ کر کشاکا نے رکتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔



"یہ تمہاری جھونپڑی ہے سردار کے مہمان"...... کشاکا نے کیبن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم جاگو کو لے آؤ۔ ہم نے ان سے باتیں کرنی ہیں"...... عمران نے کہا تو کشاکا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا جبکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کیبن میں آ گیا۔ یہ کیبن بھی ایک بڑے کمرے پر مشتمل تھا جس کے فرش پر گھاس بچھی ہوئی تھی اور گھاس کے اوپر ہرنوں کی کھالیں ڈالی گئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور کشاکا اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک بوڑھا قبائلی تھا لیکن بوڑھا ہونے کے باوجود وہ خاصا صحت مند نظر آ رہا تھا۔

"یہ جاگو ہے۔ میں نے اسے بتا دیا ہے کہ تم سردار کے مہمان ہو اس لئے یہ تم سے ملاقات پر خوشی سے آمادہ ہو گیا۔ تم اس سے ملاقات کرو میں تم لوگوں کے لئے کھانے پینے کا بندوبست کرتا ہوں"...... کشاکا نے کہا اور واپس چلا گیا۔ جاگو نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو سلام کیا۔

"آؤ بیٹھو جاگو۔ میرا نام عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں جوزف اور جوانا اور یہ ہماری ساتھی بوگوئی قبیلے کی ڈومیا ہے"۔ عمران نے جاگو سے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"جاگو کے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے جناب کہ سردار کے مہمان مجھ سے ملاقات کریں"...... جاگو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جاگو۔ تم بزرگ آدمی ہو۔ ہم یہاں اس لئے آئے ہیں کہ لاہیما

میں کچھ غیر ملکیوں نے زیر زمین اڈہ بنایا ہے جہاں وہ ایسی ایسی مشینیں لگا رہے ہیں جن کی مدد سے پورے افریقہ کو تباہ کر دینا چاہتے ہیں۔ ہم افریقہ کو بچانے آئے ہیں۔ افریقہ کے سب سے بڑے اور طاقتور قبیلے جاکوہاما کا سردار جوزف اور افریقہ کے انتہائی طاقتور قبیلے شمعولی کا سردار جوانا میرے ساتھ ہیں اور اسی مقصد کے لئے بوگوئی قبیلے کی ڈومیا بھی ہمارے ساتھ ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ ہم یہاں سے تمہارے سردار کے ذریعے آسانی سے لاہیما میں داخل ہو کر اس اڈے کو تباہ کر دیں گے لیکن یہاں آکر معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے تمہارے سردار اور پجاری سے حلف لیا ہوا ہے کہ وہاں کوئی نہیں جائے گا اور نہ وہ کسی کی اس سلسلے میں مدد کریں گے"۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر سردار کے مہمان۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ بوڑھے جاگو نے بڑے سادہ سے لہجے میں پوچھا۔

"کیا کوئی ایسا راستہ ہے کہ ہم بوگوئی قبیلے کی نظروں میں آئے بغیر ان کے معبد تک پہنچ سکیں"...... عمران نے کہا تو بوڑھا جاگو بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ ایک راستہ تو ہے لیکن تم وہاں سے گزر نہیں سکتے۔ وہ کالی دلدل کا راستہ ہے اور یہ کالی دلدل اس معبد کے عقب تک پہنچتی ہے"...... بوڑھے جاگو نے کہا۔

"کالی دلدل سے کیا مراد ہے تمہاری"...... عمران نے پوچھا۔



"انتہائی گہری اور خطرناک دلدل کو ہم کالی دلدل کہتے ہیں۔ جاشوکا سے لاہیما کے درمیان بہت سی کالی دلدلیں ہیں صرف ایک راستہ ان دلدلوں کے درمیان سے ہو کر جاتا ہے ورنہ اور کوئی راستہ نہیں ہے"...... بوڑھے جاگو نے کہا۔

"لیکن تم نے کہا ہے کہ ہم اس کالی دلدل والے راستے سے نہیں گزر سکتے۔ تو کیا اور کوئی گزر سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو بوڑھے جاگو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں۔ میں اس راستے سے جا سکتا ہوں اور میرے قبیلے کے کچھ اور لوگ بھی جا سکتے ہیں جو نیڈا چلا سکتے ہیں لیکن یہ بہت مشکل کام ہے۔ ذرا سی غفلت سے آدمی دلدل میں دفن ہو جاتا ہے"۔ جاگو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"نیڈا کیا ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ ایک چھوٹی سی کشتی ہوتی ہے جس کے نیچے گینڈے کی کھال لگی ہوتی ہے۔ نیڈا تھالی کی طرح گول ہوتی ہے۔ یہ دلدل کے اندر ڈوبتی نہیں ہے اور اس کے اوپر پھسلتی ہوئی آگے بڑھی چلی جاتی ہے لیکن اس کو چلانے کے لئے خصوصی لکڑیاں ہوتی ہیں۔ اگر ذرا سی بھی غلطی ہو جائے تو نیڈا الٹ جاتی ہے اور پھر آدمی کو کوئی نہیں بچا سکتا"...... جاگو نے کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"اوہ۔ تو تم اسے نیڈا کہتے ہو۔ کیا یہاں کسی کے پاس ہے یہ"۔ عمران نے کہا۔

"میرے پاس ہے"...... جاگو نے کہا۔

"کیا تم ہمیں دکھا سکتے ہو۔ خاص طور پر وہ لکڑیاں جس سے تم اسے چلاتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ اگر تم کہو تو میں اپنی جھونپڑی سے لے آؤں"...... جاگو نے کہا۔

"ضرور"...... عمران نے کہا تو جاگو کھڑا ہو گیا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"تم نیڈا نہیں چلا سکو گے عمران۔ یہ انتہائی خطرناک چیز ہے۔ میں نے سنا ہے کہ کم ہی لوگ اس سے دلدل کو پار کر سکتے ہیں"۔ ڈومیا نے کہا۔

"ماسٹر۔ یہ نیڈا کیا ہے۔ کیا آپ اس کے بارے میں پہلے سے جانتے ہیں"...... جوانا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں نے کتابوں میں پڑھا ہوا ہے کہ افریقہ کے انتہائی دلدلی علاقوں کے قبائل ان دلدلوں پر ایک تھالی نما کشتی میں بیٹھ کر سفر کرتے ہیں لیکن اس کی نہ ہی کسی کتاب میں تصویر دیکھی ہے اور نہ ہی اس کی کوئی تفصیل نظر آئی۔ میرے ذہن میں بھی نہ تھا کہ جاشو کا بھی ایسی کشتی بناتے ہوں گے۔ اب جاگو نے اس نیڈا کے متعلق بتایا ہے تو مجھے سب یاد آگیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن یہ کشتی چلتی کیسے ہو گی باس"...... جوانا نے حیران ہو کر پوچھا۔



"چپوؤں کی طرح دو لکڑیاں ہوتی ہیں جن کے نیچے چھوٹی چھوٹی اور خاص قسم کی تھالیاں لگی ہوتی ہیں جن کے کنارے قدرے اوپر کو اٹھے ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعے اسے چلایا جاتا ہے لیکن یہ واقعی انتہائی مہارت کا کام ہے کیونکہ ذرا سی غلطی سے آدمی دلدل میں گر سکتا ہے اور یہ دلدلیں اس قدر خوفناک ہوتی ہیں کہ ایک بار نیچے گرنے کے بعد اس سے نکل آنا ناممکن ہو جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو جوزف اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ کچھ دیر بعد کیبن کا دروازہ کھلا اور بوڑھا جاگو اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک ہاتھ میں دو لکڑیاں پکڑی ہوئی تھیں جبکہ دوسرے ہاتھ میں اس نے ایک چھوٹی سی تھالی نما کشتی اٹھائی ہوئی تھی جس کے کنارے چاروں طرف سے اوپر کو ایک خاص انداز میں اٹھے ہوئے تھے۔ یہ کشتی بس اتنی بڑی تھی کہ اس میں دو پیر رکھنے کی جگہ تھی۔

"یہ ہے نیڈا جناب"...... جاگو نے کہا تو عمران نے اس کے ہاتھ سے وہ تھالی لے کر اسے غور سے دیکھا۔ یہ عام لوہے کی بنی ہوئی تھی۔ اس کے نیچے واقعی گینڈے کی کھال لگائی گئی تھی۔ اندر چمڑے کے دو کلپ سے لگے ہوئے تھے جن میں پیر پھنسائے جا سکتے تھے۔ عمران کافی دیر تک اسے الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا پھر اس نے اسے رکھا اور لکڑی اٹھا کر اس کے نیچے لگی ہوئی تھالی کو دیکھنے لگا۔ یہ بھی خصوصی انداز کی تھی۔ اس تھالی کے نیچے بھی گینڈے کی کھال موجود تھی۔

"کیا اس سے بڑے نیڈے بھی ہوتے ہیں"...... عمران نے جاگو سے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ بس یہی نیڈا ہوتا ہے۔ یہ بھی ہمارے بزرگوں سے چلا آرہا ہے۔ اب تو اسے بہت کم استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں خطرہ بہت زیادہ ہوتا ہے"...... جاگو نے جواب دیا۔

"یہاں اسے کون بنا سکتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں بنا سکتا ہوں جناب"...... جاگو نے کہا۔

"کیا تمہارے پاس بھٹی ہے جس میں لوہا ڈال کر تم اسے بناتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں نیزے تیار کرتا ہوں اور جاگو کے نیزے اس سارے علاقے میں مشہور ہیں"...... جاگو نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اگر اتنا بڑا نیڈا تیار کیا جائے جس میں چار افراد بیٹھ سکیں تو کیا یہ تیار ہو سکتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"چار افراد بیٹھ سکیں۔ نہیں جناب۔ نیڈا تو اتنا بڑا نہیں ہوتا"...... جاگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر میں بنانا چاہوں تو"...... عمران نے کہا۔

"بن تو جائے گا لیکن وہ چلے گا نہیں کیونکہ اس پر وزن زیادہ ہو جائے گا"...... جاگو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم واقعی عقل مند آدمی ہو بزرگ جاگو۔ مجھے تمہاری بات سن



کر خوشی ہوئی ہے لیکن تم فکر نہ کرو میں جہاز جتنا نیڈا بھی بنا کر دلدل میں چلا سکتا ہوں۔ مجھے صرف اس کی خاص تکنیک دیکھنی تھی وہ میں نے دیکھ لی ہے اور اب میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ کس طرح استعمال کی جا سکتی ہے۔ لیکن میں اسے جلد از جلد تیار کرانا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کا حکم ہو۔ آج رات اس پر کام شروع کر دیتا ہوں لیکن آپ کو میرے ساتھ میری جھونپڑی میں جانا ہو گا"۔ جاگو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم رات کو آجانا۔ ہم ساتھ چلیں گے اور پھر سب مل کر بڑا نیڈا بنا لیں گے اور کل صبح ہم اس پر سفر کریں گے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن گینڈے کی کھال تو فوری نہیں مل سکتی جناب"۔ جاگو نے اچانک ایک خیال کے آتے ہی کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کھال اس لئے لگائی جاتی ہے کہ یہ لوہا خراب نہ ہو۔ شاید یہاں لوہا بے حد قیمتی سمجھا جاتا ہو گا"۔ عمران نے کہا تو جاگو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کاتک قبیلے کے تقریباً تمام افراد ایک وسیع میدان میں اکٹھے تھے۔
ان میں عورتیں بھی تھیں، مرد بھی، بچے بھی اور بوڑھے بھی۔ ایک
طرف ایک اونچی چٹان سی بنی ہوئی تھی جس پر ایک بوڑھا سردار اکڑا
ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے سر پر شیر کی کھوپڑی اور کمر پر شیر کی کھال لٹکی
ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک لوہے کا موٹا سا ڈنڈا تھا جس کے
سرے پر سرخ رنگ کے دھاگے بندھے ہوئے تھے۔ ایک طرف
کرنل فریدی، کیپٹن حمید، ماہ لقا اور ٹساکو کھڑے ہوئے تھے۔ ان کا
ہیلی کاپٹر جیسے ہی گاؤں میں کھلی جگہ اترا تھا ہزاروں قبائلیوں نے
انہیں گھیر لیا تھا اور جب ٹساکو نے انہیں بتایا کہ آنے والے دنیا کے
بہت بڑے سردار ہیں تو کاتک کے سردار نے دربار عام کا اعلان کر دیا
اور اس وقت دربار عام لگا ہوا تھا لیکن ابھی معبد کا پجاری نہ آیا تھا اور
سب اس کا انتظار کر رہے تھے۔



"کرنل فریدی۔یہاں پجاری کا فیصلہ حرف آخر ہوتا ہے اس لئے
آپ اس پجاری کو کسی طرح اپنے حق میں کر لیں ورنہ تو یہ سب
لوگ ہم پر بھوکے کتوں کی طرح ٹوٹ پڑیں گے"...... کرنل فریدی
کے ساتھ کھڑے ہوئے ٹساکو نے کہا۔ اس کے چہرے پر گہری
پریشانی کے تاثرات موجود تھے جبکہ کرنل فریدی مطمئن انداز میں
کھڑا ہوا تھا۔ کیپٹن حمید کے انداز میں وہی بے نیازی تھی جو کہ
کرنل فریدی کے ساتھ ہونے پر اس کے چہرے پر اکثر نظر آتی تھی
کیونکہ اسے یقین ہوتا تھا کہ کرنل فریدی بہرحال کسی نہ کسی طرح
سچوئیشن کو سنبھال لے گا جبکہ ماہ لقا کے چہرے پر پریشانی کی بجائے
حیرت اور تجسس کے تاثرات نمایاں تھے۔

"مجھے معلوم ہے۔ تم فکر نہ کرو"...... کرنل فریدی نے سادہ سے
لہجے میں جواب دیا اور اسی لمحے ایک طرف شور سا اٹھا اور لوگ تیزی
سے ہٹنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد ایک بہت موٹا آدمی ہاتھی کی طرح جھومتا
ہوا آگے بڑھتا دکھائی دیا۔ اس کے سر پر رنگ برنگے پروں کا تاج تھا۔
اس کے ہاتھ میں ایک ٹیڑھی سی لکڑی تھی۔ وہ واقعی بے حد موٹا تھا
حالانکہ کاتک قبیلے کے افراد بے حد سمارٹ تھے۔ ان کے جسم ٹھوس
اور سڈول تھے لیکن یہ پجاری اس قدر موٹا تھا کہ لگتا تھا جیسے انسان
کی بجائے ہاتھی ہو۔ اس کے منہ سے عجیب سی آوازیں نکل رہی
تھیں۔ پھر وہ آگے بڑھ کر ایک چوڑی لیکن زمین سے تھوڑی سی بلند
چٹان پر بیٹھ گیا۔ اس نے آلتی پالتی ماری اور اپنی آنکھیں بند کر کے

دونوں ہاتھ ہوا میں عجیب سے انداز میں لہرانے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد اس کے ہاتھ اس طرح اس کی گود میں گرے جیسے بے جان ہو گئے ہوں۔ اس کے ساتھ ہی اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں کھل گئیں۔ اب وہ بڑے غور سے کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

"سردار۔ یہ اجنبی کون ہیں۔ کہاں سے آئے ہیں اور کیسے آئے ہیں"...... اچانک اس موٹے پجاری نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ اڑنے والے مشینی پرندے کے پیٹ میں بیٹھ کر یہاں آئے ہیں۔ ان کے ساتھ بو گوئی ہے جس کا نام ٹسا کو ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ یہ دنیا کے بڑے سردار ہیں اور کسی خاص کام سے ہمارے قبیلے میں آتے ہیں اس لئے میں نے دربار عام لگایا ہے تاکہ سب کے سامنے ان سے بات ہو سکے اور ان کے بارے میں فیصلہ کیا جا سکے"۔ سردار نے اونچی آواز میں کہا۔ اس کی زبان کرنل فریدی اور ٹسا کو ہی سمجھ رہے تھے جبکہ ماہ لقا اور کیپٹن حمید دونوں کو اس کا ایک لفظ بھی سمجھ نہ آرہا تھا۔

"یہ کیا کہہ رہا ہے کرنل"...... ماہ لقا نے کرنل فریدی سے پوچھا۔

"بعد میں بتاؤں گا۔ فی الحال مجھے سچوئیشن کو ڈیل کرنے دو"۔ کرنل فریدی نے قدرے سرد لہجے میں جواب دیا اور ماہ لقا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔



"ہاں تو بو گوئی ٹسا کو۔ اب سب کے سامنے بتاؤ کہ یہ کون ہیں۔ کس قبیلے کے سردار ہیں۔ ان کا قبیلہ کتنا بڑا ہے اور اس قبیلے کا کیا نام ہے۔ یہ یہاں کیوں آئے ہیں"...... سردار نے ٹسا کو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام کرنل فریدی ہے کاتنک سردار"...... کرنل فریدی نے کہا تو سردار اور پجاری کے ساتھ ساتھ وہاں موجود کاتنک قبیلے کے تمام لوگ بے اختیار اچھل پڑے۔ ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اجنبی سردار۔ کیا تم ہماری زبان بول اور سمجھ لیتے ہو"۔ سردار نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں کاتنک سردار۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ کاتنک قبیلے کا دیوتا کاڈو جو روشنی کا دیوتا ہے میرا دوست ہے۔ اس کی خاص نشانی میرے پاس موجود ہے"...... کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کا رومال تھا جس کے اندر سفید سفید آڑھی ترچھی لکیریں تھیں۔ درمیان میں ایک سفید دائرہ تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے رومال کے درمیان میں سورج ہو جس کی کرنیں ادھر ادھر جا رہی ہوں۔ کرنل فریدی نے جیسے ہی اس رومال کو لہرایا موٹے پجاری نے فوراً اپنا سر جھکا دیا۔ سردار نے بھی سر جھکا دیا اور پھر تمام قبیلے والوں نے سر جھکا دیئے۔

"تم واقعی عظیم سردار ہو۔ کیونکہ تم دیوتا کاڈو کے دوست ہو"۔ پجاری نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو پورے قبیلے نے عظیم کاڈو کے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔

"عظیم سردار اور اس کے ساتھیوں کے بیٹھنے کے لئے شیروں کی کھالیں پیش کی جائیں"...... سردار نے کہا تو چند ہی لمحوں میں ان کے سامنے شیروں کی کھالیں بچھا دی گئیں۔ کرنل فریدی اپنے ساتھیوں سمیت ان کھالوں پر اطمینان سے بیٹھ گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کاتک قبیلے میں شیر کا کھال پر صرف وہی بیٹھ سکتا ہے جسے کاتک قبیلے کا سب سے بڑا بہادر ہونے کا اعزاز حاصل ہو۔

"اب عظیم سردار بتائے کہ ہم عظیم سردار کی کیا خدمت کر سکتے ہیں تاکہ روشنی کا دیوتا کاڈو ہم پر راضی رہے"...... سردار نے کہا۔

"تمہارے ساتھ علاقہ ہے لاہیما۔ وہاں شیطانی غیر ملکیوں نے زمین کے اندر ایک شیطانی اڈہ بنایا ہوا ہے جس کے ذریعے وہ پوری دنیا کے لوگوں کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ ہم یہاں اس لئے آئے ہیں تاکہ اس اڈے کو تباہ کر سکیں۔ تم اس سلسلے میں ہماری کیا مدد کر سکتے ہو"...... کرنل فریدی نے اونچی آواز میں کہا۔

"عظیم سردار۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہم اس سلسلے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے کیونکہ ہم نے بوگوئی قبیلے سے دوستی کا حلف اٹھایا ہوا ہے اور اگر ہم نے اس کے دشمنوں کی مدد کی تو ہم پر عظیم دیوتاؤں کا قہر نازل ہو گا اور اس قہر سے ہمیں کاڈو دیوتا بھی نہ بچا سکے



گا اس لئے تم یہاں تو رہ سکتے ہو لیکن ہم اس سلسلے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے"...... سردار نے واضح اور دو ٹوک لہجے میں کہا تو کرنل فریدی ان کی صاف گوئی پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہمیں صرف اتنی مدد چاہئے کہ ہم وہاں تک اس طرح پہنچ جائیں کہ انہیں ہمارے پہنچنے کا علم نہ ہو سکے۔ کوئی ایسا راستہ جس پر ان کے آدمیوں کا پہرہ نہ ہو"...... کرنل فریدی نے اونچی آواز میں کہا۔

"ہاں۔ اس کام میں ہم تمہاری مدد کر سکتے ہیں۔ تمہیں ایسا راستہ بتا سکتے ہیں لیکن ہم میں سے کوئی تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا اور ہم انہیں اطلاع دینے کے بھی پابند ہوں گے"...... سردار نے ایک بار پھر صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم لوگوں نے انہیں اطلاع دینی ہے تو مجھے علیحدہ راستہ پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ ٹھیک ہے میں کاڈو دیوتا کو کہہ دوں گا کہ کاتک سردار اور پجاری نے میری مدد نہیں کی۔ پھر وہ چاہے گا تو تم سے روشنی چھین لے گا اور تم اندھیروں میں بھٹکتے رہ جاؤ گے"۔ کرنل فریدی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تم کیا چاہتے ہو کہ ہم انہیں اطلاع نہ دیں"...... سردار نے کہا۔

"ہاں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ تم ہمارے وہاں جانے کی اطلاع انہیں نہ کرو"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کاڈو دیوتا کے لئے ہم ایسا کرنے کے لئے تیار

ہیں"...... سردار نے جواب دیا۔

" کوئی ایسا آدمی ہمارے ساتھ کر دو جو اس راستے کے بارے میں بخوبی جانتا ہو تاکہ ہم ابھی روانہ ہو جائیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

" ابھی۔ اوہ نہیں۔ تم کاڈو دیوتا کے دوست ہو۔یہاں ہمارے قبیلے کے مہمان ہو۔یہاں سات روز تک رہو پھر چلے جانا"...... سردار نے کہا۔

" نہیں۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔ہم نے ابھی جانا ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

" اس راستے سے صرف بڑا پجاری یا اس کا نائب واقف ہے۔ بڑے پجاری تم کیا کہتے ہو"...... سردار نے کہا اور فقرے کے آخر میں وہ اس موٹے پجاری سے مخاطب ہو گیا تھا۔

" اجنبی۔ تم کون سے راستے سے جانا چاہتے ہو۔ تاریک راستے سے یا روشن راستے سے"...... موٹے پجاری نے کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ایسے راستے سے جس کا علم بو گوئی قبیلے کو نہ ہو اور ہم ان کے معبد تک اس طرح پہنچ جائیں کہ وہ ہمیں نہ دیکھ سکیں"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

" پھر تو تمہیں تاریک راستے سے ہی جانا ہو گا لیکن تم تو روشنی کے دیوتا کے دوست ہو تم تاریک راستے سے کیسے جا سکتے ہو"۔



بڑے پجاری نے کہا۔

" کاڈو دیوتا ہمیں خود ہی روشنی مہیا کر دے گا۔ تم اس کی فکر مت کرو"...... کرنل فریدی نے کہا۔

" تو پھر کاما تمہارے لئے بہترین رہبر ثابت ہو گا۔ کہاں ہے کاما۔ حاضر ہو"...... موٹے پجاری نے کہا تو ایک ادھیڑ عمر قبائلی تیزی سے آگے بڑھا اور موٹے پجاری کے سامنے پہنچ کر رکوع کے بل جھک گیا۔

" کاما۔ تم لومڑی کی طرح ہوشیار اور چوہے کی طرح تنگ راستوں کو جانتے ہو۔ہم تمہیں کاڈو دیوتا کے ساتھیوں کا رہبر مقرر کرتے ہیں۔انہیں اپنے ساتھ ڈرگنی راستے سے لے جاؤ اور اپنی سرحد پر چھوڑ کر واپس آجاؤ"...... موٹے پجاری نے اپنے سامنے جھکے ہوئے قبائلی سے کہا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... قبائلی نے جس کا نام کاما تھا اسی طرح جھکے جھکے انداز میں انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

" پھر جاؤ ان کے ساتھ اور باقی سب لوگ بھی جائیں اور ہم بھی جا رہے ہیں"...... موٹے پجاری نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ چٹان سے اٹھا اور اسی طرح جھومتا جھامتا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر سے آیا تھا۔ قبائلی سردار بھی چٹان سے اترا اور اپنے کیبن کی طرف چلا گیا۔ باقی قبائلی بھی تتر بتر ہو گئے جبکہ کاما قبائلی کرنل فریدی کے سامنے جا کر رکوع کے بل جھک گیا۔

"آؤ ہمارے ساتھ" ...... کرنل فریدی نے کہا اور پھر وہ اسے ساتھ لئے اس طرف کو بڑھ گیا جہاں ان کا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ کرنل فریدی اپنے ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر میں بیٹھ گیا اور اس نے کاما کو بھی اندر بٹھا لیا۔ کاما انتہائی حیرت اور دلچسپی سے ہیلی کاپٹر کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں ایسی چمک تھی جیسے کوئی بچہ پہلی بار کسی نئی چیز کو دیکھ رہا ہو۔ پھر کرنل فریدی نے اس سے سوالات کرنے شروع کر دیئے اور سوالوں کی مدد سے آخر کار اس راستے کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کر لیں۔ کاما کے مطابق یہ راستہ گھنے جنگلوں سے ہو کر گزرتا تھا۔ اس راستے میں دو بڑی خوفناک دلدلیں آتی تھیں۔ ان دلدلوں کے بعد لاہیما کی سرحد آتی تھی اور کاما نے بتایا تھا کہ سرحد پر اونچے درختوں پر باقاعدہ بوگوئی قبیلے کا نشان بنا ہوا دور سے نظر آتا ہے تو کرنل فریدی نے ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کیا اور دوسرے لمحے اس نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کر دیا۔ کاما کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے لیکن وہ خاموش بیٹھا رہا تھا۔

"کرنل فریدی ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر لے گیا اور اس نے اس کا رخ اس طرف کیا جدھر کاما نے بتایا تھا۔ تقریباً دس منٹ کی پرواز کے بعد کرنل فریدی کو ایک اونچے درخت کی چوٹی پر موجود بوگوئی قبیلے کا خاص نشان نظر آ گیا تو اس نے ہیلی کاپٹر اس نشان سے کچھ پہلے درختوں کے درمیان قدرے خالی جگہ پر اتار دیا۔



"اوہ۔ تو ہم بوگوئی قبیلے کی سرحد پر آ گئے۔ وہ خوفناک دلدلیں تو پیچھے رہ گئیں" ...... ہیلی کاپٹر نیچے اترا تو کاما نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے یہیں سے واپس جانا ہے" ...... کرنل فریدی نے جو اپنے ساتھیوں سمیت اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر سے نیچے اترا تھا اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں سردار۔ میں نے یہیں سے واپس جانا ہے کیونکہ بڑے پجاری کا یہی حکم ہے" ...... کاما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے آگے کے راستے کے بارے میں مجھے تفصیل بتاؤ"۔ کرنل فریدی نے پوچھا تو کاما نے زمین پر بیٹھ کر لکیریں کھینچیں اور پھر تفصیل بتانا شروع کر دی۔ کرنل فریدی اور ٹسا کو نے اس سے کافی سوالات کئے تب جا کر انہیں سمجھ آئی کہ یہ راستہ آگے جا کر کہاں کہاں سے گزرتا ہے۔ راستے میں کس کس قسم کی رکاوٹیں ہیں اور کہاں جا کر یہ راستہ ختم ہوتا ہے۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو" ...... کرنل فریدی نے کہا تو کاما نے سلام کیا اور واپس مڑ گیا لیکن تھوڑی دور جانے کے بعد وہ مڑا اور واپس آ گیا۔

"آپ کاڈو دیوتا کے ساتھی ہیں۔ اگر آپ وعدہ کریں کہ کاڈو دیوتا سے میری سفارش کریں گے کہ وہ میرے بیٹے کو روشنی دے کر بڑا پجاری بنا دے تو میں آپ کو ایک راز کی بات بتا سکتا ہوں"۔ کاما

نے قریب آکر بڑے پراسرار انداز میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میرا وعدہ کہ ہم کاڈو دیوتا سے تمہاری سفارش کریں گے۔ لیکن ماننا نہ ماننا تمہارے دیوتا کی مرضی ہے"۔ کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ وہ دیوتا ہے۔ ماننا نہ ماننا تو اس کی مرضی ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ تمہاری سفارش مان لے گا۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ یہ بڑا پجاری بوگوئی قبیلے سے ملا ہوا ہے۔ بوگوئی قبیلے کے آدمی خفیہ طور پر آتے ہیں اور بڑے پجاری سے ملتے ہیں۔ آج بھی جب بڑا پجاری دربار میں بیٹھا تھا تو دو بوگوئی اس سے ملنے آئے تھے۔ وہ اس کی جھونپڑی میں موجود تھے۔ دربار کے بعد بڑا پجاری ان سے ملے گا اور مجھے یقین ہے کہ اس نے انہیں اس راستے کے بارے میں بھی بتا دیا ہو گا اور تمہارے متعلق بھی"...... کاما نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تمہارا شکریہ ہم ہوشیار رہیں گے۔ اب تم جاؤ"۔ کرنل فریدی نے کہا تو کاما نے ایک بار پھر سلام کیا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ درختوں میں غائب ہو گیا۔

" اگر کاما کی بات سچ ہے کرنل صاحب تو پھر تو بوگوئی قبیلے کے لوگوں کو یہاں موجود ہونا چاہئے تھا"...... ٹساکو نے کہا۔

" ہم ہیلی کاپٹر پر آئے ہیں جبکہ وہ پیدل واپس جائیں گے اور پھر اطلاع کے بعد ان کے آدمی یہاں پہنچیں گے۔ اتنی جلدی وہ یہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا اور ٹساکو نے اثبات



میں سر ہلا دیا۔

" اب آپ کا کیا پروگرام ہے کرنل"...... ماہ لقا نے پوچھا۔

" میرا خیال ہے کہ ہم مزید راستہ بھی ہیلی کاپٹر پر طے کر سکتے ہیں بشرطیکہ ہم ہیلی کاپٹر کی پرواز نیچی رکھیں ورنہ یہاں سے پیدل جاتے جاتے تو ہمیں کافی وقت لگ جائے گا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

" آپ نے درست فیصلہ کیا ہے"...... ماہ لقا نے فوراً کہا اور کرنل فریدی نے انہیں واپس ہیلی کاپٹر میں بیٹھنے کے لئے کہا اور تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک بار پھر فضا میں بلند ہو گیا لیکن اس بار کرنل فریدی نے اس کی بلندی اتنی رکھی تھی کہ وہ درختوں سے نہ ٹکرا سکے۔ ہیلی کاپٹر آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

" اسلحہ وغیرہ نکال کر اپنے پاس رکھ لو ہمیں اب انتہائی تیز ایکشن کرنا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید نے ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے میں موجود سیاہ تھیلا اٹھایا اور اس میں سے اسلحہ نکال کر ماہ لقا اور ٹساکو میں تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے کچھ ضروری اسلحہ اپنے پاس رکھا اور تھیلا کرنل فریدی کی طرف بڑھا دیا۔ کرنل فریدی نے ایک ہاتھ سے ہیلی کاپٹر کا کنٹرول سنبھالا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے ضروری اسلحہ نکال کر اپنی جیبوں میں ڈالنا شروع کر دیا۔

" اب اس کے بعد ہمیں آگے پیدل جانا چاہئے"...... کرنل فریدی نے کچھ دیر کے بعد کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک کھلی

جگہ پر ہیلی کاپٹر اتار دیا۔ پھر وہ سب ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آئے۔

" کیپٹن حمید تم دوربین لے کر کسی اونچے درخت پر چڑھو اور ماحول کا جائزہ لو"...... کرنل فریدی نے کیپٹن حمید سے کہا اور کیپٹن حمید تیزی سے ایک درخت کی طرف بڑھ گیا۔

" ابھی تو ہم فضا سے نیچے آئے ہیں۔ اگر کچھ ہوتا تو ہمیں نظر نہ آتا"...... ماہ لقا نے کہا۔

" ہیلی کاپٹر درختوں سے اوپر تھا اور یہ انتہائی گھنا جنگل ہے اس لئے اوپر سے کیا نظر آسکتا ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

" کرنل صاحب مجھے خطرے کا احساس ہو رہا ہے"...... اچانک ثسا کو نے کہا۔

" کس قسم کا خطرہ۔ جنگلی درندوں کا خطرہ ہے"...... کرنل فریدی نے چونک کر پوچھا۔

" ہو سکتا ہے لیکن مجھے احساس ہو رہا ہے کہ پراسرار آنکھیں ہمیں دیکھ رہی ہیں"...... ثسا کو نے کہا۔

" اب سوائے چوکنا اور ہوشیار رہنے کے اور کچھ نہیں ہو سکتا"۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن حمید نیچے اتر آیا۔

" ماحول صاف ہے کرنل"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

" او کے۔ آؤ آگے چلیں لیکن سب لوگ اکٹھے نہیں رہیں گے بکھر کر چلیں گے۔ ماہ لقا تم میرے ساتھ رہو گی تاکہ میں تمہاری حفاظت کر سکوں"...... کرنل فریدی نے کہا۔



" نہیں۔ میں علیحدہ رہوں گی۔ آپ میری فکر نہ کریں"۔ ماہ لقا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب بکھر کر جھاڑیوں اور درختوں کے تنوں کی آڑ لیتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ تقریباً ایک گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد وہ ایک چھوٹی سی دلدل کے کنارے پر پہنچ گئے۔ دلدل کی ساری سائیڈیں گھنی جھاڑیوں سے اٹی ہوئی تھیں۔

" ان جھاڑیوں سے ہمیں گزرنا ہے لیکن یہ دلدل کا حصہ بھی ہو سکتی ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا اور خود آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ انتہائی محتاط انداز میں چلتے ہوئے آخرکار وہ اس دلدل کو عبور کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن جیسے ہی وہ دلدل سے ذرا آگے بڑھے اچانک انہیں اپنے دائیں اور بائیں طرف چٹک چٹک کی آوازیں سنائی دیں اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے سفید رنگ کے گاڑھے دھوئیں نے پلک جھپکنے میں انہیں گھیر لیا۔ کرنل فریدی نے اپنا سانس روکنے کی کوشش کی لیکن یہ سب کچھ اس قدر اچانک اور غیر متوقع طور پر ہوا تھا کہ کرنل فریدی اپنے آپ کو سنبھال ہی نہ سکا اور اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھوما اور پھر اس کے حواس تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک وسیع و عریض اور خوفناک دلدل کے کنارے پر موجود تھا۔ پاس ہی ایک بڑی سی کشتی موجود تھی جسے جاگو نیڈا کہتا تھا۔ یہ ساخت کے لحاظ سے بالکل گول تھی لیکن کسی بڑی کشتی جتنی تھی۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ بوڑھے جاگو کے گھر جا کر پوری رات لگا کر یہ بڑا نیڈا تیار کیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے چار چھوٹی تھالیاں بھی تیار کی تھیں جن پر لکڑیاں فٹ کی گئی تھیں۔

" ہم نیڈا کی مدد سے کتنے عرصے میں اسے پار کر سکتے ہیں"۔ عمران نے بوڑھے جاگو سے پوچھا۔

" اگر آپ صحیح سلامت رہیں تو چار پانچ گھنٹے تو لگ جائیں گے"...... جاگو نے جواب دیا۔

" اور اس کے بعد جو دوسری دلدل ہے اس کو پار کرنے میں کتنا



قت لگ جائے گا"...... عمران نے پوچھا۔

" وہ اس سے دوگنا بڑی ہے۔ اب اندازہ آپ خود کر لیں لیکن یک بات بتا دوں کہ مجھے اس نیڈا پر اعتماد نہیں ہے۔ یہ بہت بڑا ہے۔ اگر یہ الٹ گیا تو پھر آپ میں سے کوئی بھی زندہ نہ بچ سکے ......" بوڑھے جاگو نے کہا۔ اس کے لہجے میں تشویش تھی۔

" تم فکر مت کرو"...... عمران نے کہا۔

"جوزف۔ تھیلے میں موجود رسی نکالو"...... عمران نے جوزف سے جس کی پشت پر ایک سیاہ رنگ کا تھیلا لدا ہوا تھا۔ جوزف نے یلے کو نیچے اتارا۔ اپنے سامنے رکھا اور پھر اس کو کھول کر اس میں سفید رنگ کی باریک لیکن انتہائی مضبوط رسی کا بڑا سا بنڈل کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"اس رسی کو سب اپنی اپنی بیلٹس سے اچھی طرح باندھ لیں تاکہ دوسرے کو مشکل وقت میں سہارا دیا جا سکے"...... عمران نے

ماسٹر۔ یہ دلدلیں ہم ہیلی کاپٹر پر بھی تو کراس کر سکتے ہیں"۔ یہ نے کہا۔

نہیں۔ ہیلی کاپٹر کا انہیں علم ہو جائے گا۔ انہوں نے چیکنگ نصب کر رکھی ہے جبکہ ان دلدلوں کی طرف سے وہ ہر لحاظ طمئن ہوں گے کہ انہیں کوئی کسی صورت بھی کراس نہیں کر ۔ عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ڈومیا۔ تم یہیں رہو گی۔ اب تمہارا ہمارے ساتھ جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"...... عمران نے ڈومیا کے چہرے پر موجود پریشانی اور ہچکچاہٹ کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔

"جیسے تم کہو"...... ڈومیا نے فوراً کہا۔

" جاگو۔ ڈومیا کو اپنے ساتھ لے جاؤ یہ تمہارے پاس رہے گی"۔ عمران نے بوڑھے جاگو سے کہا اور جاگو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے رسی اپنی بیلٹ سے بھی باندھ لی اور پھر جوزف اور جوانا نے بھی جب رسی اپنی بیلٹس سے اچھی طرح باندھ لی تو عمران ان دونوں سے مخاطب ہوا۔

" اب اسے دلدل کی سطح پر رکھ دو"...... عمران نے کشتی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو جوزف نے جھک کر کشتی کو اٹھایا اور آگے بڑھ کر اس نے اسے دلدل کی سطح پر رکھ دیا۔

" میں اسے پکڑتا ہوں۔ تم ایک ایک کر کے اس پر سوار ہو جا[illegible] لیکن تم دونوں نے مخالف سمتوں میں بیٹھنا ہے تاکہ وزن ایک طرف نہ پڑ جائے"...... عمران نے کہا اور جھک کر اس نے تھالی [illegible] کشتی کے کنارے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا۔ پھر پہلے جوزف اس کشتی پر [illegible]ار ہوا۔ کشتی ذرا سی ٹیڑھی ہوئی لیکن پھر سیدھی ہو گئی۔ اس کے بعد [illegible] نے اندر قدم رکھا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے [illegible] [illegible]توں میں کشتی کے کنارے کے قریب بیٹھ گئے۔ عمران [illegible] لکڑیاں اٹھا کر اندر رکھیں اور پھر وہ اچھل کر کشتی پر بیٹھا اور درمیا[illegible]



[illegible]یں رک گیا۔ کشتی کا پیندا کافی حد تک نیچے اتر گیا تھا لیکن اس کے [illegible]ونچے کنارے بہرحال سطح سے کافی باہر تھے۔

" یہ ایک لکڑی تم لے لو جوزف اور دوسری لکڑی جوانا لے لے۔ [illegible]س طرح کشتی کے چپو چلاتے ہیں اس طرح انہیں چلانا ہے لیکن [illegible]حتیاط یہ رکھنا کہ ان کے نیچے لگی ہوئی تھالیاں زیادہ ٹیڑھی نہ [illegible]وں"...... عمران نے کہا تو جوزف اور جوانا نے ایک ایک لکڑی [illegible]ھائی اور انہیں دلدل کی سطح پر رکھ کر ذرا سا زور لگایا تو کشتی کسی لٹو [illegible] طرح گھومی لیکن کافی آگے کھسک گئی۔

" [illegible]یک وقت زور لگاؤ ورنہ یہ اسی طرح گھومتی رہے گی"۔ عمران [illegible]ے کہا اور ان دونوں نے ایک بار پھر زور لگایا۔ اس بار کشتی زیادہ [illegible]ی سے پھسلتی ہوئی آگے بڑھ گئی اور تھوڑی دیر بعد ان دونوں نے [illegible]نے آپ کو درست طور پر ایڈجسٹ کر لیا تو کشتی خاصی تیز رفتاری [illegible] آگے بڑھتی چلی گئی اور کنارہ تیزی سے دور ہوتا چلا گیا جہاں جاگو [illegible] ڈومیا دونوں کھڑے انہیں دیکھ رہے تھے۔ عمران نے مسکراتے [illegible]ئے ہاتھ ہلایا۔ کشتی بالکل اسی طرح سطح پر پھسلتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی جیسے برف پر سکیٹنگ کی جاتی ہے۔ اب کشتی کی رفتار [illegible] سے کافی تیز ہو گئی تھی اور تھوڑی دیر بعد بوڑھا جاگو اور ڈومیا [illegible]وں سے اوجھل ہو گئے۔

" کتنی حیرت انگیز کشتی ہے"...... جوانا نے کہا تو عمران مسکرا

"جس نے دلدل میں سفر کرنے کے لئے اس نیڈا کو ایجاد کیا ہے وہ بہت ماہر سائنس دان تھا۔ اس کی ساخت ایسی ہے کہ یہ ڈوب نہیں سکتی حالانکہ دلدل سطح پر موجود کسی بھی چیز کو اندر کی طرف کھینچتی ہے لیکن اس کشتی پر طاقت تقسیم ہو جاتی ہے پھر اس کے چپو تو واقعی انتہائی مہارت سے تیار کئے گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کوئی سائنس دان یہاں آکر ٹھہرا ہو گا۔ اسی نے اسے ایجاد کیا ہو گا"...... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"سائنس دان صرف وہی نہیں ہوتا جو باقاعدہ سائنس کی تعلیم حاصل کرے۔ سائنس دان وہ بھی ہوتا ہے جو بغیر تعلیم حاصل کئے بھی اپنی ذہانت سے کوئی نئی چیز ایجاد یا دریافت کرے۔ چونکہ یہاں کے لوگوں کے لئے دلدلیں رکاوٹ ہیں اس لئے کسی کے ذہن میں خیال آیا اور پھر اس پر صدیوں تک تجربات کرتے رہے اور آخرکار یہ نیڈا وجود میں آ گئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

کشتی تیزی سے پھسلتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی کہ اچانک وہ ایک جگہ پر رک گئی اور اس نے صرف دائرے میں گھومنا شروع کر دیا۔

"یہ کیا ہوا"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ تو آگے بڑھتی ہی نہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے آگے دیوار آ گئی ہو"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔



"رک جاؤ۔ مجھے سوچنے دو"...... عمران نے کہا تو جوزف اور جوانا دونوں نے لکڑیاں اٹھالیں اور کشتی ایک جگہ ٹک گئی۔ عمران کھسکتا ہوا آگے بڑھا جبکہ اس کے اشارے پر جوزف ذرا سا ہٹ کر پیچھے ہو گیا تاکہ بیلنس برابر رہے۔ عمران کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی۔ اس نے اس لکڑی کے تھالی والا حصہ پکڑا اور لکڑی والے سرے کو کشتی کے کنارے سے نیچے دلدل میں ڈالا اور آگے کو دھکیلا لیکن لکڑی آگے جا کر ٹکرا گئی۔ عمران نے زور لگایا تو کشتی الٹتے الٹتے بچی۔

"حیرت ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے آگے چٹان ہو۔ لیکن دلدل میں چٹان کیسے ہو سکتی ہے"...... عمران نے لکڑی کو واپس کھینچتے ہوئے کہا۔

"اب اسے دائیں سائیڈ پر لے چلو"...... عمران نے ان دونوں سے کہا تو انہوں نے اسے سائیڈ پر دھکیلنا شروع کر دیا اور کشتی تیزی سے دائیں طرف کو کھسکنے لگی لیکن پھر آگے جا کر اس کی پہلے والی حالت ہو گئی۔

"اب اسے واپس لے چلو اور بائیں طرف دھکیلو"...... عمران نے کہا تو انہوں نے اسے بائیں طرف دھکیلنا شروع کر دیا۔ اب چونکہ اس کی تکنیک انہیں سمجھ میں آ گئی تھی اس لئے وہ یہ سب کچھ انتہائی آسانی سے کر رہے تھے۔ صرف مسئلہ کشتی کو بیلنس میں رکھنا تھا لیکن تقریباً اتنا ہی فاصلہ طے کرنے کے بعد جتنا انہوں نے دائیں طرف طے کیا تھا کشتی ایک بار پھر آگے بڑھنے کی بجائے گھومنے لگ

گئی۔

"ہم پھنس گئے ہیں۔ اب سوائے واپس جانے کے اور کوئی راستہ نہیں ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"واپس جانے پر کیا ہو گا"...... جوانا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اب یہی صورت ہے کہ ہیلی کاپٹر استعمال کیا جائے اور تو کوئی صورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر۔ ان چٹانوں کی وجہ سے ہم دلدل میں ڈوب تو نہیں سکتے تو کیوں نہ ان چٹانوں کو پیدل چل کر کراس کیا جائے"...... جوانا نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ نیچے چٹانیں ہیں اس لئے ہم دلدل میں ڈوب نہ سکیں گے۔ ویری گڈ۔ آؤ"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو جوانا کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا۔ اس نے خود ہی قدم آگے بڑھائے اور پھر اس کے ٹخنے دلدل کی تہہ میں اتر گئے لیکن وہ اطمینان سے کھڑا تھا۔ نیچے واقعی ٹھوس چٹان تھی۔ اس کے پیچھے عمران اور آخر میں جوزف بھی دلدل میں اتر گیا۔ جوزف نے ایک ہاتھ میں کشتی اٹھالی۔

"ہمیں لکڑیاں ہاتھ میں رکھنی ہیں کیونکہ کسی بھی لمحے یہ چٹانیں ختم ہو سکتی ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر ان تینوں نے ایک ایک لکڑی ہاتھوں میں پکڑ لی جبکہ جوانا کے ہاتھ میں دو لکڑیاں تھیں۔ وہ لکڑیاں پکڑے ان سے آگے آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ شاید اس کے ذہن میں یہ تھا کہ چونکہ یہ تجویز اس نے دی تھی اس لئے رسک بھی



اسے ہی لینا چاہئے اس لئے وہ عمران سے بھی آگے چل رہا تھا۔ عمران بھی شاید اس کی حوصلہ افزائی کے لئے جان بوجھ کر پیچھے رہ گیا تھا۔ تقریباً دو سو گز کا فاصلہ طے کرنے کے بعد اچانک لکڑی دلدل کی تہہ میں اترتی چلی گئی۔ جوانا کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ اس کا توازن خراب ہوا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ دوسرے ہی لمحے دلدل میں گر کر غرق ہو جائے گا لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس کا بازو پکڑ کر اسے واپس کھینچ لیا۔

"رہنمائی کے لئے توازن کی بڑی ضرورت ہوتی ہے جوانا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"میں اس لئے آگے تھا ماسٹر کہ آپ کو بچا سکوں"...... جوانا نے توازن درست ہوتے ہی کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ عمران کے کہنے پر جوزف نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھالی نما کشتی کو دوبارہ دلدل کی سطح پر رکھا اور ایک بار پھر اس پر سوار ہو گئے۔ اس بار کشتی پہلے سے زیادہ تیز رفتاری سے آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

"اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ اس قدر خوفناک دلدل کے اندر باقاعدہ چٹانی سلسلے بھی موجود ہیں ورنہ دلدل میں چٹانی سلسلوں کے بارے میں تو سوچا بھی نہیں جا سکتا"...... عمران نے کہا تو جوزف اور جوانا دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد انہیں دوسری طرف کا کنارہ نظر آنے لگ گیا اور

تھوڑی دیر بعد وہ کنارے پر پہنچ گئے۔ کشتی انہوں نے اٹھا لی تھی۔ یہاں جنگل بے حد گھنا تھا اس لئے اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

" باس۔ یہ کشتی اور لکڑیاں بھی یا تو میری پشت پر باندھ دو یا پھر اسے جوانا کو دے دو کیونکہ جنگل میں میرے ہاتھ آزاد رہنے چاہئیں"...... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" جوانا۔ یہ تم لے لو۔ جوزف کے پاس پہلے ہی سیاہ بیگ ہے"۔ عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا نے کشتی اور لکڑیاں پکڑ لیں اور پھر وہ سب تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ عمران چونکہ راستے کی تفصیلات سمجھ چکا تھا اس لئے تقریباً ایک گھنٹے کے تیز پیدل سفر کے بعد وہ دوسری دلدل کے کنارے پر پہنچ گئے۔ یہ دلدل پہلی دلدل سے بھی زیادہ وسیع و عریض نظر آ رہی تھی۔ ایک بار پھر کشتی کا سفر شروع ہو گیا اور پھر چار گھنٹوں کے صبر آزما سفر کے بعد ایک بار پھر انہیں دور سے کنارہ نظر آنے لگ گیا اور عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ کنارے پر پہنچ گئے۔ عمران نے کشتی اور لکڑیوں کو وہیں جھاڑی کے اندر چھپا کر رکھ دیا اور پھر وہ آگے بڑھنے لگے۔ عمران کو معلوم تھا کہ یہاں سے ایک گھنٹے کی مسافت کے بعد وہ اس معبد کے عقب میں پہنچ جائیں گے جس میں گرین ڈیتھ لیبارٹری کا راستہ تھا اور چونکہ اس طرف موجود دلدلوں کی وجہ سے بوگوئی قبیلے کے مطابق کوئی انسان پہنچ ہی نہ سکتا تھا اس لئے عمران کو یقین تھا کہ اس طرف کوئی آدمی بھی موجود نہ ہو گا اور وہ اطمینان سے معبد تک



پہنچ جائیں گے لیکن اس کے باوجود وہ احتیاط سے چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں مخصوص اسلحہ موجود تھا۔

" باس۔ یہاں خطرہ موجود ہے"...... اچانک جوزف نے ٹھٹھک کر رکتے ہوئے کہا۔

" کہاں موجود ہے۔ جا کر گردن سے پکڑ لاؤ اسے۔ آج میں بھی دیکھوں کہ خطرے کی شکل کیسی ہوتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ جوزف اس کی بات کا کوئی جواب دیتا ان کے سروں پر درخت کے اوپر سے ہلکی سی چٹک کی آواز سنائی دی۔ ان تینوں نے چونک کر سر اٹھائے ہی تھے کہ درخت سے سرخ رنگ کی روشنی کی دھار ان پر پڑی۔ عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے روح نکل گئی ہو۔ اسے اپنا جسم ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح زمین پر گرتا ہوا محسوس ہوا لیکن یہ آخری احساس تھا جو اس کے ذہن میں ابھرا تھا پھر اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

ماسٹر چیف ایک کمرے میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ وہ بار بار مٹھیاں بھینچتا اور کھولتا اور بار بار اپنے سر کو مخصوص انداز میں جھٹکتا اور پھر قدم بڑھا دیتا۔ عجیب سی بے چینی اور اضطراب اس پر طاری تھا کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ البرٹ کالنگ۔ اوور"۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا البرٹ۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے انتہائی بے چین لہجے میں پوچھا۔

"کامیابی ماسٹر چیف۔ کرنل فریدی اپنے ساتھیوں سمیت بے ہوش ہو چکا ہے۔ میں نے اس کے اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دی ہیں۔ میں نے انہیں گولی اس لئے نہیں ماری کہ آپ تسلی کر لیں کیونکہ یہ بہت شاطر لوگ ہیں اس لئے ہو سکتا



ہے کہ یہ اصل نہ ہوں اور ہم انہیں ہلاک کر کے مطمئن ہو جائیں جبکہ اصل بعد میں خاموشی سے پہنچ جائیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے البرٹ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو ماسٹر چیف بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ بات تمہارے ذہن میں کیسے آئی۔ کیا یہ واقعی نقلی ہیں۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں نے ایک امکانی بات کی ہے ماسٹر چیف۔ کیونکہ یہ لوگ جتنی آسانی سے ہٹ ہوئے ہیں اس سے میرے ذہن میں یہ خیال آیا تھا۔ اگر آپ حکم دیں تو میں ابھی انہیں گولیوں سے اڑا دیتا ہوں۔ اوور"...... البرٹ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تمہاری بات انتہائی عقلمندانہ ہے۔ یہ بات تو میرے ذہن میں بھی نہ آئی تھی۔ اوہ۔ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ یہ لوگ واقعی حد درجہ شاطر اور تیز ہیں۔ تم ایسا کرو کہ انہیں بے ہوشی کے عالم میں اٹھا کر یہاں لے آؤ پھر انہیں چیک کر لیتے ہیں۔ اوور"۔ ماسٹر چیف نے کہا۔

"لیکن ماسٹر چیف۔ یہاں تو ہمارے پاس میک اپ واشر بھی نہیں ہے۔ وہ تو لیبارٹری میں ہے یا تو انہیں وہاں لے جایا جائے یا پھر وہاں سے میک اپ واشر لے آیا جائے پھر ہی چیکنگ ہو سکے گی۔ اوور"...... البرٹ نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں انہیں لیبارٹری میں کسی صورت بھی نہیں لے

جا سکتا۔ زندہ تو ایک طرف میں انکی لاشیں بھی وہاں لے جانے کا رسک نہیں لے سکتا۔ تم انہیں میرے پوائنٹ پر لے آؤ اور پھر جا کر لیبارٹری سے میک اپ واشر لے آنا۔ اوور"۔ ماسٹر چیف نے کہا۔

"یس ماسٹر چیف۔ اس ہیلی کاپٹر کا کیا کیا جائے جس میں یہ آئے ہیں۔ کیا اسے بھی لے آیا جائے۔ اوور"...... البرٹ نے پوچھا۔

"نہیں۔ اسے وہیں میزائل سے اڑا دو۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی خاص آلہ نصب ہو۔ میں ان کے معاملے میں کسی قسم کا کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"یس ماسٹر چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماسٹر چیف نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ایک نئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ماسٹر چیف کالنگ مرسی۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس مرسی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے مرسی کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے پوچھا۔

"ماسٹر چیف۔ جاشوکا میں ہمارے مخبروں نے ایک عجیب اطلاع دی ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی ساری رات لوہے کی بھٹی پر کام کرتے رہے ہیں اور کوئی ایسی کشتی تیار کر رہے ہیں جو دلدل میں سفر کرنے میں کام آتی ہے اور وہ دلدل پر سے گزر کر یہاں ہمارے علاقے



میں آئیں گے اس لئے میں نے پال میکارے کے مشورے سے اس علاقے میں چیکنگ مشین کے ساتھ ریز مشینیں بھی نصب کرا دی ہیں لیکن ابھی تک ان کی آمد کی اطلاع نہیں ملی۔ بہرحال وہ جدھر سے بھی آئیں گے ہم ان کے استقبال کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ اوور"...... مرسی نے جواب دیا۔

"میں نے کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کو شکار کر لیا ہے۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کیا واقعی۔ کیا کرنل فریدی زندہ ہے یا ہلاک ہو چکا ہے۔ اوور"...... مرسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی ہلاک نہیں ہوا۔ بے ہوش ہے۔ میرے ذہن میں اچانک ایک اور پوائنٹ آگیا تھا اور اسی لئے میں نے تمہیں بھی کال کیا ہے۔ یہ لوگ حد درجہ شاطر اور تیز ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے پہلے نقلی آدمی بھیج دیئے ہوں تاکہ ہم انہیں ہلاک کر کے مطمئن ہو جائیں اور پھر اصل لوگ اچانک حملہ کر دیں اس لئے میں نے البرٹ کو حکم دیا ہے کہ انہیں بے ہوش کر کے کاتک زیرو پوائنٹ پر لے آئے میں وہیں موجود ہوں اس کے بعد لیبارٹری سے میک اپ واشر لایا جائے گا اور پہلے ان کی مکمل چیکنگ ہو گی پھر انہیں ہلاک کیا جائے گا اور تم بھی ایسا ہی کرنا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک نہ کرنا بلکہ بے ہوش کر دینا۔ پہلے ان کی چیکنگ ہو گی پھر انہیں ہلاک کیا جائے گا۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

" اوہ۔ یہ پوائنٹ تو کافی وزنی ہے۔ واقعی یہ بات آپ جیسا ذہین آدمی ہی سوچ سکتا ہے لیکن ہمارے پاس تو جدید ترین میک اپ واشر موجود ہے ہم یہاں خود ہی انہیں چیک کر لیں گے اور اگر وہ اصل ثابت ہوئے تب بھی انہیں گولی مار دیں گے اور نقلی ہوئے تب بھی۔ اوور"...... مرسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ یہ عمران میک اپ کا بہت بڑا ماہر ہے اس لئے میں اپنے سامنے مکمل چیکنگ کرنا چاہتا ہوں۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ پھر ہم انہیں لیبارٹری لے آئیں گے۔ اوور"۔ مرسی نے کہا۔

" نہیں۔ لیبارٹری میں وہ کسی صورت نہیں لے جائے جا سکتے۔ تم انہیں یہاں کاٹک کے زیرو پوائنٹ پر لے آنا۔ میں یہاں موجود رہوں گا اور تمہارا انتظار کروں گا لیکن پال میکارے کو وہیں چھوڑ آنا تاکہ ایسا نہ ہو کہ یہ نقلی ثابت ہوں اور جب تک یہ چیک ہوں اصل لوگ حملہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔ میں پال میکارے کے اسسٹنٹ کو ساتھ لے آؤں گی ورنہ میں تو کاٹک زیرو پوائنٹ کے بارے میں نہیں جانتی۔ اوور"...... مرسی نے کہا۔

" ہاں۔ اسے ساتھ لے لینا۔ لیکن خیال رکھنا انہیں کسی صورت بھی راستے میں ہوش نہیں آنا چاہئے اور بے ہوشی کے باوجود ان کے



ہاتھوں میں بہرحال ہتھکڑیاں ڈال دینا۔ اوور"۔ ماسٹر چیف نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور"...... مرسی نے کہا تو ماسٹر چیف نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر وہ اطمینان سے میز کے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور البرٹ اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے چار آدمی تھے جن کے کاندھوں پر ایک لڑکی اور تین مرد بے ہوشی کے عالم میں لدے ہوئے تھے۔

" انہیں دیوار کے ساتھ فرش پر لٹا دو"...... ماسٹر چیف نے البرٹ سے کہا اور البرٹ کے اشارے پر ان چاروں کو دیوار کے ساتھ فرش پر ایک قطار کی صورت میں لٹا دیا گیا۔ ماسٹر چیف کرسی سے اٹھا اور ان کے قریب پہنچ کر وہ جھک گیا۔

" ہاں۔ یہ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید ہیں۔ بالکل یہی دونوں ہیں"...... ماسٹر چیف نے فرش پر پڑے ہوئے کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" تو پھر انہیں گولی مار دیں"...... البرٹ نے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا۔

" ابھی نہیں۔ چیکنگ ضروری ہے۔ تم جا کر میک اپ واشر لیبارٹری سے لے آؤ۔ تمہارے آدمی البتہ باہر پہرہ دیں گے"۔ ماسٹر چیف نے سیدھا ہوتے ہوئے کہا تو البرٹ نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالا اور اپنے آدمیوں کو باہر رکنے کا اشارہ کر کے وہ خود بھی

بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ ماسٹر چیف دوبارہ میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اس کی نظریں کرنل فریدی اور کیپٹن حمید پر جمی ہوئی تھیں۔

"تم اصلی ہو یا نقلی۔ بہرحال موت تمہارا مقدر ہے"...... ماسٹر چیف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور ماسٹر چیف نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ مرسی کالنگ۔ اوور"...... مرسی کی آواز سنائی دی۔

"یس ماسٹر چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کو میں نے بے ہوش کر دیا ہے۔ اوور"...... مرسی کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"کیسے۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"چیکنگ مشین پر ہم نے عمران کو اپنے دو قوی ہیکل نیگرو ساتھیوں کے ساتھ اس دلدلی علاقے میں چیک کر لیا تھا۔ ویسے وہ تینوں بیحد چوکنا اور ہوشیار نظر آ رہے تھے لیکن پھر اتفاق سے وہ تینوں عین اسی درخت کے نیچے سے گزرے جس پر ریز مشین نصب تھی۔ چنانچہ ہم نے اسے آن کر دیا اور وہ تینوں ریز سرکل کی زد میں آ کر بے ہوش ہو کر گر گئے۔ اب پال میکارے اپنے ساتھیوں کے



ساتھ وہاں سے انہیں اٹھانے کے لئے گیا ہے۔ اوور"۔ مرسی نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ انتہائی آسانی سے ہٹ ہو گئے ہیں۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اوور"...... مرسی نے جواب دیا۔

"بس اسی بات پر مجھے شک ہے۔ کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کو بھی البرٹ نے انتہائی آسانی سے ہٹ کر لیا تھا حالانکہ یہ لوگ اتنی آسانی سے شکار ہونے والوں میں سے نہیں ہیں۔ بہرحال تم پال میکارے کو وہیں چھوڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر یہاں زیرو پوائنٹ پر پہنچ جاؤ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ اوور"۔ ماسٹر چیف نے کہا۔

"یس ماسٹر چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے مرسی نے کہا اور ماسٹر چیف نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور البرٹ اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا میک اپ واشر تھا۔

"پہلے اس کرنل فریدی کو چیک کرو"...... ماسٹر چیف نے کہا تو البرٹ نے آگے بڑھ کر فرش پر پڑے ہوئے کرنل فریدی کے سر اور چہرے کے گرد میک اپ واشر کا کنٹوپ چڑھا دیا۔ اس کے بٹن بند کئے اور پھر اس نے بیٹری سے چلنے والے اس میک اپ واشر کا بٹن آن کر دیا۔ زوں زوں کی آوازیں اس میں سے نکلنے لگیں اور اس کا سرخ رنگ کا ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ چند لمحوں بعد بلب

خود بخود بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی زوں زوں کی آوازیں آنا بھی بند
ہو گئیں تو البرٹ نے کنٹوپ کھول کر ہٹا لیا۔

"یہ تو میک اپ میں نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ اصل
ہے"...... ماسٹر چیف نے کرنل فریدی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے
کہا۔ وہ اٹھ کر قریب آ گیا تھا۔

"یس ماسٹر چیف۔ اب کیا حکم ہے"...... البرٹ نے پوچھا۔

"دوسروں کو بھی چیک کرو"...... ماسٹر چیف نے کہا تو البرٹ
نے اس کے بعد کیپٹن حمید کو چیک کیا لیکن اس کا چہرہ بھی وہی تھا
پھر کرنل فریدی کے ساتھ پڑے ہوئے نیگرو اور لڑکی کو بھی چیک
کیا گیا لیکن کسی کے چہرے پر میک اپ ثابت نہ ہوا۔

"ٹھیک ہے۔ ابھی تم باہر جاؤ۔ مرسی عمران اور اس کے
ساتھیوں کو لے کر آ رہی ہے۔ انہیں بھی چیک کر لیا جائے اسکے بعد
کوئی فیصلہ ہو گا۔ لیکن ایسا کرو کہ کاتک سرحد پر اپنے کسی آدمی کو
چیکنگ کے لئے بھجوا دو"...... ماسٹر چیف نے البرٹ سے کہا تو البرٹ
سر ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد
دروازہ کھلا اور مرسی اندر داخل ہوئی اسکے پیچھے پانچ آدمی تھے جن میں
سے ایک نے ایک بے ہوش نوجوان کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا جبکہ
باقی چار افراد میں سے دو نے مل کر ایک ایک نیگرو کو اٹھایا ہوا تھا۔

"انہیں بھی کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ زمین پر
لٹا دو"...... ماسٹر چیف نے کہا تو مرسی کے ساتھ آنے والوں نے حکم



کی تعمیل کی۔

"باہر البرٹ موجود ہے۔ اسے بلواؤ"...... ماسٹر چیف نے ان
سے کہا اور وہ سر ہلاتے ہوئے واپس چلے گئے جبکہ مرسی میز کی دوسری
طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ان میں سے کرنل فریدی کون ہے"...... مرسی نے پوچھا اور
ماسٹر چیف نے کرنل فریدی کی طرف اشارہ کر دیا۔ اسی لمحے البرٹ
اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں وہی میک اپ واشر موجود تھا۔

"البرٹ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا میک اپ چیک کرو"
ماسٹر چیف نے البرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر چیف"...... البرٹ نے جواب دیا اور پھر اس نے
عمران اور اس کے ساتھیوں کا باری باری میک اپ چیک کیا لیکن
ان تینوں میں سے کوئی بھی میک میں نہیں تھا۔

"یہ میک اپ میں نہیں ہیں ماسٹر چیف"...... البرٹ نے پیچھے
ہٹتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم باہر جاؤ میں ابھی اس معاملے پر کچھ غور کرنا
چاہتا ہوں"...... ماسٹر چیف نے کہا اور البرٹ سلام کر کے مڑا اور
کمرے سے باہر نکل گیا۔

"اب غور کیا کرنا ہے۔ گولیوں سے اڑا دو انہیں"...... مرسی نے
انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"اور اگر یہ اصل نہ ہوئے تب"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"اگر یہ نقلی ہوتے تو میک اپ چیک نہ ہو جاتا"...... مرسی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ لوگ عام ایجنٹ نہیں ہیں مرسی اور آج کل تو ایسے حیرت انگیز میک اپ بھی تیار ہو چکے ہیں جنہیں میک اپ واشر بھی واش نہیں کر سکتے"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"وہم کا تو کوئی علاج نہیں ہے بروک۔ خواہ مخواہ کے وہم میں نہ پڑو اور انہیں گولیوں سے چھلنی کر دو۔ اگر یہ اصل ہیں تب بھی ان کا خاتمہ ہو جائے گا اور اگر یہ نقلی ہیں تب بھی۔ زیادہ سے زیادہ ہم مزید چیکنگ کر لیں گے"...... مرسی نے کہا۔

"ویسے تو ہمارے مخبروں کی اطلاعات کے مطابق یہ دونوں گروپ ہی ہیلی کاپٹروں پر یہاں پہنچے ہیں اس لحاظ سے تو یہ اصل ہیں لیکن جس آسانی سے یہ شکار ہو گئے ہیں اس سے میرا ذہن مطمئن نہیں ہو رہا"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"تو پھر انہیں ہوش میں لے آؤ اور ان سے پوچھ گچھ کر لو"۔ مرسی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ انہیں گولی سے اڑا دینا چاہئے"...... چند لمحوں بعد ماسٹر چیف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو مرسی کا چہرہ چمک اٹھا۔

"یہ کام میں کروں گی"۔ مرسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک جدید ساخت کا مشین پسٹل نکال لیا۔



"کاش۔ یہ ہوش میں ہوتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ یہ کس کے ہاتھوں مر رہے ہیں"...... اچانک ماسٹر چیف نے کہا تو مرسی جس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے افراد کی طرف مشین پسٹل کا رخ کیا تھا یکلخت ہاتھ نیچے کر لیا۔

"تمہاری بات درست ہے بروک۔ انہیں واقعی ہوش میں لا کر ہلاک کرنا چاہئے تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ ان کی موت مرسی کے ہاتھوں ہو رہی ہے"...... مرسی نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بس تم انہیں گولی مار دو"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"تم گرین ڈیتھ لیبارٹری کی وجہ سے ہی اس قدر محتاط ہو"۔ مرسی نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے اگر انہوں نے سچوئیشن بدل لی تو پھر گرین ڈیتھ لیبارٹری کو ان کے ہاتھوں سے کوئی نہ بچا سکے گا"۔ ماسٹر چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ میں انہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں گورا لے جاتی ہوں۔ وہاں جا کر انہیں ہوش میں لا کر پھر ہلاک کر دوں گی۔ وہاں تو گرین ڈیتھ لیبارٹری کا خطرہ نہ ہوگا"...... مرسی نے کہا۔

"تم نے انہیں ہوش میں لانے کی ضد کیوں کر لی ہے۔ اگر تم نہیں مارنا چاہتی تو میں انہیں ہلاک کر دیتا ہوں"۔ ماسٹر چیف نے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔

"تمہیں میرے سر کی قسم بروک۔ انہیں میرے ہاتھوں مرنے دو۔ میرے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہو گا کہ دنیا کے دو عظیم سیکرٹ ایجنٹس مرسی کے ہاتھوں ہلاک ہوئے ہیں"...... مرسی نے جلدی سے کہا تو ماسٹر چیف نے مسکراتے ہوئے ریوالور واپس جیب میں ڈال لیا۔

"پھر چلاؤ مشین پسٹل۔ دیر کیوں کر رہی ہو"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ انہیں ہوش میں لانے کے بعد گولی ماروں گی"...... مرسی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم جب ضد پر اتر آؤ تو پھر اپنی ضد پوری کرتی ہو۔ یہاں میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا اس لئے تم انہیں بگورا لے جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا۔ وہاں اگر انہوں نے کچھ کر بھی لیا تب بھی بہرحال گرین ڈیتھ لیبارٹری تو خطرے کی زد میں نہ ہو گی"...... ماسٹر چیف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ بے حد شکریہ ڈیئر۔ آج تم نے مجھے بے پناہ مسرت بخشی ہے اس کے بدلے میں ہمیشہ تمہاری خدمت کروں گی"۔ مرسی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں مرسی۔ تمہاری خوشی ہی میری خوشی ہے"۔ ماسٹر چیف نے کہا اور مرسی نے مسرت بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔



عمران کی آنکھیں کھلیں تو پہلے تو کچھ دیر تک اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی۔ پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا۔ اس نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنا چاہا لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر چونک پڑا۔ کیونکہ اسے احساس ہو گیا تھا کہ وہ ایک فولادی کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا ہے۔ اس کے ذہن میں وہ لمحہ کسی فلم کے سین کی طرح ابھرا۔ جب وہ گول کشتی کے ذریعے دلدلیں کراس کر کے جوزف اور جوانا کے ساتھ جنگل میں آگے بڑھ رہا تھا کہ اچانک اوپر سے چٹک کی آواز کے ساتھ ہی سرخ روشنی کی دھار سی ان پر گری تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طویل سانس لیا اور ادھر ادھر دیکھا تو اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ تیر گئی۔ کیونکہ اس بڑے سے ہال میں دیوار کے ساتھ فولادی کرسیوں کی ایک طویل قطار موجود تھی جس میں عمران کے ساتھیوں جوزف اور جوانا کے

ساتھ ساتھ کرنل فریدی، کیپٹن حمید، ایک ایشائی لڑکی اور ایک ٹالی نیگرو بھی کرسیوں پر جکڑے بیٹھے تھے اور ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں اور جسم ڈھیلے پڑے ہوئے تھے۔ اسی لمحے اسے کرنل فریدی کے جسم میں حرکت کے تاثرات محسوس ہوئے تو وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ چند لمحوں بعد کرنل فریدی کے جسم کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کی آنکھیں کھل گئیں۔

"جہاں پیر و مرشد بے بس ہو جائے وہاں بیچارہ مرید کیا کر سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی نے چونک کر گردن موڑی اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم لاہیما کی بجائے کسی بڑے شہر میں ہیں"...... کچھ دیر بعد کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"بڑے شہر میں۔ لیکن ٹالی فارسٹ میں تو کوئی بڑا شہر ہی نہیں ہے۔ آپ کو یہ خیال کیسے آگیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس ہال کی ساخت بتا رہی ہے کہ یہ زیر زمین عمارت کا حصہ نہیں ہے اور ایسا ہال بہرحال لاہیما میں نہیں ہو سکتا۔ جس میں اس طرح فولادی کرسیاں بھی موجود ہوں۔ ٹارچنگ کا سامان بھی ہو اور ہال ساؤنڈ پروف بھی ہو۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں لاہیما سے



کسی بڑے شہر لایا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ نگورا میں ہوں یا دارالحکومت گمباکو میں"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"واقعی جائے استاد خالی ہوتی ہے۔ آپ نے ایک لمحے میں یہ سب کچھ سوچ لیا جب کہ میرے ذہن میں یہ خیال ہی نہ آیا تھا"۔ عمران نے کہا وہ واقعی محسوس کر رہا تھا کہ کرنل فریدی کا تجزیہ بالکل درست ہے۔

"اور یہ بھی بتا دوں کہ ہم کسی خاتون کی قید میں ہیں یا ہمیں قید کرنے والوں میں کوئی خاتون بھی شامل ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"شاید بے ہوشی کے دوران آپ کی جون بدل گئی ہے اور آپ کرنل فریدی کی بجائے شرلاک ہومز بن گئے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ بات نہیں ہے اور نہ میں یہ باتیں تمہیں سنانے کے لئے کہہ رہا ہوں مجھے معلوم ہے کہ تم مجھ سے زیادہ بہتر انداز میں معاملات کو سمجھ سکتے ہو۔ میں دراصل یہ سوچ رہا ہوں کہ ہم کس کی قید میں ہیں تاکہ آئندہ کی صورت حال سے نمٹنے کے لئے پہلے سے سوچا جا سکے"۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"لیکن میرا خیال اور ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا"...... کرنل فریدی نے چونک کر پوچھا۔

"جب سے مس ماہ لقا آپ کے ساتھ شامل ہوئی ہیں آپ کو عورت کی خوشبو کی پہچان ہو گئی ہے۔ اب بھی لامحالہ آپ کو کسی عورت کی خوشبو ہی محسوس ہوئی ہو گی"...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بات نہیں ہے بلکہ یہ فرش پر گرد کی وجہ سے جوتوں کے مدھم سے نشانات موجود ہیں ان میں ایک نشان نسوانی جوتے کا بھی ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"اور اس نشان سے آپ نے یہ بھی معلوم کر لیا ہو گا کہ یہ عورت ہے یا لڑکی۔ اس کا قد کتنا ہے۔ قومیت کیا ہے۔ جسمانی طور پر یہ دبلی پتلی ہے یا بھاری بھرکم۔ اس کے بال کس رنگ کے ہیں وغیرہ وغیرہ آپ واقعی شرلاک ہومز بن رہے ہیں"...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"بتایا تو جا سکتا ہے لیکن اتنی تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔ بس یوں سمجھ لو کہ تمہاری مس جولیا جیسی ہی ہے"...... کرنل فریدی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان کوئی اور بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے

"کیا مطلب۔ یہ تم دونوں خود بخود کیسے ہوش میں آ گئے"۔ ان دونوں نے عمران اور کرنل فریدی کو ہوش میں دیکھ انتہائی حیرت بھرے انداز میں کہا۔



"اس لئے تاکہ بحث کر سکیں کہ ہم کس قسم کی خاتون کی قید میں ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ تم میڈم مرسی کی وجہ سے یہاں لے آئے گئے ہو۔ کیا مطلب۔ کیا تم شروع سے ہی ہوش میں تھے مگر"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیجئے کرنل فریدی۔ آپ پاس ہو گئے اور ساتھ ہی مرسی یعنی معافی بھی مل گئی"...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہم مخصوص ذہنی ورزشوں کے عادی ہیں اس لئے ہم خود بخود ہوش میں آ گئے ہیں۔ تم ہماری فکر نہ کرو اور ہمارے ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ"...... کرنل فریدی نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چلو برٹی۔ باقی کو ہوش میں لے آؤ۔ میں جا کر ماسٹر چیف اور میڈم مرسی کو اطلاع دیتا ہوں"...... پہلے آدمی نے کہا۔

"ایک منٹ ٹھہرو مارشل۔ اکٹھے چلتے ہیں"...... دوسرے آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر ہاتھ میں پکڑی ہوئی نیلے رنگ اور لمبی گردن والی بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کو عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے جوانا کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹا لی اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے جوزف کی ناک سے لگا دی۔ پھر اس نے کرنل فریدی کے ساتھ موجود کیپٹن حمید۔ ماہ لقا اور سب سے آخر میں موجود نابی قبائلی نساکو کی ناک سے لگا دی اور پھر چند

لمحوں بعد بوتل ہٹا کر اس نے اس کا ڈھکن بند کیا اور واپس مڑ گیا چند
لمحوں بعد وہ دونوں کمرے سے جا چکے تھے جب کہ عمران اور کرنل
فریدی دونوں کے ساتھی ایک ایک کر ہوش میں آتے چلے گئے۔
عمران نے اس دوران پیر کو پیچھے کی طرف موڑا لیکن نیچے سے کرسی
بند تھی اس کی نظریں سامنے دیوار پر لگے ہوئے سوئچ بورڈ پر جم گئیں
جس پر سب سے نچلے حصے پر سرخ بٹنوں کی ایک طویل قطار موجود
تھی۔

"ان کرسیوں کا سسٹم سوئچ پینل سے منسلک ہے"...... کرنل
فریدی نے عمران کی نظروں کو دیکھتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات
میں سر ہلا دیا۔

"ماسٹر۔ ہم کہاں ہیں"...... اچانک جوانا نے پوچھا۔

"مادام مرسی اور ماسٹر چیف کی قید میں"...... عمران نے جواب
دیا اور اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور وہی پہلے والے دو آدمی اندر
داخل ہوئے۔ انہوں نے دو کرسیاں اٹھائی ہوئی تھی اور پھر دونوں
کرسیاں انہوں نے ان کے سامنے رکھ دیں اور پھر پیچھے ہٹ کر وہ
دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ ان میں سے ایک سوئچ پینل
کے بالکل سامنے کھڑا تھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر
ایکریمی آدمی اور ایک خوبصورت ایکریمی لڑکی یکے بعد دیگرے اندر
داخل ہوئے اور عمران نے اس لڑکی کو دیکھ کر دل ہی دل میں
کرنل فریدی کے صحیح تجزیے کی داد دی کیونکہ لڑکی واقعی جولیا جیسے قد



وقامت اور جسامت کی تھی۔

"کیا تم واقعی ماسٹر چیف ہو۔ تمہارا نام بروک ہے ناں"۔ کرنل
فریدی نے کہا تو عمران چونک پڑا اور پھر اس نے غور سے اس ادھیڑ
عمر کو دیکھا اور دوسرے لمحے وہ اسے پہچان گیا۔ وہ واقعی بروک تھا جو
طویل عرصے تک گریٹ لینڈ اور ایکریمین ایجنسیوں کا سیکرٹ
ایجنٹ رہا تھا اور کئی بار عمران کا اس سے ٹکراؤ ہو چکا تھا۔

"ہاں۔ میں بروک ہوں۔ ڈیتھ سرکل کا ماسٹر چیف۔ اور یہ مرسی
ہے میری اسسٹنٹ"...... بروک نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہاں تو ابھی اور کرسیاں خالی پڑی ہوئی ہیں تم نے خواہ مخواہ
ان بیچاروں سے کرسیاں اٹھوائیں"...... عمران نے کہا تو بروک اور
مرسی دونوں چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

"ہم بگورا میں ہیں یا گباکو میں"...... کرنل فریدی نے بروک
سے مخاطب ہو کر پوچھا تو بروک اور مرسی دونوں چونک پڑے ان
کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ اندازہ تم نے کیسے لگا لیا کرنل فریدی۔ تم لوگ تو مسلسل
بے ہوش رہے ہو"...... بروک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم میرے سوال کا جواب دو۔ پھر وضاحت کر دوں گا"۔ کرنل
فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بگورا میں۔ مرسی کی ضد تھی کہ تم لوگوں کو ہوش میں لا کر
گولیاں ماری جائیں لیکن میں وہاں لاہیما میں تمہیں ہوش میں لانے کا

رسک نہ لے سکتا تھا۔ اس لئے میں وہاں سے تم سب کو ہیلی کاپٹر پر بگورا لے آیا ...... بروک نے کہا۔

کیا تم نے کبھی سوچا تھا کہ تم جیسے بین الاقوامی سطح پر مشہور مجرموں کی موت میرے ہاتھوں ہو گی ...... اچانک مری نے کہا۔

ایک بار ایک نجومی نے مجھے بتایا تھا کہ میری موت کسی عورت کے ہاتھوں آئے گی لیکن اس کے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ وہ عورت انتہائی بدشکل اور بدصورت ہو گی جب کہ تم تو ماشاء اللہ چندے آفتاب اور چندے ماہتاب ہو۔ اس لئے مجبوری ہے مسز مری بروک۔ میری موت بہرحال تمہارے ہاتھوں سے نہیں ہو سکتی۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو مری بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

اس تعریف کا شکریہ عمران۔ لیکن جس نجومی نے تمہیں بتایا ہے اس نے بہرحال تمہیں غلط بتایا ہے۔ اس نے خوبصورت کہا ہو گا اور دوسری بات یہ کہ میں مسز بروک نہیں ہوں۔ میرا نام مس مری ہے ...... مری نے ہنستے ہوئے کہا۔

اب تم نے باتیں شروع کر دیں۔ اب مزید وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مشین پسٹل نکالو اور ان پر فائر کھول دو۔ اچانک بروک نے تیز لہجے میں کہا۔ شاید وہ عمران کی مری کی تعریف اور مری کے جواب سے چڑ گیا تھا۔

کیا آپ کنفرم ہو گئے ہیں کہ یہ اصل کرنل فریدی اور عمران



ہیں ...... مری نے جواب دیا۔

ہاں جس طرح انہوں نے مجھے پہچان لیا ہے اس میں اب کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہا ...... بروک نے جواب دیا۔

ایک منٹ بروک۔ ہم بے بس ہیں اس لئے جب چاہو ہم پر فائر کھول سکتے ہو۔ تم اتنا بتا دو کہ گرین ڈیتھ کی تیاری اور اس کے استعمال میں ابھی کتنا عرصہ باقی ہے ...... اچانک کرنل فریدی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

صرف ایک ہفتہ باقی ہے۔ پھر جراثیم گرین ڈیتھ لیبارٹری سے پوری دنیا کے مسلم ممالک میں پہنچا دیئے جائیں گے۔ یہ وقت بھی اس لئے لگتا ہے کہ تمام مسلم ممالک کی آب و ہوا، موسم اور جغرافیائی حالات کو سامنے رکھ کر ایسے جراثیم تیار کرنے پڑ رہے ہیں جو ہر ملک میں یکساں طور پر کام کر سکیں اور اب کافی کام مکمل ہو چکا ہے تھوڑا سا باقی رہ گیا ہے لیکن یہ یقین رکھو کہ تم یا عمران بہرحال ان جرثوموں کی بجائے مری کے مشین پسٹل کی گولیوں سے ہی ہلاک ہو گے ۔ بروک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

او کے۔ اب واقعی انہیں مر جانا چاہئے ...... مری نے کہا اور جیکٹ کی جیب سے اس نے مشین پسٹل نکال لیا۔ عمران نے اپنے دائیں پیر کو غیر محسوس طور پر حرکت دی اور کرنل فریدی جو عمران کے پیر کی طرف دیکھ رہا تھا یکلخت ماہ لقا کی طرف مڑا۔

خبردار ماہ لقا۔ ابھی نہیں۔ ابھی کوئی حرکت مت کرنا ۔ کرنل

فریدی نے یکلخت ماہ لقا کی طرف دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا تو بروک اور
مرسی دونوں نے بے اختیار چونک کر ماہ لقا کی طرف سر گھمائے ہی
تھے کہ عمران کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور
دوسرے لمحے اس کا جوتا بندوق سے نکلنے والی گولی کی طرح سوئچ
پینل کے سامنے کھڑے ہوئے آدمی کے سینے میں لگا اور وہ آدمی چیختا
ہوا پیچھے دیوار میں موجود سوئچ پینل سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی
کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی چار کرسیوں کے راڈز ہٹ
گئے اس آدمی کی چیخ کی وجہ سے بروک اور مرسی نے بجلی کی سی تیزی
سے مڑ کر اس کی طرف دیکھا ہی تھا کہ کرنل فریدی اور عمران ان پر
جھپٹ پڑے اور دوسرے لمحے مرسی کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکلا اور
اس کے ساتھ ہی کمرہ مشین پسٹل کی فائرنگ اور بروک کے
ساتھیوں کی چیخوں سے گونج اٹھا جب کہ کرنل فریدی نے بروک کو
گردن سے پکڑ کر ہوا میں اچھال کر نیچے پھینک دیا تھا اور بروک فرش
پر پڑا بری طرح ہاتھ پیر مار رہا تھا۔ مرسی کی حالت دیکھنے والی ہو گئی
تھی وہ ابھی تک کرسی پر بیٹھی اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جیسے
اس کی بینائی اچانک چلی گئی ہو۔

"آپ ان دونوں کا خیال رکھیں۔ میں باہر دیکھتا ہوں"۔ عمران
نے کہا اور بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا بیرونی دروازہ کھول کر باہر
نکل گیا اس کے ساتھ ہی کیپٹن حمید اور نسا کو بھی اچھل کر کھڑے
ہونے چونکہ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ وہ ویسے ہی بیٹھے



ے بیٹھے رہ گئے تھے حالانکہ ان کی کرسیوں کے راڈز بھی ہٹ چکے
ے۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ تم کیسے رہا ہو گئے"۔ اچانک
رسی نے ہذیانی انداز میں کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"خاموش بیٹھی رہو۔ ورنہ گردن توڑ دوں گا"...... کرنل فریدی
نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو مرسی ایک جھٹکے سے واپس کرسی پر بیٹھ
گئی۔ اس کا جسم بے اختیار کانپنے لگ گیا تھا یوں لگتا تھا جیسے کرنل
فریدی کی آواز نے اس پر دہشت طاری کر دی ہو جب کہ بروک بے
ہوش ہو چکا تھا۔ اس کے دونوں ساتھی ہلاک ہو چکے تھے کرنل
فریدی نے سوئچ پینل پر باقی بٹن پش کئے تو باقی افراد کی کرسیوں
کے راڈز بھی غائب ہو گئے اور وہ بھی تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تم۔ تم جادوگر ہو۔ تم جادوگر ہو۔ تم سے کوئی مقابلہ نہیں کر
سکتا"...... یکلخت مرسی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس کے جسم نے زوردار جھٹکا کھایا اور پھر اس کی گردن ڈھلک
گئی۔ وہ واقعی خوف اور حیرت کی وجہ سے بے ہوش ہو چکی تھی۔
جوزف اور جوانا تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگے

"رک جاؤ۔ تمہارے پاس اسلحہ نہیں ہے اور باہر نجانے کیا
پوزیشن ہو۔ عمران خود ہی سب سنبھال لے گا"۔ کرنل فریدی نے
ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ دونوں ٹھٹک کر رک گئے۔

"کیپٹن حمید اور نسا کو تم ان دونوں کو اٹھا کر کرسیوں پر ڈالو

اور سوئچ پینل پر بٹن پریس کر دو...... کرنل فریدی نے کہا۔
"ہمیں کہیں کرنل صاحب۔ یہ ہم کر دیتے ہیں" جوزف اور
جوانا نے کہا اور پھر جوانا نے بیک وقت فرش پر پڑے ہوئے بروک
اور کرسی پر بے ہوشی کے انداز میں ڈھلکی ہوئی مرسی کو بازوؤں سے
پکڑا اور ایک جھٹکے سے لے جا کر اس نے سامنے پڑی ہوئے دو
کرسیوں پر اچھال دیا جب کہ جوزف نے جا کر سوئچ پینل پر بٹن
پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پھر چند لمحوں بعد وہ دونوں راڈز میں
جکڑے جا چکے تھے۔

"یہ سب کیسے ہوا۔ میری سمجھ میں تو ابھی تک نہیں آیا"۔ ماہ لقا
نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا
دیا

"جب مجھے ہوش آیا تو مجھ سے پہلے عمران ہوش میں آ چکا تھا۔ ہم
دونوں ہی چونکہ مخصوص ذہنی ورزشوں کے عادی ہیں اس لئے
ہمارے ذہن بے ہوشی کے خلاف مسلسل مزاحمت کرتے رہتے ہیں
اور پھر جیسے ہی گیس یا دوا کا اثر قدرے کمزور پڑتا ہے ہم ہوش میں آ
جاتے ہیں ہم نے ہوش میں آنے کے بعد جب صورت حال کا جائزہ لیا
تو ہم نے دیکھا کہ کرسیوں کے راڈز کا سسٹم دیوار کے ساتھ لگے
ہوئے سوئچ پینل سے منسلک ہے۔ وہاں پینل پر سرخ رنگ کے
پش بٹن لگے ہوئے ہیں اس کے بعد جب بروک اور مرسی اندر آئے تو
ان سے پہلے ان کے لئے کرسیاں اٹھا کر لانے والے وہ دونوں آدمی



دروازے کے پاس کھڑے ہو گئے اور میں نے بھی دیکھ لیا اور عمران
نے بھی کہ ان میں سے ایک آدمی بالکل سوئچ پینل کے سامنے کھڑا
تھا اس کا جسم سوئچ پینل سے ایک قدم آگے تھا۔ چنانچہ ہم دونوں
نے اپنے بچاؤ کا ایک ہی طریقہ سوچا پھر میں نے عمران کو بروک اور
مرسی کے ساتھ گفتگو کے دوران غیر محسوس طور پر اپنے دائیں پیر کا
جوتا اتارتے دیکھ لیا میں سمجھ گیا کہ عمران کیا کرنا چاہتا ہے چونکہ
عمران کی کرسی جس جگہ پر تھی وہاں سے سوئچ پینل کے سامنے
کھڑے ہوئے آدمی کے سینے پر جوتا بآسانی مارا جا سکتا تھا اس لئے میں
نے عمران کو یہ کوشش کرنے دی۔ پھر جب مرسی نے مشین پسٹل
نکالا تو میں نے عمران کی ٹانگ کو غیر محسوس انداز میں حرکت میں
آتے دیکھ لیا لیکن مجھے خطرہ تھا کہ مرسی کہیں فائر نہ کھول دے اور
اس کی اور بروک کی توجہ ہٹانے کے لئے میں نے یکلخت سائیڈ پر بیٹھی
ہوئی ماہ لقا کو رکنے کے لئے کہا اور عمران نے اس موقع سے فائدہ اٹھا
لیا۔ اس کی ٹانگ حرکت میں آئی اور اس کا جوتا سوئچ پینل کے
سامنے کھڑے آدمی کے سینے کے اوپر والے حصے پر پوری قوت سے
پڑا۔ نتیجہ یہ کہ ضرب لگنے سے وہ لڑکھڑاتا ہوا پیچھے گرا اور اس کے
کاندھوں کا نچلا حصہ سوئچ پینل کے ان سرخ پش بٹنوں سے ٹکرایا
جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ چار بٹن پش ہو گئے اور چار آدمی جن میں عمران
اور میں بھی شامل تھا راڈز کی گرفت سے آزاد ہو گئے۔ عمران نے مرسی
کے ہاتھ سے مشین پسٹل چھین کر ان دونوں آدمیوں پر فائر کھول دیا

جب کہ میں نے بروک کو اٹھا کر فرش پر اس انداز میں پٹخا کہ اس کی گردن میں بل آگیا اور وہ بے ہوش ہو گیا اس طرح ہم ان راڈز کی گرفت سے آزاد ہو گئے"...... کرنل فریدی نے ماہ لقا کے چہرے پر انتہائی حیرت دیکھ کر اسے پوری تفصیل بتا دی۔

"حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ مرسی کا کہنا سچ ہے یہ تو واقعی جادوگر ہے۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ ویری سٹرینج"...... ماہ لقا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"عمران میں یہی خوبی ہے کہ وہ نہ صرف بروقت فیصلہ کرتا ہے بلکہ اس پر عمل بھی کر لیتا ہے۔ اگر وہ احمقانہ باتیں نہ کرے تو یقیناً میں بھی اس کی تعریف کرنا شروع کر دوں"...... کیپٹن حمید نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا اور وہ سب چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

"ارے یہاں تو باقاعدہ میٹنگ ہو رہی ہے کیا ہوا۔ کیا کوئی فیصلہ ہو گیا کہ نہیں"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"کیسا فیصلہ"...... ماہ لقا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے وہی۔ جس کے نتیجے میں ہمیں چھوہارے کھانے کو ملیں گے اور باقاعدہ دعوت ولیمہ بھی ہونی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ماہ لقا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات مزید گہرے ہو گئے۔

"فضول باتیں کرنے کی بجائے یہ بتاؤ کہ باہر کی کیا پوزیشن



ہے"...... کرنل فریدی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باہر دو گواہ موجود تھے اور وہ بیچارے گواہی دینے کے لئے پریشان تھے۔ میں نے سوچا کہ جب ہم گواہی دینے کے لئے تیار ہیں تو پھر ان کی کیا ضرورت ہے اس لئے میں نے ان کے نام گواہوں کی لسٹ سے کاٹ دیئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کتنی بڑی بلڈنگ ہے یہ"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"خاصی بڑی ہے اسلحہ کا ایک سٹور بھی موجود ہے لیکن آبادی سے الگ تھلگ ہے باہر چاروں طرف میدان ہے"...... عمران نے جواب دیا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے ماسٹر کہ ہمیں پھر لاہیما جانا پڑے گا"۔ جوانا نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ یہاں بیٹھے بیٹھے تو ہم کچھ نہیں کر سکتے لیکن اس بار ہمارے پاس ایک موقع موجود ہے کہ ماسٹر چیف ہمارے پاس موجود ہے اور ماسٹر چیف تو بہرحال چیف صاحبان کا ماسٹر ہی ہوتا ہے"...... عمران نے معنی خیز نظروں سے کرنل فریدی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"لیکن اس کی بھی صرف تم آواز استعمال کر سکتے ہو۔ جسمانی طور پر اس کا روپ نہیں دھارا جا سکتا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اب پاکیشیائی ایجنٹ اور اسلامی سیکورٹی کونسل کے ایجنٹ تو بہرحال ختم ہو گئے اس لئے اب ان کی طرف سے کوئی خطرہ باقی

نہیں رہا۔ اس لئے اب اگر ماسٹر چیف سائنسدانوں کی ایک جماعت بھجوائے تو کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ کوشش کر دیکھو۔ لیکن میرا خیال ہے کہ یہ بروک وہاں سے آتے ہوئے لامحالہ کوئی نہ کوئی کوڈ لیبارٹری والوں کے ساتھ طے کر آیا ہوگا۔ کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ وہ تم سے بے حد خوفزدہ تھا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"پیر و مرشد کی موجودگی میں بیچارے مرید سے کس نے خوفزدہ ہونا ہے۔ بہرحال آپ کا خیال درست بھی ہو سکتا ہے۔ پھر اسے ہوش میں لایا جائے تا کہ اس سے پوچھ گچھ کی جا سکے"...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جوزف۔ جوانا تم دونوں باہر جا کر پہرہ دو اور یہاں ایک کمرے میں فون موجود ہے وہ یہاں پہنچا دو۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی کال آئے اور وہ لوگ مشکوک ہو جائیں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیپٹن حمید۔ تم ٹساکو کو ساتھ لے کر جوزف اور جوانا کا ساتھ دو۔ ہمیں چاروں طرف سے ہوشیار رہنا چاہئے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اور ماہ لقا۔ کیا یہ یہیں رہے گی"...... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔



"ہاں۔ یہ بہرحال خاتون ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"آپ کے اس لفظ بہرحال کا بھی جواب نہیں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ کی مہربانی کرنل صاحب۔ میں خود یہاں ٹھہرنا چاہتی تھی تا کہ آپ کا اس بروک سے پوچھ گچھ کا انداز دیکھ سکوں۔ میں تو بہرحال سیکھنے کے لئے ہی ساتھ آئی ہوں"...... ماہ لقا نے جواب دیا۔

"لیجئے دوسرا "بہرحال" بھی سامنے آ گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے بروک کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے اور پھر ساتھ ہی کرسی بیٹھی ہوئی مرسی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں بھی حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔

"یہ آپ کیا کر رہے تھے"...... ماہ لقا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاص طریقہ ہے۔ یہ گیس کے علاوہ بے ہوش ہونے والوں کو ہوش میں لانے کے لئے اس کا سانس بند کر دیتے ہیں۔ اس طرح ان کے اعصاب میں دفاعی تحریک پیدا ہو جاتی ہے اور انہیں ہوش آنا شروع ہو جاتا ہے تو یہ ہاتھ ہٹا لیتے ہیں لیکن یہ خاص مہارت کا کام ہے ورنہ بے ہوش شخص مر بھی

سکتا ہے"...... کرنل فریدی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"میں ایک اور کرسی لے آؤں ورنہ میری کمزور ٹانگیں جلدی جواب دے جائیں گی"...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑنے ہی لگا تھا کہ جوزف کرسی اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"باس۔ یہ آپ کے لئے ہے"...... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور اس کے ہاتھ سے کرسی لے کر پہلے سے موجود دونوں کرسیوں کے ساتھ رکھ دی۔

"جوزف جیسا ساتھی قسمت والوں کو ہی نصیب ہوتا ہے"۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے چاند جیسے چہرے والے زیادہ اچھے ساتھی ثابت ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم باز نہیں آؤ گے"...... کرنل فریدی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے عمران کو غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اتنی بات تو وہ بھی سمجھتا تھا کہ ماہ لقا کا مطلب چاند جیسے چہرے والی ہی ہوتا ہے۔

"آپ کا کیا خیال ہے مس ماہ لقا۔ کیا میں نے غلط بات کی ہے"...... عمران نے ماہ لقا سے مخاطب ہو کر کہا۔ ظاہر ہے اس جیسا ڈھیٹ کہاں اتنی آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"عمران صاحب۔ آئندہ آپ اس قسم کا مذاق نہ کیا کریں اس سے ہماری عزت نفس مجروح ہوتی ہے۔ مجھے کسی سے زبردستی منسلک



ہونے کا کوئی شوق نہیں ہے اور پھر کرنل فریدی صاحب کو میں اپنا بڑا بھائی سمجھتی ہوں"...... ماہ لقا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو کہتا ہوں کہ مجروح ہونے سے عزت نفس کو بچا لیں۔ جہاں تک بڑا بھائی ہونے کا تعلق ہے تو اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ دو بولوں سے پہلے تو یہی رشتہ ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ماہ لقا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ بڑی مشکل سے اپنے غصے کو روک رہی ہو۔ اسی لمحے بروک اور مرسی دونوں ہی کراہتے ہوئے ہوش میں آ گئے تو وہ سب ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔ بروک نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن جب اسے احساس ہوا کہ وہ راڈز میں جکڑا ہوا ہے تو اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ۔ یہ کس طرح ہو گیا ہے۔ یہ کس طرح ہوا ہے"...... مرسی نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر وہی الفاظ دوہرائے جنہیں دوہراتے ہوئے وہ حیرت کی شدت سے بے ہوش ہوئی تھی۔

"یہ سب تمہاری حماقت کا نتیجہ ہے۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ یہ لوگ ہوش میں آتے ہی سچوئیشن بدل لیں گے لیکن تم نے ضد کر لی"...... بروک نے انتہائی غصیلے لہجے میں مرسی سے کہا۔

"ارے ارے۔ آپس میں لڑنے کی ضرورت نہیں ہے ہمارے پیشے میں ایسا ہوتا رہتا ہے ہمیں بھی تو تم لوگوں نے بڑی آسانی سے ہٹ کر لیا تھا لیکن ہم نے تو کوئی شکایت نہیں کی"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن ایسا تو ہو ہی نہ سکتا تھا۔ پھر یہ کیسے ہو گیا۔ اب مجھے یہ تو نہیں معلوم تھا کہ یہ جادوگر ہیں یا ان کے پاس مافوق الفطرت قوتیں ہیں"...... مرسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" بروک۔ تم مجھے اور عمران کو اچھی طرح جانتے ہو۔ اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم ہمارے ساتھ خود ہی تعاون کرو۔ ہم نے بہرحال تمہاری یہ گرین ڈیتھ لیبارٹری کو تباہ کرنا ہی ہے لیکن ہم تم سے نہ نہیں کہتے کہ تم ہمارے ساتھ شامل ہو کر اسے تباہ کراؤ۔ ہمارا مقصد اتنا ہے کہ تم سے جو پوچھا جائے وہ بتا دو۔ ورنہ دوسری صورت میں یہ بات تمہیں معلوم ہے کہ جو ہم نے پوچھنا ہے وہ بہرحال تمہیں بتانا ہی پڑے گا"...... کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کرنل فریدی۔ تم اور عمران چاہے کتنا بھی زور کیوں نہ لگا لو۔ گرین ڈیتھ لیبارٹری تم تباہ نہ کر سکو گے۔ اس کے انتظامات اس قسم کے ہیں کہ اگر میں بھی ان انتظامات کے خلاف حکم دوں تو میرا حکم بھی تسلیم نہیں کیا جائے گا"...... بروک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم صرف اتنا بتا دو کہ تم جب ہمیں لے کر وہاں سے چلے تھے تو تم نے لیبارٹری کے انچارج پال میکارے کو کیا ہدایات دی تھیں"...... عمران نے کہا۔



" میں نے کیا ہدایات دینی ہیں۔ وہاں انتہائی جدید ترین ماسٹر کمپیوٹر نصب ہے اور اس میں سب کچھ پہلے سے فیڈ ہے نہ اسے میری ہدایات کی ضرورت ہے اور نہ پال میکارے کچھ کر سکتا ہے"۔ بروک نے جواب دیا۔

" تم پال میکارے سے کیا کہہ آئے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

" کچھ نہیں۔ میں نے اسے کیا کہنا تھا۔ میں تم لوگوں کی خاطر وہاں گیا تھا اور تم لوگوں کو لے کر واپس آ گیا"...... بروک نے جواب دیا۔

" لیکن پال میکارے کو بھی تو تم نے ہماری وجہ سے ہی بلیو ہیون کلب سے وہاں بھیجا تھا۔ پھر کیا تم اسے بھی اپنے ساتھ لے آئے ہو"...... عمران نے کہا تو بروک بے اختیار چونک پڑا۔ لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

" نہیں۔ وہ وہیں ہے جب تک ٹارگٹ مکمل نہیں ہو جاتا وہ وہیں رہے گا"...... بروک نے جواب دیا۔

" اس طرح وقت ضائع ہی ہو گا عمران۔ ماسٹر چیف کی بجائے کیوں نہ مرسی سے بات کی جائے مجھے یقین ہے کہ مرسی ہم سے تعاون کرے گی"...... کرنل فریدی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ پھر اسے فارغ کر دیں۔ یہ تو جا کر فرشتوں کو حساب کتاب دے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس نے ہاتھ میں پکڑ لیا۔

"رک جاؤ۔ مت مارو۔ میں بتاتی ہوں۔ پال میکارے ہمارے ساتھ آیا ہے اب وہاں البرٹ انچارج ہے"...... مرسی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"پال میکارے کے بارے میں تو مجھے معلوم ہو گیا تھا کیونکہ بروک کے چونکنے سے ہی میں سمجھ گیا تھا البتہ البرٹ کے بارے میں بتا کر تم نے اس کی زندگی کے کچھ لمحے بڑھا دیئے ہیں۔ اب یہ بتا دو کہ اس کے البرٹ کے ساتھ کیا کوڈ طے ہوئے تھے"۔ عمران نے جواب دیا تو بروک اور مرسی دونوں ہی چونک پڑے۔

"تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ بروک نے کوڈ طے کئے ہیں"۔ مرسی نے حیران ہو کر کہا۔

"میں تمہارے سوالوں کے جواب دینے کا پابند نہیں ہوں۔ جو تم سے پوچھا جا رہا ہے وہ بتاؤ"۔ عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"کوئی کوڈ طے نہیں ہوا"...... بروک نے مرسی کے بولنے سے پہلے ہی کہا لیکن دوسرے لمحے عمران نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی گولیاں بروک کے دونوں کانوں کے قریب سے گزر کر عقبی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر گئیں اور بروک اور مرسی دونوں کے چہرے یکلخت زرد ہو گئے۔

"یہ آخری وارننگ ہے۔ بولو۔ کیا کوڈ طے ہوئے تھے اور یہ بھی سن لو کہ جو کچھ تم کہو گے اسے کنفرم بھی کرنا ہو گا"...... عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد ہو گیا۔



"اگر میں بتا دوں تو کیا تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... بروک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس کا فیصلہ کرنل فریدی کریں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میرا وعدہ کہ اگر تم بتا دو تو میں تم دونوں کو زندہ چھوڑ دوں گا"...... کرنل فریدی نے فوراً ہی کہا۔

"ہاں۔ میں نے کوڈ طے کئے تھے کیونکہ میرے ذہن میں خدشہ موجود تھا کہ ہوش میں آتے ہی آپ لوگ سچویشن بدل بھی سکتے ہیں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ عمران کے متعلق مشہور ہے کہ وہ دنیا کے ہر آدمی کی آواز اور لہجے کی کامیاب نقل کر لیتا ہے اس لئے میں نے البرٹ کو کہہ دیا تھا کہ آئندہ اس کے اور میرے درمیان بات چیت سے پہلے کوڈ دوہرایا جائے گا لیکن یہ بتا دوں کہ ایسا صرف البرٹ کے ساتھ ہو سکتا ہے ورنہ لیبارٹری کے اور کسی آدمی کے ساتھ اگر میں بات کرنا چاہوں تو اس کے لئے کوڈ کی ضرورت نہیں ہے ماسٹر کمپیوٹر میں میری آواز فیڈ ہے اور ماسٹر کمپیوٹر نقلی آواز پہچان لیتا ہے"...... بروک نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کوڈ طے کیا تھا البرٹ کے ساتھ"...... عمران نے پوچھا۔

"میں وائٹ ہارس کہوں گا تو وہ جواب میں بلیک ہارس کہے گا"...... بروک نے جواب دیا۔

"گرین ڈیتھ لیبارٹری کے انچارج سائنسدان کا کیا نام ہے"۔

عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر واکر۔ پورا نام ڈاکٹر ڈیوڈ واکر ہے"...... بروک نے جواب دیا۔

"ماسٹر کمپیوٹر کال کے لئے جنرل فریکونسی کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو بروک نے جنرل فریکونسی بتا دی۔

"ماسٹر کمپیوٹر کا نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سپیشل آر ایکس ڈبل ون"۔ بروک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا انٹرویو ختم۔ اب کرنل فریدی صاحب جانیں اور تم دونوں جانو۔ مجھے اجازت"...... عمران نے کرسی اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں تم دونوں کو اپنے وعدے کے مطابق زندہ چھوڑ کر جا رہا ہوں اور یہ بھی وعدہ کہ بلیو ہیون کلب کال کر کے پال میکارے کو بتا دوں گا کہ تم یہاں اس حالت میں موجود ہے لیکن اس کے بعد اگر تم نے یا تمہارے کسی ساتھی نے ہمارے خلاف ایکشن لیا تو پھر نتیجہ بھی تمہیں ہی بھگتنا ہو گا"...... کرنل فریدی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میرا وعدہ کہ میں خود کوئی ایکشن نہیں لوں گا"۔ بروک نے جواب دیا۔

"آؤ ماہ لقا"...... کرنل فریدی نے ماہ لقا سے مخاطب ہو کر کہا جو کرنل صاحب کے ساتھ ہی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور پھر وہ تینوں خاموشی سے مڑ گئے۔

"کرنل صاحب۔ پلیز صرف اتنا بتا دیں کہ آپ لوگوں نے



سچوئیشن کیسے بدل لی۔ ورنہ سوچ سوچ کر میرا دماغ پھٹ جائے گا"...... مرسی نے التجا بھرے لہجے میں کہا تو کرنل فریدی نے اسے وہی بات بتا دی جو اس سے پہلے وہ ماہ لقا کو بتا چکا تھا اور مرسی کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے اور کرنل فریدی مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا جب کہ عمران پہلے ہی باہر جا چکا تھا۔

"اب کیا پروگرام ہے تمہارا"...... کرنل فریدی نے سٹنگ روم کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں پہنچتے ہوئے کہا جہاں عمران دیوار میں لگی ہوئی ایک الماری کھولنے میں مصروف تھا۔

"آپ اپنی بات کریں پیر و مرشد۔ ظاہر ہے میرا کام تو پیر و مرشد کے حکم کی تعمیل ہی ہے"...... عمران نے الماری میں سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر مڑتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اسی لمحے کیپٹن حمید بھی اندر آ گیا۔

"کیا وہ دونوں ختم ہو گئے"...... کیپٹن حمید نے کرنل فریدی سے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ انہیں زندہ چھوڑ دوں گا۔ اس لئے میں نے انہیں زندہ چھوڑ دیا ہے"...... کرنل فریدی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں نے تو وعدہ نہیں کیا"...... کیپٹن حمید نے مڑتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ ابھی عمران کو ان کی زندگی کی ضرورت ہے"۔ کرنل

فریدی نے سخت لہجے میں کہا تو کیپٹن حمید بے اختیار رک گیا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... کیپٹن حمید نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ جاؤ"۔ کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ عمران سامنے میز پر ٹرانسمیٹر رکھے بیٹھا مسکرا رہا تھا۔

"ہاں تو تم چاہتے ہو کہ ماسٹر کمپیوٹر میں گڑبڑ کرا کر لیبارٹری کو تباہ کر دو لیکن جس نمبر کا ماسٹر کمپیوٹر بتایا گیا ہے یہ گڑبڑ کر ہی نہیں سکتا"...... کرنل فریدی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ فیصلہ آپ نے کیسے کر لیا کرنل صاحب"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ سپیشل ماسٹر کمپیوٹر کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ ایسا ماسٹر کمپیوٹر اپنی غلطیوں کی خود ہی اصلاح کر لیتا ہے۔ اس لئے اس سے غلطی ممکن ہی نہیں ہوتی"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"لیکن اگر اس کے بنیادی فیڈنگ کوڈ میں تبدیلی کر دی جائے پھر"...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں آرایکس کے بارے میں علم ہی نہیں ہے۔ یہ خصوصی ساخت کا ماسٹر کمپیوٹر ہے جسے ایکریمیا کی اٹاسان کمپیوٹر لیبارٹری نے ابھی حال میں ایجاد کیا ہے گو اسے چونکہ



ایکریمیا نے دفاعی مقاصد کے لئے ریزرو کر لیا ہے اس لئے اس کے پیپرز کو اوپن نہیں کیا گیا لیکن اٹاسان لیبارٹری میں اس پر بنیادی کام کرنے والا سائنسدان مسلمان ہے اور وہ مصر کا رہنے والا ہے اور اس کا نام ڈاکٹر زیاد ہے اور اتفاق سے ڈاکٹر زیاد سے میری ملاقات چند ماہ پہلے ہوئی۔ میں ایک کام سے مصر گیا تو وہ بھی اپنے گھر آیا ہوا تھا۔ اس سے ہوٹل میں اتفاقاً ملاقات ہو گئی چونکہ اسے بھی معلوم ہے کہ مجھے خصوصی طور پر کمپیوٹر فیلڈ میں دلچسپی ہے اس لئے اس نے مجھے اس بارے میں تفصیلات بتائی تھی"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا خاص بات ہے آرایکس میں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"اس میں فیڈنگ "کی" نہیں ہوتی اس لئے فیڈنگ کوڈ کسی طرح بھی معلوم نہیں کئے جا سکتے اس میں فیڈنگ ڈسک علیحدہ ڈالی جاتی ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ہونہہ۔ پھر تو واقعی انتہائی اہم اور انقلابی ایجاد ہے۔ میرا واقعی یہ خیال تھا کہ میں اس کی فیڈنگ "کی" تلاش کر کے اس سے فیڈنگ کوڈ معلوم کر کے اس میں گڑبڑ کر دوں گا اس طرح ہمارا مقصد حل ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے اکثر لیبارٹریاں اسی انداز میں تباہ کی

ہیں اس لئے جب تم نے بروک سے ماسٹر کمپیوٹر کی جنرل فریکونسی پوچھی تو میں سمجھ گیا کہ تمہارے ذہن میں کیا آئیڈیا ہے اور میں نے کیپٹن حمید کو اس لئے روک لیا ہے کہ اب تم یقیناً بروک سے یہ معلوم کرنا چاہو گے کہ ڈاکٹر واکر کی ذاتی فریکونسی کیا ہے تاکہ ڈاکٹر واکر کو ڈیل کیا جائے اور اس کے ذریعے ماسٹر کمپیوٹر کا ریڈ سیکشن بند کرایا جا سکتا ہے اس طرح لیبارٹری کے تمام بیرونی انتظامات کو زیرو کیا جا سکتا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن یہ آئیڈیا میرے ذہن میں نہیں تھا البتہ ڈاکٹر واکر کی ذاتی فریکونسی مجھے معلوم ہے"...... عمران نے جواب دیا تو کرنل فریدی بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ کیسے"...... کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر واکر پہلے ایکریمیا کی ایک لیبارٹری میں کام کرتا رہا ہے اس لیبارٹری میں جنگی مقاصد کے لئے جراثیموں پر تحقیقات ہوئی تھی میری ایک بار سرداور کے ذریعے اس سے بات ہو چکی ہے اور اس نے اپنی ذاتی فریکونسی دی تھی اور مجھے معلوم ہے کہ آدمی نام کی طرح اپنی ذاتی فریکونسی بھی آسانی سے تبدیل نہیں کیا کرتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی۔ پھر ٹھیک ہے۔ لیکن کیا تم ڈاکٹر واکر کو ڈیل کر لو گے"...... کرنل فریدی نے کہا۔ ادھر ماہ لقا حیرت بھرے انداز میں



دنیا کے ان دو عظیم سیکرٹ ایجنٹوں کی گفتگو سن رہی تھی۔

"کوشش تو کی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کرو کوشش۔ لیکن یہ سوچ لینا کہ اس وقت وہ یہودیوں کی اہم ترین لیبارٹری کا انچارج ہے اور اسے خود بھی لیبارٹری اور اپنی اہمیت کا بخوبی احساس ہو گا"...... کرنل فریدی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے سامنے رکھے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ڈاکٹر داور کالنگ ڈاکٹر واکر فرام پاکیشیا۔ اوور"۔ عمران نے سرداور کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

"یس ڈاکٹر واکر اٹنڈنگ یو سرداور۔ آپکو میری یہ فریکونسی کہاں سے مل گئی ہے۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک حیرت بھری آواز سنائی دی۔ لہجہ بتا رہا تھا کہ بولنے والا خاصی عمر کا آدمی ہے۔

"یہ آپ کی ذاتی فریکونسی ہے اور اس کا مجھے علم تھا۔ آپ نے خود ہی تو اپنی ذاتی فریکونسی مجھے دی ہوئی ہے پھر آپ حیران کیوں ہو رہے ہیں ڈاکٹر واکر۔ اوور"...... عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس۔ ٹھیک ہے۔ فرمائیے کیسے کال کی ہے۔ اوور"۔ ڈاکٹر واکر نے اس بار قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا ظاہر ہے وہ ازخود یہ

نہ بتانا چاہتا تھا کہ وہ گرین ڈیتھ لیبارٹری سے بول رہا ہے اسی لئے وہ حیران بھی ہو رہا تھا کہ اسے سرداور نے یہاں کیسے کال کر لیا۔

" ڈاکٹر واکر۔ میں آپ کو ایک اہم اطلاع دینا چاہتا ہوں۔ آپ دنیا کے انتہائی معروف سائنسدان ہیں اور سائنسدانوں کے حلقوں میں آپ کی انتہائی عزت و توقیر ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ آپ کو کسی قسم کا کوئی گزند پہنچے مجھے اطلاع ملی ہے کہ اسلامی سیکورٹی کونسل سے منسلک دنیا کا معروف سیکرٹ ایجنٹ کرنل فریدی آپ کی اس لیبارٹری کے خلاف کام کر رہا ہے جسے آپ نے گرین ڈیتھ کا نام دیا ہوا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" آپ کو کس نے ان باتوں کی اطلاع دی ہے آپ کا ان باتوں سے کیا کوئی تعلق ہے۔ اوور"۔ ڈاکٹر واکر نے حیران ہو کر پوچھا۔

" میرا براہ راست تو کوئی تعلق نہیں ہے لیکن پاکیشیا کے لئے کام کرنے والا ایک نوجوان علی عمران جو خود بھی سائنس کا طالب علم ہے کا مجھ سے اکثر رابطہ رہتا ہے اور سائنسی معاملات میں وہ مجھ سے مشورہ کرتا رہتا ہے ایسے ہی باتوں باتوں میں آپ کا ذکر آ گیا تو اس نے مجھے بتایا کہ کرنل فریدی آپ کے خلاف کام کر رہا ہے اور کرنل فریدی کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ جس لیبارٹری میں آپ کام کر رہے ہیں اس لیبارٹری کی حفاظت ایک ماسٹر کمپیوٹر کر رہا ہے جس کا نمبر سپیشل آر ایکس ڈبل ون ہے گو یہ ماسٹر کمپیوٹر انتہائی جدید ترین ہے اور سیلف چیکر ہے لیکن کرنل فریدی کے تعلقات تو کمپیوٹر کی دنیا



کے ماہر ترین سائنسدانوں سے مسلسل رہتے ہیں۔ اسے کمپیوٹر فیلڈ میں معلومات حاصل کرنے کا بے حد شوق ہے اس لئے اس نے انتہائی ماہر سائنسدانوں کی مدد سے یہ معلوم کر لیا ہے کہ اس ٹائپ کے ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈنگ "کیز" نہیں ہوا کرتیں ایک علیحدہ فیڈنگ ڈسک اس کے اندر فٹ کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس نے اس فیڈنگ میں مخصوص کمپیوٹر وائرس داخل کرنے کا طریقہ کار معلوم کر لیا ہے۔ وہ مخصوص وائرس جسے جدید ترین کمپیوٹر کی دنیا میں بیکس وائرس کہا جاتا ہے اس طرح ماسٹر کمپیوٹر یکدم مردہ ہو جائے گا اور لیبارٹری کے تمام حفاظتی انتظامات ختم ہو جائیں گے اور پھر وہ لیبارٹری تباہ کر دے گا مجھے جب یہ بات معلوم ہوئی کہ آپ اس لیبارٹری کے انچارج ہیں تو مجھے آپ کے ذاتی تحفظ کی بیحد فکر لگ گئی چنانچہ میں نے یہ فیصلہ کیا کہ آپ کو اطلاع کر دوں تاکہ آپ اپنی ذات کی حد تک حفاظت کا بندوبست کر لیں۔ اوور"۔ عمران نے کہا تو اس بار کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

" آپ کا بے حد شکریہ سرداور۔ لیکن آپ بے فکر رہیں۔ ماسٹر کمپیوٹر کی فیڈنگ میں بیکس وائرس داخل ہی نہیں ہو سکتا اس کا بندوبست پہلے کر لیا گیا ہے۔ اوور"...... ڈاکٹر واکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اسی بات نے تو مجھے تشویش میں مبتلا کر دیا ہے ڈاکٹر واکر۔ یہ بات تو مجھے معلوم ہے کہ سپیشل ماسٹر کمپیوٹر کہا ہی اسے جاتا ہے

جس میں کوئی وائرس داخل نہیں ہو سکتا اور پھر آرایکس ڈبل ون
کمپیوٹر تو ظاہر ہے ہر لحاظ سے محفوظ ہو گا لیکن اسی پوائنٹ کو تو کرنل
فریدی استعمال کرنا چاہتا ہے۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔میں سمجھا نہیں۔اوور"...... ڈاکٹر واکر کے لہجے میں
حیرت تھی۔

"آپ جیسے سائنس دان کو سمجھانے کی تو ضرورت نہیں ہے ڈاکٹر
واکر۔لیکن آپ کا خیال شاید اس پہلو پر نہیں گیا کہ آپ کی یہ
لیبارٹری زیر زمین ہے اور یہ زمین دلدلی ہے اس لئے اس لیبارٹری
کے نیچے اور اوپر زمین میں پانی کی مقدار عام زمین سے زیادہ ہو گی۔
اس صورت میں ظاہر ہے اس میں کوائزن یعنی کشش اتصال بھی کم
ہوتی ہے اس لئے اگر اس لیبارٹری کے اوپر فضا میں کوئی ایسی چیز
ڈال دی جائے جس سے شدید ترین گرمی پیدا ہو جائے تو زمین میں
موجود پانی کی مقدار یکلخت بھاپ بن کر فضا میں اڑ جائے گی اور اس
کے ساتھ ہی یکلخت کوائزن یعنی کشش اتصال بھی یکلخت بڑھ جائے
گی اور اس کے بڑھتے ہی لامحالہ فیڈنگ ڈسک میں خود بخود بیکس
وائرس پیدا ہو جائے گا اور فیڈنگ تباہ ہو جائے گی اور کرنل فریدی
یہ کام کرنے والا ہے۔اب وہ فضا میں اس قدر گرمی کس طرح پیدا
کرنا چاہتا ہے اس کا مجھے علم نہیں ہے لیکن بہرحال وہ ماسٹر کمپیوٹر کو
بیکار کر کے لیبارٹری تباہ کر دے گا۔اوور"۔عمران نے کہا۔

"اوہ۔اوہ۔ویری بیڈ۔مجھے دراصل کمپیوٹروں کے سلسلے میں



زیادہ معلومات نہیں ہیں کیونکہ یہ میری مخصوص فیلڈ نہیں ہے۔میں
تو جراثیموں پر کام کرتا ہوں۔آپ نے بتا کر مجھے انتہائی تشویش میں
مبتلا کر دیا ہے۔میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ مجھے اس سلسلے میں کیا
کرنا چاہئے۔اوور"۔ڈاکٹر واکر کے لہجے میں بیحد تشویش تھی۔

"یہ تو آسان سی بات ہے ڈاکٹر واکر اور میں یہ بات صرف آپ کو
آپ کے ذاتی تحفظ کے لئے بتا رہا ہوں کہ آپ فوری طور پر اس
ڈسک کو ماسٹر کمپیوٹر سے نکال کر اس کے اوپر لائم تھری کا کور لگا
دیں اور پھر اسے دوبارہ ماسٹر کمپیوٹر میں لگا دیں اور اس کے بعد بے
فکر ہو جائیں۔پھر کچھ بھی نہ ہو سکے گا۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔آپ کا مشورہ درست ہے لیکن اس سے پہلے مجھے
ان لوگوں سے بات کرنا پڑے گی جنہوں نے یہ کمپیوٹر بنایا ہے۔
بہرحال آپ کا بے حد شکریہ۔اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے
کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل
سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ضرورت سے زیادہ ہی ہوشیار آدمی ہے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔تم نے داؤ تو بہت زور دار مارا تھا لیکن کام بنا نہیں۔ظاہر
ہے جیسے ہی وہ ان لوگوں سے بات کرے گا وہ اسے بتا دیں گے کہ
کوائزن کا کوئی اثر نہیں ہو گا اور لائم تھری کے کوٹ کے بعد تو ماسٹر
کمپیوٹر کی ساری فیڈنگ ہی گرین پڑ جائے گی اور اس کا سوائے اس

کے کوئی اور حل ہی نہ ہو گا کہ پورا کمپیوٹر وہاں سے تبدیل کر دیا جائے"۔ کرنل فریدی نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے بہرحال اس لیبارٹری کو تو تباہ ہونا ہی ہے اس طرح نہ سہی کسی اور طرح سہی"...... کرنل فریدی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے اٹھتے ہی ماہ لقا اور کیپٹن حمید بھی کھڑے ہو گئے۔

"تو آپ دوبارہ وہاں جائیں گے"...... عمران نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"دیکھو۔ ابھی تو میں نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ آؤ کیپٹن حمید اور ماہ لقا"۔ کرنل فریدی نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کرنل صاحب۔ جن سے آپ نے وعدہ کر رکھا ہے ان کا کیا کرنا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میں تو اپنا وعدہ پورا کر رہا ہوں اب تم جانو اور وہ خدا حافظ"۔ کرنل فریدی نے مڑے بغیر کہا اور دروازے سے باہر چلا گیا۔ اس کے پیچھے کیپٹن حمید اور ماہ لقا بھی باہر چلے گئے اور عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس کی آنکھوں میں شرارت بھری چمک موجود تھی۔



"آپ کا پروگرام واقعی کیا ہے"...... کیپٹن حمید نے کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر کہا جو ایک جدید ترین ٹرانسمیٹر سامنے رکھے ہوئے بیٹھا تھا۔ ماہ لقا بھی کمرے میں موجود تھی۔ وہ تینوں اس وقت نگورا کی ایک پرائیویٹ کوٹھی میں موجود تھے اور ان تینوں نے ایکریمین میک اپ کر رکھے تھے۔ ٹساکو کو کرنل فریدی نے واپس بھجوا دیا تھا اس لئے وہ ان کے ساتھ نہیں تھا۔

"لیبارٹری تباہ کرنی ہے اور کیا پروگرام ہو سکتا ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ پھر وہاں جائیں گے یا کوئی دوسری صورت اختیار کریں گے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"دوسری صورت کیا ہو سکتی ہے تمہارے خیال میں"۔ کرنل فریدی نے پوچھا۔

"میرے ذہن میں تو کوئی نہیں ہے میں نے سوچا کہ شاید آپ کے ذہن میں ہو۔ کیونکہ وہاں کے انتظامات واقعی ایسے ہیں کہ اس لیبارٹری کے قریب بھی نہیں پہنچا جا سکتا"...... کیپٹن حمید نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"ایک صورت ہے اور اس پر عمران عمل کرنے والا ہے اس لئے میں نے یہ جدید ٹرانسمیٹر فوری طور حاصل کیا ہے اس میں کال کیچر موجود ہے اور میں عمران کی کال کے انتظار میں بیٹھا ہوا ہوں"۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ کیا ہے۔ اس نے تو جو سائنسی چکر چلایا تھا وہ تو ناکام ہو گیا ہے"...... کیپٹن حمید نے حیران ہو کر کہا۔

"عمران تمہاری توقع سے کہیں زیادہ ذہین ہے اور اس نے مجھے بھی چکر دینے کی کوشش کی ہے اس لئے مجھے فوراً یہاں آنا پڑا ہے"۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... کیپٹن حمید نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"عمران نے تمہارے سامنے ڈاکٹر واکر سے باتیں کی تھیں۔ جہاں تک لائنز تھری کی بات تھی وہ واقعی کمپیوٹر بنانے والوں نے پوری نہیں کرنے دینی۔ لیکن جہاں تک کوائن یعنی کشش اتصال کا سلسلہ ہے یہ بات انہیں چونکا دے گی۔ اس طرح عمران نے



دراصل ڈبل گیم کھیلی تھی۔ اگر ڈاکٹر واکر خود لائنز تھری استعمال کر لیتا ہے تب بھی لیبارٹری ختم ہو جاتی اور اگر وہ ماہرین سے رجوع کرتا ہے تو بھی کشش اتصال والی بات سے اسے فائدہ پہنچ جاتا۔ ڈاکٹر واکر نے ماہرین کے بتانے پر لائنز تھری کا معاملہ تو ختم کر دیا ہو گا لیکن مجھے معلوم ہے کہ ماہرین نے کشش اتصال والے پوائنٹ پر لازماً حفاظتی انتظامات کرنے ہیں اور یہ حفاظتی انتظامات لامحالہ یہی ہو سکتے ہیں کہ لیبارٹری کی اوپر اور نیچے کی زمین میں نمی کی مقدار اور بڑھا دی جائے اس کے لئے پوری دنیا میں ایک ہی طریقہ رائج ہے اور وہ یہ کہ زمین میں ایگرو سکس نامی گیس پھیلا دی جائے اس طرح لیبارٹری کے نیچے اوپر اور سائیڈوں پر زمین میں نمی کی مقدار پہلے سے دو گنی ہو جائے گی اور اسی لمحے عمران کا کھیل شروع ہو جائے گا دلدلی علاقوں میں لوہے کی خاص قسم میگنا فائٹ عام موجود ہوتی ہے میگنا فائٹ میں خالص لوہا تو کم ہوتا ہے لیکن اس میں مقناطیسی کشش ہوتی ہے اور ایگرو سکس اس مقناطیسی کشش پر اس طرح اثر انداز ہوتی ہے کہ کشش خوفناک حد تک بڑھ جاتی ہے اور جیسے ہی یہ مقناطیسی کشش بڑھے گی فیڈنگ ڈسک پر اس کا اثر پڑے گا اور اس میں لامحالہ گڑبڑ پیدا ہو جائے گی۔ یہ گڑبڑ آخر کار ماسٹر کمپیوٹر کو مکمل طور تباہ کر کے رکھ دے گی اور آر ایکس ڈبل ون ٹائپ کا ماسٹر کمپیوٹر بھی اس گڑبڑ کا کوئی علاج نہ کر سکے گا۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ لیبارٹری کے اندر جو مخصوص درجہ حرارت ہو گا اس میں بے پناہ اضافہ ہو جائے

اور پوری لیبارٹری ایک دھماکے سے مکمل طور تباہ ہو جائے گی اور عمران کا مشن مکمل ہو جائے گا"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید اور ماہ لقا دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"لیکن یہ تو صرف اندازے ہی ہیں۔ہو سکتا ہے وہ لوگ ایسا نہ کریں"...... اس بار ماہ لقا نے کہا۔

"یہ اندازے نہیں۔دو جمع دو چار والا مسئلہ ہے۔ تم دیکھنا کہ ایسا ہی ہو گا"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کوائزن یا کشش اتصال کیا ہوتی ہے۔ کشش ثقل کے بارے میں تو معلوم ہے کہ زمین کے اندر قدرتی طور پر کشش موجود ہوتی ہے جو چیزوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے لیکن یہ کشش اتصال کیا ہوتی ہے"۔ماہ لقا نے کہا۔

"قانون کشش کی دو قسمیں ہیں۔ایک کشش ثقل اور دوسری کشش اتصال جسے کوائزن کہتے ہیں۔ کشش اتصال کے ذریعے اجزاء ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں اور ایک دوسرے کو جذب کرتے ہیں۔ یہ کشش نرم زمین میں کم اور ٹھوس زمین میں زیادہ ہوتی ہے"۔ کرنل فریدی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ماہ لقا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ آپ یہاں یہ ٹرانسمیٹر رکھے کیا کر رہے ہیں مشن تو عمران مکمل کر لے گا"۔ کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔



"اسی لئے تو بیٹھا ہوا ہوں کہ عمران اپنے طور پر مشن مکمل نہ کر سکے"...... کرنل فریدی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی اور کرنل فریدی نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ماسٹر چیف کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ماسٹر چیف کی آواز سنائی دی اور کرنل فریدی کیپٹن حمید کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"یس ماسٹر چیف۔ البرٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ چند گھنٹے پہلے کسی سرداور نے پاکیشیا سے ڈاکٹر واکر کی ذاتی فریکونسی پر کال کی ہے اور اسے بتایا ہے کہ اسلامی سیکورٹی کونسل کا کرنل فریدی کسی سائنسی طریقے سے لیبارٹری تباہ رنے والا ہے۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"یس ماسٹر چیف۔ ڈاکٹر واکر نے مجھے کال کر کے اس بارے میں تایا اور انہوں نے کہا ہے کہ وہ ایکریمیا کے ڈاکٹر شوابے سے بات رنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ میں نے ڈاکٹر شوابے سے رابطہ کر کے ان کی ت کرا دی ہے۔ اوور"۔ البرٹ نے کہا۔

"پھر ڈاکٹر شوابے نے کیا کہا۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے پوچھا۔

"کچھ سائنسی باتیں ہوئی ہیں ان کے درمیان۔ مجھے تو سمجھ نہیں آ ئیں۔ آپ کہیں تو میں ڈاکٹر واکر سے آپ کی بات کرا دوں۔

اوور"۔ البرٹ نے کہا۔

"ہاں کراؤ۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"ایک منٹ توقف کریں۔ میں سپیشل فون کا لنک ٹرانسمیٹر سے کرتا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر واکر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر واکر کی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر چیف بول رہا ہوں ڈاکٹر واکر۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ کسی سرداور نے پاکیشیا سے آپ کی ذاتی فریکونسی پر ٹرانسمیٹر کال کی ہے اور آپ کو کسی سائنسی خطرے سے آگاہ کیا ہے جس کے بعد آپ نے ڈاکٹر شوابے سے بات کی ہے۔ یہ کیا معاملہ ہے اعلیٰ حکام کو اس پر بے حد تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے کہا۔ ماسٹر چیف چونکہ ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا تھا اس لئے وہ اپنی بات کے آخر میں اوور کہتا تھا جب کہ ڈاکٹر واکر سپیشل فون پر بات کر رہا تھا اس لئے وہ اوور نہ کہہ رہا تھا اور یقیناً البرٹ اس کی بات ختم ہوتے ہی بٹن آف کر دیتا ہو گا۔

"سرداور پاکیشیا کے بہت بڑے سائنسدان ہیں اور میرے بہت مہربان ہیں۔ انہوں نے مجھے ایک بھیانک خطرے سے خبردار کیا ہے"۔ ڈاکٹر واکر نے کہا۔

"کس قسم کا خطرہ۔ تفصیل بتاؤ۔ میں نے اعلیٰ حکام کو تفصیلی رپورٹ دینی ہے۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے کہا تو جواب میں ڈاکٹر واکر نے وہ پوری تفصیل دوہرا دی جو کرنل فریدی کے سامنے عمران نے سرداور کے لہجے میں ڈاکٹر واکر سے کی تھی۔

"اوہ۔ پھر تو یہ بہت بھیانک بات ہے۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اس میں پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں۔ میں نے ڈاکٹر شوابے سے بات کر لی ہے۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ لائنم تھری کا لوٹ کسی صورت بھی نہیں کرنا البتہ انہوں نے اس بات پر تشویش ظاہر کی ہے کہ کوائزن کی زیادتی ماسٹر کمپیوٹر پر اثرانداز ہو سکتی ہے۔ یکن اس کا حل بھی ان کے پاس موجود تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں یگروسکس گیس تھرٹی ون پاور لیبارٹری سے باہر زمین پر فائر کرا دں۔ ایگروسکس گیس کی زمین میں موجودگی کے بعد یہ خطرہ ختم ہو ائے گا لیکن ہفتے میں ایک بار ایسا کرنا ضروری ہے جب مشن مکمل جائے گا تو پھر اس کی بھی ضرورت نہ رہے گی چنانچہ میں نے ایسا کر ہا ہے اس لئے اب فکر کی کوئی بات نہیں ہے"...... ڈاکٹر واکر نے اب دیا۔

"آپ نے اچھا کیا کہ ڈاکٹر شوابے کی ہدایت پر عمل کر دیا۔ ویسے دہ ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ اگر البرٹ سے پوچھ لیتے دہ آپ کو بتا دیتا کہ کرنل فریدی اور علی عمران دونوں کو میں نے نتار کر لیا تھا اور پھر بگورا لے جا کر میں نے انہیں ہلاک کر دیا ۔ اب ان دونوں کی لاشیں گٹر میں سڑ رہی ہوں گی۔ اس لئے

اب ان کی طرف سے کسی قسم کا کوئی خطرہ لیبارٹری کو نہیں ہے۔ اوور"...... ماسٹر چیف نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو اور بھی زیادہ اطمینان کی بات ہے۔ تھینک یو"۔ ڈاکٹر واکر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"...... ماسٹر چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل فریدی نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کر دیا اور خود تیزی سے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل فریدی کالنگ۔ اوور"...... کرنل فریدی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ سٹارون اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"سٹارون۔ مطلوبہ ٹارگٹ کو ایٹ ون پر فکس کر کے ہٹ کر دو۔ اوور"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"ایٹ ون یا ایٹی ون۔ اوور"۔ دوسری چونک کر پوچھا گیا۔

"ایٹ ون۔ ناٹ ایٹی ون۔ خاص طور خیال رکھنا۔ اوور"۔ کرنل فریدی نے زور دے کر کہا۔

"او کے سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔



"مجھے سپیشل فریکونسی پر فوری طور پر رپورٹ دینی ہے۔ میں رپورٹ کا انتظار کروں گا۔ اوور"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل فریدی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر سکراہٹ رینگنے لگی تھی۔

"یہ سٹارون کون ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"ایکریمیا کی ایک پارٹی ہے یہ ایکریمیا کے خصوصی دفاعی صنوعی سیاروں پر ڈاکہ ڈالتے ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا تو ماہ قا بے اختیار چونک پڑی۔

"ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ کیا مطلب کرنل صاحب"۔ ماہ لقا نے کہا۔

"انہوں نے خفیہ لیبارٹری بنائی ہوئی ہیں جو چوری چھپے دفاعی صنوعی سیاروں کو مخصوص پارٹیوں کے مقاصد کے لئے استعمال رتے رہتے ہیں اور کسی کو معلوم بھی نہیں ہوتا اس لئے میں نے ے ڈاکہ کہا"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"تو اب آپ نے جو کچھ کہا ہے اس سے کیا ہو گا"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"عمران جو کچھ چاہتا ہے ویسے نہیں ہو گا بلکہ اب میں صرف نسمیٹر پر ایک مخصوص کال کروں گا اور لیبارٹری تباہ ہو جائے گی۔ بارٹری کی تباہی اب میرے ہاتھ میں آچکی ہے"...... کرنل فریدی ے جواب دیا تو کیپٹن حمید اور ماہ لقا دونوں بے اختیار چونک

پڑے۔

"وہ کس طرح"...... ماہ لقا نے حیران ہو کر کہا۔

"عمران نے ماسٹر چیف کی آواز اور لہجے کی نقل کر کے ٹرانسمیٹر کال کے ذریعے یہ معلوم کر لیا ہے کہ اس کی عین مرضی کے مطابق ایگرو سکس گیس فائر ہو چکی ہے یہ گیس چونکہ تھرٹی ون طاقت کی فائر ہوئی ہے جو انتہائی طاقتور ہوتی ہے اس لئے اسے زمین سے باہر نکلنے میں اڑتالیس گھنٹے لگیں گے اور اس کے بعد لیبارٹری کی تباہی کا عمل شروع ہو جائے گا لیکن میں نے دفاعی مصنوعی سیارے کے ذریعے ثابی فارسٹ کے پورے علاقے پر گانیم ریز فائر کرا دی ہیں۔ ان ریز کے فائر ہوتے ہی ایگرو سکس گیس نہ نکل سکے گی اور عمران انتظار ہی کرتا رہ جائے گا اور لیبارٹری تباہ نہیں ہو گی اور میں جب چاہوں گا سٹارون کو کال کر کے اس ٹارگٹ پر اس کی اینٹی ریز فائر کرا دوں گا ان اینٹی ریز کے فائر ہوتے ہی الٹا نظام چل پڑے گا اور زمین میں موجود ایگرو سکس گیس یکلخت اور پوری قوت سے باہر نکلے گی جس طرح غبارے کا منہ کھلنے سے اس کے اندر موجود گیس یکلخت پورے زور سے باہر نکلتی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ لیبارٹری کی تباہی کا عمل انتہائی تیز ہو جائے گا اور زیادہ سے زیادہ دس منٹ کے اندر اندر پوری لیبارٹری دھماکے سے اڑ جائے گی"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"حیرت ہے اس کا مطلب ہے کہ آپ اور عمران کے درمیان



باقاعدہ سائنسی مقابلہ ہو رہا ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"کرنل صاحب۔ مجھے یہ تو معلوم ہے کہ عمران صاحب نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے سائنس میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے اور سائنس میں اس کا ذہن بہت تیز ہے لیکن آپ کے متعلق تو میں نے آج تک نہیں سنا کہ آپ سائنس میں اس قدر گہرا علم رکھتے ہیں"...... ماہ لقا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں سائنسدان تو نہیں ہوں اور نہ ہی میں نے سائنس میں کوئی ڈگری لی ہوئی ہے لیکن چونکہ موجودہ دور سائنس کا ہے اور خاص طور پر کمپیوٹر سائنس کا۔ اور ہمارے پیشے میں اب ہمارا زیادہ واسطہ کمپیوٹر سے ہی پڑتا ہے اس لئے میں نے کمپیوٹر سائنس پر خصوصی مطالعہ کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ پوری دنیا میں شائع ہونے والے جدید سائنسی ریسرچ پر مبنی رسالے بھی میرے مطالعے میں رہتے ہیں لیکن یہ بات درست ہے کہ بہرحال عمران کا ذہن سائنس میں مجھ سے بہت آگے ہے اور اس کا مطالعہ بھی بہرحال زیادہ ہے"۔ کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مگر اس بار تو آپ نے اسے بہرحال شکست دے ہی دی ہے"۔ کیپٹن حمید نے ایسے لہجے میں کہا جیسے یہ کارنامہ اس نے خود سرانجام دیا ہو۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹرانسمیٹر پر سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور کرنل فریدی نے چونک کر اس کا ایک بٹن پریس

کر دیا۔

"سٹارون کالنگ۔اوور"۔ بٹن دبتے ہی سٹارون کی آواز سنائی دی

"یس۔کرنل فریدی اٹنڈنگ یو۔اوور"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"سر آپ کا کام ہو گیا ہے۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے تھینک یو۔اس کے اینٹی کے لئے بھی آپ کسی بھی وقت تیار رہیں۔اوور"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ہمارا تو کام ہی یہی ہے جناب۔جب آپ حکم کریں گے آپ کے حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔اوور"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تھینک یو۔اوور اینڈ آل"...... کرنل فریدی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے پاس پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ریڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ سے بات کراؤ۔میں سٹون واگر بول رہا ہوں"۔کرنل فریدی نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔رابرٹ بول رہا ہوں"......چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔



"سٹون واگر فرام دس اینڈ"...... کرنل فریدی نے اسی طرح ایکریمین لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مطلوبہ پارٹی کہاں موجود ہے رابرٹ"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"سٹار کالونی۔کوٹھی نمبر الیون ون۔اے بلاک"...... دوسری سے جواب دیا گیا۔

"فون نمبر کیا ہے"...... کرنل فریدی نے پوچھا تو دوسرے طرف سے ایک فون نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے۔اب مزید کارروائی کی ضرورت نہیں ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"جیسے آپ کہیں"...... دوسری طرف کہا گیا اور کرنل فریدی نے تھینک یو کہہ کر کریڈل دبا دیا۔چند لمحوں بعد اس نے کریڈل سے ہاتھ اٹھایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے وہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو رابرٹ نے بتائے تھے۔

"مائیکل بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل فریدی بول رہا ہوں عمران"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔پیرو مرشد آپ کہاں۔ بول رہے ہیں۔کیا لاہیما میں فون سروس موجود ہے"...... دوسری طرف سے عمران نے اصل آواز

میں کہا۔
"بگورا سے ہی بول رہا ہوں۔ تم سناؤ مشن کا کیا رہا"...... کرنل
فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"آپ کے ہوتے ہوئے مجھے فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ویسے
بھی میں نے محسوس کر لیا ہے کہ یہ لیبارٹری ناقابل تسخیر ہے۔ اب
دنیا بھر کے مسلمانوں کی جو قسمت۔ میں کیا کر سکتا ہوں اس لئے
میں نے تو واپسی کی ٹھان لی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو کرنل
فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔
"ماسٹر چیف کا کیا ہوا۔ زندہ ہے یا نہیں"...... کرنل فریدی نے
مسکراتے ہوئے پوچھا۔
"ماسٹر چیف اگر زندہ رہ جاتا تو اس وقت نہ آپ بگورا میں موجود
ہوتے اور نہ میں۔ اس لئے مجبوری تھی"...... عمران نے جواب دیا۔
"لیکن میں نے اس کی ٹرانسمیٹر کال کیچ کی ہے جس میں اس نے
پہلے البرٹ سے بات کی اور پھر البرٹ نے سپیشل فون پر اس کی بات
ڈاکٹر واکر سے کرائی تھی۔ تو کیا اس کی روح یہ کال کر رہی تھی"۔
کرنل فریدی نے مصنوعی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔
"اچھا۔ حیرت ہے۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ مرنے کے بعد
ایکریمیا کے سٹارون کے ذریعے دفاعی سیارے کے ذریعے ٹرانسمیٹر کال
کر رہا ہو۔ آخر مصنوعی سیارے بھی تو آسمان کی انتہائی بلندیوں پر ہی
ہوتے ہیں"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا تو کرنل فریدی



بے اختیار مسکرا دیا۔
"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کال تم نے بھی سن لی ہے۔
بہرحال میں آ رہا ہوں باقی باتیں بالمشافہ ہوں گی"...... کرنل
ریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"مس ماہ لقا کو ضرور ساتھ لے آئیں تاکہ چاند سورج کی جوڑی کا
ظارہ ہو سکے۔ میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں"...... دوسری طرف سے
مران نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا تو کرنل فریدی نے مسکراتے
وئے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
"عمران نے آپ کی ٹرانسمیٹر کال کیسے کیچ کر لی"...... کیپٹن حمید
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ایسے تو اسے شیطان نہیں کہتے۔ آؤ بہرحال اب بھی صورت حال
مارے ہی ہاتھوں میں ہے"...... کرنل فریدی نے کہا اور کیپٹن
مید اور ماہ لقا دونوں مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے بیرونی دروازے
طرف چل پڑے۔

گرین ڈیتھ لیبارٹری کے انتظامی حصے میں البرٹ اپنے مخصوص دفتر میں بیٹھا شراب نوشی میں مصروف تھا کہ اچانک میز پر رکھے ہوئے خصوصی ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی تو البرٹ نے جلدی سے ہاتھ میں پکڑا ہوا شراب کا گلاس میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کو اپنی طرف کھینچا اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پال میکارے کالنگ۔ اوور"...... بٹن دبتے ہی پال میکارے کی آواز سنائی دی اور البرٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"یس البرٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... البرٹ نے جواب دیا لیکن اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا کیونکہ پال میکارے بہرحال اس کا باس تھا۔

"البرٹ لیبارٹری میں کوئی گڑبڑ تو نہیں۔ اوور"۔ پال میکارے نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"گڑبڑ۔ کیسی گڑبڑ باس۔ لیبارٹری میں کیا گڑبڑ ہو سکتی ہے۔



ور"...... البرٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا اس کا انداز ہا تھا جیسے اسے پال میکارے کی طرف سے اس بات کے پوچھنے کی ہ تسمیہ سمجھ نہ آ رہی ہو۔

"کوئی ٹرانسمیٹر کال۔ کوئی نئی بات۔ اوور"...... پال میکارے نے کہا۔

"ماسٹر چیف کی کال آئی تھی پھر میں نے سپیشل فون پر ڈاکٹر واکر ے ان کی بات کرا دی تھی کوئی سائنسی معاملہ تھا اور بس۔ اوور"۔ رٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر چیف کی کال کب آئی تھی۔ اوور"...... دوسری طرف سے ں میکارے نے چیختے ہوئے تھا۔

"دو گھنٹے پہلے کی بات ہے باس۔ اوور"...... البرٹ نے جواب ا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ماسٹر چیف اور ان کی نائب س مری دونوں تو کئی گھنٹے پہلے ہلاک ہو چکے ہیں۔ اوور"۔ پال یکارے نے کہا تو البرٹ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر بم ٹ پڑا ہو۔

"ماسٹر چیف اور مس مری ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے س۔ میری خود ماسٹر چیف سے بات ہوئی ہے۔ اوور"...... البرٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ معاملات میں شدید گڑبڑ ہے۔

میں دارالحکومت سے بول رہا ہوں۔ ماسٹر چیف نے واپسی پر مجھے ایک ضروری کام سے دارالحکومت بھجوا دیا تھا۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ ماسٹر چیف اور مس مری علی عمران اس کے ساتھیوں اور کرنل فریدی اور اس کے ساتھیوں کو لے کر پوائنٹ سپیشل پر گئے تھے اور اب وہاں ان دونوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں اور انہیں ہلاک ہوئے کئی گھنٹے گزر چکے ہیں جب کہ کرنل فریدی، علی عمران اور ان کے سارے ساتھی غائب ہو چکے ہیں۔ اس اطلاع پر ہی میں نے تمہیں کال کیا ہے کہ کہیں کوئی گڑبڑ نہ ہو۔ اور اب تم کہہ رہے ہو کہ ماسٹر چیف نے دو گھنٹے پہلے کال کی ہے اور ڈاکٹر واکر سے بھی بات کی ہے اس کا مطلب ہے کہ یہ جعلی کال تھی میری بات کراؤ ڈاکٹر واکر سے فوراً۔ اوور"...... پال میکارے نے کہا۔

"اوہ۔ توقف کریں۔ میں سپیشل لائن پر بات کراتا ہوں۔ اوور"...... البرٹ نے کہا اور جلدی سے میز کی دراز کھول کر اس نے اس میں موجود ایک کارڈلیس فون پیس نکالا جس کے ساتھ ایک مخصوص ساخت کا ایریل بھی موجود تھا۔ اس نے ایریل کو کھینچ کر لمبا کیا اور پھر فون پیس پر موجود ایک بڑا سا سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس"...... چند لمحوں بعد فون پیس میں سے ڈاکٹر واکر کی آواز سنائی دی۔

"البرٹ بول رہا ہوں جناب۔ باس پال میکارے کی ٹرانسمیٹر



کال ہے۔ انہوں نے بتا دیا کہ ماسٹر چیف اور مس مری کو کئی گھنٹے پہلے ہلاک کر دیا گیا ہے اور دشمن ایجنٹ فرار ہو گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ماسٹر چیف کی کال جعلی تھی۔ باس پال میکارے اس سلسلے میں آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... البرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کال جعلی تھی۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... ڈاکٹر واکر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ بات کر لیں باس سے جناب۔ وہ خود ہی آپ کو سمجھا دیں گی"...... البرٹ نے کہا اور پھر اس نے سپیشل فون کی سائیڈ سے ایک تار کھینچی جس کے سرے پر ایک چھوٹی سی پن لگی ہوئی تھی۔ اس نے وہ پن ٹرانسمیٹر کی سائیڈ میں موجود مخصوص سوراخ میں فکس کی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"باس۔ بات کیجئے۔ اوور"...... البرٹ نے کہا۔

"ہیلو ہیلو۔ پال میکارے بول رہا ہوں ڈاکٹر واکر۔ اوور"۔ پال میکارے کی آواز سنائی دی اور البرٹ نے اس کے اوور کہتے ہی بٹن دبا دیا۔

"یس ڈاکٹر واکر بول رہا ہوں۔ یہ البرٹ کیا کہہ رہا ہے کہ ماسٹر چیف ہلاک ہو چکے ہیں یہ کیسے ممکن ہے انہوں نے مجھ سے خود بات کی ہے"...... ڈاکٹر واکر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ماسٹر چیف کو واقعی کئی گھنٹے پہلے ہلاک کر دیا گیا ہے ڈاکٹر واکر

اور جس آدمی نے آپ کے ساتھ ماسٹر چیف بن کر بات کی ہے وہ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران تھا اور یہ بہت بڑا سائنسدان ہے اس نے لامحالہ آپ کو کوئی سائنسی چکر دیا ہوگا اس لئے آپ مجھے تفصیل سے بتائیں کہ کیا ہوا۔ اوور"...... پال میکارے کی آواز سنائی دی تو ڈاکٹر واکر نے اب تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"ڈاکٹر واکر آپ نے جو کچھ بتایا ہے اس کا مجھے پہلے ہی علم ہو چکا ہے اور میری ڈاکٹر شوابے سے اعلیٰ حکام کے ذریعے بات ہو چکی ہے۔ آپ نے ایگرو سکس گیس تھرٹی ون فائر کر دی ہے لیکن یہ اطلاع مل چلی ہے کہ کرنل فریدی نے ایکریمیا کے ایک مصنوعی سیارے کے ذریعے ثانی فارسٹ کی فضا میں گانیم ریز فائر کرا دی ہیں اور ان ریز کی وجہ سے اب ایگرو سکس تھرٹی ون بے کار ہو چکی ہے اور ان ریز کی وجہ سے وہ صرف ایک بٹن دبا کر پوری لیبارٹری کو بھک سے اڑا سکتا ہے آپ فوری طور پر ماسٹر کمپیوٹر کی آپریشنل ریز آن کر دیں اور جب سپیشل ریز مشین پر بنے ہوئے ڈائل کی سرخ سوئی ایک سو بیس کے ہندسے پر پہنچے تو کی کو دوبارہ پریس کر دیں۔ سوئی واپس زیرو پر چلی جائے گی اس طرح لیبارٹری ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے گی۔ جلدی کریں ورنہ لیبارٹری کسی بھی لمحے تباہ ہو سکتی ہے۔ اوور"...... پال میکارے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو البرٹ کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ پہلی بار پال میکارے کے منہ سے اس قسم کی سائنسی اور ماہرانہ گفتگو سن رہا



تھا۔

"مگر"...... ڈاکٹر واکر کی ہچکچاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جیسے میں کہہ رہا ہوں ڈاکٹر واکر ویسے ہی کریں۔ جلدی کریں۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ جلدی کریں۔ اوور"...... پال میکارے نے چیختے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا"...... ڈاکٹر واکر کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو۔ میں نے آپریشنل کی پریس کر دی ہے اور سوئی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے"...... ڈاکٹر واکر نے کہا۔

"جب ایک سو بیس پر پہنچ جائے تو کی دوبارہ پریس کر کے اسے آف کر دینا ڈاکٹر واکر۔ اوور"...... پال میکارے کی آواز سنائی دی۔

"سوئی ایک سو بیس پر پہنچ گئی اور میں نے آپریشنل کی دوبارہ پریس کر دی ہے۔ اب سوئی تیزی سے واپس زیرو کی طرف آ رہی ہے"...... ڈاکٹر واکر کی آواز سنائی دی۔

"ویری گڈ ڈاکٹر واکر۔ آپ نے لیبارٹری بچا لی ہے۔ ویری گڈ۔ اب آپ بے فکر ہو کر اپنا کام کریں۔ اب لیبارٹری کے خلاف ہونے والی بھیانک سازش ختم ہو چکی ہے۔ ویری گڈ۔ اوور اینڈ آل"۔ پال میکارے کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو البرٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ہیلو ڈاکٹر واکر۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا"...... البرٹ نے اب فون پر براہ راست ڈاکٹر واکر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"معلوم نہیں۔ میں خود نہیں سمجھ پا رہا کہ اچانک یہ سب کیا چکر چل گیا ہے۔ بہرحال ماسٹر کمپیوٹر ہر لحاظ سے اوکے ہے اور ویسے بھی یہ ماسٹر کمپیوٹر ہے یہ لوگ خواہ مخواہ احمق بن رہے ہیں اور پریشان ہو رہے ہیں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر واکر نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو البرٹ نے فون آف کر کے اس کا ایریل واپس دبا کر بند کیا اور پھر اسے میز کی دراز میں رکھ کر اس نے میز پر رکھا ہوا شراب کا گلاس اٹھا لیا۔ اس کے چہرے پر موجود الجھن کے تاثرات جب ختم ہو چکے تھے کیونکہ ڈاکٹر واکر کی بات نے اسے اطمینان دلا دیا تھا کہ جو کچھ بھی ہے بہرحال ماسٹر کمپیوٹر کام کر رہا ہے تو پھر لیبارٹری محفوظ ہے۔



عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا اور پھر ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جوانا اندر داخل ہوا۔

"ماسٹر۔ نگرانی کرنے والے اچانک واپس چلے گئے ہیں"۔ جوانا نے حیرت بھری آواز میں کہا۔

"نگرانی کرانے والا خود جو آ رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا چونک پڑا۔

"کیا مطلب ماسٹر۔ کون آ رہا ہے"۔ جوانا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کرنل فریدی۔ اور سنو۔ اب نگرانی کی ضرورت نہیں رہی۔ البتہ تم گیٹ پر رہو جب کرنل فریدی اپنے ساتھیوں سمیت آئے تو تم نے ان کا استقبال کرنا ہے اور انہیں یہاں لے آنا ہے۔ جوزف کو کہہ دو کہ کرنل فریدی کے آنے پر وہ ہم سب کے لئے کافی بنا کر

لے آئے گا"...... عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور واپس مڑ گیا پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور کرنل فریدی اندر داخل ہوا تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ کرنل فریدی کے پیچھے کیپٹن حمید اور ماہ لقا بھی تھی۔

"السلام علیکم"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ و برکاۃ یا پیرو مرشد و کپتان بے ٹیم جناب حمید صاحب و مس ماہ لقا بانو"...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔ کیپٹن حمید کے چہرے پر اچانک ناگواری کے سے تاثرات نمودار ہو گئے تھے جبکہ ماہ لقا عمران کی ان باتوں پر بے اختیار مسکرا دی تھی۔

"بیٹھو۔ تم نے خواہ مخواہ گرین ڈیتھ لیبارٹری کی تباہی کو رسہ کشی کا شکار بنا لیا ہے۔ مقصد تو ہم دونوں کا ایک ہی ہے تم لیبارٹری تباہ کر دو گے تو مجھے خوشی ہو گی"...... کرنل فریدی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پیرو مرشد۔ لیبارٹری تو بہرحال آپ کے ہی ہاتھوں تباہ ہو گی کیونکہ آپ بہرحال پوری دنیا کے مسلمانوں کی تنظیم سے متعلق ہیں۔ میرا کیا ہے۔ میں تو نہ تین میں اور نہ تیرہ میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جوزف ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں کافی کی پیالیاں موجود تھیں۔ جوزف نے ایک ایک پیالی سب کے سامنے رکھی اور پھر خاموشی سے



واپس چلا گیا۔

"مجھے معلوم تھا کہ اب وہاں جا کر لیبارٹری تباہ کرنے کا کوئی سکوپ باقی نہیں رہا۔ کیونکہ وہاں واقعی انتہائی سخت حفاظتی انتظامات موجود ہیں۔ اس لئے تم نے لامحالہ لیبارٹری کو کسی سائنسی طریقے سے ہی تباہ کرنا ہے۔ اس لئے میں نے یہ خصوصی کال کیچ حاصل کیا تھا تاکہ میں معلوم کر سکوں کہ تم کیا کرتے ہو اور مجھے خوشی ہوئی ہے کہ تم نے واقعی انتہائی ذہانت بھرے انداز میں کوائزن کے بارے میں بات کر کے ایگرو سکس تھرٹی ون وہاں فائر کرا دی ہے۔ جہاں تک میری کوشش کا تعلق ہے تو میں نے اس سارے سلسلے کو پہلے سے ڈیسائیڈ کر رکھا تھا اس لئے یہاں پہنچنے سے پہلے میں نے سٹارون سے بات چیت طے کر رکھی تھی۔ جب میں نے ایگرو سکس تھرٹی ون کے بارے میں سنا تو میں نے سوچا کہ اس طرح کافی وقت لگ جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ یہودی سائنسدان تمہاری اس ترکیب کا کوئی توڑ فوری کر لیں۔ اس لئے میں نے سٹارون کے ذریعے وہاں گانیم ریز فائر کرا دیں تاکہ یہ کام فوری اور حتمی طور پر ہو سکے بہرحال تم نے میری یہ کال کیچ کر لی۔ لیکن میں یہاں اس لئے آیا ہوں کہ اب تم خود ٹرانسمیٹر کال کر کے سٹارون سے اس کا انٹی وہاں فائر کرا دو تاکہ لیبارٹری فوری طور پر تباہ ہو سکے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا مخصوص ٹرانسمیٹر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا تو عمران کے چہرے پر یکلخت انتہائی

پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ رئیلی ویری سیڈ"...... عمران نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا تو کرنل فریدی بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا ہوا"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

" میں نے آپ کا سارا پلان ہی ختم کرا دیا۔ اوہ۔ اب کیا ہو سکتا ہے۔ اب تو لیبارٹری تباہ نہیں ہو سکتی"...... عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا اس کے چہرے پر واقعی پریشانی اور مایوسی کے ملے جلے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

" کیا مطلب۔ کیا کیا ہے تم نے"...... کرنل فریدی نے حیران ہو کر پوچھا۔

" میں نے پال میکارے کی آواز میں البرٹ کو کال کر کے ڈاکٹر واکر سے بات کی اور ڈاکٹر واکر کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ ماسٹر کمپیوٹر کی آپریشنل کی کو پریس کر کے جب اس کی طاقت آپریشنل طاقت ایک سو بیس تک پہنچ جائے تو آپریشنل کی آف کر دے۔ اور اس نے ایسا کر دیا ہے اور یہ بات تو بہرحال آپ بھی جانتے ہیں کہ جب ماسٹر کمپیوٹر اپنی فل طاقت کو آن کرے تو پھر میرا اور آپ کا یعنی ہم دونوں کا منصوبہ ناکام ہو جائے گا۔ اب انٹی ریز فائر کرنے سے کیا فائدہ ہو گا صرف اتنا کہ ایگرو سکس تھرٹی ون گیس یکلخت زمین سے نکل جائے گی اور بس۔ ویری سیڈ۔ یہ تو میں نے اپنے ہی ہاتھوں سب کچھ ختم کر دیا"...... عمران نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا۔



" کیا تم درست کہہ رہے ہو"...... کرنل فریدی کا لہجہ تلخ سا ہو گیا تھا۔

" پیرو مرشد کے سامنے بھلا کوئی مرید جھوٹ بول سکتا ہے۔ آپ بے شک البرٹ یا ڈاکٹر واکر کو کال کر کے اس کی تصدیق کر لیں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کرنل فریدی کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

" لیکن تم نے ایسا کیوں کیا ہے۔ کیا صرف اس لئے کہ تمہاری بجائے کرنل فریدی یہ لیبارٹری تباہ نہ کر دے۔ کیا واقعی تم نے اسے ایسا کہا ہے"...... کرنل فریدی نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

" مم۔ مم۔ میں سچ کہوں گا۔ اصل بات یہی ہے۔ وہ۔ وہ۔ دراصل عادت سے پڑ گئی ہے فاتح رہنے کی"...... عمران انتہائی شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم جیسا آدمی ایسا بھی کر سکتا ہے"۔ کرنل فریدی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" بس غلطی ہو گئی ہے پیرو مرشد۔ اس بار معاف کر دیں۔ آئندہ ایسا نہیں ہو گا"...... عمران نے فوراً ہی دونوں کان پکڑ کر اور جھک کر میز پر ناک سے لکیریں نکالنا شروع کر دیں تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

" ڈرامے بازی کی ضرورت نہیں ہے میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں۔ بولو۔ کیوں ایسا کیا ہے۔ اس کے پیچھے کیا مقصد

تھا"...... کرنل فریدی نے کافی کی پیالی اٹھاتے ہوئے اس بار مسکرا کر کہا۔ شاید فوری طور پر آنے والے غصے پر اب وہ پوری طرح قابو پا چکا تھا۔

"اس وقت تو ذہن میں صرف اتنی بات تھی کہ آپ مجھ سے بازی نہ جیت جائیں لیکن اب مجھے بے حد شرمندگی محسوس ہو رہی ہے۔ بہرحال اب اس کی تلافی تو ممکن نہیں ہے البتہ صرف اتنی درخواست ہے کہ اگر ماہ لقا بانو چاہیں تو اب بھی کام بن سکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو ماہ لقا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ میں کیا کر سکتی ہو"...... ماہ لقا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کرنل فریدی سے مجھے معافی تو دلا سکتی ہیں ورنہ مرید بیچارے کا تو کچھ بھی نہیں رہے گا"...... عمران نے کہا۔

"پھر وہی بکواس۔ سنو عمران۔ اس لیبارٹری نے بہرحال تباہ ہونا ہے کیونکہ مسلمانوں کے خلاف یہودیوں کی انتہائی گھناؤنی اور بھیانک سازش ہے اس لئے اگر تم نہیں بتاتے کہ تم نے جو کچھ کیا اس کا اصل مقصد کیا تھا تو میں ابھی چارٹرڈ طیارے سے وہاں جاؤں گا اور پھر چاہے میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ میں لیبارٹری تباہ کر کے ہی چھوڑوں گا"...... کرنل فریدی نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے ارے پیر و مرشد۔ آپ کی جان کوئی فالتو نہیں ہے۔ یہ



اور بات ہے کہ پوری دنیا میں آپ کا صرف ایک ہی مرید ہے لیکن پھر بھی ہے تو سہی۔ اور جس کا ایک بھی مرید ہو وہ سکہ بند پیر و مرشد ہوتا ہے وہ صرف حکم دیتا ہے اور بس۔ اور مرید کا کام حکم کی تکمیل ہوتا ہے۔ آپ حکم تو فرمائیں۔ پھر دیکھیں کہ مرید کیا کرتا ہے"۔ عمران نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے یہ بات تسلیم کر لی ہے کہ یہ سب کچھ کرنے کے باوجود تم اب بھی لیبارٹری تباہ کر سکتے ہو۔ ٹھیک ہے یہ میرا حکم ہے کہ دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کی جانیں بچانے کے لئے گرین ڈیتھ لیبارٹری کو تباہ ہونا چاہئے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"پیر و مرشد کا حکم سر آنکھوں پر۔ لیکن یہ نیک کام بہرحال پیر و مرشد کے ہاتھوں ہی مکمل ہو سکتا ہے آپ سٹارون کو کال کر کے حکم دیں کہ وہ انٹی ریز فائر کر دے۔ پھر دیکھیں کہ کیا ہوتا ہے"۔ عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم نے جھوٹ بولا تھا کہ تم نے ماسٹر کمپیوٹر کی فل پاور چارج کرا دی تھی"...... کرنل فریدی نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ کوئی مرید پیر و مرشد کے سامنے جھوٹ بولے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر انٹی ریز فائر کرانے کا کیا فائدہ ہو گا"...... کرنل فریدی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیبارٹری تباہ ہو جائے گی اور کیا ہو گا"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اتنی بات تو مجھے بھی معلوم ہے کہ اگر واقعی کمپیوٹر کی فل پاور چارج کر دی جائے تو پھر انٹی ریز فائر کرنے کے باوجود لیبارٹری تباہ نہیں ہو سکتی"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں ہو گی۔ ضرور ہو گی۔ البتہ اتنا فرق پڑ جائے گا کہ پال میکارے کو خود وہاں جا کر اس لیبارٹری کی تباہی کا نظارہ کرنا پڑے گا"...... عمران نے جواب دیا تو کرنل فریدی بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے تو تم نے یہ چکر اس لئے چلایا ہے تاکہ تم خود اس لیبارٹری کو تباہ ہوتے دیکھ سکو۔ اگر ایسی بات تھی تو مجھے بتا دینا تھا۔ میں تمہیں ویسے ہی ساتھ لے چلتا"...... کرنل فریدی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مس ماہ لقا کی موجودگی میں مجھ مرید بیچارے کو کون پوچھتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے کرنل صاحب۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آ رہی"...... ماہ لقا نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔



"عمران کی باتوں کا برا منانے کی ضرورت نہیں ہے ماہ لقا۔ اس کی یہ عادت ہے۔ اگر تم نے اس کی باتوں کا برا منایا تو خود تمہیں ہی اپنے بال نوچنے پڑیں گے۔ اس پر کوئی اثر نہیں ہو گا۔ اس نے واقعی مجھے زچ کر دیا تھا۔ اب بات میری سمجھ میں آ گئی ہے۔ عمران نے صرف یہ چکر اس لئے چلایا ہے کہ اس بات کو کنفرم کیا جا سکے کہ واقعی لیبارٹری تباہ بھی ہوتی ہے یا نہیں"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیسے۔ کچھ مجھے بھی تو سمجھائیں۔ ہم تو اس کیس میں صرف گھن چکر بن کر رہ گئے ہیں"...... اس بار کیپٹن حمید غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ تو کپتان ہیں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور کرنل فریدی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"آپ کو نہ جانے کیا ہو جاتا ہے اس احمق نانسنس کی باتوں پر آپ اس طرح ہنسنے لگ جاتے ہیں۔ جیسے اس نے کوئی بڑا لطیفہ بولا ہو۔ کپتان تو میں ہوں پھر اس میں ہنسنے والی کون سے بات ہے"...... کیپٹن حمید نے اور زیادہ جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے اپنے آپ کو گھن چکر کہا اور عمران کا مطلب تھا کہ صرف گھن چکر ہی نہیں بلکہ گھن چکروں کی پوری ٹیم کے کپتان ہو"۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے وضاحت کی تو ماہ لقا بے اختیار ہنس پڑی اور کیپٹن حمید نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس کے

منہ سے نازیبا الفاظ نکلنے والے تھے اس لئے اس نے ہونٹ بھینچ کر اسے بڑی مشکل سے روکا ہو۔

"بسم اللہ کیجئے پیر و مرشد"...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی نے ٹرانسمیٹر کا ایک مخصوص بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سٹارون کالنگ۔ اوور"...... کرنل فریدی نے کال دیتے ہوئے کہا اس جدید ٹرانسمیٹر میں ایسا سسٹم موجود تھا کہ کئی فریکونسیز بیک وقت اس میں ایڈجسٹ کر دی جاتی تھیں اور پھر صرف ایک بٹن دبا کر مخصوص فریکونسی سے کال کر لی جاتی تھی تا کہ ہر بار فریکونسی ایڈجسٹ نہ کرنا پڑے۔

"یس۔ سٹارون اٹنڈنگ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر میں سے ایک آواز سنائی دی۔

"سٹارون۔ انٹی ریز فائر کر کے مجھے رپورٹ دو۔ اوور"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل فریدی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو کرنل فریدی نے ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ سٹارون کالنگ۔ اوور"...... سٹارون کی آواز سنائی دی۔

"کرنل فریدی اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔ کرنل فریدی نے کہا۔



"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اپنا بل بھجوا دینا۔ کلیئر ہو جائے گا۔ اوور"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"یہ کہنے کی آپ کو ضرورت ہی نہیں تھی سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تھینک یو۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل فریدی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تو اب ہیلی کاپٹر چارٹرڈ کرانا ہو گا"...... کرنل فریدی نے ٹیلیفون کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں پیر و مرشد۔ میں صرف ماہ لقا صاحبہ کو یہ خوبصورت نظارہ دکھانا چاہتا تھا۔ اگر آپ نہیں چاہتے تو وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہیں بیٹھے بیٹھے ہی آپ صرف پھونک مار کر گرین ڈیتھ لیبارٹری تباہ کر سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"...... کرنل فریدی نے چونک کر کہا۔

"پیر و مرشد مجھے معلوم ہے کہ آپ کو کمپیوٹر سائنس میں بے حد دلچسپی ہے اور آپ شاید اس موضوع پر مجھ سے زیادہ جانتے ہیں لیکن بزرگ کہتے ہیں کہ شاگرد اس وقت شاگرد رشید کہلانے کا حقدار ہو سکتا ہے جب وہ استاد سے آگے بڑھ جائے۔ یہی اصول

پیرومرشد اور مرید خاص پر بھی لاگو ہو سکتا ہے اور میں بہرحال مرید خاص بننا چاہتا ہوں اس لئے ماسٹر کمپیوٹر کے فل پاور چارج ہو جانے اور انٹی ریز فائر ہونے سے ایگرو سکس تھرٹی ون گیس یکلخت پوری قوت سے زمین سے خارج ہو جائے تو پھر صرف اتنا کام باقی رہ جاتا ہے کہ ڈاکٹر واکر کو کہا جائے کہ وہ چیک کرے کہ کہیں ماسٹر کمپیوٹر فل پاور چارج ہونے کی وجہ سے گرم تو نہیں ہو رہا۔ اگر گرم ہو رہا ہے تو اس کی کولنگ کو بڑھا دیا جائے۔ اب اس کی دو صورتیں سامنے آئیں گی۔ اگر ڈاکٹر واکر یہ کام نہیں کرتا تو لامحالہ ایگرو سکس تھرٹی ون گیس کے نکل جانے کے بعد کشش اتصال میں زیادتی ہوتی چلی جائے گی اور ماسٹر کمپیوٹر گرم ہوتا چلا جائے گا۔ بہرحال ایک پوائنٹ پر آکر خود بخود کولنگ آپریشن اوپن ہو جائے گا اور اسے ماسٹر کمپیوٹر تو کیا دنیا کا کوئی ماہر بھی اب نہیں روک سکے گا اور جیسے ہی کولنگ آپریشن اوپن ہو گا پوری لیبارٹری بھک سے اڑ جائے گی۔ اس لئے نتیجہ تو دونوں صورتوں میں ایک ہی نکلے گا اور یہ سب کچھ آپ نے کیا ہے۔ میرا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ آپ نے جس طرح یہ پلان کیا ہے میں اس سے خود ذاتی طور پر بے حد متاثر ہوا ہوں۔ کیونکہ واقعی میرے ذہن میں یہ پوائنٹ نہ تھا۔ اس لئے یہ مشن بہرحال آپ کے ہی مبارک ہاتھوں انجام پذیر ہو گا اب یہ فیصلہ مس ماہ لقا نے کرنا ہے کہ کیا وہ لیبارٹری کو تباہ ہوتے دیکھنا چاہتی ہیں یا نہیں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔



"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ مقصد تو لیبارٹری کا تباہ ہونا ہے۔ دیکھنے دکھانے سے کیا ہوتا ہے"...... کرنل فریدی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں کرنل۔ میں یہ نظارہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتی ہوں"...... ماہ لقا نے کہا۔

"سوری ماہ لقا۔ مجھے یہ بچکانہ باتیں پسند نہیں ہیں"...... کرنل فریدی نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیپٹن حمید۔ تم میری سفارش کر دو"...... ماہ لقا نے کیپٹن حمید سے کہا۔

"آئی ایم سوری مس۔ کرنل صاحب جو فیصلہ کر لیں وہ اسے تبدیل نہیں کرتے"۔ کیپٹن حمید نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا

"عمران صاحب۔ کیا آپ میری مدد نہیں کریں گے"...... ماہ لقا نے کہا۔

"ماہ لقا۔ کیوں بچوں کی طرح ضد کر رہی ہو۔ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ یہ بچکانہ حرکت ہے تو پھر"...... کرنل فریدی کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا تھا۔

"مم۔ مم۔ میں کیا کر سکتا ہوں۔ میں تو خود صرف ایک مرید ہوں اور بس"...... عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے اگر کرنل فریدی میری یہ بات نہیں مان سکتے تو پھر میرا اب کرنل فریدی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ ہی رشتہ داری کا

تعلق اور نہ ہی شاگرد ہونے کا تعلق"...... ماہ لقا نے یکلخت غصیلے لہجے
میں کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ تیزی سے دروازے کے قریب گئی۔
اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور
اس کی نال اپنی کنپٹی سے لگالی۔
"ارے۔ارے۔ یہ کیا کر رہی ہو"...... کیپٹن حمید نے
بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"خاموش رہو۔ مجھے اس قسم کے ڈراموں سے کوئی دلچسپی نہیں
ہے"...... کرنل فریدی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا جب کہ عمران
خاموش بیٹھا ہوا تھا البتہ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اس
کے سامنے کوئی دلچسپ تماشہ ہو رہا ہے۔
"خدا حافظ کرنل فریدی۔ میں نے اپنا خون معاف کیا۔ آپ
میری والدہ کو کہہ دیں کہ ان کی ضدی بیٹی اپنی ضد پر قربان ہو گئی
ہے"۔ ماہ لقا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"پلیز کرنل صاحب۔ یہ لڑکی تو واقعی خودکشی کرنے کے موڈ میں
ہے۔ چلیں آپ مجھے اجازت دے دیں۔ میں اسے لے جا کر لیبارٹری
کا تماشا دکھا دیتا ہوں"...... عمران نے جلدی سے کرنل فریدی سے
مخاطب ہو کر کہا کیونکہ اسے ماہ لقا کا چہرہ دیکھ کر احساس ہو گیا تھا
کہ یہ ضدی اور جذباتی لڑکی واقعی ٹریگر دبا دے گی۔
"تم خاموش رہو۔ آئی ایم سوری"...... کرنل فریدی کا لہجہ اور
زیادہ سرد ہو گیا۔



"تم۔ تم اس قدر کٹھور اور سخت دل ہو۔ اس قدر۔ ٹھیک ہے
اب تو میں واقعی خودکشی کر لیتی ہوں"...... ماہ لقا نے غصے سے چیختے
ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک چیخ سی نکلی اور
مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ یہ جوانا تھا جو شاید اندر آ رہا
تھا کہ یہ نظارہ دیکھ کر دروازے میں ہی رک گیا اور اس نے اچانک
ماہ لقا کے ہاتھ سے پسٹل جھپٹ لیا تھا۔
"یہ مجھے دو۔ مجھے دو"...... ماہ لقا نے چیختے ہوئے کہا۔
"جوانا۔ اسے دے دو مشین پسٹل۔ تاکہ آئندہ کے لئے میری اس
قسم کی بچکانہ حرکتوں سے جان چھوٹ جائے"...... کرنل فریدی نے
سرد لہجے میں جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ماسٹر"...... جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ جو پیر و مرشد کہہ رہے ہیں ویسے ہی کرو۔
لیکن ماہ لقا صاحبہ کو خالی ٹریگر چلنے کی آواز سنوا دو"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا نے چونک کر مشین پسٹل کی طرف
دیکھا تو ماہ لقا نے جھپٹ کر اس سے مشین پسٹل کھینچ لیا۔
"ارے۔ اس میں تو واقعی میگزین نہیں ہے لیکن"...... ماہ لقا
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ اس میں میگزین نہیں ہے"۔
کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے عمران سے کہا۔
"جوانا نے جب مشین پسٹل جھپٹا تھا تب ہی مجھے اندازہ ہو گیا

تھا کہ یہ خالی ہے ورنہ ظاہر ہے پیر و مرشد اب اتنے بھی ظالم نہیں ہو سکتے کہ بھری بہار میں گلاب کے پھول کو مرجھانے دیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس میں سے میگزین آپ نے نکالا تھا۔ کب اور کیوں"۔ ماہ لقا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ٹاپی فارسٹ میں مشن کے دوران۔ تاکہ تم کوئی جذباتی حرکت نہ کر سکو"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو ماہ لقا نے ایک طویل سانس لیا اور واپس آکر کرسی پر منہ لٹکا کر بیٹھ گئی۔

" ٹھیک ہے۔ آئی ایم سوری۔ مجھے واقعی ایسی بچکانہ ضد نہیں کرنی چاہئے تھی"...... ماہ لقا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" کرنل فریدی صاحب ہارڈ سٹون ہیں مس ماہ لقا۔ اور ہارڈ سٹون اتنی جلدی نرم نہیں ہو سکتے۔ اس کے لئے آپ کو برسوں محنت کرنا پڑے گی۔ البتہ یہ میری گارنٹی ہے کہ محنت کا پھل میٹھا ہو گا بلکہ بہت ہی میٹھا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ایسا ممکن ہی نہیں۔ اس بار بھی میں نے اس کے چیف کی بات اس لئے مان لی تھی کہ اس نے مجھے ہسپتال پہنچا کر اور میرا علاج کرا کر مجھ پر احسان کیا تھا۔ آئندہ اس کا میرے ساتھ شمولیت کا کوئی سکوپ ہی نہیں بن سکتا"...... کرنل فریدی نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

" کیوں نہیں بن سکتا۔ بنانے سے سب کچھ بن سکتا ہے اسلامی



سیکورٹی کونسل کے جنرل سیکرٹری کو لیڈی ایجنٹ کی ضرورت پڑ سکتی ہے اور مس ماہ لقا اس کے لئے بے حد مناسب ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اگر تم نے ایسا کیا تو پھر مجھے واپس کافرستان جانا پڑے گا۔ سمجھے"...... کرنل فریدی نے آنکھیں نکالتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تو کیا ہوا پیر و مرشد۔ مس ماہ لقا بھی تو بہرحال کافرستانی نژاد ہیں"۔ عمران بھلا کب اتنی آسانی سے پیچھے ہٹنے والا تھا۔

" کیا تم باز نہیں آؤ گے"...... کرنل فریدی نے غراتے ہوئے کہا کیونکہ اسے بھی معلوم تھا اگر عمران چاہے تو واقعی یہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔

" کیسے باز آ سکتا ہوں پیر و مرشد۔ آخر آپ یہ پہاڑ سی زندگی کیا صرف کیپٹن حمید کے سہارے ہی گزار دیں گے"...... عمران نے عورتوں کے سے انداز میں کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

" مبارک ہو مس ماہ لقا۔ اس حد تک تو ہارڈ سٹون نرم میں نے کر لیا ہے باقی اب آپ کا کام ہے"...... عمران نے چہکتے ہوئے کہا تو ماہ لقا بے اختیار مسکرا دی۔

" عمران صاحب۔ کیا آپ میرے ساتھ ٹاپی فارسٹ جا سکتے ہیں"...... ماہ لقا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سوری محترمہ۔ میں امانت میں خیانت کا تصور بھی نہیں کر سکتا

اور پھر امانت بھی پیر و مرشد کی توبہ۔ توبہ"...... عمران نے دونوں ہاتھوں سے اپنے کان پکڑتے ہوئے کہا۔

"تمہاری یہ فضول باتیں بند نہیں ہوں گی۔ اس لئے میں جا رہا ہوں۔ مشن تو بہرحال مکمل ہو ہی گیا ہے۔ خدا حافظ "۔ کرنل فریدی نے غصیلے لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہوا۔

"ابھی کہاں مکمل ہوا ہے۔ جب تک چھوہارے نہیں بٹیں گے۔ مشن کو کیسے مکمل کہا جا سکتا ہے۔ کیوں مس ماہ لقا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں عمران صاحب۔ اب میں نے بھی فیصلہ کر لیا ہے کہ یہ مشن ہر صورت مکمل کروں گی"...... ماہ لقا نے اس بار شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ جوانا اور جوزف۔ جلدی کرو یہاں بگورا میں بھی چھوہارے ملتے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"اب تک لیبارٹری تو تباہ ہو چکی ہو گی"...... کرنل فریدی نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"اگر ہو چکی ہوتی تو ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل فریدی کوئی جواب دیتا۔ واقعی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل فریدی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور دوسرے ہاتھ سے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دروازے کے قریب کھڑا ہوا کیپٹن حمید بھی واپس مڑ آیا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس۔ پرنس آف ڈھمپ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

"سٹارون بول رہا ہوں پرنس۔ آپ کا مطلوبہ دھماکہ مارک کر لیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے اسی سٹارون کی آواز سنائی دی جو اس سے پہلے کرنل فریدی کو رپورٹ دیتا رہا تھا۔

"اوکے۔ شکریہ۔ گڈ بائی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو کیا تم نے سٹارون کے ذمے لگا رکھا تھا کہ وہ رپورٹ دے"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"ظاہر ہے بغیر کنفرم کئے میں کیسے واپس جا سکتا تھا ورنہ میرے کنجوس چیف نے مجھے وہ چھوٹا سا چیک بھی نہ دینا تھا اور آغا سلیمان پاشا نے مونگ کی دال تک پکانے سے انکار کر دینا تھا"...... عمران نے کہا۔

"تمہارا چیف کنجوس نہیں ہے۔ وہ سمجھدار ہے اسے معلوم ہے کہ تم باتیں ہی کرتے رہتے ہو۔ اب بھی تم نے سوائے باتوں کے کیا کیا ہے۔ مشن تو پھر بھی کرنل فریدی نے ہی مکمل کیا ہے"۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"ارے ارے۔ یہ بات میرے چیف تک نہ پہنچا دینا۔ پلیز کرنل صاحب آپ کپتان صاحب کو منع کر دیں۔ ورنہ میں بیچارہ مفلس

اور قلاش آدمی مزید مفلس و قلاش ہو کر رہ جاؤں گا اور آج کل تو مفلس و قلاش آدمی کو کوئی شادی پر بھی نہیں بلاتا۔ ایسا نہ ہو کہ میں آپ کے اور مس ماہ لقا کے چھوہارے کھانے سے بھی محروم رہ جاؤں"...... عمران نے بڑے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جتنے تم مفلس و قلاش ہو اور جتنا تمہارا چیف کنجوس ہے یہ مجھے معلوم ہے۔ لیکن جب میں نے تمہیں منع کیا ہے تو پھر تم نے کیوں بار بار چھوہاروں کی رٹ لگا رکھی ہے"...... کرنل فریدی نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ۔ بزرگ کہتے ہیں کہ کسی کی شادی کے چھوہارے کھانے سے اپنے چھوہارے بھی نصیب ہو جاتے ہیں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

ختم شد

پاور ایجنٹ ___ جس کی امداد کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس
کی علیحدہ ٹیم بھیجی گئی لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کی
زندگیاں بھی پاور ایجنٹ کو بچانی پڑیں ___ کیسے اور کیوں ___ ؟

مارسیلا ___ جو کارا کاز تنظیم کے ایک اعلیٰ عہدیدار کی بیوی تھی۔
لیکن اس نے پاور ایجنٹ کی قدم قدم پر رہنمائی کی ___
کیوں اور کیسے ___ ؟

پاور ایجنٹ ___ جو اپنی کارکردگی کے لحاظ سے کارا کاز کیلئے
موت کا فرشتہ ثابت ہوا۔

پاور ایجنٹ ___ کون تھا ___ ؟ کیا وہ اپنے بے پناہ ایکشن
کے باوجود اپنے مشن میں کامیاب بھی ہو سکا ___ یا ___

• ___ وہ لمحہ ___ جب پاور ایجنٹ اور مارسیلا دونوں ایک جدید ترین
ہیلی کاپٹر میں محو پرواز تھے لیکن اچانک ہیلی کاپٹر کا تمام نظام جام
ہو کر رہ گیا اور ہیلی کاپٹر سیدھا سمندر میں جا گرا۔

انتہائی دلچسپ واقعات

بے پناہ تیز رفتار ایکشن

اعصاب شکن سسپنس

• ایک ایسا ناول جو ہر لحاظ سے ایک یادگار اور منفرد انداز کا ناول ہے

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان